مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی کی
۱۹۲۵ سے ۱۹۸۶ تک کی تحریریں

۱۹۰۹-۱۹۸۷

آثارِ حنیف بھوجیانی رحمہ اللہ

جلد چہارم

کتابوں پر مقدمے تبصرے تراجم علماء داعیان

www.KitaboSunnat.com

ترتیب: احمد شاکر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال اللہ تعالیٰ ﴿وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ﴾ صدق اللہ العظیم

آثارِ حنیف بھوجیانی رحمہ اللہ

۱۹۰۹
۱۹۸۷

مولانا محمد عطا اللہ حنیف بھوجیانی کی ۱۹۲۵ سے ۱۹۸۶ تک کی تحریریں

جلد چہارم

کتابوں پر مقدمے تبصرے
تراجمِ علماء و اعیان

تصدیر: ڈاکٹر سفیر اختر حفظہ اللہ

ترتیب: احمد شاکر

المکتبۃ السلفیۃ ۔ شیش محل روڈ ۔ لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

طبع اول ــــ محرم الحرام ۱۴۳۹ھ، اکتوبر ۲۰۱۷

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹۔ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
نمبر..................

اہتمام ــــــــــــــ احمد شاکر
مطبع ــــــــــــــ روشن پریس لاہور

المکتبۃ السلفیۃ
شیش محل روڈ، لاہور 54000 پاکستان
فون: 042-37237184, 37230271
hammadshakir@gmail.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

مقدمات

◆ احیاء التراث العلمی کی لگن، مساعی اور نتائج ---- 13
◆ التحقیق الراسخ في أن أحادیث رفع الیدین لیس لها ناسخ ---- 19
◆ برقِ اسلام ---- 23
❖ نبوت وہبی ہے ---- 23
❖ حیات ونزول مسیح علیہ السلام ---- 23
❖ حدیث کا انکار ---- 23
❖ چکڑالوی فرقہ کی ابتدا ---- 24
❖ فتنۂ الحاد ولادینی ---- 24
❖ ''پرویز پارٹی'' کی حقیقت ---- 25
❖ ہر فرعونے را موسیٰ ---- 26
❖ مستقل اشاعت کی صورت ---- 26
◆ تحفۃ الموحدین ---- 27
◆ فتویٰ شاہ عبدالعزیز دہلوی ---- 28
◆ حیاتِ ولی مولانا رحیم بخش دہلوی ---- 29
◆ اصول تفسیر ---- 31
◆ برزخ اور عذاب قبر ---- 33
◆ رسالہ نجاتیہ ---- 35
◆ حیاتِ امام احمد رحمہ اللہ ---- 39
◆ جماعتِ اسلامی کا نظریہ حدیث ---- 45
◆ خیر الکلام فی وجوب قراءۃ الفاتحہ خلف الامام ---- 48
◆ تقلید اور عمل بالحدیث ---- 53
◆ اسلام اور مسیحیت ---- 54
◆ مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ---- 56
◆ مرعاۃ المفاتیح ---- 58
◆ استقامت ---- 69
◆ حیات شیخ الاسلام ابن تیمیہ ---- 70
◆ البلاغ المبین ---- 85
◆ آدابِ زیارتِ قبور ---- 86
◆ نصیحۃ المسلمین ---- 87
◆ اکمل البیان ---- 89
◆ دیوان حماسہ ---- 101
◆ بیمہ ---- 103
◆ رسالہ عمل بالحدیث ---- 105
◆ حسن البیان ---- 106
◆ الارشاد الی سبیل الرشاد (طبع ثالث) ---- 109
◆ تفہیم اسلام ---- 111
❖ ایک عظیم غلط فہمی کا ازالہ ---- 112
◆ جزء القراءۃ ---- 114
◆ اتحاف النبیہ ---- 117
❖ طریق تصحیح ومقابلہ ---- 120
❖ علامات ورموز ---- 120
❖ ترتیب وتعلیقات ---- 120
❖ کتاب کا نام ---- 121

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❖ مقدمہ ---------- 122
◆ خلافت وملوکیت ---------- 124
◆ صحابہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا مقام ---------- 126
◆ تہذیب النسوان وتربیۃ الانسان ---------- 128
◆ فتاویٰ نذیریہ ---------- 129
◆ اسلامی نظامِ حکومت کے ضروری اجزاء ---------- 130
◆ محمدیہ پاکٹ بک ---------- 131
❖ دیباچہ طبع پنجم ---------- 132
◆ سبعہ معلقہ ---------- 133
❖ ذوقِ تحریر ---------- 133
❖ مستقل تالیفات ---------- 134
❖ زیرِ اشاعت ---------- 134
❖ عربی تحریریں ---------- 134
❖ کتاب کا نام ---------- 134
◆ افاداتِ ابن تیمیہ ---------- 135
◆ اہلِ حدیث کے امتیازی مسائل (طبع ثانی) - 136
◆ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ---------- 138
◆ مسئلہ توحید (طبع ثانی) ---------- 140
◆ تاریخِ مرزا ---------- 142
◆ احسن التفاسیر (جلد نمبر ۴) ---------- 143
◆ انوار مصابیح ---------- 145
◆ تبویب القرآن ---------- 147
❖ سبیکة الذهب الابریز فی فهرس الکتاب العزیز ---------- 147
❖ فتح المنان فی ترجمة لغات القرآن --- 147
❖ اقتباس الانوار من کلام الغفار (و) فهرس المضامین من کلام رب العلمین ---------- 147
❖ عمدہ لغات القرآن ---------- 148
❖ عجائب البیان فی لغات القرآن مع نجوم الفرقان ---------- 148
❖ تبویب القرآن لضبط مضامین الفرقان - 148
◆ سفرِ آخرت ---------- 150
◆ نور الابصار ---------- 152
◆ الانصاف لرفع الاختلاف ---------- 155
◆ تحقیق عمرِ عائشہ رضی اللہ عنہا ---------- 157
◆ ایک مجلس کی تین طلاقیں ---------- 159
◆ تائیدِ آسمانی ---------- 160
◆ المقالة الحسنیٰ فی سنیة المصافحة بالید الیمنٰی ---------- 164
◆ الکلمة الکافیہ ---------- 166
◆ حدِ رجم کی شرعی حیثیت ---------- 167
◆ تعلیم الصیام ---------- 168
◆ مسئلہ رفع الیدین پر ایک نئی کاوش کا تحقیقی جائزہ 169
◆ ''ہادي'' شرح زرادی ---------- 171
❖ سوانح مصنف زرادی مولانا فخر الدین زرادی 171
◆ ابراء اهل الحدیث والقرآن مما فی جامع الشواهد من التهمة والبهتان ---------- 173
◆ منتقی الأخبار ---------- 176
◆ تنقیدِ سدید بر رسالہ اجتہاد وتقلید ---------- 178
◆ مکتوبات ---------- 181
◆ کشف الشبہات ---------- 182
◆ مولانا شمس الحق عظیم آبادی ---------- 183
◆ تذکرۂ علماءِ بھوجیاں ---------- 186
◆ فصل الخطاب ---------- 188
❖ یادش بخیر ---------- 189
◆ تذکرۂ علماءِ خان پور ---------- 190

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوانح علماء واعیان

◆ مولانا کی تراجم علماء سے دل چسپی ---------- 195
◆ امام شوکانی رحمہ اللہ ---------- 201
◆ تقدمہ ---------- 201
❖ نام ونسب ---------- 203
❖ محمد بن علی الشوکانی رحمہ اللہ ---------- 203
❖ مسکن ونسبت ---------- 203
❖ مولد ومنشاء ---------- 203
❖ تربیت ---------- 204
❖ ابتدائی تعلیم ---------- 204
❖ شوق مطالعہ ---------- 204
❖ ثانوی اور انتہائی تعلیم ---------- 204
❖ طلب علم میں انہماک ---------- 205
❖ پڑھنے کا طریق ---------- 205
◆ امام شوکانی کے اساتذہ ---------- 207
❖ علامہ عبدالقادر بن احمد کوکبانی ---------- 207
❖ طالب علمی میں تدریس وافتاء کا سلسلہ ---------- 207
❖ علوم میں قابلیت ---------- 208
❖ استقلالِ نظر ---------- 208
❖ نیل الاوطار کی تصنیف ---------- 208
❖ منصبِ قضاء پر تقرر ---------- 209
❖ علامہ شوکانی رحمہ اللہ امام یمن کی نظر میں ---------- 209
❖ ایک فتنہ اور امام صاحب کا حسن تدبر ---------- 210
❖ مسلک ---------- 211
❖ ایک لطیفہ ---------- 214
❖ روحانیت ---------- 214
❖ ابتلاء ومحن ---------- 216
◆ امام شوکانی اور ان کے بعض ہندوستانی ناقد ---------- 218
◆ امام شوکانی کے تلامذہ ---------- 222
◆ علوم شوکانی رحمہ اللہ ہندوستان میں ---------- 227
❖ علامہ عبدالحق بن فضل اللہ محمدی البناری ---------- 229
❖ وفات ---------- 230
❖ اولاد ---------- 230
❖ اخلاق وعادات ---------- 231
❖ زہد وتقویٰ ---------- 231
❖ بے مثال صبر ---------- 231
◆ تصانیف ---------- 232
◆ مولانا شیخ محمد فاخر زائر الہ آبادی رحمہ اللہ ---------- 242
❖ سند فراغت کے بعد ---------- 242
❖ تحصیل علم حدیث ---------- 242
❖ جود وسخا ---------- 243
❖ زیارت حرمین شریفین ---------- 243
❖ چوتھے سفر کی تیاری اور انتقال ---------- 243
❖ خاص وصیت ---------- 243
❖ موت العالم موت العالم ---------- 243
❖ شیخ صاحب کی علم حدیث سے والہانہ محبت ---------- 244
❖ شیخ کے متعلق اکابر علماء کی شہادتیں ---------- 244

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❖ اولاد ---------- 245
❖ تلامذہ ---------- 245
❖ سلسلہ فیض ---------- 245
❖ شیخ صاحب کے اخلاق ---------- 245
❖ تصانیف ---------- 245
❖ شیخ صاحب کی شاعری اور علم حدیث ---------- 246
◆ حافظ محمد بن بارک اللہ لکھوی رحمہ اللہ ---------- 249
❖ نام ونسب ---------- 249
❖ تعلیم وتربیت اور استعداد ---------- 249
❖ اولاد ---------- 250
❖ ذوق عبادت ---------- 250
❖ خدمات ---------- 250
❖ تصنیفات ---------- 250
❖ وفات ---------- 250
◆ مولانا شیخ محمد حیات سندھی المدنی رحمہ اللہ ---------- 251
❖ نام ونسب ---------- 251
❖ مسقط راس، وطن اور ابتدائی حالات ---------- 251
❖ ٹھٹھہ (سندھ) میں تحصیل علم ---------- 251
❖ علمائے حرمین کی خدمت میں ---------- 251
❖ اساتذہ حدیث ---------- 251
❖ مدینہ کا توطن اور استاد کی جانشینی ---------- 252
❖ مسلک ---------- 252
❖ تصانیف ---------- 252
❖ تلامذہ ---------- 252
❖ اخلاق وعادات ---------- 253
❖ وفات ---------- 253
◆ مولانا حافظ ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی مرحوم و مغفور ---------- 254
❖ نام اور مولد ---------- 254
❖ تعلیم وتکمیل ---------- 254
❖ تحصیل حدیث ---------- 254
❖ بیعت ---------- 254
❖ تدریس وتحریر ---------- 255
❖ اشاعۃ السنۃ کا اجرا ---------- 255
❖ مباحث اشاعۃ السنۃ کا موضوع ---------- 255
❖ تلامذہ ---------- 256
❖ تصانیف ---------- 256
❖ سفر کابل ---------- 257
❖ وفات ---------- 257
❖ اولاد واحفاد ---------- 257
◆ نواب شاہ جہان بیگم صاحبہ ---------- 258
❖ پہلی شادی اور بیوگی ---------- 258
❖ صدر نشینی ---------- 259
❖ دوسری شادی ---------- 259
❖ قابلیت اور علمی ذوق ---------- 259
❖ عادات وخصائل ---------- 259
❖ مذہبی امور کی پابندی ---------- 260
❖ تصنیف وتالیف ---------- 260

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❖ تاج الاقبال ---------- 260
❖ خزینۃ اللغات ---------- 260
❖ تہذیب النسواں وتربیۃ الانسان ---------- 260
❖ تنظیماتِ شاہجہانیہ ---------- 260
❖ تاج الکلام دیوانِ شیریں ---------- 261
❖ مثنوی صدق البیان ---------- 261
❖ وفات ---------- 261
❖ اولاد ---------- 261
◆ مولانا حافظ عزیز الدین صاحب مراد آبادی رحمہ اللہ 262
❖ خودنوشت ---------- 262
◆ بروایت مولانا حکیم محمد عبدالغفار صاحب مسعودی 263
❖ تالیفات ---------- 265
❖ اکمل البیان ومطرق الحدید ---------- 265
◆ مختصر سوانح حیات مولانا حافظ عبدالعزیز رحیم آبادی رحمہ اللہ ---------- 266
❖ نام وپیدائش ---------- 266
❖ شیخ الکل رحمہ اللہ کی خدمت اقدس میں ---------- 266
❖ استاد کے نزدیک قدر ومنزلت ---------- 266
❖ تدریس ---------- 266
❖ تقریر ---------- 267
❖ علمی اور تبلیغی خدمات ---------- 267
❖ مناظرہ ---------- 268
❖ وضع داری ---------- 268
❖ جماعتی خدمات ---------- 268
❖ شعر وادب ---------- 269
❖ جذبۂ جہاد ---------- 269
❖ تصانیف ---------- 269
❖ بیماری اور وفات ---------- 270
◆ مولانا حکیم حافظ ابو یحییٰ محمد صاحب رحمہ اللہ ---------- 271
◆ حضرت مولانا ولایت علی رحمہ اللہ ---------- 273
❖ تحصیل علم ---------- 273
❖ شوقِ جہاد ---------- 274
❖ سفرِ حج اور سندِ حدیث ---------- 274
❖ مراجعت وطن اور جہادی سرگرمیاں ---------- 274
❖ مسلک ---------- 274
❖ شعر وسخن ---------- 281
❖ پرتاثیر مواعظ ---------- 283
❖ اشاعتی اور تالیفی ذوق ---------- 284
❖ احیائے سنت ---------- 284
❖ راہِ جہاد میں وفات ---------- 284
◆ حضرت مولانا ابو الطیب محمد شمس الحق صاحب محدث عظیم آبادی رحمہ اللہ ---------- 286
❖ نام ونسب ---------- 286
❖ ولادت ---------- 286
❖ تصنیفات ---------- 288
◆ مولانا محمد عبدالحق ملتانی رحمہ اللہ ---------- 290
◆ مولانا مسعود عالم ندوی مرحوم ---------- 291
◆ حضرت مولانا حافظ عبداللہ روپڑی نوراللہ مرقدہٗ 293

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❖ ولادت اور ابتدائی تعلیم ---------- 293
❖ خودنوشت اجمالی تعلیمی سرگزشت ---------- 293
❖ دہلی میں ---------- 294
❖ سندِ اجازت ---------- 294
❖ روپڑ ---------- 294
❖ ''روپڑی'' کا لاحقہ ---------- 295
❖ امرت سر میں ---------- 295
❖ جمعیت تنظیم اہل حدیث (متحدہ) پنجاب ---- 295
❖ دارالحدیث رحمانیہ ---------- 295
❖ پاکستان ---------- 295
❖ شیوخ ---------- 295
❖ تلامذہ ---------- 296
❖ تالیفات ---------- 296
❖ غیر مطبوعہ ---------- 297
❖ وفات ---------- 297
◆ حافظ حدیث امام ابو اسماعیل عبداللہ بن محمد الانصاری الہروی رحمہ اللہ ---------- 298
◆ مولانا شاہ عین الحق رحمہ اللہ ---------- 300
◆ حضرت مولانا نواب وحید الزمان حیدر آبادی رحمہ اللہ 302
❖ تاریخ ولادت و وفات ---------- 302
❖ نام و نسب ---------- 302
❖ تعلیم و تربیت ---------- 302
❖ اساتذہ فنون ---------- 302
❖ مشائخِ حدیث ---------- 302
❖ تحصیلِ علوم کے بعد ---------- 303
❖ علمی ذوق ---------- 303
❖ تلاوتِ قرآن مجید سے شغف ---------- 303
❖ تصوف ---------- 303
❖ ذوق شاعری ---------- 303
❖ بقدرِ ضرورت انگریزی ---------- 303
❖ سفرِ حج ---------- 303
❖ مدینہ یونیورسٹی کی تجویز ---------- 304
❖ قومی خدمات ---------- 304
❖ مسلک ---------- 304
❖ اخلاق و عادات ---------- 305
❖ تالیف و تصنیف ---------- 305
❖ ۱۔ قرآن مجید ---------- 305
❖ ۲۔ حدیث ---------- 305
❖ ۳۔ فقہ ---------- 305
❖ ۴۔ عقائد ---------- 306
❖ متفرقات ---------- 306
❖ تصحیح کنز العمال ---------- 306
❖ حضرت محی السنہ مجدد العلوم مولانا محمد صدیق حسن خان رحمہ اللہ کی تجویز و تحریک ---------- 306
❖ تلامذہ ---------- 307
❖ عزلت کا زمانہ اور وفات ---------- 307
◆ حضرت مولانا نذیر احمد صاحب رحمانی اعظم گڈھی 308
❖ نام و نسب اور مولد و منشاء ---------- 308

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❖ تعلیم وتربیت ---------- 308
❖ دار الحدیث رحمانیہ دہلی ---------- 308
❖ اساتذہ ---------- 308
❖ مسند تدریس اور بدایوں کا تعلیمی سفر ---------- 308
❖ ۱۳۶۶ھ/ ۱۹۴۷ء کے بعد ---------- 309
❖ وفات ---------- 309
❖ اولاد ---------- 309
❖ تلامذہ ---------- 309
❖ جماعتی اور قومی خدمات ---------- 310
❖ تدریس کے ساتھ تحریری کام ---------- 310
❖ ردعقائد بدعیہ حصہ اوّل ---------- 310
❖ مضامین مختلفہ ---------- 310
❖ اہل حدیث اور سیاست ---------- 310
❖ چمن اسلام ---------- 311
❖ انوارِ مصابیح ---------- 311
◆ حضرت مولانا ابو محمد عبد الجبار کھنڈیلوی ---------- 312
❖ نام اور مولد ---------- 312
❖ تعلیم وتربیت ---------- 312
❖ تعلیمی سفر ---------- 312
❖ اساتذہ ---------- 312
❖ مسند تدریس وتعلیم پر ---------- 313
❖ تلامذہ ---------- 313
❖ ذوقِ تحریر اور تالیفات ---------- 314
❖ مذکرات ---------- 314
❖ اخلاق ---------- 315
❖ وفات ---------- 315
◆ مولانا حافظ عبد اللہ محدث غازی پوری ---------- 316
❖ ولادت ونام ---------- 316
❖ سکونت ---------- 316
❖ ابتدائی تعلیم ---------- 316
❖ تحصیلِ علوم کے لیے سفر ---------- 316
❖ حدیث وتفسیر ---------- 316
❖ مسلک اہل حدیث سے وابستگی ---------- 317
❖ مسند تدریس ---------- 317
❖ درس قرآن ---------- 318
❖ تصانیف ---------- 318
❖ وفات ---------- 318
❖ مولانا حافظ سید احمد حسن صاحب محدث رحمہ اللہ - 320
❖ مولد ومسکن ---------- 320
❖ حفظ قرآن ---------- 320
❖ فارسی کی ابتدائی کتابیں ---------- 320
❖ ترکِ وطن ---------- 320
❖ علوم آلیہ کی تحصیل ---------- 320
❖ تفسیر وحدیث کی تکمیل ---------- 321
❖ طب ---------- 321
❖ سند فراغت کے بعد ---------- 321
❖ علمی شغف ---------- 321
❖ تصانیف ---------- 322

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❖ وفات ---------- 323
◆ شاہ ولی اللہ ---------- 324
❖ تصانیف ---------- 327
❖ اصول فقہ ---------- 329
❖ عقائد و کلام ---------- 330
❖ تصوف ---------- 330
❖ سیرت و تاریخ ---------- 332
❖ مکاتیب ---------- 333
❖ غیر مطبوعہ تصانیف ---------- 334
❖ مآخذ ---------- 334

وفیات

◆ سانحۂ ارتحال! ---------- 339
◆ حافظ عبداللہ صاحب روپڑی ---------- 340
◆ حکیم محمد اشرف سندھو ---------- 342
◆ مولانا نذیر احمد رحمانی ---------- 344
◆ اہلیہ مولانا فیض اللہ خاں بھوجیانی کا انتقال -- 347
◆ مولوی محمد فاروق ---------- 349
◆ دو چراغ اور بجھے ---------- 350
◆ ایک دیا اور بجھا اور بڑھی تاریکی! ---------- 351
❖ ابتدائی تعلیم ---------- 352
◆ حضرت مولانا محمد اسماعیل تغمدہ اللہ برحمتہ --- 354
◆ حاجی محمد اسحاق حنیف ---------- 358
◆ آہ! مولانا محمد سلیمان فیروز پوری ---------- 362
◆ آہ! ڈاکٹر محمد رفیع الدین (پی۔ ایچ۔ ڈی)-- 363
◆ آہ! مولانا حافظ احمد صاحب پٹوی......! ---------- 364
◆ سید محب الدین خطیب مصری رحمہ اللہ ---------- 365
◆ مولانا عبدالجبار جہلمی، کراچی رحمہ اللہ ---------- 367
◆ آہ! ماسٹر تاج الدین انصاری مرحوم ---------- 369
◆ آہ! مولانا عبدالحکیم قصوری ---------- 370
❖ ''الاعتصام'' ---------- 371
◆ حافظ محمد بن ابراہیم آل الشیخ ---------- 372
◆ ناظم مالیات مرکزی جمعیت اہل حدیث کو صدمہ 373
◆ مولانا عبدالکریم امرتسری ---------- 374
◆ مولانا شرف الحق محمود ملتانی ---------- 375
◆ حضرت میاں عبدالعزیز صاحب بیرسٹر انتقال فرما گئے 377
◆ مولانا عبدالکریم مباہلہ ---------- 380
◆ مولوی عبیداللہ احرار فیروز پوری انتقال کر گئے 382
◆ مولانا حکیم بدرالدین صاحب پتوکی ---------- 384
◆ ملک لال خان مرحوم ---------- 385
◆ مولانا حکیم ہدایت اللہ صاحب ---------- 386
◆ مولوی محمد رفیق شیخ ---------- 388
◆ ایک پر ملال انتقال ---------- 389
◆ مولانا میاں باقر انتقال کر گئے! ---------- 390
◆ مولانا حافظ محمد زکریا غزنوی کی اہلیہ ---------- 392
◆ مولانا علی محمد صمصام ---------- 393

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تبصرے

◆ مولانا رحمہ اللہ کی تبصرہ نگاری ------------ 397
◆ تذکارِ شہید ------------ 405
◆ قواعد اللغة العربيه (الجزء الاوّل) ----- 407
◆ الطريقة الجديده فی تعليم اللغة العربيه 408
◆ فہم اسلام ------------ 409
◆ نتائج التقليد ------------ 411
◆ حیات وحید الزمان ------------ 414
◆ فتح بریلی کا دلکش نظارہ ------------ 417
◆ درۂ محبوب ------------ 419
◆ مقلد کے چیلنج کا جواب ------------ 420
◆ اربعین سلطانی در مدح احادیث سلطانی ----- 420
◆ اصح السير فی هدی خير البشر ﷺ 421
◆ كتاب الصلوٰة وما يلزم لها (اردو) ---- 425
◆ کتاب التوحید مترجم اردو ------------ 427
◆ قرآنی شمعیں ------------ 429
◆ رسالہ اصولِ فقہ (عربی) ------------ 430
◆ ترتیل القرآن ------------ 432
◆ تذکرہ حضرت مولانا فضل رحمٰن گنج مراد آبادی رحمہ اللہ 433
◆ العلم والعلماء طلبِ علم کا ماضی وحال ------ 434
◆ ماہنامہ ''ندائے حق'' لاہور ------------ 435
◆ حدیث پرویز...... بجواب ''علماء کون ہیں؟'' - 436
◆ نصرة الباری فی بیان صحۃ البخاری ------------ 437
◆ (۱) حج محمدی، (۲) صیام محمدی وغیرہ ------ 439
◆ سبیل الرشاد فی تفریق التبادلۃ والشغار ----- 441
◆ بستان المحدثین (اُردو) ------------ 442
◆ جمع البراهين لرفع الصوت بآمين --- 443
◆ قرآن اور اس کی تعلیمات ------------ 444
◆ ریاض الاخلاق ------------ 446
◆ ارشادات حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ - 447
◆ خدائی وعدہ ------------ 448
◆ فتاویٰ نبوی ﷺ ------------ 449
◆ نقش آزاد ------------ 450
◆ خلافت معاویہ ویزید ------------ 452
◆ انوارِ مصابیح بجواب رکعات تراویح -------- 457
◆ الاصلاح (حصہ دوم) ------------ 459
◆ القضايا النقايا فی العطايا البقايا ------- 460
◆ تقویۃ الایمان ودیگر ------------ 463
◆ آئینہ حقیقت نما (کامل دو جلد) ------------ 465
◆ ارکانِ اسلام ------------ 467
◆ شہید کربلا ------------ 469
◆ تحقیق مسئلہ دجال ------------ 470
◆ نماز میں سورہ فاتحہ ------------ 471
◆ تقویٰ ------------ 472
◆ زبدۃ البخاری مترجم اردو ------------ 473
◆ رسول اللہ ﷺ کی نماز ------------ 475
◆ افضلیت شیخین ------------ 476

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

◆ حجتِ شرعیہ ---------------------------- 477
◆ تعلیماتِ مجددیہ، مکتوبات کے آئینہ میں ----- 479
◆ ''مقیاسِ حقیقت'' بجواب مقیاس حنفیت (حصہ پنجم) 481
◆ فرقہ ناجیہ بجواب ''طائفہ منصورہ'' ---------- 482
◆ معیار الحق ---------------------------- 483
◆ تحریک جماعت اسلامی، ایک تحقیقی مطالعہ --- 484
◆ ماہنامہ ''المنبر'' فیصل آباد --------------- 486
◆ میلاد مروجہ کی شرعی حیثیت -------------- 487
❖ تمہید -------------------------------- 487
◆ اشتراکیت کا اسلام دشمن طرزِ عمل --------- 488
◆ زئیر اسامہ بجواب وہابی نامہ -------------- 488
◆ ماہنامہ مسلمہ لاہور ---------------------- 489
◆ طبقات ابن سعد ------------------------ 489
◆ مولانا سید محمد داؤد غزنوی خاندانی حالات، سوانحی خاکہ ------------------------------ 492
◆ تجویدی قرآن مجید (عکسی) --------------- 494
استدعاء -------------------------------- 497
◆ قاموس الکتب اردو جلد اوّل (مذہبیات) ---- 498
◆ ایامِ خلافتِ راشدہ ---------------------- 500
❖ دلائل ہستی باری تعالیٰ ------------------ 502

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مری زندگی کا مقصد ترے دیں کی سرفرازی

احیاء التراث العلمی کی لگن، مساعی اور نتائج

مولانا رحمہ اللہ پر اللہ تعالیٰ کی عطائے خاص تھی یا ان کا یہ منفرد امتیاز تھا کہ جہاں احیاء التراث العلمی یعنی علوم سلف کی اشاعت ان کی زندگی کا مقصد رہا وہاں شخصیت سازی پر بھی وہ توجہ فرماتے رہے۔ہفت روزہ الاعتصام کی اشاعت خصوصی کے مضمون نگاروں کی اکثریت نے مولانا کے علمی تعاون و راہنمائی کے ساتھ ساتھ ان کی تربیت اور ان سے استفادہ کرنے کا ذکر اور خوشہ چینی کا فخر و انبساط سے اعتراف کیا ہے۔

علوم سلف کی اشاعت کو مقصدِ حیات جانتے ہوئے انہوں نے بہت سے علماء و فضلاء اور بہت سے ناشران کو منہجی، مسلکی اور موضوعاتی کتب کی ...... مخاطب کی حسب صلاحیت و گنجائش ...... طباعت کی نشان دہی کرتے رہے۔ ناشر، مصنف اور مترجم کی مظان و مصادر کی طرف راہنمائی بھی کرتے، کبھی کبھی بعض کتب کی تدوین بھی کر دیتے اور نوک پلک درست کرنے کی اگر ضرورت محسوس کرتے تو اس سے بھی دریغ نہ کرتے کہ ان کا مقصدِ حیات ہی علوم سلف کی اشاعت تھا۔ جس موضوع پر علمائے متقدمین کی کوئی تصنیف ہوتی تو وہ انہی کتب کی اشاعت کو انہی کی رائے اور زبان میں ...... مروجہ املاء کے ساتھ ...... طباعت کو ترجیح دیتے۔

ہمارے فاضل دوست مولانا حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ کی تصنیف ''خلافت و ملوکیت کی شرعی حیثیت'' مصادر و مظان کی نشان دہی اور کتب تک ان کو رسائی دینے کا عمدہ نمونہ ہے۔ جس کو برادر گرامی نے نہایت جانفشانی، لگن اور محنت سے مکمل کیا تھا۔ اسی طرح بعض نیازمندوں کو انہوں نے مسائل مختلفہ میں پہلے بزرگوں کی نایاب کتب کی اشاعت کی طرف توجہ دلائی، جس کو انہوں نے شائع کیا اور ایسے ہی مسلک حقہ پر بعض تنقیدی کتب کے جواب کے لیے انہوں نے بعض علماء و فضلاء کو توجہ دلائی تو انہوں نے ان کے مثبت اور مدلل علمی جوابات دیئے۔ چناں چہ علمائے متقدمین کی بعض کتب کے ناشرین یا ان کی توجہ دلانے سے بعض فضلاء نے جو تصنیفات فرمائیں تو یہ سب حضرات ان سے اپنی منشورات یا تصنیفات پر ابتدائیہ، مقدمہ یا تصدیر لکھنے پر اصرار کرتے۔ مولانا اپنی کم فرصتی، اہم علمی مصروفیات اور علالت کے باوجود ان کو مایوس نہ کرتے، چناں چہ ہر کتاب کے حسب موضوع نہ صرف یہ کہ کچھ تحریر کر دیتے بلکہ بعض مصنفین کے مختصر تراجم لکھ کر بھی کتاب کی افادیت میں اضافہ کر دیتے۔ کتاب کے حجم نہیں بلکہ اس کی علمی و منہجی مقصدیت کے مطابق اس قدر تحریر فرماتے کہ مطالعہ کرنے والا کتاب کا مقصد اور پس منظر سے واقف ہو کر مصنف اور کتاب کی اہمیت جان لیتا اور یہی ان کا مقصدِ حیات تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ تا حیات جمعیۃ اہل حدیث لاہور کے امیر رہے۔ اس دوران جمعیۃ اہل حدیث لاہور میں بھی ان کی توجہ علوم سلف کی اشاعت کی طرف ہی رہی۔ چنانچہ ''مسئلہ قربانی کی شرعی حیثیت''، ''اسلام اور قبروں پر عرس''، ''کربلا کی کہانی امام جعفر صادق کی زبانی'' جیسے مختصر اور جامع کتابچے خود لکھے۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کی تصنیفات میں سے ''اہل حدیث کا مذہب''، ''اسلام اور اہل حدیث''، ''اسلام اور مسیحیت''، شائع کیں۔ مولانا نذیر احمد رحمانی رحمہ اللہ کی تصنیف ''انوار مصابیح بجواب رکعات التراویح'' اور مولانا فاخر زائر الہ آبادی کا ''رسالہ نجاتیہ'' یہ سب مطبوعات جمعیۃ اہل حدیث لاہور کی طرف سے اشاعت پذیر ہوئیں۔ ان کی ایڈیٹنگ، نوک پلک کی درستگی یہ سب امور وہ بغیر کسی نام ونمود اور طمع کے سرانجام دیتے رہے۔ اہل حدیث اکادمی کے طبع کردہ ''فتاوی نذیریہ'' کی تینوں جلدوں کے ذیلی عناوین، عربی و فارسی عبارتوں کے تراجم اور عرض ناشر، ایسے ہی انہوں نے ''الارشاد الی سبیل الرشاد''، ''حسن البیان'' بجواب سیرۃ النعمان دونوں کتابوں کو خود ایڈٹ کیا، عناوین دیئے، پیرے بنائے، اسی طرح ''تفہیم اسلام'' جو انکار حدیث کے موضوع پر جدید انداز سے لکھی گئی تھی، اس پر نظر ثانی کی، مذکورہ کتب کے شروع میں بطور مقدمہ تحریریں بھی لکھیں اور مصنّفین کے حالات بھی قلم بند کیے۔ بالعموم کسی بھی جگہ انہوں نے اپنا نام ذکر نہیں کیا۔ کراچی سے طبع شدہ مسلک حقہ پر تنقیدی کتاب ''القول السدید'' پر نقد کی طرف اپنے وقت کے بہت بڑے فاضل اور گہرے دوست پیر سید بدیع الدین شاہ راشدی رحمہ اللہ کو توجہ دلائی، انہوں نے ''تنقید سدید'' کے نام سے کتاب لکھی اور مولانا رحمہ اللہ نے اس کی تقریظ خود لکھی۔ مولانا محمد یوسف رحمہ اللہ (راجووال) کے شوقِ نشرِ علومِ سلف کو دیکھ کر متقدمین کی بعض کتب کی طرف ان کو توجہ بھی دلائی، ان کتب پر تقریظات بھی لکھیں اور مصنّفین کے حالات بھی لکھ کر دیے۔ محترم المقام مولانا ارشاد الحق حفظہ اللہ کو...... بستیوں میں نماز جمعہ کے موضوع پر...... بعض متقدمین کی خالص علمی کتب کو زندہ کرنے کا مشورہ دیا، پھر اس پر تقریظات بھی لکھیں۔

مولانا رحمہ اللہ گوندلانوالہ ۱۹۲۹ء - ۱۹۳۰ء میں حضرت حافظ محمد گوندلوی رحمہ اللہ سے کسب فیض کے لیے حاضر ہوئے تو انہوں نے حضرت حافظ صاحب رحمہ اللہ کے مسئلہ رفع الیدین کے موضوع پر بعض دروس کو ''التحقیق الراسخ فی ان احادیث رفع الیدین لیس لہا ناسخ'' کے نام سے مرتب کیا، اس کو حضرت حافظ صاحب رحمہ اللہ کے افادات کے نام سے شائع کیا اور اس کے شروع میں اشاعت کے مقصد اور ان افادات کی ندرت اور امتیاز کے لیے ''پہلے مجھے دیکھیے'' کے عنوان سے تمہیداً چند صفحات لکھے۔

اسی طرح جب شیخنا وسیدنا حضرت حافظ محمد گوندلوی رحمہ اللہ قراءۃ خلف الامام کے موضوع پر ''خیر الکلام'' تصنیف فرما رہے تھے تو ان دنوں مارکیٹ میں ''احسن الکلام'' نام کی کتاب کو مولانا عبدالرحمٰن مبارک پوری رحمہ اللہ کی تصنیف ''تحقیق الکلام'' کا جواب بنا کر پیش کیا گیا، حضرت حافظ صاحب رحمہ اللہ کے تلامذہ نے حضرت کی خدمت میں یہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب پیش کی کہ اس پر بھی ایک نظر ڈال کر اس کے علمی جوابات شامل کر دیے جائیں، تو مولانا نے اپنی کتاب ''خیر الکلام'' کے شروع میں احسن الکلام کے مالہٗ اور ماعلیہ کا تفصیلی تذکرہ کرکے اسے بھی شاملِ اشاعت کر دیا۔

المکتبۃ السلفیہ کی مطبوعات میں سب سے طویل مقدمہ مرعاۃ المفاتیح جلد اول پر لکھا، یا یوں کہہ لیں انھوں نے اپنا مقصد حیات بیان کیا ہے اور اشاعتِ علومِ سلف کی جو جوت ان کے دل میں بدوِ شعور سے سلگ رہی تھی، انھوں نے عاملین بالحدیث اور شائقین نشر علوم سلف کے سامنے دل چیر کر رکھ دیا ہے۔

پاکستان میں ائمہ اربعہ رحمہم اللہ کی اردو سوانح کی ابتدا بھی بحمد اللہ ان ہی کی رہینِ منت ہے، جس کی ابتدا انھوں نے ''حیات امام احمد بن حنبل'' کی سوانح کی اشاعت سے کی تھی۔ اس پر تحقیق بھی کی، حواشی بھی لکھے اور شروع میں تصدیر بھی لکھی۔

ان کی عقیدتوں کے مرکز اور مینارۂ نور شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی سوانح شائع کرنا جب ان کو نصیب ہوا تو اس کے ترجمہ کے تقابل، مصنف کی حضرت امام پر تنقید کی تنقیح، توضیحی حواشی، ابن بطوطہ کی تاریخی غلط فہمی کی تحقیق، حضرت امام کے تلامذہ کے حالات، ان کی تصنیفات کی مکمل فہرست (مع ان کے مطبوع یا غیر مطبوع ہونے کی وضاحت کے)، ان کی تصانیف کے مطبوعہ اردو تراجم کی تفصیلات کے ساتھ ساتھ کتاب میں آمدہ اسماء و اَماکن کے اشاریے اور مآخذ و مراجع کی نشان دہی کے ساتھ طبع کیا، جس پر ان کے پانچ سال صرف ہو گئے اور پھر اسی وضاحت کے لیے انھوں نے اس کی تصدیر لکھی جو بذاتہ علم و تحقیق سے لبریز ایک بھرپور تحریر ہے۔

حیاتِ شیخ الاسلام رحمہ اللہ کی اشاعت کے بعد ان کا ارادہ شیخ ابو زہرہ رحمہ اللہ کی تصنیف ''ابو حنیفہ رحمہ اللہ'' کے ترجمے کا تھا، لیکن رئیس احمد جعفری تو دیگر مصروفیات کے باعث ترجمہ نہ کر سکے، پھر مولانا رحمہ اللہ نے پروفیسر غلام احمد حریری رحمہ اللہ (فیصل آباد) سے ترجمہ کرایا، مقابلہ کیا اور نوک پلک درست کی، اس پر اگرچہ مقدمہ یا تصدیر نہ لکھ سکے تاہم اس کو تعلیقات و حواشی سے مزین کر کے شائع کر دیا۔ جسے علمائے احناف اپنا فرضِ کفایہ کہتے ہوئے حضرت امام کی تفصیلی و تحقیقی سوانح تسلیم کرتے ہیں۔

ہندوستانی مسلمانوں کے عقائد میں ہندوانہ معاشرت سے جو قباحتیں در آئیں تھیں شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ کی تصنیف ''تقویۃ الایمان'' نے ان عقائد بدعیہ کے تالاب میں ارتعاش بپا کر دیا تھا۔ انھوں نے اولاً تقویۃ الایمان کی احادیث کی تخریج کی اور بعض حواشی لکھ کر اعلیٰ ترین معیار پر شائع کیا۔ اس پر...... برعکس نہند نام زنگی کافور...... کے مطابق ''اطیب البیان فی رد تقویۃ الایمان'' کے موضوع پر مراد آباد کے مولوی نعیم الدین نے ایک کتاب لکھی تھی، مولانا ثناء اللہ رحمہ اللہ کے ہفت روزہ اہل حدیث میں اس کے جواب میں مراد آباد ہی کے مولانا حافظ عزیز الدین رحمہ اللہ نے اس کتاب پر ایک عمدہ، سلجھی اور علمی تنقید ''اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان'' بجواب ''اطیب البیان'' کے نام سے لکھی، جس کو ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر میں مولانا ثناء اللہ رحمہ اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اپنی تمہید کے ساتھ شائع کرنا شروع کر دیا تھا۔ جب مولانا رحمہ اللہ کا ۱۹۵۶ء میں بھارت جانا ہوا تو دہلی میں مراد آباد ہی کے ایک صاحب سے ملاقات ہوگئی تو مولانا نے ان سے ''اکمل البیان'' کا ذکر کیا، اللہ کا کرنا یہ ہوا کہ کچھ ہی عرصہ بعد مکمل مسودہ باریک خط کی دو جلدوں میں لاہور پہنچ گیا۔ اس پر انہوں نے دو سال صرف کر کے اس کے عنوان، پیرابندی، حوالوں کی مراجعت کر کے کتاب شائع کر دی۔ اس کے شروع میں ایک ایسا عمدہ مقدمہ ''تصدیر'' کے عنوان سے لکھا، جس میں تقویۃ الایمان کی اشاعت، عقائد بدعیہ میں بھونچال اور اس کے ردّ میں مخالفت کے پیچ وتاب اور ان کے عقائد کی مکمل تاریخ جمع کر دی۔

شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کی معروف کتاب "الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللّٰہ" کا حصہ دوم، حصہ سوم، "اتحاف النبیه فی ما یحتاج الیه المحدث و الفقیه" (غیر مطبوعہ) کا نامکمل نسخہ جب انھیں دستیاب ہوا تو انھوں نے اولاً مختلف نامکمل نسخوں سے مقابلہ کیا، بعدۂ نواب صدیق حسن خاں رحمہ اللہ کی بعض تصنیفات (ریاض المرتاض، سلسلة العسجد، هدية السائل) سے تقابل کر کے اس کتاب کو مکمل کیا۔ پھر طویل عرصہ اس کی تحقیق، تصحیح اور حواشی پر صرف کیے (جن کو بعض اہل علم دریا بہ کوزہ سے تعبیر کرتے ہیں)۔ کتاب مکمل ہونے پر اولاً تصدیر...... اردو میں...... لکھی اور اس کے بعد عربی میں "المقدمة في فرائد الفوائد المهمة" لکھا، آخر میں "سند الناشر و تذكار شيوخ السند" کے حصہ میں حواشی میں آمدہ شیوخ کا اجمالی تعارف دے کر بتوفیقہ تعالیٰ ان کے ذکر کو زندہ جاوید کر کے فیض یافتگی کا حق ادا کر دیا۔

مطبوعات المکتبۃ السّلفیہ میں ''تذکرہ علمائے خان پور'' (ہزارہ) ہے، جس کو احیاء التراث کے لحاظ سے بہت اہم کہا جا سکتا ہے کہ اس میں حضرت میاں نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ کے تلامذہ (شاخ ہزارہ) کا ذکر محفوظ ہو جائے، 'کہ تذکرۃ العلماء ان کا پسندیدہ موضوع تھا'۔ تلامذہ ہزارہ کے ذکر میں تاریخ (اہل حدیث ہند) کے ناخوش گوار مناقشے (روپڑی، ثنائی نزاع) کا اہم ریکارڈ جمع کر دیا گیا ہے اور اس کتاب کی تعارفی تحریر ''گزارش احوالِ واقعی'' میں تمام علماء مرحومین کے احترامات فائقہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے کتاب کے مندرجات، اس کے مصنف اور مرتب کا تعارف دے دیا گیا ہے۔

ایسے ہی دارالدعوۃ السّلفیہ کی چھوٹی مطبوعات کے علاوہ ایک بڑی اور اہم کتاب "منتقی الاخبار" کی اشاعت عوام الناس کے فہم دین کی خاطر بڑے شوق سے شائع کی، اس کے ترجمے پر اپنے تلمیذ رشید اور صدر ادارہ مولانا ابوبکر صدیق السّلفی حفظہ اللہ سے نظر ثانی کروائی، اس کی ذیلی سرخیاں لگوائیں اور شروع میں عرض ناشر اور اس اشاعت کے امتیازات کی تصریح بھی کر دی، تاکہ قاری اس سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ نے ہماری راہنمائی فرمائی اور ہم نے (ان تصدیرات و مقدموں کا) جگر لخت لخت جمع کر دیا ہے۔ ان پر رائے زنی یا تبصرہ ہماری بساط میں نہیں کہ یہ اہل علم کا کام اور انہی کو زیبا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

التحقیق الراسخ في أن رفع الیدین لیس لها ناسخ

از: حافظ محمد گوندلوی رحمہ اللہ

ہفتاد و دو فریق حسد کے عدد سے ہیں
اپنا ہے یہ طریق کہ باہر حسد سے ہیں

یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ انسان کی فلاح و بہبود صرف اور صرف اسی امر میں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کو اپنی حیات چہار روزہ کا مقصدِ وحید سمجھے۔

انسانی عقل کو کیا مجال کہ وہ اس وراء الوراء ہستی کے شانِ شایاں کوئی طریق نیا ایجاد کر سکے، یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کا طریق سکھانے کے لیے انبیاء کرام کو دنیا میں مبعوث فرمایا، تمام ادیانِ مختلفہ اور مذاہبِ عالم پر ایک سرسری نگاہ ڈالو، تمھیں معلوم ہو جائے گا کہ خالق و مخلوق کے تعلقات پر اسلام سے بہتر کسی نے بحث نہیں کی اور یہی اس کے فطری دین ہونے کی دلیل ہے!

نماز شریعت کا ایک اہم رکن ہے، اس کو کیوں اتنی اہمیت حاصل ہے کہ اسے کفر و اسلام کا معیار قرار دیا گیا ہے؟ اسے کیوں اس قدر شرف بخشا گیا کہ خود جبریل امین اس کی تعلیم کے لیے مامور کیے گئے؟ اس سے اتنا اعتنا کیوں؟ کہ عالمِ شہادت کے بہترین فرد حضرت محمد مصطفی ﷺ نے ایک دو مرتبہ نہیں بلکہ کئی مرتبہ لوگوں کو صرف تعلیم کی غرض سے پڑھا کر دکھایا؟ یہ کیا بات ہے کہ حضور ﷺ سے ایک مرتبہ نماز کے متعلق دریافت کیا جاتا ہے، تو جہاں زبانِ الہام ترجمان سے اس کی ہیئت سے آگاہ فرماتے ہیں، وہاں اسے پڑھ کر بھی دکھاتے ہیں۔ اِس کی کیا وجہ ہے کہ جس طرح قرآن حکیم من وعن ہم تک پہنچا اور تواتراً پہنچا، اسی طرح تواتر سے نماز بھی ہمیں پہنچی؟

ان اہم سوالوں کا جواب ایک اور صرف ایک ہی ہو سکتا ہے کہ باری تعالیٰ کی حضرت اقدس میں خاکی انسان اس سے بہتر اظہارِ عبودیت اور اس سے اچھا طریق نیا نہیں بجا لا سکتا۔

ہاں! جس طرح حضور اکرم ﷺ کا یہ ارشاد: ((صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ .)) (بخاری)

''جیسے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھو اسی طرح پڑھا کرو۔''

اہمیت نماز کی ترجمانی کرتا ہوا محفوظ ہم تک پہنچا، اسی طرح اس کی ہیئت مسنونہ بھی دست و برد زمانہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ے مصون ہم تک پہنچی۔

صحابہ کرام نے اس کا بہت اعتنا کیا، اگر کسی کو ارکان وسنن نماز میں سستی کرتے دیکھتے تو فوراً ڈانٹ یتے۔ محدثین عظام نے بھی کمال خیال رکھا، ایک ایک مسئلہ پر باب باندھے، کتابیں لکھیں، کیونکہ حوادثات مانہ سے جلد متاثر ہو جانے والے طبائع میں اضمحلال بالکل قدرتی امر ہے! یہی اضمحلال بسا اوقات ترقی یافتہ کر رواج کی صورت اختیار کر لیتا ہے جسے ناواقف لوگ جزو مذہب سمجھنے اور بنانے لگ جاتے ہیں اگر یہاں ب نوبت پہنچ جائے تو حامل شریعت الٰہی کا فرض ہو جاتا ہے کہ وہ رسول پاک (بآبائنا هو وامهاتنا) کے وہ کی حفاظت پر کمر ہمت باندھے۔

نماز کے دیگر ارکان وسنن کی طرح نماز کو شروع کرتے، رکوع کو جاتے اس سے اٹھتے، تیسری رکعت کو ٹتے وقت اپنے دونوں ہاتھ کندھوں یا مونڈھوں تک اٹھانا بھی ایک عبادت ہے، جیسے کے اشارۂ تشہد ایک دت ہے۔

حضور اکرم ﷺ آخری وقت تک اس عبادت کو بجالاتے رہے، پھر کوئی وجہ نہیں کہ حضور ﷺ جس ‌کا اس قدر اعتنا فرمائیں اور آخری دم تک کیے جائیں! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس سے تغافل برتیں؟ چنانچہ صحابہ رہم، کل محدثین اسی پر عامل رہے اور یہی تقاضا ہے ان کی شیفتگی سنت کا اور اس سے والہانہ محبت وعقیدت کا! ضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ)

لیکن اول اول تو بوجہ اضمحلال (بعض دوسری سنن نماز کی طرح) اور بعد میں ایک مستقل مذہب کی رت میں یہ عبادت وسنت نہ صرف متروک ہوگئی، بلکہ اس کے ناجائز، مفسد صلوۃ، بدعت مکروہ ہونے کے ت میں رسالے لکھے گئے، جھوٹی حدیثیں گھڑی گئیں، گرما گرم بحثیں ہوئیں، بناسب کی صرف اس پر کہ رفع ن اول اسلام میں تھی، بعد میں منسوخ ہوگئی اور اب تک اسی طرح منسوخ ہے!

﴿كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ اِنْ يَقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا﴾

محدثین کرام رحمہم اللہ اعلى الله مقامهم بھلا اس کو کب گوارا کر سکتے تھے کہ ایک عبادت وسنت کو مٹایا ۔ا ہو اور وہ خاموشی سے تماشا دیکھا کریں! انھوں نے اپنے فرض کو پہچانا اور حمایت سنت سنیہ کی خاطر اٹھے، المحدثین حضرت امام بخاری رحمہ اللہ، امام سبکی رحمہ اللہ، امام مروزی رحمہ اللہ وغیرہ علمائے حدیث نے اس پر مستقل لے لکھے اور اپنی اپنی تصانیف میں خوب تفصیل فرمائی ہے۔ اس قدر کہ نسخ کی دھجیاں فضائے آسمانی میں اڑ رہ گئی ہیں۔

ان دنوں خصوصیت سے پھر اس کا چرچا ہو رہا ہے اور سعی پیہم جاری ہے کہ اس کو مٹا دیا جائے، چنانچہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دہلی کے کسی مولوی محمد اشفاق الرحمٰن صاحب نامی مدرس فتح پوری نے اس بارے میں ایک رسالہ بنام ''نور العینین'' شائع کیا ہے رسالہ کیا ہے؟ اغلاط اور تناقضات کا مجموعہ ہے! لطف یہ کہ مؤلف کو اعترافِ تقلید کے باوجود محقق ہونے کا بھی دعویٰ ہے اور تقلیدی حیثیت میں تو رفع یدین کو منسوخ اور مکروہ کہتے ہیں، اور تحقیقی رنگ میں جواز کے قائل (ص،۸۵) مولانا احمد اللہ صاحب شیخ الحدیث دار الحدیث الرحمانیہ دہلی نے ایک قلمی تحریر میں مؤلف کے جملہ شکوک وشبہات حل فرما دیے تھے جو ان کو بھجوا دی گئی تھی، لیکن مؤلف نے اس کا تو کوئی جواب دیا نہیں، اور تعلّی وشیخی کا وہی عالم، محدثین کے مقابلہ کی وہی ہوس اور اس نازک دور میں جماعت اہلحدیث سے الجھنے کا وہی ذوق۔ مؤلف کو ہمارا ناصحانہ مشورہ ہے کہ اگر ان کو شہرت حاصل کرنا ہے تو مخالفین اسلام کے مقابلہ پر ڈٹ جائیں، یک پنتھ دو کاج، اور اس مسیحیت کے قلع وقمع کی فکر کریں جسے اس وقت ساری دنیا پر چھا جانے کی سوجھ رہی ہے!

بنا بریں مدت سے ضرورت محسوس ہو رہی تھی کہ اردو میں ایک ایسی مستقل تحریر ہونی چاہیے، جس میں اس عبادت وسنتِ رفع کے دوام وبقاء پر مکمل بحث ہو، اور قائلین نسخ کے جملہ شبہات کا ازالہ کر دیا جائے، کیونکہ ابحاث سابقہ عربی میں ہیں اور تفصیلی دفاتر سے عوام مستفید نہیں ہو سکتے، بعض علم دوست بزرگوں کے ارشاد وایما پر حضرت الاستاذ جناب مولانا حافظ محمد صاحب (مولوی فاضل) متع اللہ المسلمین بطول حیاتہ گوندلانوالہ نے برجستہ ایک مستقل بحث تحریر فرمائی جس میں مؤلف ''نور العینین'' کے جملہ شبہات وایرادات کا بھی نہایت اچھے طریقے سے حل فرما دیا ہے، یہی وہ تحریر ہے جو آئندہ صفحات کی زینت ہے، یہ بالکل صحیح ہے کہ اس نازک دور میں یہ کسی طرح زیبا نہیں کہ ایسے فروعی مسائل پر قلم اٹھایا جائے، لیکن اس امر کو بھی قطعاً نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ ہمارا اصلی وطن عربیت حقہ، ہماری اصلی قوم محمدیت خالصہ اور ہمارا اصلی مذہب عبادت الٰہی ہے۔

تنزل وتسفل امم میں قومی خصوصیات، ملی تہذیب کو جو اہمیت حاصل ہے وہ تاریخ پر نظر رکھنے والے اصحاب سے مخفی نہیں۔ جس قوم نے اپنی قومی خصوصیات کو بنظر استخفاف دیکھا اور اسے غیر ضروری، غیر اہم اور فروعی کہہ کر ٹال دیا وہ بالآخر اغیار میں مدغم ہو کر رہ گئی اور ان کی اپنی ہستی صفحۂ ہستی سے نابود ہونی شروع ہو گئی، کیا اس سے بڑھ کر اور تباہی ہو سکتی ہے؟

آج دیکھو اپنی ہمسایہ اقوام کو کہ ان کی اس قدرتی فلسفہ پر کس قدر نظر ہے، وہ اپنی ادنیٰ سے ادنیٰ امتیازی بات پر مر مٹنے کو تیار ہو جاتے ہیں، وہ جانتے ہیں کہ اگر آج چھوٹی سی بات پر نرمی برتی گئی تو کل بڑے سے بڑے اصول کو غیر اہم کی آڑ میں پاؤں تلے روندا جائے گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے کاش! کہ مسلمان اس حقیقت کو سمجھیں اور فرصت کی گھڑیوں میں اس سانحہ دل خراش پر غور کرنے کی زحمت گوارا کریں کہ یورپ کی ادنی سے ادنی بات کو ''کالوحی من السماء'' سمجھ کر اس کے تو دلدادہ ہو جاتے ہیں، اور یہاں نماز جیسی اہم چیز جس میں فلاح و بہبود کونین، اور حیات ملی مضمر ہے کہ امور مسنونہ کو اصل وفرع کا سوال پیدا کر کے ٹال دیتے ہیں، کیا یہ دنیا میں زندہ رہنے کے ڈھنگ ہیں؟ یا اخروی نجات کے حاصل کرنے کے رنگ؟

یہی وجہ ہے کہ آج مذہب کی اہمیت نوجوان طبقہ کی نظروں میں کم ہو رہی ہے، ضرورت ہے کہ علمائے کرام کمر ہمت باندھ کر میدان میں نکلیں اور اس وقت اسلامی تہذیب اور محمدیت خالصہ کی ترویج و اشاعت کا فرض انجام دیں، ورنہ وہ وقت آیا چاہتا ہے کہ حال کی تغافل شعاری مستقبل میں ندامت وحسرت کا باعث ہوگی! (نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا)

میرا اس سے یہ مطلب نہیں کہ ایسے امور کو ہی مطمح نظر قرار دے کر اس کو اکھاڑہ فرض کر کے اسی پر دھینگا مشتی ہوتی رہے، جس طرح بدقسمتی سے آج کل ایسے ہی ہو رہا ہے بلکہ حفظِ مراتب کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا جو بجائے خود ایک مستقل حیثیت رکھتا ہے۔

الغرض مجھے توقع ہے کہ حضرۃ الاستاذ مدظلہم کے اخلاص کے سبب اس تحریر کو خداوند قدوس کے پرستار نہایت غور سے پڑھیں گے اور بہت سارے تشنگانِ تحقیق اس چشمہ آبِ زلال سے سیراب ہوں گے، حضرت جل وعلا کی بارگاہ میں مخلصانہ استدعا ہے کہ ہمیں اس سے مستفید ہونے کی توفیق بخشے، اور حضرت استاذ کا سایۂ حیات تا دیر ہم پر قائم رکھے کہ قوم وملت کو ان کی توجہ ورہنمائی کی بہت ضرورت ہے۔

(ان ذلك علی اللہ یسیر ، ربنا تقبل منا انك انت السمیع العلیم)

راقم

احقر ابو الطیب محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی

۱۵ شعبان ۱۳۴۹ھ گوندلانوالہ

ضلع گوجرانوالہ پنجاب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برقِ اسلام

از: مولانا شرف الدین دہلوی رحمہ اللہ

سرسید احمد بانی علی گڑھ یونیورسٹی نے یورپ کی سیاست، تمدن، معاشرت اور مزعومہ علمی ترقیوں سے مرعوب ہوکر جو تحریک مسلمانوں کو ''یورپیانے'' کی شروع کی تھی اس کا اثر غیر منقسم ہندوستان کے مسلمانوں پر مفید ہوا یا غیر مفید وہ تو خیر الگ بات ہے لیکن اس کے مضر پہلوؤں سے ایک بڑا مضر پہلو یہ ہے کہ اس نے اسلام کے اجماعی اور بنیادی عقائد کا انکار کر کے دو ایسے مستقل فتنوں کا دروازہ کھول دیا جو دن بدن خطرناک صورت اختیار کر رہے ہیں۔ یعنی مرزائیت اور چکڑالویت (یا فتنہ انکار حدیث)

نبوت وہبی ہے:

مثلاً اسلام کا اجماعی اور بنیادی عقیدہ ہے کہ نبوت ایک موہبت الٰہی ہے۔ کسب واکتساب سے اس نعمت کو کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس کے خلاف سرسید نے نبوت کو ''اکتسابی'' قرار دیا۔ چنانچہ یہی جرثومہ پروان چڑھ کر مرزائیت کی شکل میں نمودار ہوا اور جب سے اب تک یہ فتنہ عالم اسلام کے لیے ایک مصیبت بن رہا ہے۔

حیات ونزول مسیح علیہ السلام:

سرسید نے مرزائیت کو تبلیغ کے لیے ایک سیڑھی بھی دے دی اور وہ تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آمد مہدی کا مسئلہ، اہل سنت وحدیث کے اس بنیادی اور اجماعی عقیدہ کے علی الرغم کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات میں اور قرب قیامت ان کا نزول ہوگا۔ حضرت مہدی کے تشریف لانے وغیرہ کا سرسید نے انکار کیا۔ مرزائیت نے اپنے کفر کی اشاعت کے لیے ان مسائل کو بطور زینے کے استعمال کیا۔

حدیث کا انکار:

اسلام کے بنیادی اور اجماعی عقائد میں سے یہ عقیدہ بھی ہے کہ قرآن اور حدیث توأم ہیں۔ اول الذکر پر عمل کی صورت ثانی الذکر پر ہے۔ حامل قرآن کے اقوال وافعال وسیرت کے بغیر قرآن پر عمل مشکل ہے۔

صحیح احادیث کی موجودگی اور ان کا علم قرآن فہمی کے لیے ضروری اور لابدی ہے۔ سرسید اور اس کی پارٹی (چراغ علی وغیرہ) نے شاید بعض غلط روایات کی تنقید کے جوش میں علم حدیث کے متعلق بعض ایسی تحریریں شائع کیں۔ جس سے مولوی عبداللہ چکڑالوی کی قیادت میں فتنہ انکار حدیث پیدا ہوا جو پاکستان کے مستقل ہونے کے بعد مذہب واخلاق میں انارکی کی حد تک پہنچ گیا ہے (جیسا کہ حدیث کے انکار کا لازمی نتیجہ ہونا چاہیے)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چکڑالوی فرقہ کی ابتدا:

مولوی عبداللہ جو چکڑالہ ضلع میانوالی پنجاب کا رہنے والا تھا اور لنگڑا ہونے کے باعث لکڑی کے ایک تخت پوش (اریکہ) پر ٹیک لگائے ہوئے علم حدیث کے متعلق بکواس کرتا رہتا تھا۔ سرسید کی طرح علوم دینیہ وعربیہ سے تو زیادہ واقف تھا ہی نہیں، لیکن فکر کے اعتبار سے بھی مفلس ہی تھا اس کو بھی اپنی گمراہی پھیلانے کے لیے البتہ ایک اچھا عنوان ضرور مل گیا (یعنی یہ کہ قرآن کامل کتاب ہے) جو ذہین ملحدین اور اس جیسے تیسرے درجے کے لوگوں کے لیے کافی جاذب ہوا۔ اسلام کے لیے یہ فتنے کچھ نئے نہ تھے۔ خیر القرون کے آخری عہد سے ہی فتنوں کا سلسلہ شروع رہا کیا اور علمائے اسلام ہر زمانہ میں اس گمراہی سے مسلمانوں کو بچانے میں مصروف مساعی رہے اور ہمیشہ ہی کامیاب دفاع کیا۔ چنانچہ جہمیہ اور معتزلہ کا مقابلہ علمائے حدیث وسنت نے اس زور سے کیا کہ بحیثیت فرقہ سے وہ صفحہ ہستی سے محو ہو گئے اور اب تاریخی وجود ہی ان کا کہا جا سکتا ہے۔

متحدہ ہندوستان کے علمائے اسلام نے محسوس کیا کہ یہ دونوں فتنے مسلمانوں کے لیے تباہ کن ہیں، اس لیے ابتدائے پیدائش ہی سے، ان کی سرکوبی کرنی شروع کر دی تھی۔ چنانچہ جماعت اہل حدیث کے اکابر علما نے بڑے شد ومد سے ان گمراہیوں کے دور کرنے میں نمایاں حصہ لیا۔

سرخیل علمائے اہل حدیث مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی نور اللہ مرقدہ، کا ماہوار رسالہ اشاعت السنہ تو ان لوگوں کی تردید کے لیے وقف تھا جس میں مرزائیت، نیچریت، چکڑالویت کے علمبرداروں کے ہمہ قسم کے وساوس ووسائس کو ایک ایک کر کے بے نقاب کیا گیا ہے اور حال ہی میں حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب مرحوم امرتسری کا ہفتہ وار اہل حدیث اخبار اور ان کی تصانیف اور ان کے علاوہ دوسرے بزرگوں کی مساعی اس سلسلہ میں کس سے مخفی ہیں؟

جہاں تک میرا خیال ہے معتزلہ کی طرح سرسید کا فتنہ بھی ایک علمی فتنہ تھا۔ ان کے دماغوں پر عقل کا غلبہ تھا۔ یعنی وہ لوگ ''نیچر'' کی آڑ میں معجزات، حشر ونشر، برزخ وغیرہ مسائل میں نہ صرف بعض احادیث کا انکار کر جاتے تھے بلکہ قرآن حکیم کی ان آیات میں مرمت کرنے سے بھی نہ چوکتے تھے جو ان کو اپنی مزعومہ ''نیچر'' کے خلاف نظر آتی تھیں جس کی بنا پر ہی علمائے حق اس فتنے کو ''نیچریت'' سے تعبیر کرتے تھے۔

فتنہ الحاد ولادینی:

یہ سب کچھ تھا لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کا مقصد شریعت الٰہی اور احکام رسالت پناہی سے گلوخلاصی کرانا نہیں تھا۔ بخلاف اس کے عبداللہ چکڑالوی اور اس کے بعد منکرین حدیث کی جو ایک کھیپ تیار ہوئی (احمد دین امرتسری، پروفیسر اسلم جے راج پوری، عنایت اللہ مشرقی، غلام احمد پرویز بٹالوی، برق لاہوری وغیرہ) یہ لوگ صرف فساد مزاج کے مریض نہیں ہیں بلکہ جہل مرکب اور عناد وجحود کے مرتکب بھی ہیں۔ ان کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غرض قرآن حکیم کو جذبات نفس اور اپنی ہواء و ہوس کے تابع کر کے مذہب کی گرفت ڈھیلی کرنا ہے اور ظاہر ہے کہ حدیث و سنت ہی اس سلسلے میں ان کے لیے رکاوٹ ہو سکتی ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ، ارشادات عالیہ اور اعمال حسنہ سے ہی عقائد و نظریات میں رسوخ، عمل میں پختگی، عبادات میں نظم، اخلاق میں ضابطہ، معاشرت میں حسن اسلوب، سیاست میں عدل وجود پاتے ہیں۔ یہ ''کانٹا'' راستے سے ہٹ جائے تو قرآن ہر سانچے میں ڈھل سکتا ہے۔ ﴿قاتلهم الله انى يؤفكون﴾

جب صورت حال یہ ہو یعنی سلب ہی سلب ہو اور تخریب ہی تخریب، تو مثبت دلیل کی کیا ضرورت تھی چنانچہ منفی ہی پہلو اس کے لیے اختیار کیا۔ یعنی حدیث و سنت میں، اسی طرح مین میکھ نکالی گئیں اور شبہات وارد کیے گئے جس طرح متعصب عیسائی مشنریوں اور دیانند سرسوتی وغیرہ آریوں نے قرآن حکیم پر وارد کیے تھے کہ مقصد دونوں جگہ تخریب ہے تعمیر نہیں۔ اس قسم کے منفی شبہات اور اعتراضات کا ایک پلندا کئی سال ہوئے ''علم حدیث'' کے عنوان سے رسالہ ''طلوع اسلام'' دہلی میں پروفیسر اسلم جے راجپوری نے شائع کرایا تھا۔

''پرویز پارٹی'' کی حقیقت:

بٹالہ متصل قادیان ضلع گورداسپور کا ایک شخص جس کا نام بھی غلام احمد (پرویز) ہی ہے۔ متحدہ ہندوستان میں وائسرائے گل لاج میں کلرک تھے کچھ اردو لکھنے پڑھنے کی عادت تھی۔ علوم دینیہ و عربیہ سے ناواقف تھے۔ پروفیسر اسلم موصوف کے ہتھے چڑھ گئے اور اپنی کم علمی کی وجہ سے ان کی گمراہی کا شکار ہو گئے جیسا کہ ایسے خام علموں کا حال ہوتا ہے۔ ماہوار رسالہ طلوع اسلام کے نام سے نکال لیا اور چھوٹتے ہی علمائے اسلام اور حدیث پر حملے شروع کر دیے۔ قبل تقسیم ان کے پاس علماء کو بدنام کرنے کا ''کافی مسالہ'' تھا لیکن کراچی آنے کے بعد سوائے حدیث و سنت اور اس کے حاملین کے خلاف ہرزہ سرائی اور زہر چکانی کے اس کے پاس کوئی کام نہیں ہے بلکہ حدیث کے انکار کے ساتھ قرآن حکیم اور اس کی تعلیمات میں شک پیدا کرنے والے مضامین بھی اب شائع ہونے لگے ہیں اور:

آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا

ہر فرعونے را موسیٰ:

عجیب اتفاق ہوا۔ اُدھر ''طلوع اسلام'' نے الحاد بے دینی کی اشاعت و ترویج کے دوسرے دور میں قدم رکھا اور ادھر حق تعالیٰ کی توفیق و یاوری سے ہفتہ وار اخبار ''الاعتصام'' گوجرانوالہ کا اجراء عمل میں آ گیا۔ ''الاعتصام'' جن مقاصد کے لیے جاری کیا گیا تھا، ان میں ایک بڑا مقصد اس فتنہ کی روک تھام بھی تھا۔ چنانچہ بڑے بڑے علمی مقالے اس سلسلے میں شائع کیے گئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت العلام مولانا حافظ محمد صاحب مدظلہ العالیٰ کا مقالہ ''حدیث کا دینی موقف'' اور شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب خطیب گوجرانوالہ کے وہ پرزور مضامین جن سے ''طلوع علامہ'' تمنا عمادی کے ''علم و تحقیق'' کے زعم کی خوب قلعی کھل گئی۔ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

پروفیسر اسلم صاحب کا محولہ بالا مقالہ جب شائع ہوا تھا تو ان دنوں متعدد مقالے اس کی تردید میں لکھے گئے تھے جو بعض دینی ماہ ناموں بلکہ کتابی شکل میں شائع بھی ہو چکے ہیں اور ایک محققانہ مقالہ شیخنا العلامۃ المحقق محدث کبیر مولانا محمد شرف الدین صاحب محدث دہلوی متع اللہ المسلمین بطول حیاتہ نے بھی انہی دنوں تحریر فرمایا تھا جو بلاشبہ مدلل، مفصل، محقق تھا اور اس قسم کی اسلم صاحب کے جواب میں کوئی تحریر نہیں لکھی گئی کیونکہ اس میں ہر نوع کے مغالطات کا پردہ چاک کیا گیا تھا۔ افسوس اب تک وہ شائع نہیں ہو سکی تھی۔

''طلوع اسلام'' نے کراچی آ کر یہ دجل کیا کہ وہی مردودہ مقالہ دوبارہ اس طرح چھاپا۔ گویا وہ کوئی نئی دریافت ہے تاہم اس کی اشاعت پر ادارہ ''الاعتصام'' کو اس کے جواب کی طرف توجہ ہوئی۔ تو بجائے کوئی نیا جواب لکھنے کے خیال کیا گیا کہ علامہ محقق مولانا محمد شرف الدین صاحب کے اس محققانہ مقالہ کو شائع کر دیا جائے جواب تک زیور طبع سے آراستہ نہیں ہو سکا ہے۔ چنانچہ ''الاعتصام'' کی متعدد اشاعتوں میں وہ طبع ہوتا رہا لیکن پرچہ ہفتہ وار ہونے کی وجہ سے افسوس وہ اس کی اشاعت جاری نہ رکھ سکا۔

مستقل اشاعت کی صورت:

الاعتصام میں اس کی اشاعت رک جانے کے ''شر'' میں ''خیر'' کا پہلو اللہ تعالیٰ نے یوں پیدا فرمایا کہ میرے دوست مولانا علی محمد صاحب سعیدی صدروی نے اسے کتابی صورت میں شائع کرنے کی ٹھان لی۔

مولانا علی محمد صاحب مقالہ حضرت مولانا محمد شرف الدین صاحب محدث دہلوی کے ارشد تلانذہ سے ہیں اور ایک عرصہ سے نہ صرف تدریس تبلیغ بلکہ تصنیف میں بھی مشغول ہیں اور وہ مستحق مبارک باد ہیں کہ ایسی علمی کتاب سے انھوں نے اصحاب ذوق کو روشناس کرایا اور اپنے استاد محترم کے فیوض کی اشاعت کی سعادت حاصل کی۔ یہی وہ بلند پایہ مقالہ ہے جو آئندہ صفحات کی زینت ہے۔

استاذنا و شیخنا حضرت مولانا ابوسعید محمد شرف الدین صاحب محدث دہلوی دامت شموس فیوضہ بازغۃ کی ہستی تعارف سے بالا ہے۔ آپ حضرت شیخ الکل فی الکل استاذ العرب والعجم مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی کے فیض یافتہ ہیں۔ نہ صرف علوم کتاب و سنت میں گہری بصیرت حاصل ہے بلکہ سارے علوم اسلامی پر بھی وسیع نظر رکھتے ہیں۔ پچاس سال سے مسند تدریس کو زینت بخشی ہوئی ہے۔ آپ کے سینکڑوں تلانذہ برصغیر ہند و پاکستان میں پھیلے ہوئے ہیں اور مختلف شعبوں میں اسلام کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعا ہے حق تعالیٰ اس کتاب کو گم گشتگان بادیہ انکار و الحاد کے لیے ہادی بنائے اور ''سعداء'' کے ان فیوض سے سعید روحیں مستفید ہوں۔

((ویرحم اللہ عبدا قال امینا .))

(فقیر: ابو الطیب محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی)

(خادم طلباء دار العلوم تقویۃ الاسلام۔ لاہور)

۱۰ ربیع الاول ۱۳۷۲ھ

تحفۃ الموحدین

از: شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ

ترجمہ: حافظ محمد رحیم بخش دہلوی رحمہ اللہ

حجۃ الاسلام حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ کا توحید کے مسئلہ پر ایک مختصر لیکن جامع اور مفید رسالہ تحفۃ الموحدین نصف صدی کے قریب کا عرصہ ہوا، افضل المطابع دہلی سے شائع ہوا تھا۔ رسالہ فارسی میں ہے۔ اس کا ترجمہ حضرت شاہ صاحب موصوف کے ایک سوانح نگار مولانا حافظ محمد رحیم بخش صاحب دہلوی نے کیا۔

یہ رسالہ مدت سے نایاب تھا۔ اس کی افادی حیثیت کے پیش نظر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ''ادارۂ اشاعۃ السنۃ'' نے اسے دوبارہ شائع کر دیا ہے۔ (اس کے بعد اس کی متعدد طباعتیں المکتبۃ السلفیۃ کے نام سے ہوئیں)

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اس سے نفع پہنچائے۔

((وھو ولی التوفیق وعلیہ التکلان .))

(ناظم: اشاعۃ السنۃ شیش محل روڈ لاہور)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فتویٰ شاہ عبدالعزیز دہلوی

حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمہ اللہ کا جو فتویٰ آئندہ صفحات کی زینت ہے وہ اس مجموعہ سے لیا گیا ہے جس میں جناب مرزا کریم اللہ بیگ مرحوم نے حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کے خاندان کے فتاویٰ جمع کیے تھے۔

سب سے پہلے ۱۲۵۶ھ میں علمائے کلکتہ نے یہ فتویٰ شائع کیا تھا، اس کے بعد متعدد بار طبع ہوا۔

اب ایک عرصہ سے نایاب ہے، اس وجہ سے اس کے طبع و اشاعت کی سعادت حاصل کی جارہی ہے جس مطبوعہ نسخے سے ہم اسے طبع کور ہے ہیں۔ یہ ۱۲۹۸ھ میں مولانا محمد غلام کبریا خاں مرحوم کے اہتمام سے طبع شدہ ہے۔ اس میں طباعت کی غلطیاں کافی ہیں۔ تاہم بحد امکان اس کی تصحیح کردی گئی ہے۔

شروع میں شاہ عبدالرحیم رحمہ اللہ کا مسلک بھی منسلک ہے اور دونوں تحریروں کا اردو ترجمہ ساتھ ہی دے دیا گیا ہے۔ تاکہ مفید تر ہو جائے۔ واللہ الموفق والمعین!

عاجز

حنیف بھوجیانی ناظم مکتبہ سلفیہ لاہور

(۱۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۴ھ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیاتِ ولی

مولف: مولانا رحیم بخش دہلوی رحمہ اللہ

حضرت مولانا شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ کی بابرکت ہستی اگرچہ اب ایسی غیر معروف نہیں رہی لیکن آپ کے تفصیلی حالات سے عموماً وہ واقفیت نہیں جس کی ضرورت ہے۔ آج سے قریباً نصف صدی قبل اس کی اہمیت کو محسوس کر کے مولانا حافظ محمد رحیم بخش دہلوی مرحوم نے نہ صرف حضرت شاہ صاحب کے بلکہ آپ کے آباؤ اجداد، اساتذۂ حرمین واولاد امجاد تک کے مفصل تذکرے ''حیات ولی'' کے نام سے لکھے تھے۔ جہاں تک اندازہ ہے، حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ پر یہ کتاب اپنے موضوع کے لحاظ سے ایک مبسوط کتاب ہے اور استناد میں بھی اس کا اچھا خاصہ مرتبہ ہے، کیونکہ مصنف کی بعض ایسے ماخذوں پر نظر ہے جن کا اس وقت حاصل ہونا مشکل ہے۔

شاہ صاحب کے آباؤ اجداد اور اساتذۂ حرمین کے جو حالات اس کتاب میں ان کا ماخذ زیادہ تر شاہ صاحب کی تصنیف مجموعہ انفاس العارفین ہے۔ جس سے فارسی میں ہونے کی وجہ سے اردو دان طبقہ مستفید نہیں ہوسکتا تھا۔ مصنف نے ان کو اردو کے قالب میں ڈھال دیا ہے۔ اساتذۂ حرمین کے حالات کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ حضرت شاہ صاحب پر ان کا کتنا اثر ہے۔ کتاب کے حواشی میں مصنف نے بعض بہت ہی قیمتی معلومات مہیا کی ہیں۔

طویل عرصے سے یہ کتاب نایاب تھی۔ اصحابِ ذوق وتحقیق کے پاسِ خاطر المکتبۃ السلفیۃ اسے دوبارہ شائع کر رہا ہے۔ وباللہ التوفیق!

یہاں اس امر کا ذکر ضروری ہے کہ حضرت شاہ صاحب کی تالیفات کے سلسلے میں مصنف مرحوم کی ترتیب زیر نظر اشاعت میں بدل دی گئی ہے۔ مصنف نے تالیفات کو فن وار مرتب نہیں کیا تھا، اب سہولت کے لیے فن وار مرتب کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح مصنف رحمہ اللہ نے بعض تصانیف کے نام غلط تحریر فرمائے تھے۔ (مثلاً فوز الکبیر شرح فتح الکبیر ص ۲۹۸ طبع سابق) ان کی تصحیح کر دی گئی ہے۔ امید ہے اس جزوی ترمیم کو اصحاب نظر پسند فرمائیں گے۔

مولانا حافظ محمد رحیم بخش مرحوم بڑے صاحب علم بزرگ تھے۔ ان کی تصنیف اعظم التفاسیر سے (جس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بعض حصص ہماری نظر سے گزرے ہیں) ان کے تجرّ علمی کا اندازہ ہوتا ہے۔ افسوس ہے کہ مولانا کے حالات زندگی دستیاب نہیں ہو سکے۔ البتہ ڈپٹی نذیر احمد مرحوم کی مشہور کتاب الحقوق و الفرائض کے طبع اوّل کے دیباچے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مولانا مرحوم بھی اس کتاب کی تصنیف میں ڈپٹی صاحب رحمہ اللہ کے شریک کار تھے۔ آپ کی ایک تحریر دہ اردو ترجمہ بھی ہے جو شاہ ولی اللہ ہی کے رسالہ تحفۃ الموحدین کا آپ نے کیا ہے۔ ''حیات ولی'' کے علاوہ شاہ عبدالعزیز دہلوی کے حالات پر ''حیات عزیزیہ'' بھی آپ نے تحریر فرمائے تھے۔ وہ کتاب بھی ہماری نظر سے نہیں گزری۔ اندازہ ہے کہ بڑی جامع تصنیف ہوگی۔

اس قسم کی کتابیں پیش کرنے کے بارے میں المکتبہ السلفیۃ لاہور کے بڑے بلند ارادے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق اور قارئین کرام کا تعاون شامل حال رہے، تو جلد ہی مکتبہ عمدہ اور ٹھوس چیزیں پیش کر سکے گا۔

دعا ہے، حق تعالیٰ اس کتاب کو ہم سب کے لیے عقبیٰ و دنیا میں مفید بنائے۔ آمین

((وماذلك على الله بعزيز وصلى الله على سيدنا محمد وسلم.))

(ناظم: المكتبة السلفيه۔ ۱۹ رجب المرجب ۱۳۷۴ھ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصول تفسیر

از: امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ

ترجمہ: عبدالرزاق ملیح آبادی رحمہ اللہ

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰی .))

ساتویں صدی ہجری کے نامور مجدد اسلام شیخ الاسلام امام ''احمد بن عبدالحلیم ابن تیمیہ'' (المتوفی ۷۲۸ھ) قدس اللہ روحہ ونور ضریحہ کے تجدیدی کارناموں میں سب سے اہم کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے علمی اور اصلاحی حلقوں کی توجہ قرآن حکیم اور حدیثِ پاک کے مطالعہ کی طرف براہِ راست موڑ دی۔ آپ کا یہ ایسا امتیازی وصف ہے جو اُن پانچ سات صدیوں میں بہت ہی کم کسی کے حصہ میں آیا ہو گا۔

جہاں تک اندازہ ہو سکا ہے آپ نے اس کے لیے تین طریقے اختیار فرمائے:

ایک یہ کہ اپنے عہد کے جملہ مسائل، (کلامی ہوں یا فقہی، معاشرتی ہوں یا اقتصادی و سیاسی) پر جو مباحث لکھے، اُس میں آیات قرآنی اور احادیثِ نبوی کو اس کثرت سے مدار استدلال بنایا ہے کہ دوسرے مروجہ طریق ہائے استدلال سب ہیچ ہو گئے اور شاید پہلی دفعہ یہ حقیقت نکھر کر سامنے آئی کہ سب ہی شعبہ ہائے زندگی میں قرآن و حدیث کی راہنمائی موجود ہے۔ دوسرا یہ کہ قرآن حکیم کے فہم میں جہاں جہاں متکلمین، فقہاء اور بدعتی فرقوں نے ٹھوکریں کھائیں، ان مقامات کی خود تفسیر فرمائی، جس میں سب علمی و عقلی مغالطوں کے پردے چاک کر دیے۔ یہ تفسیری حصے آپ کی تصانیف میں بعض مباحث کے ضمن میں بھی آ گئے ہیں جو نہایت اہم ہیں، لیکن بعض حصوں کو الگ بھی تحریر فرمایا ہے مثلاً تفسیر سورۂ اخلاص وغیرہ۔ تیسرا یہ کہ سلف کے طریقِ تفسیر کی وضاحت فرمائی۔ مخالفِ سلف صالحین تفسیروں کے منشا ہائے غلط امور کی نشان دہی ایسے انداز سے کی ہے کہ جس سے صحیح و غلط تفسیر میں امتیاز واضح ہو جاتا ہے۔ اس بحث کو بھی اپنی تحریروں میں خوب خوب پھیلایا ہے۔ مستقل طور سے زیرِ نظر رسالہ ''مقدمہ اصولِ تفسیر'' اسی سلسلہ کی ایک اہم کڑی ہے۔

بدعتی فرقوں کو ...... پرانے طرز کے اہلِ بدعت ہوں یا ''نئی روشنی'' کے بدعتی ...... قرآنِ حکیم کو اپنے حسبِ منشاء استعمال کرنے میں سب سے زیادہ جو دقت پیش آتی ہے وہ حدیث شریف کا وجود ہے۔ اس لیے ان کے پرانے اور نئے ''محقق'' ہمیشہ حدیثِ پاک ہی میں شک پیدا کرنے پر زورِ قلم صرف کرتے رہے اور نت نئے طریقے حدیثِ پاک پر حملے کے پیدا کرتے اور پھیلاتے رہے۔ حضرت امام رحمہ اللہ نے اپنے اس مختصر، لیکن بے نظیر رسالے میں اس موضوع پر بہت عمدہ اور مدلل بحث فرمائی ہے اور صحیح حدیث میں شک پیدا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے والے باریک سے باریک شبہات کو کریدا اور نہایت کامیاب طریقہ پر ان کا حل کیا ہے۔ اس کے علاوہ بھی ہر طبقہ کے اصحابِ تفسیر کو اصولِ تفسیر میں جو الجھنیں پیش آتی رہی ہیں، ان کو نہایت عمدگی سے سلجھا دیا ہے۔

اس رسالے کے مختلف اجزاء متفرق طور پر کتابوں میں ملتے تھے [1] لیکن مستقل تالیف کا پتہ نہ چلتا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے دمشق کے ایک حنبلی عالم استاد محمد جمیل کو ۱۲۷۱ھ کا لکھا ہوا ایک مخطوطہ ملا جسے انھوں نے ۱۳۵۵ھ میں شائع کر دیا۔

آئندہ صفحات میں جو ترجمہ ہے وہ اسی مطبوعہ رسالے کا ہے، ترجمہ کے لیے مولانا عبدالرزاق رحمہ اللہ ملیح آبادی کا نامِ نامی کافی ضمانت ہے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے حضرت امام رحمہ اللہ کی تصانیف کے تراجم کا جو سلیقہ عطا فرمایا تھا، وہ انھی کا حصہ تھا اور پھر خوبی یہ کہ آپ کے تراجم کو برصغیر میں حسنِ قبول حاصل ہے۔

احقر نے اس پر مزید یہ کام کیا ہے کہ:

۱۔ آیاتِ قرآنی کے اعراب لگائے، ان کے تراجم لکھے اور حوالے درج کیے۔

۲۔ احادیث کے بھی حوالے لکھے۔

۳۔ حضرت امام رحمہ اللہ نے اس رسالے کے بعض مباحث میں اختصار سے کام لیا ہے جب کہ اپنی دوسری تصانیف میں اس کی تفصیل فرما دی ہے۔ از بس کہ بعض اجمال غلط فہمیوں کے پیدا ہونے کا سبب ہو سکتے ہیں اس لیے اور بعض دیگر وجوہ سے احقر نے ضروری مقامات پر حاشیہ میں تفصیل درج کر دی ہے۔

۴۔ تابعین، تبع تابعین، ائمہ، فقہاء، محدثین، متکلمین اور معتزلہ وغیرہ فرقوں کے جہاں نام آئے ہیں، ان کا بہت ہی مختصر سا تعارف حاشیہ پر کرا دیا گیا ہے۔ تاکہ اردو دان طبقہ کے لیے مفید ہو سکے۔

۵۔ اس ضمن میں بعض استطرادی فوائد بھی زبانِ قلم پر آ گئے ہیں جو موقعہ کی مناسبت سے فائدہ سے خالی نہیں ہیں۔ امید ہے اصحابِ ذوق انھیں پسند فرمائیں گے۔

۶۔ سہولت کے لیے ہر بحث پر عنوان قائم کر دیا گیا ہے۔

قارئین کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ اگر کسی جگہ کوئی غلطی معلوم ہو تو اس سے مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ طبع میں اس سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔

دعا ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ قرآن وحدیث کے صحیح فہم اور ان پر عمل کی توفیق ارزانی فرمائے۔ وعلیہ التکلان

خادم العلم والعلماء احقر

ابو الطیب محمد عطاء اللہ حنیف اثری بھوجیانی عفا اللہ عنہ

۲۷ رجب ۱۳۷۴ھ

[1] مثلاً تفسیر ابن کثیر: ص ۸۳، الاتقان: ص ۷۶-۷۸ و ۱۸۹، ج ۲ اور توجیہ النظر از طاہر جزائری: ص ۱۳۳-۱۳۵، ۱۳۶۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برزخ اور عذاب قبر

از: مولانا محمد سورتی رحمہ اللہ

قرآن حکیم اور حدیث پاک سے صریحاً ثابت اور امت محمدیہ ﷺ کے مسلمہ جن مسائل کو حدیث وسنت کا انکار کرنے والے ''شرذمہ قبیلہ'' نے اپنے ''ریسرچ ورک'' کی آماج گاہ بنایا ہے، ان میں ایک ''مظلوم مسئلہ'' عالم برزخ بھی ہے۔

مسلمانوں کی نماز کا انکار، قربانی کا انکار و دیگر بہت سے ''انکاروں'' کے ساتھ عقیدہ اہل حدیث وسنت کے عالم برزخ کا بھی انکار۔ اعاذبالله منه!

اس فتنہ کے دورِ ثانی کے ''علامہ'' حافظ اسلم جے راج پوری پروفیسر جامعہ ملیہ دہلی کے شوقِ تحقیق نے گدگدی لی اور جناب نے اس موضوع پر رسالہ جامعہ بابت جنوری ۱۹۳۴ء میں ایک عدد مضمون شائع کرادیا جس میں اپنی بات کی پچ میں قرآن مجید کی معنوی تحریف تک کر ڈالی گئی۔

مسئلہ بڑا اہم ہے۔ عالم برزخ پر ایمان ''ایمان بالآخرۃ'' کی ایک کڑی ہے...... اس نقطۂ خیال سے بمصداق ''لکل فرعون موسیٰ'' جامعہ ملیہ ہی کے ایک استاذ جماعت اہل حدیث کے ایک ممتاز اور جید عالم حضرت مولانا ابوعبداللہ محمد سورتی رحمہ اللہ نے...... جو حافظ اسلم کے ہمراہ کام کرنے کی وجہ سے ان کی قابلیت اور ان کے نظریات سے اچھی طرح واقف تھے۔ اس مضمون پر ایک تنقیدی اور جوابی مقالہ تحریر فرمایا جو مجلہ معارف اعظم گڑھ بابت جون ۱۹۳۴ء میں شائع ہوا۔

یہی وہ گراں قدر مقالہ جو معارف کے محولہ بالا پرچے سے من وعن اخذ کر کے آئندہ صفحات کی زینت بنایا جا رہا ہے۔ یہ رسوائے عالم فتنہ اب نئے نئے قالبوں میں نمودار ہو رہا ہے۔ ضرورت سمجھی گئی کہ اسے کتابی شکل میں شائع کر کے اس کی افادیت کو عام کر دیا جائے۔

مولانا سورتی رحمہ اللہ کتاب وسنت کے بلیغ النظر عالم تھے، علم ادب عربی میں دنیائے اسلام میں جو اساطین ادب ہیں، ان میں آپ کا شمار ہوتا تھا، تحقیقِ علوم میں بھی آپ کا پایہ بڑا بلند تھا۔ عقیدہ وعمل میں اہل حدیث عمل بالسنہ میں مستقل مزاج اور باہمی تعلقات میں روادار تھے، اخلاق ومروت میں بھی آپ کا کردار

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لی تھا۔

زیرِ نظر مقالہ سے آپ کی علوم میں جامعیت، استدلال میں پختگی، گرفت میں قوت، نقد و جرح میں نانت و سنجیدگی کا قارئین خود اندازہ فرما سکتے ہیں۔

دعا ہے کہ حق تعالیٰ مولانا مرحوم کے مرقد کو بقعہ نور بنائے۔ حافظ اسلم صاحب کو راہ راست پر لائے اور پنے بندوں کو اس کتاب سے نفع پہنچائے اور ناشرین کو اس کے اجر سے محروم نہ فرمائے۔

((ویرحم الله عبداً قال آمینا! وصلی الله علی نبینا واصحابه وسلم.))

منسوب به

عبدالرحمٰن کیلانی

۱۹۵۵ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسالہ نجاتیہ

از: مولانا فاخر زائر الہ آبادی رحمہ اللہ

ترجمہ: حافظ محمد اسحاق رحمہ اللہ

((الحمد لله رب العالمين وصلوات الله وسلامه على سيدنا محمد خاتم المرسلين واله واصحابه وتابعيهم الى يوم الدين .))

گزشتہ صدی میں یورپ کے جابرانہ سیاسی انتظام کے ساتھ ہمارے ملک میں جو نظام تعلیم اور طریق فکر و دعایت در آمد ہوا، اس کا سب سے زیادہ نقصان یہ پہنچا کہ اس انتظام و نظام سے منسلک طبقے کے عقائد نہ صرف یہ کہ متزلزل ہی ہوئے بلکہ عقیدہ کی کوئی قدر و قیمت اور اہمیت ان لوگوں کے نزدیک باقی نہ رہی جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ اخلاق کی قدریں بدلیں، عمل میں کمزوری آئی، مادیات قبلۂ مقصود ہو گئیں اور قلب و روح پچھلی صف میں چلے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

حالانکہ مسلمان کا اولین مقصد حیات حق تعالیٰ سے تعلق کی استواری اور اخروی فلاح و نجات کے لیے اپنی ساری مساعی کو وقف کر دینا ہے اور یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے صفات، قرآن حکیم، رسول اللہ ﷺ، صحابہ، برزخ، امور آخرت، بہشت و دوزخ وغیرہ کے ساتھ اس طریق پر ایمان پختہ اور عقیدۂ راسخہ نہ ہو، جو طریقہ قرآن و حدیث نے بتایا ہے اور جس شاہراہ پر صحابہ کرام اور محدثین عظام گامزن رہے۔ رضی اللہ عنہم!

☆......☆......☆

الحمد للہ! کہ اس ریلے کے آنے کے وقت ہی علمائے کرام نے بجا طور پر اس فتنے سے پیدا ہونے والے اثرات کو بھانپ لیا تھا اور انھوں نے اس کی روک تھام کے لیے سب ہی ممکن طریقے اختیار کیے۔ تعلیم و تدریس کے بڑے اور چھوٹے مدارس کا وسیع اور مضبوط سلسلہ قائم کیا ملک کے دور دراز مقامات پر مبلغ پھیلا دیے۔ اسلام پر ہونے والے ہر بیرونی اور اندرونی حملے کا دفاع کیا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ تحریر و تصنیف کے ذریعہ اسلامی لٹریچر کا بہت بڑا ذخیرہ فراہم کر دیا۔ ہمارے ان اسلاف عظام کی مساعی حسنہ کے یہ ثمرات ہیں جن سے آج ہند و پاک کے مسلمان متمتع ہو رہے ہیں۔ فجزاھم اللہ عنا احسن الجزاء

☆......☆......☆

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس فتنہ کے شباب کے وقت جن بزرگوں نے تصنیفی طور پر شاید سب سے زیادہ تبلیغی خدمات سرانجام دیں، ان میں پہلے نمبر پر حضرت والا جاہ نواب سید محمد صدیق حسن خان قدس اللہ روحہ ونور ضریحہ کا نام نامی تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہے گا۔ آپ کی ولادت ۱۲۴۸ھ میں ہوئی۔ یعنی مولانا محمد اسماعیل شہید رحمہ اللہ کی شہادت سے دو سال بعد اور وفات ۱۳۰۷ھ (۱۸۹۰ء)

آپ نے تفسیر، حدیث، فقہ حدیث، فقہ، تصوف، کلام، لغت، بدیع و معانی تراجم وغیرہ علوم وفنون میں چار سو سے زائد کتابیں تصنیف فرمائیں، ان میں بعض کتب بڑی بڑی ضخیم ہیں، پھر آپ نے عربی، فارسی، اردو نظم، نثر سب میں لکھا ہے اور حق یہ ہے کہ خوب لکھا ہے، آپ کی تصنیف وتالیف کا کثیر حصہ توحید وسنت کی تبلیغ اور شرک وبدعت والحاد کی تردید پر مشتمل ہے۔ آپ کی ذات ایک مستقل تحریک دعوت واصلاح تھی اور زندگی کے سب ہی شعبوں پر حاوی، عقائد، عبادات، معاملات، سیاسیات، معاشیات، معاشرت، تصوف و اخلاق، قانون، تاریخ، فلسفہ تاریخ، ادب، تاریخ ادب وغیرہ حیات انسانی (انفرادی واجتماعی) کے قریباً ہر گوشہ پر حضرت نواب صاحب رحمہ اللہ کی ایک یا ایک سے زائد کتب موجود ہیں اور اصل بات یہ ہے کہ چونکہ ہمارا انیسویں صدی کا دین وثقافت مغرب زدگی سے ہر حیثیت سے بری طرح مجروح ہو رہا تھا۔ اس ضرورت کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنی سنت قدیمہ کے مطابق حضرت نواب صاحب پر نظر عنایت فرمائی اور آپ کو اصلاح وتجدید کے اس کام کے لیے منتخب فرمایا کہ علمی اور ذہنی انقلاب کے لیے اس قدر عظیم ذخیرہ تیار کر دیں، آپ کا طرز تحریر عموماً دعوتی انداز کا ہے، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک دردمند دل جذبۂ تبلیغ واصلاح سے سرشار کبھی سوز، کبھی ساز سے لکھتا چلا جا رہا ہے اور کون کہہ سکتا ہے کہ مذکورہ بالا موضوعوں پر جس قدر تصانیف چودھویں صدی ہجری میں لکھی گئی ہیں، ان پر حضرت نواب صاحب کی یہ تجدیدی کوششیں اہم مؤثر عامل نہیں ہیں۔ کہ

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے

☆......☆......☆

توحید و ردِ شرک وبدعت اور ایمانیات پر حضرت نواب صاحب کی تصانیف کافی تعداد میں ہیں لیکن علماء کی اصطلاح میں جنہیں "علمِ عقائد" کہا جاتا ہے، اس میں بھی جناب نواب صاحب رحمہ اللہ نے ایک درجن کے قریب رسالے عربی، فارسی اور اردو میں تحریر فرمائے ہیں، ذیل میں ان کی فہرست درج ہے۔

(۱) الانتقاد الرجیح بشرح الاعتقاد الصحیح (عربی) (۲) قطف الثمر فی عقیدہ اهل الاثر (عربی) (۳) حضرات التجلی من نفحات التحلی والتخلی (عربی) (٤) القائد الی العقائد (عربی) (٥) قصد السبیل الی ذم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الکلام والتاویل (عربی) (٦) بغیة الرائد فی شرح العقائد (فارسی)
(٧) فتح الباب الی عقائد اولی الالباب (اردو) (٨) عقیدة السنی (اردو)
(٩) الاحتواء علی مسئلة الاستواء (اردو) (١٠) المعتقد المنتقد (اردو)

آخر الذکر کتاب بڑے سائز کے قریباً ۲۵۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں آپ نے اہل سنت کے مختلف مکاتب فکر کے ۷ علماء وصوفیا کے رسائل متعلقہ عقائد کو تلخیص وترجمہ کی صورت میں اردو میں منتقل کر دیا ہے اور پھر اخیر کی ایک فصل میں ان پر تنقیدی نگاہ ڈالی ہے۔

☆......☆......☆

المعتقد المنتقد میں حضرت علامہ نے جن رسالوں کا ترجمہ کیا ہے۔ ان میں ایک رسالہ ''نجاتیہ'' ہے جس کی تلخیص وترجمہ مع اضافاتِ تعلیق وتشریح تقریباً دس صفحوں (۱۴۳۔۱۵۲) میں آیا ہے۔

اس رسالہ کے متعلق خود حضرت علامہ رحمہ اللہ اتحاف النبلاء (صفحہ ۸۴) میں لکھتے ہیں۔

رسالہ نجاتیہ للشیخ الفاضل المحدث محمد فاخر المتخلص بہ زائر الہ آبادی المتوفی ۱۱۶۴ھ مختصر لے است در عقائد بزبان فارسی موافق اہل حدیث اولہ بعد از محامدے بے انتہا جناب کبریا تعالت ''الاوۃ'' تالیفش در ۱۱۶۱ھ در بدہ اسلام آباد عرف چاٹگام از بلاد شرقیہ کہ سرحد سلطنت ہند است اتفاق افتاد۔''

علاوہ ازیں اس رسالہ کے اصل فارسی متن کو فقہ الحدیث کی ایک فارسی کتاب النہج المقبول من شرائع الرسول کے ابتدا میں حضرت علامہ نے طبع بھی کرا دیا اور اپنے خاص طریقہ کے مطابق درمیان میں کہیں کہیں بطور تعلیق اضافے بھی کیے ہیں چنانچہ النہج المقبول کے دیباچہ میں لکھا گیا ہے۔

افزودم براں مسائل (فقہ حدیث) عقائد را از رسالہ نجاتیہ نام تالیف امام اہل اتباع شیخ محمد فاخر زائر الہ آبادی رحمہ اللہ بازیادات۔

یہی وہ رسالہ ہے جو آئندہ صفحات کی زینت ہے۔ اتحاف کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ شروع میں حمد ونعت وغیرہ امور کا ذکر النہج المقبول میں مطبوعہ رسالہ میں متروک ہے۔

☆......☆......☆

مولانا زائر رحمہ اللہ کو حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی سے معاصرت کا تعلق ہے اور بڑی حد تک دونوں کے خیالات میں بھی توافق ہے۔ مولانا زائر صاحب عِلم، صوفی مشرب اور عقیدہ وعمل میں اہل حدیث مسلک رکھتے تھے، آپ کی زندگی اور تصانیف سے حدیث نبوی سے بے پناہ شیفتگی ٹپکتی ہے جیسا کہ ابھی آپ کے سوانح حیات کے ملاحظہ سے معلوم ہوگا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصلاح عقائد کے سلسلہ میں عام لاپرواہی (خصوصا، اہل حدیث کے صاف وشفاف مسلک سے عدم مطابقت) دیکھ کر مدت سے اس کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ علماء طلباء کی توجہ اس طرف مبذول کرائی جائے اور اسی غرض سے رسالہ نجاتیہ شائع کیا جا رہا ہے کیونکہ یہ رسالہ علمی لحاظ سے بلند ہے اور مختصر، سادہ، پرمغز، پراثر ہونے کے علاوہ غیر مطبوع اور نایاب بھی ہے۔

مولانا حافظ محمد اسحاق لاہوری صدر مدرس مدرسہ تقویۃ الاسلام (لاہور) اس کتاب کے ترجمہ کے لیے کہا گیا، تو انھوں نے باعث برکت سمجھ کر اس خدمت کو اپنے ذمہ لے لیا۔ ترجمہ جیسا کچھ ہے، قارئین کے سامنے ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اسے قبول فرمائے۔

جمعیت اہل حدیث لاہور، اصحاب دین وذوق کے شکریہ کی مستحق ہے کہ اس نے ایسے عمدہ اور نایاب رسالہ کو اشاعت کے لیے منتخب کیا۔ جمعیت اہل حدیث اس سے قبل متعدد رسائل شائع کر چکی ہے جو تبلیغِ توحید وسنت میں مفید ثابت ہوئے اور جنھیں بحمد اللہ قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا اور ہاتھوں ہاتھ لیا گیا، امید ہے اگر جمعیت اہل حدیث لاہور کے سرپرست اور دوسرے مستفید حضرات اسی طرح جمعیت کی حوصلہ افزائی فرماتے رہے تو اشاعت قرآن وحدیث وتبلیغ توحید وسنت کا یہ سلسلہ اور ترقی کر سکتا ہے اور جمعیت اہل حدیث لاہور بہت سی مفید اور نایاب کتابیں شائع کرنے کے قابل ہو سکے گی۔ بتوفیق اللہ تعالیٰ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیاتِ امام احمد رحمہ اللہ

از: ابوزہرہ رحمہ اللہ

ترجمہ: مولانا رئیس احمد جعفری رحمہ اللہ

((الحمد لله و سلام على عباده الذين اصطفىٰ .))

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے سوانح حیات، ان کے مسلک اوران کی فقہ پر پیش نظر کتاب منصۂ شہود پر آنے سے ایک بندۂ عاجز کی دیرینہ آرزو برآئی و لله الامر من قبل و من بعد . یہ کتاب مصر کے ایک جدید تعلیم سے آراستہ عالم کی تالیف ''ابن حنبل'' کا اردو قالب ہے اور بلاشبہ اپنے موضوع پر جامع ۔ حضرت امام کا شمار امت کی مقبول ترین اور مسلمہ ہستیوں میں سے ہے، اہل سنت کے ایک مکتبِ فکر ہی کے آپ امام نہیں، بلکہ بعض وجوہ سے سب ہی نے آپ کو اپنا امام تسلیم کیا ہے۔

رجال و سیَر کی قریباً سب کتابوں میں آپ کے سوانح حیات مذکور ہیں، جو رواۃِ حدیث، محدثین کرام، صوفیائے عظام اور فقہاء و داعیانِ امت کے سلسلے میں لکھی گئی ہیں، بلکہ بعض ائمہ حدیث و فقہ نے آپ پر مستقل کتابیں بھی تصنیف کی ہیں جن میں مندرجۂ ذیل خاص طور پر قابل ذکر ہیں:

- مناقب الامام احمد للامام احمد بن الحسین البیہقی، المتوفی ۴۵۸ھ
- مناقب الامام احمد للامام عبداللہ بن محمد الہروی المتوفی ۴۸۱ھ
- مناقب الامام احمد للحافظ ابی زکریا یحیی بن عبدالوہاب ابن مندہ، المتوفی ۵۱۲ھ
- مناقب الامام احمد للعلامہ عبدالرحمن ابن الجوزی، المتوفی ۵۹۷ھ

تعجب ہے اردو میں اس موضوع پر کوئی کتاب نہیں تھی، حالانکہ جہاں تک ہمارے دور کا تعلق ہے۔اس میں امام احمد رحمہ اللہ کی سوانحی زندگی سے واقفیت نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ ہم بھی آج اسی نوعیت کی گمراہیوں سے دوچار ہیں جس قسم کی بدعاتِ عقائد واعمال نے عباسیوں کے مامونی عہد میں بال و پر نکالے تھے، اور ان کا ازالہ کرنے کے لیے حضرت امام احمد رحمہ اللہ نے سر دھڑ کی بازی لگا دی تھی۔

کچھ مدت ہوئی کہ بوساطتِ محترم دوست مولانا عبدالقادر صاحب ندوی لائل پوری، مدرسہ تعلیم الاسلام اوڈانوالہ، ضلع لائل پور سے مصر کے پروفیسر محمد ابوزہرہ کی کتاب ''ابن حنبل'' ہاتھ لگ گئی، مطالعہ کے بعد خیال

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا کہ کتاب اپنے موضوع پر کافی حد تک جامع ہے، اس کو اردو کا جامہ پہنا دیا جائے تو بہتر رہے گا۔ چنانچہ مشہور مصنف جناب مولانا سید رئیس احمد صاحب جعفری کی خدمت میں احقر نے کتاب مذکور کے ترجمہ کے لیے درخواست کی تو انھوں نے بلا تامل اور بڑی خوشی سے منظور فرمایا اور اپنی کثیر مصروفیات کے باوجود چند ماہ میں ابن حنبل رحمہ اللہ کا اردو ایڈیشن تیار کر دیا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء .

حضرت امام احمد رحمہ اللہ نے کن حالات میں حفاظتِ دین و صیانتِ سنت کی خدمت سرانجام دی، اور کہاں تک آپ کو کامیابی ہوئی؟ اس کی تفصیل آپ آئندہ صفحات میں پڑھیں گے تاہم بعض وجوہ کی بنا پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مولانا ابو الکلام صاحب آزاد نے امام صاحب کے دور اور اس کے مقتضیات کے مطابق آپ کی جدوجہد کا جو تذکرہ کیا ہے اس کے جستہ جستہ مقامات یہاں پیش کر دیے جائیں۔

''تیسری صدی (ہجری) کے اوائل میں جب فتنۂ اعتزال و تعمق فی الدین اور بدعۃ مضلۂ تکلم بالفلسفہ و انحراف از اعتصام بالسنۃ نے سر اٹھایا اور صرف ایک ہی نہیں، بلکہ لگاتار تین عظیم الشان فرماں رواؤں یعنی مامون، معتصم، اور واثق باللہ کی شمشیرِ استبداد و قہرِ حکومت نے اس فتنہ کا ساتھ دیا۔ حتیٰ کہ بقول علی بن المدینی رحمہ اللہ کے فتنۂ ارتداد و منع زکوٰۃ (بعہد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) کے بعد یہ دوسرا فتنۂ عظیم تھا جو اسلام کو پیش آیا۔''

''عزیمتِ دعوت و کمالِ مرتبۂ وراثتِ نبوت، و قیامِ حق و ہدایت فی الارض والامۃ کا وہ جو ایک مخصوص مقام تھا، صرف ایک ہی قائم بامر اللہ کے حصہ میں آیا، یعنی سید المجددین و امام المصلحین حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ۔''

''یہ وہ وقت تھا، کہ قیامِ سنت و دینِ خالص کا قیامت تک کے لیے فیصلہ ہونے والا تھا اور مامون و معتصم کے جبر و قہر اور بشر مریسی اور قاضی ابن ابی داؤد جیسے جبابرہ معتزلہ کے تسلط و حکومت نے علمائے حق کے لیے صرف دو ہی راستے باز رکھے تھے، یا اصحابِ بدعت کے آگے سر جھکا دیں اور مسئلہ ''خلقِ قرآن'' پر ایمان لا کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس کی نظیر قائم کر دیں کہ شریعت میں صرف اتنا ہی نہیں ہے، جو رسول بتلا گیا، بلکہ اس کے علاوہ بھی بہت کچھ کہا اور کیا جا سکتا ہے اور ہر ظن کو اس میں دخل ہے، ہر رائے اس پر قاضی و آمر ہے، ہر فلسفہ اس کا مالک و حاکم ہے! اور یا پھر قید خانے میں رہنا اور ہر روز کوڑوں سے پیٹا جانا قبول کر لیں۔''

''فی الحقیقت حضرت امام موصوف کی نسبت محمدی اور کمال مرتبہ تاسی باسوۂ نبوت کی یہی وہ شان و جلالت ہے جس نے ان کو تمام ائمہ و مجددینِ امت کی صفوفِ مراتب و کمال سے بلند کر کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک دوسرے ہی مقام پر پہنچا دیا ہے۔ حتیٰ کہ تمام ائمۂ اسلام میں یہ فضل مخصوص صرف انہی کے حصے میں آیا کہ ان کی محبت و پیروی اہل حق وسنت ہونے کی دلیل ٹھہری اور ان سے انحراف بدعتی ہونے کی سب سے بڑی پہچان! اللہ تعالیٰ نے ان کو فنا فی السنۃ ہونے کا وہ مرتبہ عطا فرمایا کہ کمالِ استغراق وتفانی کی وجہ سے خود ان کی ذات گرامی ہی یکسر سنت واتباعِ سنت کا پیکر ومجسمہ بن گئی، بحدیکہ:

نتواں تر او جان را بہم امتیاز کردن!

جو اس امام کے قدم بقدم چلا، اس نے سنت کو پایا اور جس نے اس کی راہ چھوڑی اس نے سنت رسول ومنہج اصحابِ رسول سے انحراف کیا۔ یہ کیا تھا کہ بڑے بڑے ائمۂ عصر کو اعتراف کرنا پڑا ((اذا رأیت الرجل یحب احمد بن حنبل فاعلم انه صاحب سنة)) ''اگر کسی کو دیکھو کہ امام احمد رحمہ اللہ سے محبت رکھتا ہے تو بس جان لو کہ صاحبِ سنت ہے!'' خطیب نے تاریخ میں ہمدانی کا قول نقل کیا ہے ((یعرف به المسلم من الزندیق)) ''اسی کسوٹی پر مسلم کو زندیق سے پرکھا جائے گا'' دورقی نے کہا ((من سمعتموه یذکر احمد بن حنبل بسوء فاتهموه علی الاسلام))

انا من اهوی، و من اهوی، انا
نحن روحان حللنا بدنا
فاذا ابصرتنی، ابصرته
و اذا ابصرته، ابصرتنا
جذبۂ وصل بحدیست میان من و تو
کہ رقیب آمد و پرسید نشان من و تو

امام موصوف کے متعلق اسی حقیقت کو مزاحم الخاقانی نے ایک قطعہ میں نظم کیا تھا:

لقد صار فی الافاق احمد محنة
و امر الوری فیها فلیس بمشکل
تری ذا الهوی جهلا لاحمد مبغضا
و تعرف ذالتقوی یحب ابن حنبل

اور یہ بالکل حق ہے۔ آج بھی دیکھ لو اربابِ بدعت کو کبھی امام موصوف کا مسلک خوش نہ آئے گا۔ ان کی محبت سے ان کا دل بالکل کورا ہوگا۔ بلکہ کہیں گے کہ ان کا طریقہ تاویل ورائے کی عقلمندی سے خالی اور محض

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظاہر پرستی اور بے دانشی و بے علمی کا مجموعہ ہے۔ حتیٰ کہ الرحمٰن علی العرش استوی اور ید وعلو ونزول کے دقیق و فلسفیانہ معانی بھی ان کو معلوم نہ تھے اور تجسم و جہت کے اعتقاد میں مبتلا! برخلاف اس کے عصابہ صالحہ کتاب و سنت و طائفۂ حقہ ما انا علیہ و اصحابی کہ جمیع طرق و مذاہب بدعیہ سے یکسر و دامن کشاں ہیں اور مبتدعین و اربابِ ہوا کے تمام شیرہ ہائے تیرہ وروش ہائے نافرجام سے بکلی پناہ ڈھونڈتے ہیں۔ اگرچہ اس کی وجہ سے لاکھوں کروڑوں انسانوں کے نزدیک مبغوض و مردود ہو جائیں۔ تو ان کا حال یہ ہے کہ اس امام اہل السنۃ کی محبت و پیروی کو اپنے ایمان کی زینت اور اپنے عقائد کی خوب روئی و زیبائی سمجھتے ہیں اور ان کے مسلکِ سنت وحکمت اور طریق محمدیہ خالص بے مزاج، بدعت قیاس ورائے کے عشق وشغف سے اپنے قلب وروح کو ہمیشہ معمور وآباد رکھتے ہیں۔ و رحمة الله على القائل و هو ابن اعين (كما نقل الخطيب في التاريخ) اذ يقول:

اضحى ابن حنبل محنة مامونة
و بحب احمد يعرف المتنسك
و اذا رأيت لاحمد متنقصا
فاعلم بان ستوره ستهتك ❶

اللہ تعالیٰ نے حضرت امام کو اس جہاد میں کامیاب فرمایا اور اس مقابلہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ فتنہ اعتزال بالآخر ختم ہو کر رہا اور آپ کے مسلک اتباع ظواہرِ قرآن وحدیث نے فتح پائی۔

﴿انا لننصر رسلنا و الذين امنوا في الحيوة الدنيا و يوم يقوم الاشهاد﴾

(حم السجدہ)

غور کیجیے تو معلوم ہوگا کہ فتنۂ اعتزال کا حاصل یہی تھا کہ قرآنِ حکیم کا تعلق حق تعالیٰ سے منقطع کر کے مخلوقی سطح کی ایک کتاب رہنے دیا جائے اور اس کے سمجھنے کے لیے محض عقل پر اعتماد کیا جائے اور جس ہستی پر قرآن کا نزول ہوا اور جس ماحول اور جن مقدس لوگوں میں ہوا ان کی وساطت ختم کر دی جائے۔ حال آج بھی ایک ٹولے کا یہی ہے وہ قرآن کو بس ایک ''کتاب'' سمجھتے ہیں۔ ڈکشنری ہاتھ میں لی اور اس کی تفسیر کرنے بیٹھ گئے۔ حدیث کی ضرورت نہ اقوال وتعاملِ صحابہ کی!...... حدیث اگر آڑے آتی ہے تو ''آحاد'' کہہ کر مسترد کر دیا۔ یا پھر ''قانونِ فطرت'' اور ''مشاہداتِ سائنس'' کے ڈائنامیٹ سے اس کو اڑا دیا؛ اور بڑی نوازش ہو تو ''درایت'' سے صحیح احادیث میں شک پیدا کر دیجیے اور من مانی کارروائی کے

❶ (تذکرہ: ص ۱۱۳، ۱۲۹- ۱۳۲، طبع اول).

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے اطمینان کا سانس لیجیے، رہے صحابہ تو اس کے لیے "نحن رجال و هم رجال" ہی کافی ہے.....!

یہ لوگ ہیں بقول مولانا ابوالکلام آزاد "معتزلہ جدید اور ان کے چھوٹے بھائی۔"

"اور یہ جو کہا معتزلہ جدید اور ان کے چھوٹے بھائی! تو ان لوگوں کا کچھ عجیب حال ہے۔ ان کو دیکھ کر بے اختیار زبان سے نکل جاتا ہے کہ اللہ نباشِ اول پر رحم کرے! معتزلہ قدیم علم و عمل دونوں کے اعتبار سے بدر جہاان سے بہتر تھے اور پھر اپنی ایک راہ رکھتے تھے۔"

گر نہ پڑھیے نماز کیجیے نیاز
آدمی چاہیے کرے کچھ تو!

یہ عجائب المخلوقات تو کسی مرض کی دوا نہیں اور عملی زندگی سے یک قلم کورے ((و لهم اعمال من دون ذلك هم لها عاملون)) ❶

کتاب میں آپ دیکھیں گے کہ ان سب مسائل سے امام صاحب اور محدثین کو سابقہ پڑا، کوئی مسئلہ ایسا نہیں جواب نیا پیدا ہوا ہو اور الحمد للہ محدثین نے دلائل سے اپنے مسلک کی حقانیت ثابت کی اور مخالفین کے شبہات کو توڑا۔

ایک عام شبہ یہ پھیلا دیا گیا ہے کہ موجودہ دور کے مسائل ایسے ہیں جن کے حل سے شریعتِ اسلامیہ قاصر، اور اسلامی فقہ عقیم ہے۔ اس بنا پر کہا جاتا ہے کہ اسلامی قانون میں غیر اسلامی قانون کا پیوند لگائے بغیر چارہ نہیں۔

لیکن استاذ محمد ابوزہرہ صاحب نے فقہ حنبلی اور اس کے اصول استنباط پر جس انداز اور جس تفصیل سے بحث کی ہے اس سے یہ حقیقت واشگاف طور پر سامنے آ جاتی ہے کہ یہ عامة الورود مغالطہ، قرآن و سنت و تعامل و اقوالِ صحابہ سے ناواقفیت پر مبنی ہے۔ اگر صحیح اصولوں کی روشنی میں آج بھی کتاب و سنت سے مسائل زندگی کو حل کرنے کی کوشش کی جائے تو کتاب و سنت و تعاملِ صحابہ رضی اللہ عنہم سے ہر قدم پر راہنمائی مل سکتی ہے اور حنبلی فقہ میں خصوصیت کے ساتھ اس قسم کا مواد موجود ہے.....اور یہ کتاب کی ایک نمایاں خصوصیت ہے۔

اس سلسلہ میں اس طرف اشارہ کرنا ضروری ہے کہ کتاب میں "مصالح" کے عنوان پر بحث کرتے ہوئے مصنف نے فقہ حنبلی کی جس "وسعت" کا ذکر کیا ہے اس کا مطلب شریعت اور قانون اسلامی کو کھیل بنانا نہیں، بلکہ فقہ حنبلی میں "مصالح" اور "سد ذرائع" دونوں اصول ساتھ ساتھ چلتے ہیں اور درحقیقت دونوں ہی کو ضابطے کے طور پر نافذ کرنے سے اعتدال قائم رہتا ہے اور شریعت کا مقصود قیامِ امن و عدل و انصاف پورا ہوتا ہے۔

❶ تذکرہ: ص ۱۳۳، طبع اول۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''حیات امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ ''...... جو ''ابن حنبل رحمہ اللہ '' کا اردو نام ہے...... کے متعلق ایک ضروری بات یہ عرض کرنے کی ہے کہ بہت سے محاسن کے باوجود اس میں بعض جگہ مصنف سے فاش غلطیاں بھی سرزد ہوئی ہیں، جبکہ امام احمد رحمہ اللہ اور محدثین کے بنیادی مسلک کے خلاف بعض مسائل میں انھوں نے اپنی رائے ظاہر کی ہے۔ مثلاً یہ کہ بسلسلہ مسئلہ خلقِ قرآن ''حق بجانب معتزلہ تھا۔'' یا یہ کہ ''نزاع لفظی تھا حقیقی نہ تھا'' اسی طرح کی بعض اور بھی خامیاں ہیں۔

احقر راقم نے دیانۃً ضروری سمجھا کہ ایسے مقامات کی حواشی میں نشان دہی کر دی جائے، اور مدلل طور پر ثابت کیا جائے کہ مسلک امام احمد رحمہ اللہ اور محدثین کا ہی حق تھا۔ اور معتزلہ کا سراسر باطل، علاوہ ازیں بعض جگہ توضیحی حواشی کی بھی ضرورت محسوس کی گئی۔ و اللہ ولی التوفیق!

آخر میں احقر کو جعفری صاحب موصوف کا مکرر شکریہ ادا کرنا ہے کہ انھوں نے اردو دان طبقے کو اس کتاب کے استفادہ کا موقع دیا۔ اس کے بعد اپنے محترم دوست مولانا عبدالقادر صاحب ندوی کا بھی ...... کیونکہ ''ابن حنبل'' ان کے سوا یہاں کہیں سے نہیں مل سکتی تھی، ان کی نوازش سے ہمیں حضرت امام احمد رحمہ اللہ اور ان کے مسلک کی خدمت کا موقع ملا۔ اس کے ساتھ ہی اس امر کا اظہار بھی بطور تشکر ضروری ہے کہ یہ اہم کام شاید اتنی جلدی سر انجام نہ پا سکتا، اگر عزیزم مولوی حافظ عبدالرحمٰن گوہڑوی سلمہ مینجر المکتبہ السّلفیہ لاہور جاں فشانی سے دن رات محنت نہ کرتے، حقیقت یہ ہے کہ ایسی عمدہ شان سے اس کتاب کی اشاعت کا سہرا ان ہی کے سر ہے۔ دعا ہے کہ حق جل شانہٗ ہم سب کو اخلاص کی نعمت سے سرفراز فرمائے اور اپنے مقبول بندے سے متعلقہ کتاب کو شرفِ قبولیت سے نوازے۔

و یرحم اللہ عبدا قال آمین.

خادم الحدیث واہلہ

عاجز محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی

۲۲ صفر المظفر ۱۳۷۶ھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جماعتِ اسلامی کا نظریہ حدیث

از: مولانا اسماعیل سلفی رحمہ اللہ

مولانا مودودی رحمہ اللہ کا حدیث پاک کے متعلق جو نظریہ ہے وہ اہل حدیث کے لیے نیا نہیں۔ وہ تو بارہا کا چبایا ہوا نوالہ ہے ان لوگوں کا جن کے مزعومہ و مبتدعہ نظریات کے خلاف جب کوئی مستند حدیث سامنے آتی تو وہ اس کے مسترد کرنے کے لیے کوئی نہ کوئی بہانہ بنا لیتے اور رنگ اس کو ''علمی'' دے لیا کرتے تھے۔

پھر اس استردادِ حدیث کے دُور رس نتائج کو...... گو وہ استرداد کیسی ہی معصومیت سے کیوں نہ ہو...... بھی اہل حدیث ہی خوب سمجھ سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ مضمون ان ہی کا ہے۔ وللہ الحمد

مولانا ثناء اللہ مرحوم امرتسری کی ژرف نگاہی قابل داد تھی کہ اسلام پر عموماً اور اہل حدیث کے مسلک پر خصوصاً جب اور جس انداز سے بھی حملہ ہوتا وہ اس کو فوراً تاڑ جاتے اور اپنے مخصوص طریقے سے اس کا کامیاب دفاع کرتے تھے۔

مودودی صاحب کا مشہور مضمون ''مسلک اعتدال'' جب پہلے پہل چھپا تو مولانا موصوف نے اس پر نوٹس لیا اور متنبہ کیا کہ یہ سر سید احمد خاں کی صدائے بازگشت ہے اور اس میں انکارِ حدیث کے جراثیم موجود ہیں۔ یہ مضمون مرحوم اخبار اہلحدیث میں بالاقساط اور بعد میں ''خطاب بہ مودودی'' کے نام سے الگ رسالہ کی شکل میں طبع ہوا۔

جب محتاط لفظوں میں یہ کہا جاتا ہے کہ مودودی صاحب کے ''مسلک اعتدال'' سے انکارِ حدیث کے لیے دروازہ کھلتا ہے تو جماعتِ اسلامی کے دوست گھبرا اٹھتے اور سیخ پا ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ یہ واقعہ ہے کہ مسٹر غلام احمد صاحب پرویز نے اپنے نظریۂ انکار حدیث کے سلسلے میں مولانا مودودی صاحب کو اپنی شہادت میں بارہا پیش کیا ہے اور جماعت اسلامی کے اکابر و اصاغر اس الزام کے جواب سے اب تک عاجز ہیں۔

پرویز صاحب کو اس جرأت کی ایک اہم وجہ یہ ہوئی کہ حدیث شریف کے خلاف ان کا پہلا مضمون ''شخصیت پرستی'' مولانا مودودی کے رسالہ ''ترجمان القرآن'' میں چھپا تھا اور مولانا صاحب نے اس کی فی الجملہ تائید فرمائی تھی...... اور وہ تائید ''مسلک اعتدال'' کی نوعیت کی تھی......

کہا جاتا ہے کہ مودودی صاحب نے حدیث کی نصرت و حمایت میں بھی مضامین لکھے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ پرویز صاحب کی پوزیشن اس بارے میں یہ ہے کہ ''یہ مودودی صاحب کا تضاد ہے'' اور یہ حقیقت ہے کہ مودودی صاحب اور ان کے نئے پرانے حواری اس ''تضاد'' کو آج تک اٹھا نہیں سکے۔

ان دنوں کی بات ہے جب تحریک ختم نبوت کے سلسلے میں مولانا مودودی صاحب کو خواہ مخواہ جیل جانا پڑا کہ پرویز کے ''طلوع اسلام'' نے جماعت اسلامی پر پھر وہی بھرپور وار کر دیا۔ مولانا جیل سے رہا ہوئے، چند دن ستا کر ''طلوع اسلام'' کے جواب کے لیے برکت علی محمڈن ہال لاہور میں ایک تقریر کا اہتمام کیا گیا۔ تقریر فرمائی گئی مگر افسوس! اس میں سب کچھ تھا، اگر نہیں تھا تو ''طلوع اسلام'' کے اس ''الزام'' ہی کا جواب نہیں تھا، بلکہ یہ تقریر ان کے سابقہ مضامین کا خوبصورت خلاصہ تھا۔

اس بھرے مجمع میں مولانا نے صاف طور پر اور بلا ضرورت حضرت امام بخاری رحمہ اللہ اور ان کی ''الجامع الصحیح'' کے متعلق ایسے الفاظ فرمائے جس سے اسلام کی اس بنیادی کتاب کی مندرجہ احادیث کی صحت مشکوک اور اس کی اہمیت کم ہو کر رہ جاتی ہے۔

''الاعتصام'' لاہور نے مرکزی جمعیت اہل حدیث مغربی پاکستان کا ترجمان ہونے کی حیثیت سے اس پر گرفت کی اور لکھا کہ حضرت! اس میں کیا تک ہے کہ تقریر کا اشتہار تو حمایت حدیث کے لیے اور برس پڑے آپ صحیح بخاری پر۔ بس یہ لکھنا تھا کہ جماعت اسلامی کے جنود مودودی صاحب کے اس نظریہ کی حمایت میں میدان میں آگئے اور ہر شخص نے اپنی استعداد کے مطابق اس خدمت کو سرانجام دیا۔ سب سے آخر میں مولانا امین احسن صاحب اصلاحی نمودار ہوئے۔ انھوں نے رسالہ ترجمان القرآن میں ایک طویل مضمون شائع کرایا جس میں نہ صرف یہ کہ صحیح احادیث میں تشکیک پیدا کرنے پر خوب خوب دادِ ''تحقیق'' دی گئی بلکہ اس کا لب ولہجہ بھی ان کی روایتی سنجیدگی سے مطابقت نہیں رکھتا تھا۔

اس ''حادثہ'' کا دلچسپ پہلو یہ ہے کہ لاہور والی اس تقریر کو بھی ''طلوع اسلام'' نے اپنی تائید میں سمجھا۔ مگر جماعت اسلامی کے حضرات تھے کہ بجائے اس طرف رخ کرنے کے انھوں نے جماعت اہلحدیث سے الجھنا اور شواذ و نوادر کا لاؤ لشکر اسی طرف لانا ضروری سمجھا۔

فکرِ ہر کس بقدرِ ہمت اوست

اس موقعہ پر حضرت مولانا محمد اسماعیل ناظم اعلیٰ جمعیت مرکزیہ اہل حدیث کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ مودودی صاحب کے ''مسلک اعتدال'' اور اصلاحی صاحب کے انتصار و دفاع دونوں کا ایک ساتھ علمی جائزہ لینے کی ضرورت ہے تاکہ غلط فہمیوں کے بادل چھٹ جائیں اور مغالطوں کے پردے چاک......! مولانا موصوف نے عدیم الفرصتی کے باوجود اس درخواست کو شرفِ قبولیت بخشا اور ایک مدلل اور ٹھوس علمی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقالہ لکھا جو ''الاعتصام'' کی کئی اشاعتوں میں بالاقساط طبع ہوا۔

علمی حلقوں میں یہ محققانہ مقالہ بے حد پسند کیا گیا اور اصرار ہوا کہ مستقل طور پر کتابی شکل میں اس کا شائع ہونا ضروری ہے۔ ''الاعتصام'' کے شکریے کے ساتھ یہی مقالہ آئندہ صفحات کی زینت ہے۔

احقر جیسے ہیچ میرز کا مولانا کی تحریر کے متعلق کچھ لکھنا، اپنی حیثیت سے باہر قدم رکھنا ہے۔ جمعیت اہل حدیث گوجرانوالہ ہمارے شکریے کی مستحق ہے کہ اس کی ہمت سے یہ کتابچہ زیورِ طبع سے آراستہ ہو رہا ہے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ اپنے رسول پاک ﷺ کی سنت کی خدمت، اس کی تبلیغ و اشاعت اور اس کے مطابق عقیدہ و عمل رکھنے کی ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔ و هو ولي التوفيق

خادم الحدیث: عاجز حنیف بھوجیانی

(صفر المظفر ۱۳۷۶ھ)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیر الکلام فی وجوب قراءۃ الفاتحہ خلف الامام

از: حافظ محمد گوندلوی رحمہ اللہ

متحدہ ہندوستان میں آج سے تقریباً دو صدی قبل تک مذہبی اور علمی حلقوں کا اوڑھنا بچھونا فقہ حنفی کی درس وفتاویٰ کی کتابیں تھیں۔ اس وقت یہ غلط فہمی عام تھی کہ ان کتابوں کے مندرجات عین اسلام ہیں اور ہماری شریعت ان ہی میں منحصر۔ اس غلط فہمی کی وجہ عام طور پر کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ ﷺ سے ناآشنائی تھی۔ حدیث کی کتابیں خال خال اور بہت محدود کسی کے پاس ہوں گی، البتہ قرآنِ حکیم بے شک موجود تھا۔ لیکن علماء کی اکثریت تک کو پتا نہ تھا کہ اس کتاب مبارک میں ہے کیا؟ پتا تھا بھی تو شاید اسی قدر جس قدر کتب اصول وفقہ حنفی میں ذکر آتا ہے کہ فلاں آیت سے شافعیہ کا استدلال یوں ہے اور ہم حنفیوں کی طرف سے اس کا یہ جواب۔ جعلوا القرآن عضین.

اللہ کے چند برگزیدہ بندوں کے ذریعہ علم حدیث کی روشنی یہاں پہنچی، اور ان کی مساعی سے بارہویں صدی کے آخری ربع سے مذہبی مدارس میں کتب حدیث کے تعارف وتداول نے ایک خاص مقام پیدا کرلیا۔ اور کتب حدیث کے عمومی تدارس سے کتاب اللہ کی طرف توجہ نے بھی اہمیت اختیار کرلی۔ اب اصحابِ علم وتحقیق کی آنکھیں کھلیں اور انھوں نے فقہی درسیات کی تنگنائے سے نکل کر علوم قرآن وحدیث کا اتھاہ سمندر دیکھا، اور ان کو محسوس ہوا کہ فقہ حنفی دوسرے فقہی مکاتب فکر سمیت اس بحر بے کنار کا ایک قطرہ ہے۔

لیکن یہ بیداری ابھی تک مدرسوں کی چار دیواری ہی میں تھی۔ علم حدیث کا درس وتدریس اور عوام کا اپنی انفرادی واجتماعی زندگیوں کو اس کی روشنی میں استوار کرنے کی کوشش کرنا اس وقت اپنے عروج کو پہنچا جب تیرہویں صدی ہجری کے اواخر میں علمائے اہل حدیث (حضرت شیخ الکل مولانا سیّد نذیر حسین دہلوی اور ان کے تلامذہ اور حضرت والا جاہ مولانا نواب سیّد محمد صدیق حسن خاں صاحب اور ان کے حلقہ بگوشوں رحمہم اللہ) نے تدریس، تصنیف، تبلیغ اور ارشاد کے ذریعہ سے علومِ حدیث کو متحدہ ہندوستان کے کونے کونے تک پہنچا دیا اور ایسی فضا پیدا کردی کہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث کے سوا مسائل کے حل میں فقہائے حنفیہ تک دشواری محسوس کرنے لگے۔

صحاح ستہ (حدیث کی چھ مشہور کتابوں) کے درس ومطالعہ سے واضح طور پر محسوس ہونے لگا کہ مذاہب ثلاثہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی فقہوں کے بعض اور فقہ حنفی کے مسائل کا کافی حصہ صحیح احادیث کے خلاف ہے، کیونکہ احادیث کا ایک حصہ ایسا ہے جس کا کم و بیش ہر مکتبِ فکر کے امام کو علم نہیں ہو سکا۔ یہی وجہ ہے کہ جب بھی کسی امام کو اپنے کسی فتوے کے خلاف کوئی صحیح حدیث مل گئی۔ انھوں نے اپنا فتویٰ چھوڑ کر حدیث کے مطابق اپنا مسلک اختیار کر لیا۔

یہ ایک سادہ سی بات ہے اور مذاہب اربعہ کے جن ارباب علم و نظر نے یہ نقطہ نظر سامنے رکھا، وہ اپنی اپنی فقہ کے معتد بہ حصے کو چھوڑنے پر مجبور ہو گئے۔

((فبشر عبادی الذین یستمعون القول فیتبعون احسنه اولئك الذین هداهم الله واولئك هم اولو الالباب .))

ہمارے ملک (جواب برصغیر پاک و ہند میں منقسم ہو گیا ہے) کے بعض علمائے حنفیہ نے بھی اسی اصول کے تحت فقہ حنفی کے کافی مسائل کو احادیث صحیحہ کی وجہ سے ترک کر دیا اور اس میں کوئی عار نہیں سمجھی اور نہ اسے فقہ حنفی سے بغاوت ہی خیال کیا۔ کیونکہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا یہ ارشاد مسلّم الثبوت میں ہے:

((اذا صح الحدیث فهو مذهبی .))

اگر سب ہی بزرگوار یہی طریقہ اختیار کرتے تو وہ افسوس ناک نزاعات پیدا نہ ہوتے جو بدقسمتی سے رونما ہوئے۔ مگر حنفیہ ہند کے سب ہی مکاتبِ فکر کی اکثریت نے اپنے لیے یہ راہ پسند کی کہ جس طرح بھی ممکن ہو، مروّجہ مسائل فقہ حنفیہ کے لیے قرآن و حدیث سے دلائل ''کشید کیے جائیں''، اگرچہ استدلال کے پہلو کتنے ہی کمزور کیوں نہ ہوں۔ اور اس کے لیے کیسی تاویلات و تسویلات کا سہارا لینا پڑے اور احتمالات کی فوجیں میدان میں اتارنی پڑیں۔ حالانکہ اصول و فقہ کی مستند اور درسی کتابوں میں یہ مسلمہ اصول موجود ہے کہ مقلد کو استدلال سے کام نہیں۔ بلکہ اس کا مرجع استناد صرف اس کے مقلد امام کا فرمان ہے:

((اما المقلد فمستنده قول امامه .)) (کتب اصولِ فقه)

اور یہ تو معلوم ہی ہے کہ جب انسان یہ ٹھان لے کہ جیسے بھی ہو ''دلائل'' تلاش ہی کرنے ہیں تو اسے کچھ نہ کچھ مل ہی جاتا ہے: ﴿كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا﴾ (بنی إسرائیل: ۲۰)

ظاہر ہے کہ جب صورتِ حال ایسی ہو تو حاملین حدیث کا فرض ہو جاتا ہے کہ وہ مخالف حدیث مساعی کا جائزہ لیں۔ اور فن حدیث و اصول اور رجال کی روشنی میں اہل تقلید کی استدلالی خامیوں کو واشگاف کریں۔

چنانچہ بعض بزرگوں کو یہ ناگوار فرض ادا کرنے کی غرض سے مناقشات کے میدان میں آنا پڑا۔ لیکن حق یہ ہے کہ انھوں نے نہایت درجہ معقول سنجیدہ، معتدل اور تحقیقی طور سے لکھا۔ مثال کی ضرورت ہو تو حضرت مولانا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیّد نذیر حسین صاحب کی معرکہ آرا تصنیف ''معیار الحق'' ان کے شاگرد رشید مولانا ابو یحییٰ محمد شاہجہان پوری رحمہ اللہ کی کتاب ''الارشاد''، مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی کی ''حسن البیان''، مولانا محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ کا ماہنامہ ''اشاعۃ السنۃ'' تصانیف علامہ محمد شمس الحق صاحب عون المعبود، تصانیف مولانا عبدالرحمن صاحب مبارک پوری رحمہ اللہ ، تصانیف حضرت مولانا عبداللہ صاحب روپڑی اور تصانیف مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری رحمہ اللہ کو پیش کیا جا سکتا ہے۔

مجھے اعتراف ہے کہ اس سلسلے میں ہمارے بھائیوں کے حملوں کی مدافعت میں ردِ عمل کے طور پر جماعت اہلِ حدیث کے ایک قلیل طبقے کا ایسا رویہ ضرور رہا جو غیر معتدل ہونے کے علاوہ مسلکِ اہلِ حدیث کے شایانِ شان نہ تھا۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ غلو کے مقابلہ میں غلو ایک نفسیاتی حقیقت ہے اور سنت نبوی سے عشق کا جذبہ ہی محرک ہے۔ لہٰذا وہ بھی اسی طرح معذور سمجھے جانے کے مستحق ہیں جس طرح اہل تقلید کو معذور تصور کرانے کے لیے ہمارے بھائی جائز طور پر متمنی ہیں۔

اہل حدیث اور اہل تقلید میں اصل نزاعی مسئلہ اگرچہ وجوب تقلید شخصی ہے لیکن تقریباً جو مسائل زیادہ زیر بحث آئے ہیں انھیں روزمرہ اور کثرت سے پیش آنے کی وجہ سے نماز کے چند مسئلوں قراءت خلف الامام، آمین بالجہر، رفع الیدین، بستیوں میں جمعہ کو از خود اہمیت حاصل ہوگئی۔ ان سنتوں کی حامل نماز غالباً فقہ حنفی کی مخالف ہونے کی بنا پر حنفی دوستوں کو ناگوار گزری، لہٰذا کہیں درسی املاءات میں اس کے خلاف کئی کئی گھنٹے صرف فرمانے لگے تو کہیں ضخیم حجم تک کی کتابیں تصنیف کر ڈالیں۔

جن مسائل پر کاوشیں فرمائی گئیں ان میں امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنے کا عدمِ جواز بھی ہے جس پر چھوٹی بڑی بہت سی کتابیں لکھی گئیں۔ یہ دیکھ کر حضرت مولانا محمد عبدالرحمن مبارک پوری رحمہ اللہ شارح جامع ترمذی شریف نے اس مسئلہ کو علمی طریق سے ''تحقیق الکلام'' نام کی ایک کتاب میں شرح و بسط سے تحریر فرمایا۔

یہ کتاب جارحانہ قسم کی نہیں نہ کسی خاص شخصیت کو اس میں نشانہ بنایا گیا ہے بلکہ نفس مسئلہ کی نفیس تحقیق ہے۔ اگرچہ جائزہ اس میں تقریباً سب ہی اہم کتابوں کا لیا گیا ہے جو قراءت فاتحہ پر اس وقت تک لکھی گئی تھیں۔ لیکن اسلوب بیان سنجیدہ، محققانہ اور معتدل ہے۔ جیسا کہ اہل علم کی شان ہونی چاہیے۔ یہی وجہ ہے کہ علمائے حنفیہ نے اس کتاب کی تردید کی ضرورت ہی محسوس نہیں فرمائی۔ جیسا کہ مناظرہ بازی میں ایسا ہوتا ہے بلکہ تحقیقی قسم کی کتاب سمجھ کر باور کر لیا گیا۔

کرنا خدا کا یہ ہوا کہ ضلع گوجرانوالہ (مغربی پاکستان) کے ایک دیوبندی مولانا صاحب کو قراءت فاتحہ خلف الامام کی فرضیت کے متعلق ایک چھوٹا سا کتابچہ کہیں نظر آ گیا۔ وہ آپ کی طبع نازک پر بہت گراں گزرا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی مناظرانہ ذہنیت پھڑک اٹھی اور اس کی آڑ میں نہ جانے کس مصلحت سے ''تحقیق الکلام'' کے جواب کی ٹھان لی، پھر شاید کیا خیال آیا یک دم چھلانگ لگائی اور حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تک جا پہنچے اور نہ صرف حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بلکہ اپنے ''اکابر'' کا مقلد ہو کر حضرت امام بخاری ہی کا نہیں، امام بیہقی، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ جیسے اساتذہ فن حدیث کا بھی مجتہدانہ جائزہ لینے بیٹھ گئے۔

بت کریں آرزو خدائی کی

کیا شان ہے تیری کبریائی کی

پونے چار سو صفحات کی یہ کتاب بڑی ''دلچسپ'' ہے۔ ساری بنیاد اس پر کھڑی کی گئی ہے کہ اہلِ حدیث امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھنے والے کو ''بے نماز'' سمجھتے ہیں، حالانکہ یہ دعویٰ بلا دلیل ہے۔ امام بخاری سے لے کر محققین علمائے اہلِ حدیث تک کی کسی تصنیف میں یہ دعویٰ نہیں کیا گیا۔ اصل میں کتاب لکھتے وقت غالباً مولانا کی نظر سے لازم المذهب لیس بمذهب کا مسلمہ نظر سے اوجھل رہا۔

علاوہ ازیں کتاب میں ادب و تعظیم کا وعظ جا بجا کیا گیا ہے لیکن خود جناب سے اس پر عمل نہیں ہو سکا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جنابِ مصنف دل کے مریض ہیں، سنجیدگی کا ادعاء ہے لیکن قاری اسے کتاب میں نہیں پاتا۔ اے کاش! یہ کتاب ادعاء کے مطابق ہوتی کہ بحث و تمحیص اور صحیح تنقید سے علم ترقی پذیر ہوتا ہے۔ کئی مخفی گوشے اجاگر ہوتے ہیں۔ تاہم مولانا کو ہمیں معذور سمجھنا چاہیے کہ وہ کسی غلط تعبیر سے جلال میں آ گئے اور جب کسی سرشاری میں لکھا جائے تو یہی نتیجہ نکل سکتا ہے۔ ع

تا ثریا می رود دیوار کج

حسن اتفاق سے ہمارے حضرت استاذ العلماء مشہور اہلِ علم محقق مولانا حافظ محمد صاحب گوندلوی مدظلہ العالی صدر المدرسین جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ اس مسئلہ پر علمی انداز میں ایک بلند پایہ کتاب لکھ رہے تھے۔ کتاب تقریباً پایہ تکمیل کو پہنچ چکی تھی کہ مذکورہ بالا ادعائی کتاب بھی نمودار ہو گئی۔ ہم خدام و متوسلین نے حضرت والا کی خدمت میں عرض کیا کہ ''احسن الکلام'' پر ایک نظر ڈالنے کی زحمت گوارا فرمایئے اور گو اس میں زیادہ تر چبائے ہوئے نوالے ہی ہیں۔ تاہم اس کے مندرجات کا جائزہ لینا مناسب ہے۔ حضرت ممدوح لازالت شموس فیوضه بازغه نے ہماری درخواست کو شرفِ قبول بخشا۔

آئندہ صفحات حضرت حافظ صاحب مدفیوضہ کے ارشادات سے مزین ہیں۔ حضرت حافظ صاحب کا انداز خالص علمی سنجیدہ اور محققین علمائے اہل حدیث متقدمین و متاخرین کی شاندار روایات کے مطابق ہے۔ ممکن ہے یہ کتاب ''دلچسپ'' نہ ہو۔ زبان اور مناظرانہ نوک جھونک کے چٹخارہ پسند حضرات اس سے محظوظ نہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو سکیں۔ لیکن اس میں شبہ نہیں کہ یہ بلند پایہ تحقیقات پر ضرور مشتمل ہے۔ اس میں بہت سی نئی چیزیں ملیں گی اور بہت جگہ اسلوب نیا ہو گا۔

﴿فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً وَأَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ﴾

(الرعد: ١٧)

دعا ہے حق تعالیٰ ہماری یہ کوشش قبول فرمائے، اپنے بندوں کے لیے اس کو نافع بنائے اور ہم کو اخلاص کی نعمت سے نوازے۔ ویرحم اللہ عبدا قال آمینا.

(مارچ ۱۹۵۷ء)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقلید اور عمل بالحدیث

از مولانا محمد حیات سندھی رحمہ اللہ

ترجمہ: مولانا محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ

''تقلید اور عمل بالحدیث'' کے موضوع پر مولانا محمد حیات سندھی رحمہ اللہ کا رسالہ ''الایقاف'' بہت خوب ہے۔ عرصہ ہوا مولانا محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ نے اسے اپنے اردو ترجمہ و حواشی کے ساتھ اپنے ماہنامہ اشاعۃ السنۃ (جلد اول کے ضمیمہ نمبر۴، ص: ۲۴-۴۳) میں شائع کر دیا تھا۔

اب یہ رسالہ تصحیح اور معمولی جزوی اصلاح کے ساتھ نئی زندگی حاصل کر رہا ہے۔ ابتدا میں دونوں بزرگوں کا مختصر تعارف دے دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کسی صاحب علم و ہمت کو توفیق دے تو مولانا بٹالوی رحمہ اللہ کے سوانح حیات ایک مستقل تصنیف کے متقاضی ہیں۔ و اللہ أسئل أن یوفقنا لما یحبه و یرضاه.

احقر

ابو الطیب محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی

کان اللہ لہ، ناظم المکتبۃ السلفیہ، لاہور

۱۷ جمادی الاولی ۱۳۷۹ھ

۲۰ر نومبر ۱۹۵۹ء

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام اور مسیحیت

از: مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ

جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ مرحوم امرتسری نے نصف صدی سے زائد عرصہ تک اسلام کی جو جلیل القدر تبلیغی دمات سرانجام دی تھیں، ان میں ان کو کوئی معاصر شخص تو کیا کوئی پورا ادارہ بھی ان کی ہمسری کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ ﴿وذلك فضل الله يوتيه من يشاء﴾

آپ کی تبلیغ کا خاص موضوع یہ تھا کہ اسلام، قرآن یا رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ گرامی پر کسی بھی قسم کے عتراض اور حملہ کا دفاع کیا جائے۔ ابتداءً مسیحیت نے سیاسی اغراض کے لیے اسی قسم کا غیر معقول بلکہ دل زار سلسلہ برصغیر ہندو پاک میں شروع کیا تھا۔ پھر ان کی دیکھا دیکھی آریوں نے اس کو مشغلہ بنا لیا اور اپنے یاسی مقاصد کے لیے اس کا عام استعمال شروع کر دیا۔ ادھر مسلمان کچھ اپنی غفلت کچھ اپنی گوناگوں پریشانیوں ں مبتلا ہونے کے باعث اس طرف عموماً توجہ نہیں دے رہے تھے، سارے برصغیر میں مولانا مرحوم گویا نہا تھے۔ جن کے ہاتھ میں اسلام کی دفاعی کمان تھی اور اکیلے ہی اس فرض کفایہ سے عہدہ برا ہو رہے تھے اور مد اللہ اس مقدس مشن میں کامیاب تھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو پیدا ہی اسی لیے کیا تھا۔

آریہ پرچارک اور عیسائی مشنری عام طور پر اسلام کے خلاف کوئی نہ کوئی کتاب یا رسالہ وقتاً فوقتاً شائع کراتے رہتے تھے جس کا انداز اکثر اشتعال انگیز اور دل خراش ہوتا، لیکن مولانا مرحوم ہر ایسی اہم کتاب رسالے پر نہایت سنجیدگی اور متانت سے تنقید لکھ ڈالتے اور وہ جواب ایسا ہوتا جو اپنوں میں ہی نہیں بلکہ یگانوں میں بھی وقعت سے دیکھا جاتا اور پسند عام کی سند حاصل کرتا۔

پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے سے قبل کے دس سال ہندوستانی مسلمانوں کے لیے بڑے پر آشوب تھے۔ مسلمان من حیث القوم اپنی سیاسی قوت کے حصول کے لیے جدوجہد میں منہمک تھے جو فیصلہ کن مراحل ں داخل ہو رہی تھی، مسلمانوں کی اس قومی مصروفیت کو شاید مسیحی مشنریوں نے غنیمت جانا اور انھوں نے سلام، قرآن اور حامل قرآن ﷺ کی ذاتِ گرامی پر تنقیدی کتابوں کا سلسلہ بھی تیز کر دیا۔ ان ہنگامہ بز حالات میں مولانا مرحوم تھے کہ ان کو تبلیغ کی دھن تھی۔ آپ نے فوراً دفاعی کمان سنبھالی، قلم ہاتھ میں یا اور ہر معترضانہ کتاب کا احسن طریقہ سے ترکی بہ ترکی جواب لکھ کر شائع کرا دیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اسلام اور مسیحیت'' اور ''جوابات نصاریٰ'' دو کتابیں اسی دور کی یادگار ہیں۔ جن میں مسیحی مبلغین صاحبان کی تقریباً نصف درجن کتابوں کا جواب دیا گیا ہے۔

اوپر کی سطور میں مسلمانوں کی جس قومی جدوجہد کی طرف اشارہ کیا گیا ہے وہ بالآخر اپنی حکومت پاکستان کے بن جانے پر منتج ہوئی۔ اس کے بعد ساری قوم قدرتاً نوزائیدہ مملکت کی تعمیر اور اس کے استحکام میں لگ گئی کہ یہ بات سب سے زیادہ مقدم ہے۔ اس سے مسیحی دوستوں نے پھر فائدہ اٹھانے کی کوشش کی۔ وہ دور دراز کے ناخواندہ علاقوں میں ایسے لٹریچر کی اشاعت کر رہے ہیں جس میں اسلام پر وہی پرانے اعتراضات کا سلسلہ شروع کر دیا گیا ہے، تاکہ تعلیمات اسلام بلکہ اسلام کے بنیادی عقائد میں شک پیدا کر کے سیاسی مقاصد کی غرض سے مسیحیت کو پھیلایا جا سکے۔

پاکستان جمہوری ملک ہے جس میں ہر شہری کو پوری ثقافتی اور مذہبی آزادی حاصل ہے اور بحمد اللہ مسلمان حکومت ہونے کی وجہ سے حکومت پاکستان کا رویہ اقلیتوں سے حد درجہ رواداراںہ ہے۔ نظر بریں اقلیتوں کو بھی چاہئے کہ وہ اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں۔ ان کو مسلمانوں کے فیاضانہ سلوک کا یہ مطلب نہیں لینا چاہیے کہ وہ مسلمان عوام میں اپنے مذہب کی تبلیغ شروع کر دیں اور عقائد میں شک پیدا کرنے والے پمفلٹ پھیلائیں۔

خیر یہ سوچنا تو ان کا کام ہے۔ مسلمانوں کے لیے مناسب ہے کہ ایسی صورتحال سے باخبر رہیں اور اس کے تدارک کے مناسب طریقے اختیار کرنے میں کوتاہی نہ کریں لیکن اس وقت صورتحال یہ ہے کہ مخالف اسلام لٹریچر تو پھیل رہا ہے لیکن اس کا توڑ مہیا کرنے کی طرف سے مسلمان غافل ہو رہے ہیں۔

ایسے حالات میں جمعیت اہل حدیث لاہور نے ضروری سمجھا ہے کہ بجائے نیا کچھ لکھنے کے حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب مرحوم کی اس سلسلہ کی کتابیں شائع کر دی جائیں جو بہمہ وجوہ مناسب اور مفید ہیں۔ جمعیت اہل حدیث لاہور اس سے قبل مولانا ممدوح کے متعدد رسالے ''اہل حدیث کا مذہب' اسلام اور اہل حدیث'' وغیرہ شائع کر چکی ہے۔ جن سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے بندوں کو بہت فائدہ ہوا۔ فللہ الحمد

سردست مولانا کی ایسی کتاب شائع کی جا رہی ہے جو مولانا کی اس سلسلے میں محبوب ترین تصنیف تھی۔ امید ہے جس غرض سے اسے طبع کیا جا رہا ہے وہ ان شاء اللہ اس سے پوری ہوگی۔ اللہ کرے یہ آرزو بر آئے اور اخلاص فی العمل کی توفیق رحمت اور شرف قبول حاصل ہو۔ انہ قریب مجیب

تحریر

(مولانا) محمد عطاء اللہ حنیف، امیر جمعیت اہل حدیث لاہور

منسوب ناظم اعلیٰ جمعیت اہل حدیث لاہور

(رمضان: ۱۳۷۹ھ/ مارچ ۱۹۶۰ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

از: مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ

پچھلے چند سالوں سے دیوبندی حلقوں میں مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم بلاوجہ باعث نزاع و شقاق بنا ہوا ہے۔ ایک فریق اس پر بضد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اب بھی بقید حیات دنیویہ ہیں۔ دوسری جماعت کا کہنا یہ ہے کہ ایسا سمجھنا نصوصِ صریحہ قرآن وحدیث اور اہل سنت کے مسلمات کے خلاف ہے۔

اس افسوس ناک خلفشار کی ابتدا ایک تقریر سے ہوئی جو ایک جید دیوبندی عالم، صاحب علم وعرفان مولانا سید عنایت اللہ شاہ صاحب بخاری دام مجدہ نے حنفیہ کرام ملتان کے ایک جلسہ میں فرمائی جس پر ان کے رفقائے مذہب نے نہ صرف کہ اس وقت ہی ہنگامہ بپا کر دیا بلکہ بعد میں بھی فتویٰ بازی اور مضامین سازی کی مہم چلا دی۔ حتیٰ کہ خود مدرسہ دیوبند اور اس کے رسالہ ''دار العلوم'' نے اس میں کافی دلچسپی لی۔

جیسا کہ ابھی معلوم ہوگا یہ مضامین عموماً ''دلائل'' کی بجائے جذبات پر مبنی تھے۔ اس لیے اونچے نام کی وجہ سے محسوس کیا جا رہا تھا کہ ان ''تازہ ارشادات'' دیوبند کا علمی جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ چنانچہ عاجز نے حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب مدظلہ کی خدمت میں یہ درخواست گزاری کی۔ حضرت نے بے حد مصروفیات کے باوجود چند دنوں میں ایک بیش قیمت علمی و تحقیقی مقالہ تیار فرما دیا۔ جسے ہم نے اپنے ماہنامہ ''رحیق'' جو ان دنوں جاری تھا...... کی تین اشاعتوں ...... مارچ تا مئی ۱۹۵۸ء ...... میں شائع کر دیا تھا۔

اس مقالہ کا اہل علم وفضل نے گرم جوشی سے استقبال کیا مگر خواصان دیوبند میں اس سے خاصی ہلچل پیدا ہوئی جو قدرتی تھی۔ چنانچہ ایک صاحب نے مدیر ''تجلی'' دیوبند کو جوش بھرا خط لکھا جو رسالہ ''تجلی'' بابت جولائی واگست ۱۹۵۸ء میں چھپا جس کا جواب باصواب دیتے ہوئے مدیر ''تجلی'' کو کئی حقائق کا انکشاف کرنا پڑا۔

اس کے بعد ایک تحقیق پسند دوست کے دوسری نوعیت کے چند شبہات کے حل میں مولانا موصوف نے پھر ایک تفصیلی مضمون رقم فرمایا جو ہفت روزہ ''الاعتصام'' لاہور (۳۰-جنوری ۱۹۵۹ء) میں شائع ہوا۔

متوسلین دیوبند اس باہمی نزاع پر کافی طبع آزمائی فرما چکے ہیں مگر معلوم ہوتا ہے ابھی جھگڑا چل رہا ہے۔ چنانچہ چند ہفتے ہوتے ہیں کہ اعیان واعوان فریقین اس مسئلہ پر مناظرہ کا شوق فرمانے کے لیے لاہور میں جمع ہوئے اور کسی منتج کارروائی اور فیصلہ پر پہنچے بغیر منتشر ہو گئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علم دوست احباب کی مدت سے خواہش تھی کہ ''رحیق'' کے محققانہ اور جامع مقالہ کو الگ سے شائع ہونا چاہیے۔ بحمد للہ مولوی محمد حنیف صاحب قصوری خطیب جامع (مسجد) اہل حدیث قصور اور کار پردازان جمعیۃ اہل حدیث قصور کی ہمت سے ان کی یہ آرزو بر آئی اور اب نہ صرف وہی بلکہ اس سے قوی تعلق رکھنے والے ''الاعتصام'' اور ''تجلی'' کے مذکورہ مضامین کو بھی ...... دونوں کے بہت بہت شکریے کے ساتھ ...... الادلة القوية على ان حياة النبى ﷺ فى قبره ليست بدنيوية کے نام سے یکجا شائع کیا جا رہا ہے۔

جملہ اہل توحید کو احبابِ قصور کا ممنون ہونا چاہیے کہ ان کی تحریک و مساعی حسنہ سے یہ نافع ترین مقالات مستقل صورت میں اشاعت پذیر ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ ان کے نیک ارادوں میں مزید برکت عنایت فرمائے۔ آمین

((و صلى الله على سيدنا محمد و اله و اصحابه و سلم .))

محمد عطاء اللہ حنیف

مدیر المکتبۃ السلفیہ لاہور

صفر ۱۳۸۰ھ (۱۹۶۰ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرحوم دوست کی یاد میں

مرعاۃ المفاتیح

از: مولانا عبید اللہ مبارک پوری رحمہ اللہ

حامداً و مصلیاً و مسلما .

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب (م: ۱۱۷۶ھ) نے حجۃ اللہ البالغہ کے ساتویں مبحث میں قرآن وحدیث کے فہم، ان سے استدلال اور ان پر عمل کے لحاظ سے دو مستقل مکتب فکر قرار دیے ہیں۔ 1 اہل حدیث اور 2 اہل الرائے۔ ایک میں ائمہ ثلاثہ کے ساتھ تیسری صدی ہجری کے مصنفین صحاح ستہ وغیرہم فقہائے محدثین کو مجتہدین امت کی حیثیت سے ذکر کیا ہے۔ دوسرے مدرسۂ فکر کے سرخیل حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ، حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور ان کے اصحاب کو قرار دیا ہے۔ پھر دونوں کے اصولِ استدلال وطریقۂ استنباط وتخریج میں موازنہ فرمایا ہے۔ اور اس کتاب میں احادیث کی فقہی تشریح کے علاوہ موطا امام مالک کی جدید ترتیب وتبویب مع ترجمہ شرح -مسوی ومصفی- میں بھی اول الذکر جماعت کا طریقہ عموماً اختیار کرکے حریت فکر ووسعت نظر کی طرح ڈال دی۔ تاکہ امت مسلمہ، سلف کے منہاج اول پر گامزن ہوکر اختلافِ فکر ونظر کے باوجود عملاً متحد رہ سکے۔

تصنیف وتالیف کے ساتھ شاہ صاحب نے کتب صحاح کو بطریق اہل الحدیث پڑھنے پڑھانے کو بھی رواج دیا کیونکہ ان کتابوں کا موضوع تصنیف، رسول اللہ ﷺ کی پوری سیرت کا اس طرح جمع کردینا ہے جس سے انسانی زندگی کے ہر شعبہ کو رہنمائی مل سکے۔ پھر ان کا سب سے ایک بڑا وصف یہ ہے کہ یہ وسیع النظری کی حامل ہیں۔ ان کے جمع وتدوین احادیث اور تبویب واستدلال میں محدودیت نہیں۔ وہ ہر اس حدیث واثر کو اپنی کتابوں میں لاتے ہیں جو آنحضرت ﷺ اور سلف صالح سے مروی ہو۔ کسی شخص یا فرقہ کی دلیل بنتی ہے یا بگڑتی، اس سے ان کو بذاتہ غرض نہیں ہوتی۔ وہ ان مرویات کے ثبوت واحتجاج سے آزادانہ بحث ونظر سے کام لیتے ہیں، جس سے دماغ میں تعمیری تنقید کی صلاحیت بھی پیدا ہوتی ہے۔ شاید یہی وجہ ہو کہ مسلمان فرقوں میں وحدت فکر وعمل پیدا کرنے کے لیے شاہ صاحب نے فقہائے محدثین کی اس روش کو بنیاد کار اصلاح بنایا اور اس کو اپنی بعض تالیفات کا موضوع بنانا پسند کیا۔ غالباً آپ نے محسوس فرمایا ہوگا کہ دسویں صدی ہجری کے بعد سے دنیائے اسلام میں عام طور پر جمودی اور محدودی فقہ کا دور دورہ رہا ہے۔ اور یا پھر خشک بلکہ الحادی تصوف۔ مدارس میں حدیث کے علوم اگر تھے تو فقہ کے تابع ہوکر رہ گئے تھے۔ روایات کا کام صرف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہی تھا کہ بس رطب و یابس سے محافل میں رنگینی پیدا کرلی جائے یا اپنے اپنے مذہب یا مشرب کے لیے بلالحاظ ثابت وغیر ثابت، ان سے اینٹ اور گارے کا کام لیا جائے۔

فقہائے محدثین کے مقاصد کو بروئے کار لانے کے لیے حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ نے فقہی اعتبار سے عہد محدثین کو زندہ کرنے کی تحریک شروع کی۔ جد امجد کے اس پودے کی پوتے مولانا محمد اسماعیل شہید رحمہ اللہ ۱۲۴۶ھ نے آبیاری کی۔ بعدہ ان کے فیض یافتگان کے ایک محقق طبقہ کے ہاں یہ درخت بارآور ہوا۔ یعنی حضرت شاہ محمد اسحاق صاحب (۱۲۶۲ھ) کے تلمیذ خاص حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ (۱۳۲۰ھ) اور مولانا شاہ محمد یعقوب صاحب رحمہ اللہ (۱۲۸۲) 'نواسہ شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ' کے ممتاز مجاز شاگرد مولانا نواب سید ابوالطیب محمد صدیق حسن خاں رحمہ اللہ (۱۳۰۷ھ) کہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے اس مقدس تحریک کو تدریسا پھیلایا اور نواب صاحب قدس اللہ روحہ نے تحریر و تالیف اور دولت کثیرہ کے ذریعہ علوم قرآن وحدیث کو اکنافِ عالم تک پہنچایا۔

﴿مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ○ تُؤْتِيْٓ أُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا﴾

☆......☆......☆

نواب صاحب نے اصولاً شاہ صاحب کے فقہی نقطۂ نظر کی بنیاد پر ۱۲۷۸ھ میں بلوغ المرام کی فارسی شرح "مسک الختام" ۱۲۶۴ھ میں تجرید صحیح بخاری للشرجی رحمہ اللہ کی شرح "عون الباری" ۱۲۹۹ھ میں تلخیص صحیح مسلم للمنذری رحمہ اللہ کی شرح "السراج الوہاج" تالیف فرمائیں۔ علاوہ ازیں اصحاب تحقیق کے لیے اگر ایک طرف ہزاروں کے صرفہ سے ۱۲۹۷ھ میں نیل الاوطار، ۱۳۰۰ھ میں پچاس ہزار روپے خرچ کرکے فتح الباری شرح صحیح البخاری بولاق مصر سے شائع کرائیں تو دوسری طرف صحاح ستہ بشمول موطا امام مالک کے اردو تراجم وشروح لکھوا کر شائع کرانے کا بھی اہتمام کیا تاکہ عوام براہ راست علوم سنت کے انوار سے متمتع ہوسکیں۔

محدث دہلوی کے تلامذہ سے علامہ ابوالطیب محمد شمس الحق صاحب محدث ۱۳۲۶ھ نے عون المعبود شرح سنن ابی داؤد جیسی بلند پایہ کتاب تالیف کرکے طبع کرائی۔ مولانا محمد عبدالرحمٰن صاحب مبارک پوری رحمہ اللہ (۱۳۵۲ھ) نے چار جلدوں میں تحفۃ الاحوذی شرح جامع ترمذی تحریر فرمائی۔ مولانا محمد ابوالحسن سیالکوٹی نے تیس جلدوں میں فیض الباری شرح اردو صحیح بخاری لکھی اور مولانا عبدالاول غزنوی امرتسری (۱۳۳۱ھ) بن مولانا محمد بن عارف باللہ، مولانا عبداللہ الغزنوی رحمہ اللہ (تفسیر جامع البیان کے محشی اور مصفی ومسوی طبع اول کے ناشر) نے ترجمہ وحاشیہ مشکوۃ لکھا اور طبع کرایا۔ وغیرہم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز حدیث کی متعدد جلیل الشان کتابوں کی پہلی دفعہ اشاعت کا شرف علمائے اہلحدیث ہند کے حصہ میں آیا۔ مثلاً سنن دارقطني و التلخيص الحبير وغیرہ اور یہ واقعہ ہے کہ اب تک یہی مطبوعات دنیا کے اصحاب تدریس وافتاء اور اہل تحقیق کے کام آ رہی ہیں۔ وللہ الحمد

☆......☆......☆

غرضیکہ شاہ ولی اللہ کی تحریک تجدید واحیاء سنت کو یہاں کی جماعت اہل حدیث نے علماً وعملاً سرگرمی سے جاری رکھا۔ اس آفتاب ضیاپاش سے دنیائے اسلام کے دور دراز کے گوشے روشن ہوگئے اور عالم اسلام کے متعدد اہلِ علم وتحقیق نے موجودہ دور میں بسلسلہ طباعت و اشاعت علوم حدیث علمائے حدیث ہند کے مقتداء ہونے کا اعلان واظہار فرمایا۔ چنانچہ مصر کے علامہ محمد رشید رضا مرحوم نے ان الفاظ میں علماء حدیث کو خراج تحسین ادا کیا۔

((ولولاعناية اخواننا علماء الهند بعلوم الحديث في هذاالعصر لقضى عليها بالزوال من امصارالشرق فقد ضعفت في مصروالشام والعراق والحجاز منذالقرن العاشرحتى بلغت منتهى الضعف في اوائل القرن الرابع عشر.)) ❶

ایک دوسرے مصری محقق شیخ عبدالعزیز خولی رحمہ اللہ نے لکھا:

((ولايوجدفي الشعوب الاسلامية من وفي الحديث قسطه من العناية في هذاالعصر مثل اخوانامسلمي الهند اولئك الذين وجدبينهم حفاظ للحديث ودارسون لهاعلى نحوماكانت تدارس في القرن الثالث حرية في الفهم ونظر في الاسانيدكماطبعواكثيرامن كتبهاالنفسية التي كادت تذهب بهايد الاهمال وتقضي عليهاغيرالزمان......

وان اساس تلك النهضة في البلادالهندية افذاذاجلاء تخضت بهم العصورالحديثة وانتهجوافي تحصيل العلوم نهج السلف فنبه شانهم وعلا امرهم وذاع صيتهم فكان لهاالاثرالصالح والسبق الواضح ومن اشهرهولاء الاعلام ولي الله الدهلوي صاحب التصانيف اشهرهاحجة الله البالغة والسيد صديق حسن خان ملك بهوپال صاحب التصانيف الكثيرة ومن حسناته (يعني السيد صديق حسن)طبع فتح الباري ونيل

❶ مقدمہ مفتاح کنوز السنۃ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الاوطار وتفسير الحافظ ابن كثير ...... طبعت هذه على نفقة فى المطبعة الاميرية بمصر فكانت من اهم مسائل احياء السنة ...... وفى الهند الان طائفة كبيرة تهتدى بالسنة فى كل امور الدين ولا تقلد احدا من الفقهاء ولا المتكلمين وهى طائفة المحدثين .))

ایک اور محقق، علامہ محمد منیر دمشقی رحمہ اللہ احیائے سنت کی اس تحریک کے متعلق لکھتے ہیں:

((وهى نهضة عظيمة اثرت على باقى البلاد الاسلامية فاقتدى بها غالب البلاد الاسلامية فى طبع كتب الحديث والتفسير .)) ❶

حضرت نواب سید محمد صدیق حسن رحمہ اللہ کے بارے میں یہ تاثرات ظاہر کیے۔

((كم له من ايادبيضاء فى خدمة العلم والعلماء وان جحد فضله الحاسدون وضعفاء العقول المتصنعون .)) ❷

یہ ہے مختصر روائداد علمائے اہل حدیث ہند (اب برصغیر) کے زریں کارناموں کی جو انھوں نے شاہ صاحب کی اس تحریک کے سلسلے میں سرانجام دیے۔ اگر ولی اللہی خانوادے سے منسلک سبھی علماء کرام شاہ صاحب کے طریق کو اپنا لیتے تو ہمارے ہاں کی مذہبی حالت موجودہ صورت حال سے مختلف ہوتی۔

☆......☆......☆

ہوا یہ کہ آپ کے خاندان سے متوسل ایک گروہ نے اس طریقِ تدریس اور ترویج علم حدیث کو بعض مخصوص مصلحتوں کی بنا پر شاہ صاحب کے کچھ مدت بعد ترک کر دیا۔ اس گروہ کے اصحابِ تدریس و تالیف نے بلاشبہ اشاعتِ دین کی بعض قابل قدر خدمات سرانجام دیں، مگر علم حدیث کو اس کا پورا حق دینے کے لیے تیار نہ ہو سکے، انھوں نے اپنے بعض پیش رو مؤلفین و شارحین کی طرح علم حدیث کی خدمت کرتے وقت بعض خاص مقاصد سامنے رکھے۔ ان مجتہدانہ کتابوں کو شاہ صاحب کے مجوزہ طریقہ کی بجائے ''اصحاب الرأی'' کے طریق پر پڑھایا۔ ان کتابوں کو مفید حواشی سے ضرور مزین کیا گیا، لیکن بعض احادیث کی تشریح و تطبیق اور تصحیح و تضعیف میں گروہی جانبداری ملحوظ رکھی گئی۔

مختلف فیہ مقامات میں کتاب کے اندر جو کچھ ہوتا ہے، اس کی اثر آفرینی سے تقریر و تدریس میں بچانے کی کوشش ہوتی ہے اور حاشیہ میں متن کی مخالفت پائی جاتی ہے جو حدیث مدرس و محشی کو مخالف مذہب نظر آئے

❶ النموذج من الاعمال الخيرية ـ ص: ٤٦٨ .

❷ النموذج ـ ص: ٣٨٨ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کو توجیہ وتاویل کی نذر کرنے پر زور دیا جاتا ہے۔ لیکن جس کو اتفاق سے مطابقت مذہب کا شرف حاصل ہو گیا۔ اس کو تسلیم کر لیا جاتا ہے اور مقصد اس تکلف سے اکثر یہ ہوتا ہے کہ طلبائے علم حدیث میں وسعت قلب وفسحت نظر یہ پیدا ہونے نہ پائے، وہ بدستور ایک حصار میں محصور اور ایک خاص سانچے میں ڈھلے رہیں۔ تنقیدی ذوق اگر پیدا بھی ہو تو وہ تعمیری نہ ہو جارحانہ ہو۔

☆......☆......☆

بطورِ مثال مذکورہ بالا گروہ کی صف اول کے فقہائے ہند کے حواشی کتب حدیث دیکھ لیے جائیں تو اوپر کی گزارش کے مبنی بر واقعات ہونے کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ یعنی جناب مولانا احمد علی صاحب مرحوم سہارنپوری ۱۲۹۷ھ کے حواشی صحیح بخاری، جامع ترمذی اور مشکوٰۃ۔ جناب مولانا عبدالغنی صاحب مرحوم مجددی (۱۲۹۶ھ) ومولانا شیخ محمد صاحب تھانوی رحمہ اللہ کے حواشی سنن ابن ماجہ وسنن نسائی اور نواب محمد قطب الدین صاحب مرحوم دہلوی (۱۲۸۹ھ) کا اردو حاشیہ مشکوٰۃ وغیرہ۔

اور یہی طرزِ تالیف وتدریس ان حضرات کے بعد آنے والوں کا عام طور پر چلا آ رہا ہے۔ الا ماشاء اللہ

ظاہر ہے یہ صورت حال طلبائے علوم حدیث کے لیے الجھن کا باعث ہوتی ہے کہ حاشیہ متن کے مخالف سمت نظر آئے۔ اس لیے ضرورت تھی کہ ہمارے ہاں مدارس عربیہ میں متداول حدیث کی کتابوں کے تشریحی حواشی ایسے ہوں جو اس مشکل کا علاج ہوں اور خود ذہنی الجھاؤ کا سبب نہ بنیں۔ بلکہ آئمہ حدیث کے نظریات کے مؤید اور وضاحت کنندہ ہوں۔ جن میں محدثین کے غیر جانبدارانہ معیار جرح وتعدیل اور بحث وتمحیص اور شاہ صاحب رحمہ اللہ کے اصولِ فقہیات کو سامنے رکھا جائے۔ نیز بلا امتیازِ مذہب ومشرب سارے اسلاف کرام ......محدثین ہوں یا فقہاء......کا احترام ہمیشہ ملحوظ رہے۔

☆......☆......☆

یہ کام علمائے حدیث (متحدہ ہند) کے کرنے کا تھا، جس کی طرف قدرے توجہ بھی کی گئی۔ چنانچہ علامہ شیخ حسین بن محسن یمانی بھوپالی رحمہ اللہ (۱۳۲۷ھ) کے ایک فاضل شاگرد مولانا محمد بن نورالدین ہزاروی کے حواشی سنن ابن ماجہ (مؤلفہ ۱۳۱۲ھ) اور سنن ابی داوٗد مؤلفہ (۱۳۱۸ھ) اصح المطابع لکھنؤ سے اور محدث دہلوی رحمہ اللہ کے دو قابل شاگرد و مولانا ابو عبدالرحمٰن محمد پنجابی رحمہ اللہ (۱۳۱۵ھ) اور مولانا ابو یحییٰ محمد شاہجہان پوری (۱۳۳۸ھ) کے قلم سے سنن نسائی کا حاشیہ مطبع انصاری دہلی سے (۱۳۱۵ھ) میں شائع ہوئے۔ اسی ذیل میں تنقیح الرواۃ حاشیہ مشکوٰۃ مؤلفہ مولانا سید احمد حسن دہلوی (۱۳۳۸ھ) تلمیذ حضرت شیخ الکل میاں صاحب دہلوی رحمہ اللہ کا نام بھی لیا جا سکتا ہے، لیکن بعد میں بعض ناگزیر حوادث سے جماعت اہلحدیث کو دوچار ہونا پڑا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن کے ذکر کا یہ موقع نہیں۔ اور اس سلسلہ پر فترت طاری ہوگئی اور جاری نہ رہ سکا۔ تاہم اس کا احساس افراد کو ہمیشہ رہا کیا۔

☆......☆......☆

اس درازسی لذیذ حکایت سے مقصود ان گفتگوؤں اور تجویزوں کا پس منظر بیان کرنا ہے جو عاجز راقم اور اس کے دوست مولانا حافظ محمد زکریا صاحب مرحوم ومغفور کے درمیان اس موضوع پر گھنٹوں رہا کرتی تھیں۔
جہاں تک یاد پڑتا ہے موصوف سے عاجز کی ملاقات دوسری عالمگیر جنگ کے زمانے میں ہوئی جبکہ راقم فیروز پور (مشرقی پنجاب) میں بسلسلہ تدریس وخطابت وغیرہ قیام پذیر تھا۔ پھر ملاقات اکثر رہتی تھی۔ ہم ذوقی، ملاقات بغیر چین نہ لینے دیتی تھی۔ دھن یہ تھی کہ اپنے اکابر کے کارنامہ ہائے اشاعت علوم حدیث کا کسی طرح پھر سے احیاء عمل میں لایا جائے۔

☆......☆......☆

لائل پور (پنجاب) سے تیس میل دور جنوب مغربی گوشہ میں جھوک دادوطورنامی ایک گاؤں میں ستر (۷۰) برس کی عمر کے ایک درویش صفت، متوسط قسم کے زمیندار، اہل علم وصاحب دل بزرگ مولانا محمد باقر صاحب متوطن ہیں۔ تلمیذ استاد پنجاب مولانا حافظ عبدالمنان صاحب محدث دہلوی وزیرآبادی (۱۳۳۴ھ) اور فیض یافتہ حضرت مولانا عبدالجبار صاحب غزنوی (۱۳۳۲ھ) علیہما الرحمۃ والغفران...... حافظ محمد زکریا صاحب موصوف آپ ہی کے بڑے لڑکے تھے۔ اسی گاؤں میں غالباً (۱۳۳۲ھ) کی پیدائش ہوگی۔ گھر پر قرآن پاک حفظ کیا اور اردو سے واقفیت بہم پہنچائی۔ پھر ضلع شیخوپورہ کے ایک موضع میں ابتدائی درسیات پڑھیں، کچھ مدت مدرسہ تقویۃ الاسلام مسجد غزنویہ امرتسر میں رہے۔ پھر گوجرانوالہ جاکر حضرت الاستاذ الامام مولانا حافظ محمد صاحب مدظلہ العالی اور جناب مولانا محمد اسماعیل صاحب دام مجدہ سے صحاح ستہ وغیرہا کی تکمیل کر کے سند فراغت حاصل کی اور وہیں خوش نویسی سیکھ لی۔
چونکہ طالب علمی ہی میں تحریر وتالیف اور طباعت واشاعت کی طرف میلان تھا...... اور ان کے اپنے تعلقات کا زیادہ سبب یہی امر ہوا کہ یہاں بھی بدو شعور سے کچھ ایسا ہی جنون تھا...... تسکین ذوق کے لیے اپنے گاؤں میں "مکتبہ عتیقیہ" بنالیا۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے چند رسالوں اور حافظ ابن القیم رحمہ اللہ کی کتاب الوابل الصیب کے (احقر کے ایماء پر) ترجمے کر کے شائع کیے۔ افادات ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور ذکر الٰہی...... اس کے بعد (راقم کے اشارے سے) ہادی شرح اردو زرادی لکھی اور طبع کی...... نیز احقر سے "امام شوکانی رحمہ اللہ" پر ایک مختصر مقالہ لکھوا کر ۱۳۶۴ھ میں کتابی صورت میں طبع کیا۔ ان کے سوا عصمۃ الانبیاء (امام رازی رحمہ اللہ) کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ اور ابواب الصرف (مولانا حافظ محمد لکھوی رحمہ اللہ) کی شرح بھی تالیف کیں جو ابھی تک غیر مطبوعہ ہیں۔

علاوہ ازیں اپنے والدِ محترم کے قائم کردہ مدرسہ خادم القرآن والحدیث جھوک دادو کے لیے ایک علمی کتاب خانہ (لائبریری) کی بنیاد رکھ دی جس میں تھوڑے عرصہ میں تفسیر حدیث، رجال، تاریخ اور ادب کا قابل قدر ذخیرہ جمع کر لیا۔

مگر افسوس کہ لانبے قد، منحنی اور لاغر جسم کا کم گو اور علم و ذوقِ سلیم سے بہرہ ور یہ نوجوان معدہ کا دائم المریض تھا۔ بیماری بتدریج بڑھتی گئی جو جان لیوا ثابت ہوئی۔ بالآخر شوال ۱۳۶۸ھ (اگست ۱۹۴۹ء) کو جانِ ناتواں آفرین کے سپرد کر دی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

☆......☆......☆

انقلاب ۱۳۶۶ھ (۱۹۴۷ء) میں راقم الحروف فیروز پور سے پاکستان چلا آیا۔ موصوف سے ملاقات ہونا قدرتی تھی۔ محسوس کیا گیا کہ شاید خوابوں کی تعبیر کا وقت آ گیا ہو۔ وہی مشورے، تجویزیں اور منصوبے طے پایا کہ کتب حدیث اور ان کے متعلقات کے تحشیہ و طباعت کی داغ بیل ڈال کر اپنے بزرگوں کے مشن کو زندہ کیا جائے اور مشکوٰۃ سے اس کا آغاز ہو جس کے لیے انھوں نے راقم سے کہا۔ اِدھر سے نااہلی کا عذر ہوا اور مولانا عبیداللہ صاحب رحمانی مبارک پوری دامت برکاتہم کا اسم گرامی تجویز کیا گیا۔ موصوف نے اتفاق کیا پھر وہ ایک طرف مولانا رحمانی سے خط و کتابت اور بزرگان و احباب سے مشوروں میں لگ گئے تو دوسری طرف اپنی مقامی جماعت اہلحدیث سے فراہمی اخراجات کے لیے مستقل انتظامات کی کوشش شروع کر دی اور ارا کینِ مدرسہ خادم القرآن والحدیث کو اس وقیع و جلیل کام پر آمادہ کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ فللّٰہ الحمد

مولانا رحمانی نے خندہ پیشانی سے ہماری درخواست منظور فرمائی مگر تکمیل تحشیہ کا اندازہ چار سال کا بتایا۔ چنانچہ ابتدائی مراحل طے ہو کر ۱۳۶۷ھ (۱۹۴۸ء) میں کام شروع کر دیا۔

☆......☆......☆

اس وقت تک راقم مخدومی وسیدی مولانا محمد داؤد صاحب غزنوی مدظلہ العالی کے ارشاد پر دار العلوم تقویۃ الاسلام کی خدمت کے لیے لاہور آ چکا تھا۔ مولانا حافظ محمد زکریا صاحب کتابوں کی طباعت کے سلسلے میں لاہور آئے۔ چند ماہ میرے ہاں قیام رہا اور اس پر غور ہوتا رہا کہ تکمیل حاشیہ مشکوٰۃ کے انتظار میں رہنا نامناسب نہیں، کوئی دوسرا کام شروع ہونا چاہیے۔ طے پایا کہ ''مکتبہ عتیقیہ'' کو لاہور منتقل کر لیا جائے اور محدث دہلوی رحمہ اللہ کے سوانح حیات ''الحیاۃ بعد المماۃ'' کو اعلیٰ طباعت کے ساتھ دوبارہ شائع کیا جائے، چونکہ ان دنوں سنن ابی داؤد بازار میں ناپید تھی، اس لیے یہ بھی ارادہ کر لیا گیا کہ نئے تحشیہ کے ساتھ اس کو طبع کرانے کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی پوری کوشش کی جائے۔ چنانچہ موصوف کے زور دینے پر احقر نے فیض الودود تعلیق سنن ابی داؤد کے لکھنے کی ابتدا کر دی اور انھوں نے کام چلانے کے لیے قدرے مالی انتظام کر لیا۔ دریں اثناء وہ لاہور سے گھر چلے گئے۔ مرض زور پکڑ گیا۔ کچھ دنوں بعد ان کے پرملال انتقال کی خبر آ گئی اور یہ عاجز دل تھام کر رہ گیا۔

☆......☆......☆

عجیب بات ہے کہ بظاہر یہ سب منصوبے ہمارے خیالی تھے۔ یہاں سرمایہ تو کیا ہوتا حصول سرمایہ کی کوئی ٹھوس صورت بھی ہمارے سامنے نہیں تھی، صرف اللہ تعالیٰ پر اعتماد اور مرحوم کا اخلاص، لگن اور دھن تھی جس کے ثمرات یوں ظاہر ہوئے کہ حیرت انگیز طریقوں سے کام کی راہیں کھلیں اور خیالی خاکوں میں رنگ بھرنے کے اسباب باذن اللہ خود بخود پیدا ہوتے چلے گئے...... مثلاً

❀ مرحوم کے بوڑھے (مگر نوجواں کی سی ہمت رکھنے والے) باپ مولانا محمد باقر صاحب اور ان کی مخلص جماعت نے حافظ صاحب کے جاری کردہ کام کو تکمیل تک پہنچانے کا عزم کر لیا اور مولانا رحمانی کی خدمت میں طے شدہ ماہانہ وظیفہ بھیجنے کا سلسلہ اس وقت تک برابر قائم رکھا جب تک کہ ملک کی زرتبادلہ کی پالیسی اس کے آڑے نہیں آئی۔

❀ قانونی مشکلات کے باعث جب ہم لوگ کچھ نہ کر سکتے تھے تو نامساعد حالات کے باوجود کام جاری رہنے کے اللہ تعالیٰ نے ہندوستان میں اسباب پیدا کر دیے۔ چنانچہ حضرت شارح علام کے زیرنگرانی دوسری جلد کی طباعت واشاعت کے بعد اب تیسری جلد کی طباعت بھی شروع ہو چکی ہے۔

❀ حضرت شارح مد فیوضھم نے پہلی جلد ہمیں طبع کرنے کے لیے ارسال فرما دی، لیکن ہزاروں کے اخراجات، ظاہری اسباب ناگفتہ بہ چھوٹے سے گاؤں کی غریب جماعت! پھر قدم قدم پر مشکلات وموانع...... مگر اللہ پاک کی بے اندازہ کرم نوازیاں کہ اس نے ہر مشکل رفع فرمائی۔ ہر مانع دور کیا اور اپنے ایک احقر ترین بندے کو مرحوم دوست سے کیے ہوئے عملی عہد کو کسی حد تک نباہنے کی توفیق بخشی...... اور یہ سب کچھ مرحوم ہی کے اخلاص کے ثمرات ہیں۔ ﴿فان اللہ لا یضیع اجر المحسنین﴾

❀ مرحوم کے انتقال سے مکتبہ عتیقیہ کو لاہور لانے کی تجویز تو درمیان میں رہ گئی مگر راقم نے فیروزپور کے اپنے المکتبۃ السلفیۃ کی نشاۃ ثانیہ کا فیصلہ کر لیا اور اگرچہ یہ فیض الودود کا سلسلہ دو پاروں سے آگے نہ بڑھ سکا مگر تھوڑی مدت نہ گزری تھی کہ کارسازِ حقیقی جل مجدہ وعز اسمہ نے غیر متوقع ایسے اسباب مہیا فرما دیے کہ المکتبۃ السلفیۃ کے زیر اہتمام تین چار سال کے قلیل عرصہ میں التعلیقات السلفیہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علی سنن النسائی جیسی ضخیم کتاب کی تالیف و تصحیح اور کتابت و مراحل کے سارے کاروبار سرانجام پاگئے۔ و هذا من فضل ربی لیبلونی ءأشکر ام اکفر .

☆......☆......☆

کم و بیش ایک سال کے بعد معلوم ہوا کہ مولانا رحمانی کے اشہبِ قلم نے حاشیہ کی بجائے ایک عظیم و جلیل شرح کی داغ بیل ڈال دی۔ سچی بات یہ ہے کہ ہم لوگ اس کے لیے سر دست تیار نہ تھے، لیکن اللہ تعالیٰ جو کام کرنا چاہے وہ تو ہو کر رہتا ہے اور یوں بھی مشکوٰۃ کی ایک مبسوط شرح کی ضرورت کس سے مخفی ہے؟ بلاشبہ مصنف کے شیخ علامہ حسین بن محمد طیبی رحمہ اللہ (۷۴۳ھ) کی شرح ''الکاشف عن حقائق السنن'' بہترین تسلیم کی گئی ہے، مگر وہ طباعت سے اب تک محروم ہے۔ اس کے بعد مولانا علی بن سلطان محمد قاری رحمہ اللہ (۱۰۱۴ھ) کی شرح ''مرقاۃ'' اور مولانا شیخ عبدالحق دہلوی رحمہ اللہ (۱۰۵۲ھ) کی شرح ''لمعات'' کے درجے ہیں۔ مگر ثانی الذکر تاحال غیر مطبوع ہے اور اول الذکر آج سے تقریباً پون صدی قبل پانچ ضخیم جلدوں میں مصر سے شائع ہوئی تھی مگر اب مدت سے نایاب ہے۔

یہ دونوں شرحیں ایضاح مطالب وغیرہ سے متعلقہ مواد جمع کرنے کے اعتبار سے بہت خوب ہیں۔ تاہم فقہیات میں ایک خاص مکتب فکر کی نمائندگی کو ان میں بالالتزام ملحوظ رکھا گیا ہے۔ پھر تخریج و تنقید احادیث کے اعتبار سے بھی بالکلیہ تشنہ ہیں۔ حالانکہ مشکوٰۃ کی شرح بالخصوص فصل ثالث میں اس کی شدید ضرورت ہوتی ہے۔ نظر بریں راقم اور محترم مولانا محمد باقر صاحب مدظلہ العالی نے مولانا رحمانی کے اس ارادے کا بڑی مسرت سے خیر مقدم کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بڑے خلاء کے پر کرنے کا سامان مہیا فرما دیا ہے۔

الحمدللہ علی احسانہ کہ مرعاۃ المفاتیح اپنے ممتاز اوصاف و خصائص کی وجہ سے مشکوٰۃ کی بے نظیر اور غیر مسبوق شرح تیار ہوگئی ہے جو قدیم شروح کے مندرجات کی حاوی اور ''بفحوائے کم ترك الاول للآخر تحقیق'' میں دسویں گیارہویں صدی ہجری کا زمانہ یاد دلانے والی ہے۔ یہ شرح ان شاء اللہ نہ صرف کہ مرقاۃ و لمعات کی اصل ضرورت کو بڑی عمدگی سے پورا کرے گی بلکہ تنقیح و تخریج احادیث میں بھی کئی کتابوں سے بے نیاز کر دے گی۔ اللہ تعالیٰ اس عظیم کام کو تکمیل تک پہنچائے اور حسن قبول اور افادۂ عامہ کی نعمت سے بہرہ ور فرمائے۔

☆......☆......☆

مرحوم دوست مولانا حافظ محمد زکریا رحمہ اللہ اور راقم سطور نے جس خاص مقصد کے پیش نظر تحشیہ و طباعت مشکوٰۃ کی ضرورت محسوس کی تھی۔ وہ اب بھی باقی ہے۔ اللہ پاک ہی بہتر جانتا ہے کہ اس کی توفیق کس کو اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کب ملتی ہے۔ جس شرح نما حاشیہ مشکوۃ، تنقیح الرواۃ فی تخریج احادیث مشکوۃ...... کا ذکر اوپر گزرا ہے۔ اس کا نصف اول طبع ہو کر مدت سے شائع وذائع ہے۔ نصف ثانی کا مسودہ مدت دراز کے بعد اب مہیا ہو سکا ہے۔ مگر نظر ثانی کا سخت محتاج بلکہ آخری کچھ حصہ کرم خوردہ ہونے کی وجہ سے دوبارہ لکھنے کے قابل۔ المکتبة السلفية کی خواہش ہے کہ اس کو جلد از جلد شائع کر دینا چاہیے۔

ایک ضرورت مترجم مشکوۃ کی بھی مدت سے محسوس کی جا رہی ہے جو مستند ترجمہ کے ساتھ قدیم وجدید کے تقاضوں کو سموئے ہوئے ہو۔ احقر راقم کی تجویز و درخواست پر حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب مدظلہ خطیب جامع اہل حدیث گوجرانوالہ نے تقریباً نصف اول تک کام تیار کر لیا ہے۔ یہ مترجم مشکوۃ ان شاء اللہ اپنی نظیر آپ ہوگی لیکن ان دونوں کتابوں کے طبع کرنے کے لیے کافی سرمایہ درکار ہے۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق شاملِ حال ہو تو جماعت اہلحدیث میں بہت سے متمول ومخیّر اصحاب احساس وذوق موجود ہیں جن کی توجہ سے یہ مرحلہ آسانی سے سر ہو سکتا ہے پھر جب کہ یہ کام ہم خرما وہم ثواب کا مصداق بھی ہے۔

واضح رہے کہ حدیث وآثار کی روشنی میں قرآن پاک کی تفسیر اور خالص علوم حدیث کی تبلیغ واشاعت، جماعت اہل حدیث کا امتیازی فریضہ ہے جس سے ماضی قریب کے ہمارے اسلاف بڑی خوبی سے عہدہ برا ہوتے رہے۔ یہ دور اور بھی نازک تر ہے۔ حدیث پاک کے منکرین ومخالفین اور تاویل وتوجیہہ کی پگڈنڈیوں پر جانے والوں کے حملوں کی مدافعت اب پھر بہت ضروری ہوگئی ہے جس وسیع پیمانے پر مخالف طاقتیں سرگرم پروپیگنڈہ ہیں۔ اہل حدیث کا کام ان کے مقابلے میں سست ہے، کیا اس پر فوری طور پر غور فرمایا جائے گا؟

"المکتبة السلفية" کے عزائم اور لائحہ عمل کا اجمالی اندازہ سطور بالا سے کیا جا سکتا ہے جس کی ابتدا جماعت ومسلک کے دو حقیر اور گمنام خادموں کے تخیلات سے ہوئی تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ کی توفیق اور جماعت کے گنے چنے بزرگان واحباب کی توجہ وسرپرستی سے المکتبة السلفیہ نو دس برس کی قلیل مدت میں جماعتی انداز پر قرآن وحدیث کی وقیع اشاعتی خدمات دینے کے قابل ہو گیا ہے۔ فالحمدلله وحده

المکتبة السلفية کا معیارِ طباعت، محنت، حسن کارکردگی اور دیانتِ معاملہ اس کے اطمینان بخش رفتارِ کار کے شاہد عدل ہیں۔ المکتبة السلفية کا اوّلین مقصد صحاح ستہ کے متون مع تعلیقات کا شائع کرنا ہے۔ اس کے بعد مسلک فقہ الحدیث سے متعلقہ عربی واردو کتابوں کی نشر وتوزیع۔

علاوہ ازیں ایک بڑا کام مکتبہ کے سامنے اردو میں محدثین کرام رحمہم اللہ کی کئی سوسالہ تاریخ کی جمع وتدوین بھی ہے جس کی ایک ضخیم جلد کا مواد تیار بھی ہو گیا ہے۔ رہا یہ کہ ہم اپنے ارادوں میں کامیاب ہو کر کب اور کیسے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نصب العین تک پہنچیں گے؟ یہ سب کچھ اللہ سبحانہ کے اختیار میں ہے۔

((فان الامور کلھا بیدہ تعالیٰ ، ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ ان اللہ بالغ امرہ قد جعل اللہ لکل شیء قدراً۔فالحمدللہ اولاً واخراً ظاھراً وباطناً وصلی اللہ علی سیدنا محمد والہ واصحابہ اجمعین .))

خادم الحدیث واہلہ

احقر ابو الطیب محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی کان اللہ لہ

المکتبۃ السّلفیہ شیش محل روڈ لاہور

(ذوالحجہ ۔۱۳۸۰ھ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استقامت

از: قاضی محمد سلیمان منصور پوری رحمہ اللہ

وصلى الله علٰى سيدنا محمد واله واصحابه وسلم تسليمًا كثيرًا .

مولانا قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری متوفی ۱۳۴۹ھ رحمہ اللہ کی ذات گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ اس بات کے علاوہ کہ آپ مشرقی پنجاب کی سابق ریاست پٹیالہ میں مدتوں سیشن جج کے عہدہ جلیلہ پر فائز رہے تھے۔ رحمۃ للعالمین جیسی بلند پایہ محققانہ کتاب کے باعث آپ کو اللہ تعالیٰ نے دوامی شہرت سے سرفراز فرمایا ہے۔

حضرت قاضی صاحب مرحوم ومغفور کو اسلام کی تبلیغ واشاعت سے والہانہ شغف تھا، اسلام کی برتری کے ثبوت اور اس پر ہر قسم کے وارد کیے جانے والے شبہات کے جواب کے سلسلہ میں حسب ضرورت تھوڑا یا بہت عموماً لکھتے رہتے تھے جو مدلل، ٹھوس اور سنجیدہ ہوتا تھا پھر اس میں اخلاص کی بدولت تاثیر اور برکت ہوتی تھی۔

حضرت قاضی صاحب موصوف نے ۱۹۰۶ء میں ایک تبلیغی خط لکھا تھا جس کو اس کتاب کا پس منظر بتاتے ہوئے بعد میں متعدد مرتبہ ''استقامت'' کے نام سے شائع بھی فرمایا تھا اور بہت مفید ثابت ہوا تھا۔

پاکستان میں مسیحی حضرات اپنا لٹریچر دھڑا دھڑ شائع کر رہے ہیں اور مسلمانوں خصوصاً جدید تعلیم یافتہ نوجوانوں میں...... جو مذہب اسلام سے عام طور پر واقف نہیں ہوتے...... اس کو پھیلا رہے ہیں۔

یہ لٹریچر اسلام، قرآن اور حامل قرآن صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسی کتابوں اور اعتراضات پر مشتمل ہے۔ جن کے جواب علمائے اسلام اس وقت دے کر فارغ ہو چکے تھے۔ جب برصغیر میں پہلی دفعہ مسیحی مشنری آئے اور انھوں نے یہاں سیاسی اغراض کے تحت تبلیغ عیسائیت کی مہم چلائی اور صرف علمائے کرام رضی اللہ عنہم کی مساعی کی بدولت وہ بری طرح ناکام ہوئے تھے۔ ہماری دانست میں اب بھی سیاسی مقاصد ہی کو بروئے کار لانے کے لیے اسلام میں شبہات پیدا کرنے والی کتابوں اور رسالوں کی سرگرمی سے اشاعت شروع کر دی گئی ہے۔

اعتراضات کی تکنیک وہی پرانی ہے ان ہی کو ہیر پھیر کر دہرایا جاتا ہے۔

اس صورتِ حال کے پیش نظر حضرت قاضی صاحب رحمہ اللہ کا یہ چھوٹا سا رسالہ طبع کیا جاتا ہے تاکہ ضرورت کے حلقوں میں اس کو زیادہ سے زیادہ پھیلایا جا سکے۔ ان شاء اللہ بہت کی سعید روحوں کے لیے یہ ذریعہ استقامت ثابت ہوگا۔ والله ولى الهداية والتوفيق!

ابو الطیب محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی عفا اللہ عنہ

ذوالقعدہ: ۱۳۸۰ھ/ مئی: ۱۹۶۱ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیات شیخ الاسلام ابن تیمیہ

از: ابو زہرہ رحمہ اللہ

ترجمہ: رئیس احمد جعفری رحمہ اللہ

((الحمد لله حق حمده، و صلاته و سلامه على سيد خلقه محمد رسوله و عبده و على آله و من اتبعه حق الاتباع من بعده.))

اما بعد فقد قال شيخ الاسلام ابن تيمية:

انا الفقير الى رب السموات ... انا المسكين فى مجموع حالاتى
انا الظلوم لنفسى و هى ظالمتى ... و الخير ان جاء نا من عنده يأتى
لا استطيع لنفسى جلب منفعة ... و لا عن النفس فى دفع المضرات
و ليس لى دونه مولى يدبرنى ... و لا شفيع الى رب البريات
الا باذن من الرحمن خالقنا ... رب السماء كما قد جاء فى الآيات
و لست املك شيئا دونه ابدًا ... و لا شريك انا فى بعض ذراتى
و لا ظهير له كيما اعاونه ... كما يكون لا رباب الولايات
و الفقر لى وصف ذات لازم ابدًا ... كما الغنى ابدا وصف له ذاتى
و هذه الحال حال الخلق اجمعهم ... و كلهم عنده عبد له آتى
فمن بغى مطلبا من دون خالقه ... فهو الجهول الظلوم المشرك العاتى
و الحمد لله ملأ الكون اجمعه ... ما كان منه و ما من بعده ياتى
ثم الصلوة على المختار من مضر ... خير البرية من ماض و من اتى [1]

ساتویں ہجری کے مجدد شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے ان کے زمانے کے چند فقہاء کی مخالفت جیسی کچھ بھی رہی لیکن تاریخ کے صفحات پر یہ حقیقت روشن حروف سے کندہ ہے کہ اصحاب اہلِ تقویٰ و فتویٰ کے قلوب آپ کے ساتھ اٹک کر رہ گئے تھے۔ پھر جوں جوں زمانہ گزرتا گیا حسب پیش گوئی آپ کے ایک معاصر علامہ

[1] العقود الدرية: ص ٣٧٥.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمد بن راشد الملکاوی ❶ رحمہ اللہ مخالف گمنام ہوتے گئے اور آپ کی شخصیت کی اہمیت اور دعوت کی صداقت نمایاں اور واضح ہوتی چلی گئی ❷ کوئی دشمن اگر رہا بھی تو بقول علامہ بہاء الدین سبکی رحمہ اللہ ناواقف یا بدعتی اور خودغرض شخص ❸ چنانچہ واقعہ یہ ہے کہ جس قدر شیخ الاسلام رحمہ اللہ کے تذکرہ وترجمہ سے دلچسپی کا اظہار کیا گیا ان سات صدیوں میں کسی مفسر، محدث، فقیہ اور صوفی سے نہیں کیا گیا۔

﴿يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ﴾ (المجادلة: ١١)

یہ رتبۂ بلند ملا جس کو مل گیا
ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

تیرھویں صدی ہجری تک آپ کے حالات اور دعوت کے بارے میں جن مستقل ❹ تالیفات کا علم ہو سکا وہ یہ ہیں۔ العقود الدرية (ابن عبدالباری رحمہ اللہ) الدرة اليتيمية في السيرة التيمية (حافظ ذہبی) الاعلام العلمية في مناقب الامام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ (ابوحفص البزار)، الحمية الاسلامية في الانتصار لمذهب ابن تیمیہ رحمہ اللہ (یوسف بن محمد متوفی ۷۷۶ھ) الكواكب الدرية في مناقب الامام المجتهد شیخ الاسلام ابن تیمیۃ رحمہ اللہ (شیخ مرعی بن یوسف حنبلی متوفی ۱۰۳۳ھ) القول الجلی فی ترجمۃ الشیخ تقی الدین ابن تیمیہ رحمہ اللہ الحنبلی (محمد بن احمد بخاری نابلسی حنفی متوفی ۱۲۰۰ھ)، مناقب الامام ابن تیمیۃ رحمہ اللہ (حافظ ابن القیم رحمہ اللہ)، الرد الوافر على من زعم ان من سمى ابن تيمية شيخ الاسلام، كافر، (ابن ناصر الدین رحمہ اللہ) جلاء العينين في محاكمة الاحمدين (علامہ نعمان خیر الدین حنفی ابن الآلوسی البغدادی متوفی ۱۳۱۷ھ)

''الرد الوافر نویں صدی ہجری کی تالیف ہے جس کی ضرورت یوں پیش آئی کہ ۸۳۵ھ میں حنابلہ اور اشاعرہ کے درمیان عقائد کا پھر ایک فتنہ یار لوگوں نے دمشق میں کھڑا کر دیا۔ ایک ستم ظریف حنفی فقیہ علاء الدین محمد بن محمد بن محمد عجمی بخاری رحمہ اللہ متوفی ۸۴۱ھ ❺ نے فتویٰ دے دیا کہ ''ابن تیمیہ رحمہ اللہ کو ''شیخ الاسلام'' کہنے والا شخص کافر ہے اور اس کے پیچھے نماز درست نہیں۔'' اس غالی فتویٰ کی تردید میں حافظ شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ ابن ناصر الدین دمشقی ❻ متوفی ۸۴۲ھ نے یہ نفیس کتاب لکھی، جس میں صرف

---

❶ ترجمہ کے لیے الضوء اللامع: ص ۲۹۹ ج ا ملاحظہ ہو۔ ❷ الرد الوافر ص ٤١. ❸ الرد الوافر ص ٤٦.

❹ مستقل یا تراجم کی جو کتابیں مہیا ہوسکیں ان کا ذکر مراجع میں آ گیا ہے۔

❺ علاء الدین کے حالات اور اس واقعہ کی تفصیل کے لیے دیکھیے: الضوء اللامع (حافظ سخاوی) ص ۲۹۱-۲۹٤، ج ۹، و البدر الطالع: ص ٢٦-٢٦٢، ج ٢ نیز دیکھیے: التاج المكلل: ص ٢٢٢.

❻ حالات کے لیے ملاحظہ ہو الضوء: ص ۱۰۳-۱۰۶، ج ۸، و البدر: ص ۱۹۸، ج ۲ نیز دیکھیے اتحاف النبلاء: ص ۸۱-۸۳۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک غلط فتویٰ کی تردید ہی نہیں شیخ الاسلام رحمہ اللہ کے سوانح حیات سے متعلقہ مواد بھی اس میں کافی آ گیا ہے۔ اپنے عصر کے اعلیٰ علمی حلقوں میں اس کتاب کی پسندیدگی کا اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ جن اکابر علمائے عہد نے اس پر تقریظیں لکھیں، ان میں سرفہرست حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ اور علامہ عینی حنفی رحمہ اللہ کے اسمائے گرامی نظر آتے ہیں۔ بلکہ علاء الدین بخاری نے حکومتی ایوانوں میں مصنف کتاب کے متعلق جب شکایت کی وہاں بھی ان کو بری طرح ناکامی ہوئی۔

کتاب کے شروع میں مقدمہ ہے جس میں دوسرے تاریخی اور علمی حقائق کے ساتھ شیخ الاسلام ❶ کی اصطلاح کی بھی تشریح کی گئی ہے۔ اس کے بعد پچاسی بڑے بڑے علماء، فقہاء اور مؤرخین مذاہب اربعہ سے ابن تیمیہ رحمہ اللہ پر بکثرت شیخ الاسلام رحمہ اللہ کا اطلاق نقل کیا ہے...... یہ کتاب ایک مجموعہ میں مصر سے شائع ہوگئی ہے۔

جلاء العینین دسویں صدی ہجری کے ایک شافعی فقیہ علامہ ابو العباس احمد بن محمد ابن حجر ہیتمی مصری مکی متوفی ۹۷۳ھ ❷ کے فتاویٰ میں شیخ الاسلام پر سخت لے دے کی گئی تھی، اور ان کی طرف منسوب مسائل کو

---

❶ دسویں صدی ہجری کے حافظ سخاوی لکھتے ہیں: ''شیخ الاسلام'' کا اطلاق سب نے پہلے شیخین یعنی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ پر کیا گیا۔ اس کے بعد قدماء میں اس کا زیادہ ذکر نہیں ملتا۔ تاہم بزرگانِ سلف کی ایک جماعت نے اس کے ساتھ شہرت پائی۔ پھر وہ اہلِ علم اس وصف سے متصف قرار دیے گئے جو علوم معقول و منقول کے اتھاہ سمندر ہونے کے ساتھ جن کی زندگیاں سراپا اتباع کتاب وسنت ہوتی تھیں۔ یا (صوفیاء میں) ان پر جو درجہ ولایت پر فائز سمجھے گئے۔ کبھی ایسے شخص پر اس کا اطلاق پایا گیا جس کو بچپنے سے بڑھاپے تک طویل اسلامی زندگی ملی...... مگر آٹھویں صدی ہجری میں آ کر یہ لفظ پامال سا ہوگیا کہ ہر کہ ومہ کو ''شیخ الاسلام کہا جانے لگا اور ہر قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) کے لیے عرف سا بن گیا، اگرچہ وہ علم وعمل اور پیرانہ سالی کے تجربے سے عاری ہی ہو فانا للہ و انا الیہ راجعون۔'' (الفوائد البھیہ: ص ۱۰۱)، الرد الوافر: ص ۱۰-۱۱ میں اس لفظ کی تفصیل دیتے ہوئے تابعین سے لے کر ساتویں صدی ہجری تک ایسے علماء کی ایک فہرست بھی دی ہے جن کو ''شیخ الاسلام'' کہا گیا۔ حافظ سخاوی کے بیان کردہ سب معانی کے اعتبار سے ابن تیمیہ رحمہ اللہ پر اس لقب کا انطباق اور اس کی موزونیت کا اندازہ ان کی معاصر شہادات سے بخوبی ہوسکتا ہے حتیٰ کہ آپ کے مخالف علامہ تاج کو بھی اس کی تسلیم سے چارہ نہ تھا۔ حیث نقل تسلیما عن الحافظ المزی انه لم یکتب لفظه "شیخ الاسلام الا له (یعنی اباہ التقی السبکی) و الشیخ تقی الدین ابن تیمیة و الشیخ شمس الدین بن ابی عمرو (طبقات: ص ۱۶۸، ج ۲) اور قاضی شمس الدین ابن الحریری نے کہا ان لم یکن ابن تیمیة شیخ الاسلام فمن؟ (البدایه: ص ۱۴۲، ج ۱۴)

❷ حالات کے لیے دیکھیے معجم المطبوعات: ص ۸۱، ج ۱، اتحاف النبلاء: ص ۲۲۱-۲۲۲ و قال الشیخ عبدالحق الدهلوی لا نسبة له بالشیخ ابن حجر العسقلانی الکبیر فی الحدیث ۵۱ ملخصا و کان له تعصب مع شیخ الاسلام شدید عفا الله عنه ما جناه (ابجد: ص ۸۴۴) ابنِ حجر مکی رحمہ اللہ نے جب شرح شمائل ترمذی میں شیخ الاسلام اور حافظ ابن القیم رحمہ اللہ کو برا بھلا کہا تو ان کے شاگرد مولانا علی قاری حنفی رحمہ اللہ نے پرزور الفاظ میں اس کی تردید کرتے ہوئے لکھا: انهما کانا من اکابر اهل السنة و الجماعة بل و من اولیاء هذه الامة (مرقاۃ شرح مشکوۃ: ص ۴۲۷، ج ۴) ''شیخ وتلمیذ دونوں نہ صرف اکابر اہل السنۃ والجماعۃ سے تھے بلکہ امت محمدیہ کے اولیاء سے تھے۔'' اس موقع پر مولانا ابو الکلام آزاد رحمہ اللہ کی یہ بات بھی لائق التفات ہے: ''انھوں نے (ابنِ حجر مکی نے) خود تو ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ کی مصنفات دیکھی نہ تھیں۔ اس عہد کے بعض متعصب علماء ومشائخ کی باتیں پڑھ کر اور زیادہ تر شاہی املانات دیکھ کر غلط فہمی میں پڑ گئے اور دوسروں کو مبتلا کیا۔ (تذکرہ: ص ۲۲۶)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیر بحث لایا گیا تھا۔ یہ کتاب اسی فتویٰ کا مدلل و مفصل جواب ہے جو علامہ محمود آلوسی صاحبِ تفسیر روح المعانی کے صاحبزادہ شیخ ابو البرکات نعمان بن محمود بغدادی رحمہ اللہ کی نہایت سنجیدہ، متین تالیف ہے، جس میں جناب تیمی صاحب کے ہر ہر شبہے کا حل کرتے ہوئے مسائل و مختارات شیخ الاسلام رحمہ اللہ کی تفصیلی تحقیق و تنقیح کی گئی ہے۔ ❶

تاریخ و تراجم کی جن کتابوں میں شیخ الاسلام رحمہ اللہ کے مبسوط یا مختصر حالات و واقعات سے خاص تعرض کیا گیا ہے ان میں قابلِ ذکر یہ ہیں: تاريخ الاسلام (حافظ علم الدين قاسم بن محمد البرزانى رحمہ اللہ علیہ متوفى ٧٣٨هـ)، معجم شيوخ (حافظ برزالى رحمہ اللہ علیہ)، مسالك الابصار فى الممالك و الامصار (ابنِ فضل الله) طبقات الحفاظ (ابن عبدالهادى)، تتمه المختصر (ابن الوردى)، فوات الوفيات (محمد بن شاكر الكتبى متوفى ٧٦٤هـ)، تاريخ الاسلام، معجم شيوخ كبير، اوسط، صغير، معجم مختص به محدثين، سير اعلام النبلاء، تذكرة الحفاظ (مؤلفات حافظ ذهبى رحمہ اللہ علیہ) البدايه و النهايه (حافظ ابن كثير رحمہ اللہ علیہ)، دُرَّة الاسلاك فى دولة الاتراك (ابو محمد حسن بن محمد دمشقى متوفى ٧٧٩هـ، طبقات الحنابله (برهان الدين ابراهيم بن محمد بن مفلح متوفى ٨٠٣هـ، ذيل طبقات الحنابله (حافظ ابن رجب)، الدرر الكامنة (حافظ ابن حجر رحمہ اللہ علیہ عسقلانى)، مختصر طبقات الحفاظ (حافظ سيوطى)، شذرات الذهب (ابن العماد الحنبلى) البدر الطالع (شوكانى) وغیرہ حافظ ابن القیم رحمہ اللہ کی تصانیف میں بکھرے ہوئے جستہ جستہ حالات و ملفوظات ان کے علاوہ ہیں۔

ان تذکروں کی وسعت کہیے یا دعوت ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ کی حقیقت کہ آپ کے اثرات دنیائے اسلام کے اکثر خطوں تک جلد ہی پہنچ گئے۔ جس سے آٹھویں صدی ہجری کا ہندوستان بھی فیض یاب ہوا۔ چنانچہ مولانا اکبر شاہ خان نجیب آبادی مرحوم لکھتے ہیں:

> ''ہندوستان میں کتاب و سنت کے داعی ضرور آئے جن کے مقاصد میں اشاعت حدیث کے ساتھ تنظیم بین المسلمین اور مفید سیاسی امور بھی شامل تھے۔ انہی لوگوں میں مولانا شمس الدین ابن الحریری ❷ تھے جو مصر کے حنفی قاضی اور حضرت امام ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ کی حمایت کے سبب عہدۂ

---

❶ جلاء العینین اور اس کے مصنف کے بارہ میں مزید تفصیلات کے لیے دیکھیے: التاج المکلل ص ۳۶۰-۳۶۱۔ اور غاية الامانی ص ۴۲ تا ۱۱۵ ج ۲۔ و ص ۲۴۵-۲۴۶۔ جلد اول۔

❷ ملاحظہ ہو: الدرر: ص ١٤٧، ج ١، ٣٩٠-٤٠٠، ج ٤، و البدايه: ص ١٤٢، ج ١٤.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قضاء سے معزول کر دیے گئے تھے۔ ۷۰۸ھ میں بعہد سلطان علاء الدین خلجی ہندوستان آئے اور حدیث کی چار سو کتابیں اپنے ہمراہ لائے۔ غالباً یہ سب سے قابلِ تذکرہ ذخیرۂ احادیث تھا جو ہندوستان آیا۔'' ❶

''مولانا علم الدین ❷ نبیرہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رحمہ اللہ حضرت امام ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ کے صحبت یافتہ اور سلطان محمد تغلق کو سب سے زیادہ بدعات و اوہام پرستی کے قلع قمع پر آمادہ کرنے والے شخص تھے۔'' ❸ شیخ الاسلام رحمہ اللہ کے ایک شاگرد علامہ عبدالعزیز اردبیلی بھی دمشق سے سلطان محمد تغلق کے دربار میں آئے تھے۔'' ❹

جناب خلیق احمد نظامی لکھتے ہیں:

''امام ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ کی تحریک بہت ہمہ گیر تھی، انھوں نے مسلمانوں کی سماج، دین اور سیاست کے ایک ایک گوشے کو قرآن اور سنت کی روشنی میں پرکھا تھا، اور اس کی اصلاح کی کوشش کی تھی، ان کی کتابوں منهاج السنة اور السياسة الشرعية کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے امورِ سیاسی کا نہایت بالغ نظری سے مطالعہ کیا تھا اور وہ اپنے معاصرین کے دینی شعور میں خلافت و امامت کا صحیح تصور بیدار کرنے کے لیے بے چین تھے، ان کی زندگی میں ان کی تصنیفات مصر سے چین تک پھیل گئی تھیں، ممکن نہیں کہ محمد بن تغلق جو ممالکِ اسلامی کی علمی و دینی تحریکوں سے باخبر رہتا تھا ان کتابوں سے نابلد رہا ہو۔''

''زیارتِ قبور، سماع، تصورِ ولایت، خانقھی نظام وغیرہ پر ان (امام ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ) کے خیالات مجموعۃ الرسائل میں پڑھے جا سکتے ہیں۔ محمد بن تغلق غالباً ان خیالات سے متاثر ہوا تھا، اس نے صوفیہ کے تصورِ ولایت کے خاتمہ اور خانقھی نظام کو درہم برہم کرنے کے لیے اپنے دورِ حکومت میں جو کوششیں کیں وہ امام ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ کی تحریک اور تصورات سے بہت مشابہت رکھتی ہیں۔'' ❺

بارہویں صدی ہجری کے وسط میں شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی رحمہ اللہ تحصیلِ علمِ حدیث کی خاطر مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو وہاں بقول مولانا ابو الکلام آزاد رحمہ اللہ:

❶ آئینہ حقیقت نما: ص ۴۲۹، حصہ دوم طبع کراچی۔
❷ سلیمان بن احمد ملتانی (نزهة الخواطر: ص ۵۰، ج ۲.
❸ آئینہ حقیقت نما: ص ۴۳۳۔
❹ نزهة الخواطر: ص ۶۹، ج ۲.
❺ سلاطینِ دہلی کے مذہبی رجحانات: ص ۳۳۶-۳۳۷۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ اور ابن القیم رحمہ اللہ دونوں کی کتابیں حضرت شیخ ابراہیم کورانی (متوفی ۱۱۰۱ھ والد شیخ ابو طاہر کردی استاذ حدیث شاہ صاحب) کی وسعتِ نظر و بلندیٔ مشرب کی وجہ سے ان کے مطالعہ میں رہ چکی تھیں۔'' ❶

اس مطالعہ کی جھلک شاہ صاحب کی تصانیف میں کافی نظر آتی ہے۔ ملاحظہ ہوں منہاج السنۃ (ابن تیمیہ رحمہ اللہ) اور ازالۃ الخفاء، قرۃ العینین (شاہ صاحب رحمہ اللہ) کے مباحث متعلقہ فضائل و خلافت خلفائے اربعہ رضی اللہ عنہم، خاص طور پر اس مسئلہ میں کہ خلافت صدیقی نصی ہے یا استنباطی؟ منہاج السنۃ: ص ۱۳۴-۱۴۰، ج ۱، اور قرۃ العینین: ص ۲۳۶-۲۴۶ کے اس مبحث میں دونوں کا رجحان پہلے مسلک کی طرف ہے۔ پھر حجۃ اللہ البالغہ کے مبحث سابع (ص ۱۵۹، ج اول طبع منیریہ مصر) میں تو ایک جگہ عبارتیں تک شیخ الاسلام رحمہ اللہ کے فتاویٰ (ص ۲۸۰، ج ۲) کی ہیں۔ علاوہ ازیں اس کی سب سے بڑی دلیل وہ مشہور مکتوب ہے جو شاہ صاحب رحمہ اللہ نے اپنے محقق شاگرد مخدوم ملا محمد معین سندھی حنفی رحمہ اللہ مصنف ''دراسات اللبیب'' کے سوالات کے جوابات میں لکھا جس میں شیخ الاسلام کی علمی و عملی حیثیت پر مندرجہ ذیل الفاظ میں نہایت جامع تبصرہ فرمایا:

((انا قد تحققنا من حاله انه عالم لكتاب الله و معانيه و الشرعية و حافظ لسنة رسول الله ﷺ و اثار السلف، عارف بمعانيها اللغوية و الشرعية استاذ في النحو و اللغة محرر لمذهب الحنابلة فروعه و اصوله فائق في الذكاء ذو لسان و بلاغة في الذب عن عقيدة اهل السنة لم يوثر عنه فسق و لا بدعة اللهم الا هذه الامور التي ضيق عليه لاجلها و ليس شيء منها الا و معه دليله من الكتاب و السنة و آثار السلف فمثل هذا الشيخ عزيز الوجود في العالم و من يطيق ان يلحق شأوه في تحريره و تقريره و الذين ضيقوا عليه ما بلغوا معشار ما اتاه الله و ان كان تضييقه ذلك ناشئا عن اجتهاد انتهى.)) ❷

''ہم نے (ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ) کے حالات کی خوب تحقیق کی ہے، وہ قرآن مجید کے عالم، حدیث رسول اللہ ﷺ کے حافظ، دونوں کے لغوی و شرعی معانی کے ماہر، آثار سلف کے عارف اور

---

❶ تذکرۃ: طبع اول کلکتہ، نیز دیکھیے: جلاء العینین: ص ۲۶، و غایۃ الامانی: ص ۴۳-۴۴، ج ۲۔

❷ مکتوبات شاہ ولی اللہ صاحب طبع احمدی دہلی ص ۲۷۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نحو ولغت کے استاد تھے، حنبلی مذہب کے اصولاً وفروعاً تنقیح کنندہ محقق، ذہانت میں یکتا، اہل سنت کی طرف سے دفاع کرنے میں بڑے تیز طرار اور فصیح و بلیغ (عمل میں) فسق اور (عقیدہ میں) بدعت کی ان میں کوئی بات نہ تھی۔ چند ایک مسئلوں میں خواہ مخواہ ان پر سختی کی گئی، حالانکہ ان میں کوئی مسئلہ ایسا نہیں جس میں ان کے پاس قرآن، حدیث اور آثار سلف سے دلیل نہ ہو، نیز یہ کہ سختی کرنے والے (فقہاء) کو کتنا بھی معذور سمجھ لیا جائے بہر حال علم میں شیخ کے عشرِ عشیر بھی نہ تھے۔ تقریر و تحریر میں کس کی ان تک رسائی ہو سکی تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ ایسی شخصیت نادر الوجود ہوتی ہے۔''

اس کے بعد شاہ صاحب نے مسئلہ استواء و زیارت تربت نبوی وغیرہ مسائل میں شیخ الاسلام رحمہ اللہ کے موقف کی وضاحت کی ہے۔ ❶

شاہ صاحب کے سوا بھی ہندوستانی تالیفات میں شیخ الاسلام رحمہ اللہ کا ذکر کہیں نہ کہیں ملتا ہے۔ مگر یہاں کے علمی حلقے ...... شاہ صاحب کے بعض متوسلین تک ...... عموماً آپ سے پورے طور پر متعارف نہیں تھے تا آنکہ مجددِ علوم مولانا نواب سید محمد صدیق حسن خاں قنوجی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۰۷ھ بمطابق ۱۸۸۹ء) کی تصانیف نے اشاعت پائی ...... یہ زمانہ انیسویں صدی عیسوی اور تیرھویں صدی ہجری کے اواخر کا ہے، جبکہ مصنفات حضرت نواب صاحب رحمہ اللہ کا غلغلہ (متحدہ) ہندوستان کے اس سرے سے اس سرے تک بلند تھا ...... اور وہ اہلِ علم و ذوق کی نظر سے گزریں۔ نواب صاحب نے اتحاف النبلاء (تذکرہ فقہائے محدثین رحمہم اللہ طبع ۱۲۸۸ھ بمطابق ۱۸۷۱ء) ابجد العلوم (تاریخ علوم و علماء، طبع ۱۲۹۵ھ) تقصار (تذکرہ صوفیہ صافیہ رحمہ اللہ طبع ۱۲۹۸ھ) التاج المکلل (تذکرہ علمائے محققین و اعیان ۱۲۹۹ھ) میں نئے نئے انداز سے شیخ الاسلام رحمہ اللہ کا ترجمہ تفصیل و عقیدت سے لکھا۔ مثلاً تقصار میں لکھا:

''در سلوک شانے عظیم داشت، حکایات و کرامات و روایات برکات او بیش از حصر است۔'' ❷

ان کے علاوہ اپنی تالیفات میں جگہ جگہ ادنیٰ مناسبت سے ان کا ذکر کیا بلکہ آپ کو اور حافظ ابن القیم رحمہ اللہ کو ساتویں صدی ہجری کے مجدد قرار دیا:

''مجدد مأتہ ہفتم شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ و حافظ ابن القیم رحمہ اللہ است و تجدید این دو بزرگوار کارے کرد کہ مثل آں از سلف و خلف معہود نیست، کتب و دفاتر اسلام و تواریخ و سیر از احوال

❶ جلاء العینین: ص ۲۹، ٦٤، ۲۱٤، ۳٤۷ و مکتوبات: ص ۲۷.

❷ تقصار: ص ۷٦.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایشان مشحون است۔'' ❶

نیز اس سلسلہ کی دو کتابیں جلاء العینین اور القول الجلی بھی طبع کرا دیں، جس سے ممالک عربیہ کے اہلِ علم خاصے متاثر ہوئے، پھر اس زمانے کی علمی زبان فارسی میں آپ کے بعض فتاویٰ اور رسالوں کے تراجم و تلخیصات بھی شائع کیں۔

قریب قریب ان ہی ایام میں بمبئی کے بعض علم دوست عرب تاجروں کے ذریعہ حضرات علمائے غزنویہ (امرتسر) کا امراؤ و علمائے نجد سے تعلق پیدا ہو گیا جس کے نتیجہ میں ہمارے ہاں معارف ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ کا مزید ورود ہوا، جبکہ نواب صاحب کا ذریعہ علمائے حدیث یمن تھے۔ بزرگان غزنویہ...... مولانا محمد صاحبِ حاشیہ تفسیر جامع البیان، مولانا عبدالجبار، مولانا عبدالرحیم، مولانا عبدالواحد رحمہم اللہ...... کی توجہ سے شیخ الاسلام رحمہ اللہ کی بعض تصانیف طبع ہوئیں اور تدریسی طریقے سے آپ کی دعوت توحید اور ذکر و فکر کو عوام تک پہنچانے کی کوشش کی گئی۔ اس کے ساتھ مصر سے بھی شیخ الاسلام رحمہ اللہ کی تصانیف اور تراجم پر مشتمل کئی کتابیں اور مختلف مجلّات میں اہلِ علم کے مقالات آنے شروع ہو گئے۔ اب تعلیمات ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ پر سے صدیوں کے ڈالے گئے پردے کافی حد تک اٹھے۔ حقیقت حال سے تحقیق پسند علماء واقف ہوئے تو علوم ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ کی شیدائیت بڑھی۔ ادھر فارسی کی جانشینی کا شرف اردو کو حاصل ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے اردو ادب کے دو صاحبِ علم مولانا شبلی نعمانی مرحوم اور حضرت مولانا ابو الکلام آزاد مرحوم کو توفیق بخشی کہ انھوں نے اردو دان طبقے کو شیخ الاسلام سے روشناس کرایا۔

اول الذکر نے ''الندوہ'' (۱۹۰۸ء) میں ایک بہترین مضمون لکھا اور ثانی الذکر نے (۱۹۱۹ء) اپنی شاہکار تصنیف تذکرہ میں ایسی جامعیت اور والہانہ شان سے شیخ الاسلام رحمہ اللہ کے متعلق ایک طویل باب تحریر فرمایا جس کو بجا طور پر اپنی نظیر آپ کہا جا سکتا ہے۔

اس کے بعد اردو حلقوں میں بھی ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور ان کے علوم و دعوت کی معرفت کا اشتیاق پیدا ہونا قدرتی تھا، مگر اس شوق کو پورا کرنے والی کوئی کتاب موجود نہ تھی۔ اس اثنا میں بعض مفید اور بعض غیر مفید دو ایک کتابچے طبع ہوئے، جو اس پیاس کو بجھانے کے لیے ناکافی تھے۔ ضرورت ایسی مبسوط سیرت کی محسوس کی جا رہی تھی، جو حالات اور افکار و دعوت سب کو شامل ہو۔

---

❶ حجج الکرامہ فی آثار القیامۃ: (ص ۱۳۶-۱۳۷، نیز دیکھیے ہدایۃ السائل: ص ۱۱۵-۱۱۶ و ۲۸۲) اس ضمن میں ایک عجیب بات دیکھنے میں آئی کہ شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے ازالۃ الخفاء میں حدیث مجدد پر گفتگو کرتے ہوئے چھٹی صدی ہجری تک مجددین اسلام کے نام گنائے، اس کے بعد نہ جانے کیوں اتنا لکھ کر خاموش ہو گئے: ''وہمچناں تا حال بر سر ہر مأۃ مجددے پیدا شدہ آمدہ است۔'' (ص ۷۷ طبع بریلی)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۵۶ء ...... میں المکتبۃ السلفیۃ کی طرف سے اعلیٰ طباعت کے ساتھ جب حیات امام احمد بن حنبل شائع ہوئی اور برصغیر کے علمی و دینی طبقات اور اداروں نے اس کا پرخلوص خیر مقدم کیا اور تھوڑے عرصے میں اس کی دو اشاعتیں ہاتھوں ہاتھ نکل گئیں، تو ''حیات شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ'' کی تسوید و تالیف کے میرے پرانے خیال نے کروٹ لی، جس نے مصر کے علامہ محمد ابو زہرہ کی ایک بہتر کتاب "ابن تیمیة حیاته و عصره، اٰرائه و فقهه" کو اردو میں منتقل کرنے کی صورت اختیار کر لی۔ اپنے مکرم دوست مولانا سید رئیس احمد صاحب جعفری ...... مذہبا نہیں، نسبا ...... ندوی کی خدمت میں عرض کیا گیا، انھوں نے ازراہِ کرم بدستور سابق منظور فرما کر ترجمہ شروع کر دیا، اُدھر اصل سے مقابلہ اور ترجمہ پر نظر ثانی کا کام ساتھ ساتھ جاری ہو گیا۔ دریں اثنا ۵۷ء میں دار المصنفین اعظم گڑھ سے صاحبِ قال و حال اہل قلم مولانا ابو الحسن علی ندوی دام مجدہ کی کتاب، تاریخ دعوت و عزیمت جلد دوم طبع ہو کر آ گئی جو تمام تر شیخ الاسلام رحمہ اللہ کے حالات میں ہے، جس کا سب سے بڑا ماخذ بھی ابو زہرہ کی یہی کتاب تھی۔ جیسا کہ دیباچہ میں انھوں نے فرمایا ہے۔ لیکن ترتیب و تبویب، عنوان کی رعایت میں مصنف کے مخصوص اور دعوتی رجحانات کی آئینہ دار اور اس اعتبار سے دلآویز تالیف ہے۔

۱۹۵۹ء میں مولانا محمد یوسف صاحب کوکن عمری (مدراس ہند) کی کتاب ''امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ'' چھپ کر آئی، جو ان کے بقول ۱۹۳۷ء میں علامہ سید سلیمان صاحب ندوی مرحوم کے ارشاد پر شروع کی گئی تھی۔ یہ کتاب بھی خوب ہے، اور تفصیلات و مندرجات کے لحاظ سے معلومات افزا اور افادیت کی حامل ہے اور امرِ واقعہ یہ ہے کہ حضرت شیخ الاسلام کے مختلف حیثیات پر متعدد کتابیں لکھنے کی گنجائش بلکہ ضرورت ہے۔ کیونکہ موجودہ دور کے ملحدانہ اور فاسقانہ لٹریچر کے زہر کا تریاق اگر ہے تو بقول مولانا ابو الکلام آزاد شیخ الاسلام رحمہ اللہ کے علوم و معارف کی معرفت ہے۔ لہٰذا جو کوشش بھی جذبۂ صادقہ سے کی جائے وہ باعثِ سعادت و برکت اور بہت قابلِ قدر ہے اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عنایت فرمائے اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لیے ان مساعی کو بار آور بنائے۔

در بند آں مباش کہ مضمون نماندہ است
صد سال مے تواں سخن از زلف یار گفت

لیکن شیخ ابو زہرہ کی اس کتاب کا اپنا خاص مقام ہے، اس کی بڑی خصوصیات سے ایک یہ ہے کہ دورِ حاضر کی مقتضیات کے مطابق اور مخصوص اغراض کے تحت پھیلائے ہوئے اس مغالطے کا کامیاب جواب ہے کہ اسلامی ملکوں میں دستورِ اسلامی کے نفاذ میں مانع صرف یہ امر ہے کہ اسلامی فقہ نئی پیدا شدہ ضروریات کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ دینے سے قاصر ہے۔ اس کے علاوہ اضافوں اور تنقیح و تحقیق کے بعد جو صورت کتاب کے اردو قالب کی اب ہوگئی ہے اس کی بنا پر کہا جا سکتا ہے کہ شیخ الاسلام رحمہ اللہ کی دعوتِ توحید و سنت کو سمجھنے کے لیے اس سے مبسوط سیرت اس وقت تک نہیں لکھی گئی۔

محترم شیخ ابو زہرہ مصر کے مشہور اہلِ قلم، وسیع المطالعہ، تقلید مذہبی سے آزاد فقیہ اور امام غزالی کے طرز کے متکلمِ اسلام ہیں۔ وہ گو خالص مسلک اہل حدیث سے براہِ راست زیادہ واقف نہیں، مگر اہلِ حدیث ہی کی طرح تقلیدی جمود کے مخالف اور سارے شعبہ ہائے زندگی میں احیا و انفاذِ اسلام کے متمنی اور داعی ہیں۔ آپ مصر و شام کے ان علماء سے ہیں جو وہاں کے دشمنانِ حدیث اور تجدد زدہ ملحد فرقہ کی سرگرمیوں کے خلاف مصروف جہد و عمل ہیں۔ واضح رہے مصر و پاکستان کے ان ''پڑھے لکھے جاہلوں'' کی ایک ہی تکنیک ہے، یہ فرقہ حدیث رسول کو مٹا کر ملوک و حکام وقت کو بہ عنوان "مرکزِ ملت" رسول ﷺ کی حیثیت دینے پر تلا ہوا ہے۔ ابو الفضل فیضی کے یہ چند گنے چنے جانشین ''اجتہاد کی ضرورت و وسعت'' کے خوشنما عنوان سے اقتدار پر براجمان طبقہ یعنی اپنے ''مرکز ملت'' کو مواد فراہم کر کے دے رہے ہیں، تاکہ وہ قرآن مجید تک کے صریح نصوص کو ''مصالح امت'' کی سان پر چڑھا کر حسب منشا احکام شرعیہ میں کتر بیونت کر سکیں، اور فقہی جمود کی آڑ لے کرامت کو ''اباحیت'' کے گڑھے میں پھینک دیں۔ لا قدره الله

مصر و شام کے ان اہلِ علم و قلم نے حجیت حدیث اور فقہ اسلامی کی جامعیت کے اثبات میں بہت سا قیمتی لٹریچر لکھ کر علمی طور پر ایسے ملاحدۂ متجددین کے سب ہتھیار کند کر کے رکھ دیے ہیں۔

استاد ابو زہرہ فواد یونیورسٹی قاہرہ میں لاء کالج کے طلبائے درجات عالیہ کے متخصصینِ فقہ کو اسلامی قانون پڑھاتے ہیں، انھوں نے مذکورہ بالا مقصد کے پیش نظر اپنے طلباء کو مختلف فقہی مکاتب پر ائمہ و علمائے اسلام کی سیرتوں کے عنوان سے توسیعی لیکچر دیے اور ہر لیکچر میں منتخب امام یا عالم کی سوانح حیات، ذہنی نشو و نما، اس کی فقہ کی ممتاز خصوصیات، قواعد و اصول استنباط، ارتقائی تاریخ، ہر دور کا فکری پس منظر اور اثرات و نتائج وغیرہ تفصیلات بڑی قابلیت سے مرتب کیں۔ جس مذہب یا شخص پر لکھا اس کی شخصیت میں ڈوب کر اور اسی مذہب کی مستند تاریخ کی روشنی میں غیر جانبدارانہ تحقیق سے لکھا ہے۔ پھر وہ مسلمانوں کے عام تاریخی متداولہ مذاہب کے مشترکہ اور مابہ الامتیاز مسائل و افکار میں نہایت قابلیت سے تجزیہ و تنقید کرتے ہیں اور اس میں اعتدال ملحوظ رکھتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر ایسے عمق اور وسعت ظرفی سے اسلامی شخصیات کا مطالعہ کیا جائے، تو مذہبی تعصبات کی خلیج کافی حد تک پاٹی جا سکتی ہے اور شیخ ابو زہرہ کا ایک مقصد یہ بھی ہے۔

ان املائی تقریروں کو انھوں نے کتابی صورت میں الگ الگ شائع کرا دیا۔ اس سلسلہ کی آٹھ کتابیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری نظر سے گزر چکی ہیں۔ جو مجموعی طور پر کم و بیش چار ہزار بڑے صفحات پر مشتمل ہیں اور اپنے مقصدِ جلیل میں بڑی حد تک کامیاب۔

غالباً اس وجہ سے کہ فقہ و اصول فقہ کے بحیثیت فن پہلے مدون و مرتب، قرن اول کے مجددِ اسلام حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تھے۔ ابوزہرہ صاحب نے ان لیکچروں کی ابتداء ان ہی سے کی، چنانچہ ان کی کتاب ''الشافعی، حیاتہ وعصرہ، آراءہ وفقہہ'' ۱۳۶۳ھ (۱۹۴۴ء) میں شائع ہوئی۔ پھر ''ابوحنیفہ'' بعدہ ''مالک'' چوتھے درجے پر ''ابن حنبل'' اور پانچویں یہی کتاب ''ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ'' ان سب کے بعد ''ابنِ حزم'' کے عنوان سے فقہ ظاہری پر پانچ سو سے زائد صفحات کی کتاب لکھ ڈالی۔

ممالک اسلامیہ میں قرآن و حدیث کی تصریحات پر مبنی قانون اسلامی کے نفاذ کی راہ شیخ ابوزہرہ کی رائے میں جبھی ہموار کر سکتی ہے کہ سب مسلمان فرقوں میں عمل وحدت ہو اسی لیے دنیائے اسلام کے مسلمہ اور تاریخی، مذہبی فرقوں کے جائز حقِ انفرادیت کو تسلیم کرتے ہوئے وہ چاہتے ہیں کہ اس کے باوجود کم از کم فقہیات کی حد تک انھیں عملاً متحد ہو جانا چاہیے۔ اس کی راہ میں کسی طرح کی گروہی عصبیت کو حائل ہونا وہ پسند نہیں کرتے۔ اسی نقطہ نظر سے انھوں نے اہل سنت کے فقہی مکاتب سے متعلقہ کتابوں کے بعد ''الامام زید'' اور ''الامام الصادق'' کے عنوانوں سے فقہ زیدی اور فقہ اثنا عشری (شیعہ) پر بھی دو کتابیں تحریر کر دیں۔

ان کے خیالات اور کتابوں کے مندرجات سے اتفاق ہو یا اختلاف مگر ان کی یہ سعی و کوشش بجائے خود مخلصانہ اور انتہائی جذبۂ اصلاح کی آئینہ دار ہے۔ ان کو جیسا کہ خود ایک جگہ لکھتے ہیں ابتدائی زندگی میں صرف حنفی شافعی نزاعات سے دلچسپی تھی۔ مگر اب وہ سرچشمۂ ہدایت و قانون قرآن و حدیث کو مانتے اور ساری فقہ اسلامی کو ان کی شرح خیال کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک فقہ اسلامی ایک کل ہے اور سب مسلمان فرقوں کے مختلف فقہی مکاتب کے ذخیرہ ہائے فقہیہ اس کے اجزا ہیں۔ ہر فقہ اپنے اپنے ظروف و احوال کے اعتبار سے اپنے اندر کچھ امتیازی خصوصیات رکھتی ہے، جس سے پیش آمدہ مشکل مسائل حیات میں قرآن و حدیث کی راہنمائی اور نگرانی میں کام لینا چاہیے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے نظریہ طلاق کو بھی وہ اسی پر مبنی خیال کرتے ہیں (لیکن کم از کم اس جزئی کی حد تک ان کو غلط فہمی ہوئی ہے) چنانچہ انھوں نے ہر فقہی شخصیت کی سیرت میں اسی امتیاز کو پوری محنت اور تفصیل سے نمایاں کر دکھایا ہے، تاکہ اس کے مطابق فقہ اسلامی میں اس کا مقام متعین کر کے عصرِ حاضر کے وہمی یا حقیقی مسائل کے حل میں پوری فقہ اسلامی سے مدد لی جا سکے۔

اوپر کی سطور میں ہم نے جناب ابوزہرہ کی مذکورہ تالیفات کا مختصر پسِ منظر اور ''ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ'' کتاب (عربی) کا اہم مقصدِ تالیف بیان کیا ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ چند باتیں ''حیات شیخ الاسلام ابنِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیمیہ رحمہ اللہ '' (اردو) کے متعلق بھی عرض کر دی جائیں، جو کتاب مذکور کے ترجمہ اور اضافوں، تعلیقات وتنقیحات اور ضمیمہ جات کے مجموعے کا نام ہے:

- اصل کتاب میں آیات اور احادیث کے حوالے نہیں تھے۔ اب ان کی نشان دہی کر دی گئی ہے۔
- مصنف نے جن کتابوں سے مواد لیا ہے ان کی طرف مراجعت کر کے ...... دو چار کے سوا جو مہیا نہ ہو سکیں ...... اصل کتاب کے بعض اجمالات کی توضیح کر دی گئی اور بعض مسامحات دور کر دیے گئے ہیں۔
- جیسا کہ اوپر بتایا جا چکا ہے شیخ ابو زہرہ نے بحیثیت فقیہ و متکلم سیرتوں کا یہ سیٹ مذکورۃ الصدر مقصد کے تحت مرتب کیا ہے، ''ابن تیمیہ رحمہ اللہ '' اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے، لہٰذا قدرتی طور پر اسی محور کے گردان کا قلم گھومتا نظر آتا ہے، اس انہماک میں شیخ الاسلام کی حیات کے بعض ضروری ذاتی گوشے بھی مصنف سے چھوٹ گئے ہیں جن کا ہونا ضروری تھا۔
- ''فقیہ ابن تیمیہ'' سے شدید تاثر بلکہ عقیدت کے باعث اس کی تصویر پیش کرنے میں مصنف کافی حد تک کامیاب ہیں، لیکن اس سے یہ ہوا کہ ''علوم وافکار ابنِ تیمیہ'' کے بعض خصوصی اور ضروری اجزاء توضیح وتفصیل سے محروم رہ گئے۔
- شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے تفسیر کے اصول اور کلامیات خصوصاً مسئلہ صفاتِ باری تعالیٰ میں عام اشاعرہ کو معتزلہ سے متاثر قرار دیتے ہوئے ان کی تاویلاتِ نصوص پر دلائل و براہین کے ساتھ سخت نقد کیا ہے، لیکن مصنف کے مخصوص متکلمانہ رجحان کے سبب ان مباحث میں شیخ الاسلام رحمہ اللہ کی ٹھیک ٹھیک ترجمانی تو مفقود ہے مگر ان کی تردید اور اشاعرہ کی نمائندگی موجود ہے۔
- مصنفِ ''ابن تیمیہ رحمہ اللہ '' فقہ وکلام اور ان کی تاریخ میں بلاشبہ خاصی مہارت رکھتے ہیں، لیکن تفسیر، حدیث اور شوائبِ کلامیہ سے پاک عہدِ سلف صالح کی خالص لغت عربی میں ان کو براہِ راست زیادہ درک نہیں معلوم ہوتا، جب کہ ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ ان کے بحر بیکراں تھے، مصنف کے ہاں جو کچھ ہے وہ عموماً امام غزالی رحمہ اللہ وغیرہ ان اشعری متکلمین کے ذریعہ سے ہے جو بہت سے کلامی مسائل میں ''نقل'' کو ''عقل'' کی عینک سے دیکھنے کے عادی تھے اور معلوم ہے کہ شیخ الاسلام ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ اس طرزِ عمل کے برعکس ''نقلِ صحیح'' کو اصل اور ''عقلِ صریح'' کو اس کے تابع قرار دیتے ہیں بلکہ پرزور دلائل سے ''نقل وعقل'' کا باہم میل کرا دیتے ہیں۔ اس سے نتیجہ یہی ہونا تھا کہ ابو زہرہ کا زورِ قلم تاویلات کی تائید میں صرف ہوا۔
- تقریباً تیسری صدی ہجری میں جب کلامی وفروعی مذاہبِ اہل سنت ...... حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشعری، ماتریدی...... نے الگ الگ گروہوں کی صورت اختیار کر لی اور فہم و عمل کتاب و سنت میں ان فرقوں کی وساطت کو ضروری سمجھا جانے لگا، تو فقہائے حدیث...... امام بخاری، امام مسلم، امام ابو داود، امام ترمذی، امام نسائی، امام دارمی، امام ابن ماجہ، امام ابنِ جریر وغیرہ نے آثارِ صحابہ رضی اللہ عنہم کی روشنی میں کتاب و سنت کے براہِ راست فہم و استنباط اور عمل کی طرح ڈالی اور وسعت نظری کے ساتھ تفسیر و حدیث کی تحقیقی اور تنقیدی کتابیں مدون فرمائیں۔ جو اس لائق تھیں اور اب تک ہیں کہ سب فرقوں کی فقہیات و کلامیات کے لیے معیارِ خطأ وصواب قرار پائیں۔ اس جماعت کے مسلک نے تاریخ میں ''اہل الحدیث'' یا ''اصحاب الحدیث'' کے عنوان سے مستقل حیثیت پائی۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے افکار بالخصوص عقاید و کلام میں درحقیقت اسی مسلکِ حق پر مبنی ہیں، وہ امام احمد رحمہ اللہ وغیرہ ائمہ سلف کو اس جماعت کا پیش رو سمجھتے؛ متاخرین حنابلہ کو اس سے ہٹا ہوا خیال کرتے، خلافیاتِ مذاہب میں اس مدرسہ فکر کو حکم مانتے اور صراطِ مستقیم قرار دیتے ہیں۔ ''حیات ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ'' میں اس مبحث کو مستقل اور تفصیل سے آنا چاہیے تھا، مگر محترم شیخ ابوزہرہ کو شاید اس جماعت کے مسلک سے براہِ راست واقفیت نہ تھی اس لیے کتاب میں یہ خلا سارہ گیا۔ حالانکہ شیخ الاسلام رحمہ اللہ کے حالات پر مطلع ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ آپ کی زندگی اور دعوت کے زیادہ اہم عناصر اسی قسم کے مسائل و نظریات تھے ظاہر ہے جب تک کسی شخص کے بنیادی افکار تفصیل سے نہ پیش کیے جائیں سوانح نویسی کا حق نہیں ادا ہوتا۔ یہ درست ہے کہ سیرت نگاری منقبت نامہ کا نام نہیں بلکہ موافق مخالف دونوں طرفوں سے تعرض کرنا چاہیے، یہ ہمیں تسلیم ہے مگر بشرطیکہ موضوع شخصیت کی پوری پوری ترجمانی کر دی گئی ہو، لیکن یہاں ہوا یہ کہ جنابِ مصنف کی تنقید میں بعض جگہ شیخ الاسلام رحمہ اللہ کا مقصد فوت ہو کر یا دب کر رہ گیا ہے۔

بنا بریں ان مباحث میں اختصار کے ساتھ خود شیخ الاسلام رحمہ اللہ اور آپ کے تلامذہ کی تحریروں کی روشنی میں شیخ الاسلام رحمہ اللہ کے مسلک کی توضیح و تکمیل کرنا ہمارے لیے ناگزیر تھا بالخصوص اس لیے کہ اصولِ تفسیر اور مسائل توحید و صفات وغیرہ میں شیخ الاسلام رحمہ اللہ کا طریق تحقیق، حق وصواب بھی ہے لہٰذا ہماری بعض تنقیدی تعلیقات کو اسی جذبۂ دیانت کی روشنی میں دیکھنا چاہیے۔ اس قسم کے بعض مقام ''حیات امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ'' میں بھی آئے تھے، جہاں ہمیں استاذ محمد ابوزہرہ سے اختلاف کرتے ہوئے اہلِ حدیث اور امام احمد رحمہ اللہ کے مسلک کی وضاحت کرنی پڑی تھی، جن کا دوسرے اہلِ علم و تحقیق کے علاوہ خود مصنف موصوف نے ۱۹۵۸ء میں عالمی مجلسِ مذاکرہ اسلامی لاہور کے موقع پر ہم سے سن کر خندہ پیشانی سے خیر مقدم کیا تھا جس وقت کہ ہم نے ان کی خدمت میں ''حیات امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ'' کے نسخے پیش کیے، جن کو انھوں نے بہت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محبت وخلوص سے قبول کیا اور ہمارے اس کام سے بہت خوش ہوئے۔

- شیخ الاسلام رحمہ اللہ کے شاگردوں سے مصنف، صرف حافظ ابن القیم رحمہ اللہ کا مختصر سا ذکر کر کے رہ گئے تھے، ہم نے چند ایسے تلامذہ کے تعارف کا اضافہ کیا ہے جنہیں اپنے شیخ کی ذات گرامی اور ان کی دعوت سے خاص شغف تھا۔
- شیخ الاسلام رحمہ اللہ کے متعلق حافظ ذہبی رحمہ اللہ کی طرف منسوب ایک بات سے شیخ ابوزہرہ سمیت بہت سے لوگ متاثر ہوئے نظر آتے ہیں۔ اس کی تحقیق بھی کی گئی ہے۔
- علامہ ابنِ بطوطہ سیاح کے سفرنامے کی وجہ سے حضرت شیخ الاسلام رحمہ اللہ کے متعلق ایک غلط بیان صدیوں سے نقل در نقل چلی آ رہی ہے گو شیخ ابوزہرہ اس میں خاموش رہے تھے، مگر اس کا صاف ہونا ضروری تھا۔ اس کتاب میں یہ مبحث اردو میں نئی چیز ہے۔
- ''حلقہ بگوشان دعوت ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ '' کے تحت امام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ اور ان کے ارکان دعوت و اصلاح کے بارے میں مصنف کی معلومات بالکل سطحی تھیں۔ ان کی لاعلمی کی طرف بھی اشارات کر دیے گئے ہیں۔
- شیخ الاسلام رحمہ اللہ کی تصانیف کا عنوان بھی اس کتاب میں ذکر کیا گیا ہے اس موضوع پر عربی اردو سب کتابوں میں تشنہ رہ گیا ہے۔ ضمیمہ میں تصانیف سے متعلقہ ضروری امور اور فن وار تفصیلی فہرست مرتب کر دی گئی ہے۔ (1) جس کی اہمیت اور افادیت کا اندازہ دیکھنے سے خود ہو جائے گا۔ اس نوع کی اتنی کچھ کوشش بھی غالباً یہ پہلی ہے جو آئندہ کام کرنے والوں کو ان شاء اللہ دلیلِ راہ کا کام دے گی۔
- تعلیقات میں اعلام واسماء کی وفیات وغیرہ کی نشان دہی کر دی گئی ہے اور آخر میں اشخاص و فرق اور اماکن وکتب کے اشارے لگا دیے گئے ہیں، جن کی ضرورت عصرِ حاضر میں مسلمہ سی ہے۔
- یہ سب کچھ صرف اس غرض سے کیا گیا ہے کہ کتاب کو زیادہ سے زیادہ مفید بنایا جائے۔ ورنہ جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا موضوع تالیف کے نقطہ نظر سے اصل کتاب کی اہمیت بجائے خود مسلم ہے اور اس کے لیے شیخ ابوزہرہ امت کی طرف سے قابلِ مبارک ''کل یعمل علی شاکلته و لکل امرئ ما نوی''.

ان مزایا و خصائص کی بنا پر کہا جا سکتا ہے کہ ''حیات شیخ الاسلام ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ '' صرف ترجمہ نہیں رہا بلکہ وہ مستقل سی تالیف اور بحیثیت مجموعی اس بات میں منفرد کتاب ہوگئی ہے۔ وللہ الحمد و المنة

---

(1) ضمیمہ تکمیل پا کر طبع بھی ہو گیا تو کتاب غایۃ الامانی: ص ۳۱۵-۳۵۱ ج ۱ میں بھی ایک مختصر فہرست نظر پڑی جو بصیرت افروز معلومات پر مشتمل ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاہم احقر کو کھلے دل سے اپنی علمی تہی دامنی کا اعتراف ہے۔ اس سعی و کوشش میں بہت سی لغزشیں، کوتاہیاں اور نقص رہ گئے ہوں گے وہ انسان ہی کیا ہوا جس سے خطا و نسیان کا صدور نہ ہو۔ پھر اپنے جیسا کم سواد انسان...... پس خوانندگانِ محترم سے استدعا ہے کہ غلطیوں سے مطلع فرمائیں۔ ہر مشورہ خندہ پیشانی سے قبول ہوگا۔ اور قابلِ اصلاح امور کو دوسری اشاعت میں مناسب مقام دیا جائے گا۔ واللہ الموفق و المعین!

بارگاہ الٰہی میں دعا ہے کہ حیات امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی طرح اس کتاب کو بھی حسنِ قبول فرمائے اور اپنے بندوں کے لیے زیادہ سے زیادہ نفع بخش بنائے۔

آخر میں خاکسار کو پہلے مولانا سید رئیس احمد صاحب ندوی کا شکریہ ادا کرنا ہے کہ انھوں نے محنت و کاوش سے ترجمہ کی زحمت اٹھائی۔ اس کے بعد اپنے بزرگِ محترم مولانا غلام رسول صاحب مہر کا تشکر بجا لانا ہے کہ آپ نے بے انتہا مصروفیتوں کے باوجود ہماری درخواست کو انتہائی شوق و محبت سے شرفِ قبول بخشا اور سات کام چھوڑ کر کتاب کے پروف پڑھ کر مفید مشوروں سے نوازا، پھر اس پر نہایت قیمتی مقدمہ تحریر فرمایا جو ماقل و دل کا بہترین مصداق ہے۔ پھر اپنے عزیز مولوی حافظ عبدالرحمٰن صاحب سلمہ کا شکریہ واجب ہے جنہوں نے اچھے سلیقہ سے کتاب کی مختلف قسم کی فہارس مرتب کیں۔

دعا ہے اللہ عزوجل ہم سب کو توفیق مرضیات کی نعمت سے نوازے۔ ہماری یہ خدمت قبول فرمائے اور ہر قسم کے فتنوں سے محفوظ و مصئون رکھے۔ انه قريب مجيب.

((سبحان ربك رب العزة عما يصفون و سلام على المرسلين و الحمد لله رب العلمين.))

بندۂ ضعیف و جانی

ابو الطیب محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی

المکتبۃ السلفیہ لاہور

غفرله و لوالديه و اساتذته

محرم الحرام ۱۳۸۱ھ، جولائی ۱۹۶۱ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

البلاغ المبین

از: شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ كَفٰى وَ سَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى .))

واضح باد کہ ایں رسالہ ایست ہدایت مقالہ ''البلاغ المبین'' کہ عالے گرامی مولانا فقیر اللہ مرحوم نامی کتاب فروش کشمیری بازار لاہور در سنہ ۱۳۰۷ھ (۱۸۹۰ء) وقبل ازاں او رادر چاپ خانہ خود ''مطبع محمدی'' چاپ کردہ بود مگر اکنوں از مدتے مدید نایاب گشتہ واصحاب ذوق وتحقیق وارباب جذبۂ تبلیغ توحید در تلاش آں سرگردان وحیران لہٰذا یکے از خاص خلاں اعنی جناب مولانا عبداللہ میمن المحترم بریلوی سندھی وفقہ اللہ وایای لما یحبہ ویرضاہ واوصلنا الی غایۃ ماتمناہ موفق بہ ایں تقاضائے شدید شدند کہ ایں ایں رسالۂ انیقہ را بار دگر چاپ ے باید نمود۔ این بندۂ عاجز باوجود ہجوم مشاغل کثیرہ از امتثال امر آں محترم چارہ نہ دید۔ پس بہ رسالہ نظر امعان انداخت وغلطیہائے چاپ سابق کہ بعض از آنہا فاحش بودند بعد از مراجعت مراجع درست کرد ودر حواشی آیات واحادیث مندرجہ راتخریج آیات مع بیان حیثیت روایات حسب ضرورت ووفیات آں حضرات علماء وصوفیاء کہ ذکر ایشاں آمدہ وتعارف کتب ضروریہ وغیرہ نیز کردہ شد۔ ودر آخر رسالہ عنوان ''فوائد و اقتباسات دربیان توحید ورد شرک ومتعلقہ بدعات'' ...... افزودہ تا بطور تکملہ مضمون رسالہ ''البلاغ المبین'' باعث ازدیاد بصیرت مطالعہ واستفادہ کنندگان باشد واللہ الموفق لصالح الاعمال و هو ذو الاكرام و الجلال ، اله الحق بيده الامور كلها و هو على كل شيء قدير .

خاکپائے اہل اللہ

ابو الطیب محمد عطاء اللہ حنیف لازال علیہ فضل اللہ

مدیر المکتبۃ السلفیہ لاہور

رمضان المبارک ۱۳۸۱ھ (مارچ ۱۹۶۲ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَامِدًا وَّ مُصَلِّیًا وَّ مُسَلِّمًا

آدابِ زیارتِ قبور

از: شاہ اسماعیل شہید

سر آمد علمائے محققین وسرخیل عرفائے کاملین حضرت مولانا ''محمد اسماعیل شہید'' قدس اللہ روحہ ونور ضریحہ کی مقبول ترین کتاب ''تقویۃ الایمان'' کا دوسرا حصہ یا تکملہ ''تذکیر الاخوان'' ہے اس کی ایک فصل قبروں پر ہونے والی بدعات وخرافات کے رد میں ہے۔

تقویۃ الایمان کلاں (یعنی مع تذکیر الاخوان) ضخیم سی کتاب ہے۔ اس اختصار پسند اور آرام طلب دور میں بعض لوگ ساری کتاب نہیں پڑھ پاتے۔ دوسری طرف حالت یہ ہے کہ قبروں پر شرک و بدعت نے جس قدر اودھم مچا رکھی ہے وہ زیادہ تر احکام شریعت سے ناواقفیت کے باعث ہے۔

بنا بریں تبلیغ توحید کا جذبہ رکھنے والے بعض اصحاب کے ایماء پر فصل بدعات قبور کو الگ سے شائع کیا جاتا ہے تاکہ کم فرصتی کے وہم میں مبتلا حضرات تھوڑا سا وقت صرف کر کے مطالعہ فرما سکیں۔ اللہ تعالیٰ اس کو اپنے بندوں کے لیے نافع بنائے۔ بیده الامر و هو الموفق و نعم المعین.

مدیر المکتبۃ السلفیۃ لاہور

صفر المظفر ۱۳۸۳ھ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نصیحۃ المسلمین

از: مولانا خرم علی بلہوری رحمہ اللہ

((الحمد للّٰہ رب العالمین و الصلوۃ علی رسولہ و صحبہ و الہ و اتباعہ اجمعین .))

تیرھویں صدی ہجری کے وسط میں حضرت جناب سید احمد شہید بریلوی رحمہ اللہ اور مولانا محمد اسمٰعیل شہید قدس اللہ روحہ کی تحریک اصلاح و تجدید اگر ایک طرف ہندوستان میں مسئلہ جہاد کی تجدید کر رہی تھی تو دوسری طرف مسلمانوں کے عقائد و اعمال کی اصلاح۔ ان میں نتھری ہوئی توحید اور خالص سنت کی اشاعت میں بھی یہ مقدس جماعت پوری سرگرمی سے کمربستہ نظر آ رہی ہے کہ جہادِ اسلامی کی روح کی بیداری کی بنیاد ہی عقیدۂ توحید کی پختگی اور طریقۂ نبوی کے عشق اور اخلاق و اعمال کی برتری پر ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ اس پاکباز گروہ نے اس سلسلہ میں ہر ممکن مساعی (تقریر و تحریر، تدریس، حلقہ ارادت وغیرہ) سے ملک کے کونے کونے کو بارونق بنا دیا اور کچھ شک نہیں کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب رہے۔ جزاھم اللہ تعالیٰ عنا و عن سائر المسلمین .

ان غازیانِ راہِ توحید اور اس مقدس فوج کے ایک اہلِ علم و عمل اور صاحبِ حال و قال سپاہی حضرت مولانا خرم علی صاحب بلہوری رحمہ اللہ (المتوفی ۱۲۷۳ھ) بھی تھے۔ حضرت مولانا نے اپنے رفقاء کی طرح اس مقدس جہاد میں شرکت فرما کر خوب داوِ شجاعت دی۔ ادھر تبلیغ کے جذبے نے بھی انھیں چین سے نہیں بیٹھنے دیا۔ چنانچہ نظم و نثر دونوں طریق سے کتابیں اور رسالے تحریر فرمائے۔ چنانچہ علم سنت میں ''مشارق الانوار'' للصنعانی (المتوفی ۶۵۰ھ) حدیث کی ایک مشہور کتاب کو اردو کا لباس پہنایا جو ''تحفۃ الاخیار'' کے نام سے متعدد دفعہ طبع ہو چکی ہے۔ فقہ کی ایک مشہور کتاب درمختار کا ترجمہ بھی لکھنا شروع کر دیا۔ جو اگرچہ ناتمام رہا لیکن بعد میں مکمل ہو کر غایۃ الاوطار کے نام سے شائع ہو گیا۔ تصوف و سلوک میں حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ کی کتاب القول الجمیل کا ترجمہ شفاء العلیل کے نام سے لکھا۔

اور اپنے اصلی نصب العین (توحید اور اس کے بعد مسئلہ جہاد) پر دو نہایت نفیس چیزیں لکھیں جن میں سے ایک مثنوی جہاد یہ تھی جواب ''سیرت سید احمد شہید'' (از مولانا غلام رسول مہر) ص ۲۵۸، ج ۲ میں طبع ہو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چکی ہے۔

توحید کے مسئلے پر جو رسالہ تحریر فرمایا وہ یہی ہے جو اس وقت آپ کے سامنے ہے۔ یہ توحید کے مسئلے پر نہایت ہی مفید رسالہ ہے جسے موصوف نے ۱۲۲۸ھ میں تحریر فرمایا اور صدہا مرتبہ شائع ہو کر اللہ کے بندوں کو ہدایت کی راہ دکھانے میں کامیاب ثابت ہو چکا ہے۔

جس اخلاص اور جذبہ تبلیغ سے سرشار ہو کر لکھا گیا ہے۔ وہ رسالہ کے حرف حرف سے ٹپک رہا ہے۔

رسالہ کی زبان نہایت سادہ، عام فہم اور طرزِ استدلال دل کش ہے۔ کٹ حجت لوگوں کے حیلوں بہانوں کے نہایت لطیف مگر مسکت جواب بھی تحریر فرمائے جس سے رسالہ کی افادیت اور بھی بڑھ گئی ہے۔

اشاعتِ حاضرہ میں رسالہ سے استفادہ کرنا اور بھی آسان بنانے کے لیے مناسب عنوان اپنی طرف سے دے دیے گئے ہیں۔

اتباعِ سنت کا رنگ جس قدر غالب اور محبت رسول میں محویت کا عالم جس طرح مولانا پر طاری تھا وہ اس نظم سے ظاہر ہے جو محبت حدیث رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے جذبہ نے مولانا سے بے اختیار نکلوائی۔

یہ اپنی نوعیت کا واحد رسالہ ہے۔ بچوں کے تعلیمی نصاب میں اس رسالہ کا داخل کیا جانا نہایت ضروری ہے۔ قرآن حکیم اور اردو سکھانے کے بعد یہ رسالہ ہر شخص کو پڑھنا چاہیے اور ہر معمولی پڑھے لکھے تک بھی اس رسالہ کو پہنچانا چاہیے۔

پہلی اشاعتوں میں مصنف کی دو نظمیں دے دی گئی تھیں ایک توحید پر دوسری حدیث شریف پر۔ تاکہ دونوں بچوں کو یاد کرائی جائیں۔

اشاعتِ حاضرہ میں افادۂ عام کے لیے ایک مسدس بھی درج کر دی گئی ہے جو مؤلف مرحوم کی نظم متعلقہ توحید پر بطور تضمین کہی گئی۔

((وفقنا الله تعالى لما يحبه و يرضاه و ينفعنا بما فيه و هو ولي التوفيق .))

محمد عطاء اللہ حنیف

جمادی الاول ۱۳۸۳ھ (اکتوبر ۱۹۶۳ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکمل البیان

از: مولانا عزیز الدین مراد آبادی رحمہ اللہ

للہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر مے خواست
آخر آمد ز پردۂ تقدیر پدید!

خانوادۂ ولی اللّٰہی کے گلِ سرسبد مولانا محمد اسماعیل شہید قدس اللہ روحہ ونور ضریحہ کی پر درد، پر تاثیر، سراپا اخلاص، ایمان پرور، نکتہ آفریں اور مقبول خاص و عام تالیف کتاب ''تقویۃ الایمان'' جب تیرہویں صدی ہجری کے پانچویں عشرے میں (۱۲۴۰ تا ۱۲۵۰ھ) میں منصۂ شہود پر جلوگر اور اس وقت کے احوال و ظروف کے مطابق اشاعت پذیر ہوئی، تو بمصداق ؏

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں طاقتِ پرواز مگر رکھتی ہے

اس کی وسعت تاثیر کا یہ عالم تھا کہ حسبِ ارشاد مولانا رشید احمد گنگوہی مرحوم:

''اس (تقویۃ الایمان) سے بہت ہی نفع ہوا۔ چنانچہ مولوی اسماعیل صاحب رحمہ اللہ کی حیات ہی میں دو ڈھائی لاکھ آدمی درست ہو گئے تھے اور ان کے بعد جو کچھ نفع ہوا اس کا تو اندازہ ہی نہیں ہو سکتا۔'' ❶

اور حقیقت یہ ہے کہ تقویۃ الایمان جو شخص بھی صاف ذہن سے پڑھے گا وہ محسوس کرے گا۔ ؏

دیکھنا تقریر کی لذت کہ جو اس نے کہا
میں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے

شہادت میں مثلاً شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ کے ایک شاگرد کا بیان ملاحظہ ہو:

''میں اب تک دنیا کی حالت دیکھتا رہا اور جو کچھ لوگ کہہ رہے تھے اور کر رہے تھے ان کی باتیں بالکل میرے جی کو نہ لگتی تھیں اور میں سمجھتا تھا کہ دنیا اس وقت گمراہی میں مبتلا ہے اور میرا جی ان باتوں کو ڈھونڈھتا تھا مگر کنویں میں بھانگ پڑی ہوئی تھی نہ کسی کو دین کی خبر تھی نہ کوئی بتلانے والا تھا۔ مولوی اسماعیل کا احسان ہے کہ انھوں نے پانی اور بھانگ کو الگ کر دیا اور سیدھا راستہ بتلا دیا۔'' ❷

---

❶ امیر الروایات مطبوع در مجموعہ حکایات اولیاء: ص ۹۲، طبع لاہور۔

❷ امیر الروایات: بحوالہ سابقہ ص ۹۳.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یوں سمجھیے کہ تقویۃ الایمان کی انبیائی دعوتِ توحید نے کلکتہ سے پشاور اور شمالی ہند سے جنوبی ہند کے ایوان ہائے بدعت میں تزلزل پیدا کر دیا تھا اور جب مشرکانہ رسوم و رواج کے صدیوں پرانے قلعوں میں شگاف پڑنے شروع ہو گئے تو یونانی منطق کی نظریاتی بحثوں میں مگن خانقاہی تصوف کے اجارہ دار اور تقلیدِ جامد میں سرشار اصحاب جبہ و دستار ان موحدانہ اثرات و نتائج حسنہ سے تلملا اٹھے اور ایک طوفان بدتمیزی برپا کر دیا۔ خدا ہی بہتر جانتا ہے یہ حضرات تقویۃ الایمان کے بیان اور توحید خالص کو یا تو سمجھ نہ سکے یا پھر کسی اندرونِ نفس کی مخفی شرارت یا کسی سازش کا شکار ہو گئے۔ حالانکہ مولانا نے تقویۃ الایمان لکھنے کے بعد اپنے خاص خاص لوگوں کو جمع کیا جن میں سید صاحب، مولوی عبدالحی صاحب، شاہ اسحاق صاحب، مولانا محمد یعقوب صاحب، مولوی فرید الدین صاحب مراد آبادی، مومن خان مومن، عبداللہ خان علوی بھی تھے اور ان کے سامنے تقویۃ الایمان پیش کی اور فرمایا کہ

''میں نے یہ کتاب لکھی ہے اور میں جانتا ہوں کہ اس میں بعض جگہ ذرا تیز الفاظ بھی آ گئے ہیں اور بعض جگہ تشدد بھی ہو گیا ہے۔ مثلاً ان امور کو جو شرک خفی تھے شرک جلی لکھ دیا گیا ہے ان وجوہ سے اندیشہ ہے کہ اس کی اشاعت سے شورش ضرور ہو گی۔ اگر میں یہاں رہتا تو ان مضامین کو میں آٹھ دس برس میں بتدریج بیان کرتا۔ لیکن اس وقت میرا ارادہ حج کا ہے اور وہاں سے واپسی پر عزم جہاد ہے اس لیے میں اس کام سے معذور ہو گیا اور میں دیکھتا ہوں کہ دوسرا اس بار کو اٹھائے گا نہیں۔ اس لیے میں نے یہ کتاب لکھ دی ہے۔ گو اس سے شورش ہو گی۔ مگر توقع ہے کہ لڑ بھڑ کر خود ٹھیک ہو جائیں گے یہ میرا خیال ہے اگر آپ حضرات کی رائے اشاعت کی ہو تو اشاعت کی جاوے۔ ورنہ اسے چاک کر دیا جائے۔ اس پر ایک شخص نے کہا کہ اشاعت تو ضرور ہونی چاہیے مگر فلاں فلاں مقام پر ترمیم ہونی چاہیے۔ اس پر مولوی عبدالحی صاحب، شاہ اسحاق صاحب، عبداللہ خان علوی اور مومن خان نے مخالفت کی اور کہا کہ ترمیم کی ضرورت نہیں۔ اس پر آپس میں گفتگو ہوئی اور گفتگو کے بعد بالاتفاق طے پایا کہ ترمیم کی ضرورت نہیں اور اسی طرح شائع ہونی چاہیے۔ چنانچہ اسی طرح اس کی اشاعت ہو گئی۔'' [1]

اس کا مطلب یہ ہوا کہ تقویۃ الایمان کے مندرجات اس خاندان کے اہل علم و تحقیق کے متفق علیہ ہیں اور یہ ہے بھی امر واقعہ، شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کی اہم تصانیف حجۃ اللہ البالغہ، الفوز الکبیر، البلاغ المبین اور تحفۃ الموحدین وغیرہ کتابوں پر جس کی نظر ہے اس پر مخفی نہیں۔

[1] امیر الروایات: ص ۹۲.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہی نہیں بلکہ دہلی کا پڑھا لکھا مقتدر طبقہ بھی مولانا رحمہ اللہ کی تحریکِ اصلاح سے بہت متاثر اور ان کی اصلاحات کو بنظرِ استحسان دیکھتا اور دل سے پسند کرتا تھا۔ صدر الصدور مولوی عبدالقادر خاں رام پوری رحمہ اللہ متوفی ۱۲۶۵ھ (۱۸۴۹ء) اپنے احوال و واقعات پر مشتمل کتاب ''وقائع عبدالقادر خانی'' میں بسلسلہ واقعات ۱۲۴۰ھ (۱۸۲۵ء) لکھتے ہیں:

''دہلی میں مولوی محمد اسماعیل خلف مولوی عبدالغنی خلف شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے جو حسنِ بیان، قوتِ استنباط اور تیزیٔ ذہن میں اس زمانہ میں اپنے دادا اور چچاؤں کی یادگار تھے مخلوق کو ان بدعات سے روکنے پر جو مستحبات بلکہ واجبات میں مخلوط ہوگئی ہیں ہمت باندھ رکھی تھی۔ ❶ جمعہ کے دن جامع مسجد میں اور دوسرے دنوں میں اس قسم کے مجمعوں میں بیان کرتے تھے عوام ان کے وعظ و پند سے بہت نفع اٹھاتے تھے اور جو لوگ بدعات پر عمل کرتے ہیں اور آباؤ اسلاف کو انبیاء و رسل کے مسنونات کا ناسخ سمجھتے ہیں اگرچہ اس کلمہ کے تلفظ سے باز رہتے ہیں لیکن بدعت شکن پر طعن کرتے ہیں کہ اس کی بات اسلام کے خلاف ہے! ذرا سوچنا چاہیے کہ جب کوئی بانیٔ شریعت کی مخالفت پر ملامت کرے تو کیا اس بنا پر کہ بعض خرقہ پوشوں اور اصحاب دستار کی راہ و رسم کے خلاف ہے مواخذہ اور سرزنش کا مستحق سمجھا جائے گا؟ اور جن مشائخ و علماء نے سننِ انبیاء و اسلاف و صلحاء کے مقابلہ میں بدعات جاری کی ہیں ان سے قیامت میں باز پرس کیوں نہ ہو گی؟ وہ زمانہ نبوت کے قرب و بعد کی وجہ سے بدعت اسلام کی وجہ سے سنت نہیں ہو جاتی۔'' ❷

مولانا شہید رحمہ اللہ کا اندازہ صحیح نکلا۔ شورش ہوئی اور خوب ہوئی جس نے بعض دفعہ بحثوں اور مناقشوں کی صورت اختیار کر لی۔ چنانچہ ۱۲۴۰ھ (۱۸۲۴ء) میں:

''نواب محمد میر خاں ❸ کی ترغیب سے مولوی مخصوص اللہ ❹ صاحب اور مولوی موسیٰ ❺ صاحب اور مولوی رشید الدین صاحب نے جامع مسجد میں بعد نماز جمعہ مولانا محمد اسماعیل صاحب و مولانا عبدالحی صاحب کے سامنے چند تحریری سوالات پیش کیے۔ مولانا محمد اسماعیل صاحب نے تو ان کو فوراً ایک نظر سے دیکھ کر یہ کہہ دیا کہ یہ میاں جی کی دستور صبیان کے سوالات ہیں پھر مولانا

---

❶ مولوی عبدالقادر خان نے اپنی یہ آپ بیتی ۱۲۳۱ھ میں مرتب کرنی شروع کی تھی۔ معلوم ہوتا ہے مولانا کی اس وقت شہادت ہو چکی تھی۔

❷ وقائع عبدالقادر خانی کا اردو ترجمہ ''علم و عمل'' ص ۲۳۳، ج ۲ از جناب محمد ایوب صاحب قادری ایم۔اے۔

❸ بن شاہ نظام الدین قادری نقش بندی (دیکھو وقائع عبدالقادر خانی کا ترجمہ علم و عمل ص ۲۹۴ ج اطبع کراچی۔

❹ بن شاہ رفیع الدین صاحب رحمہ اللہ متوفی ۱۲۷۳ھ (۱۸۵۶ء) (تذکرہ علمائے ہند اردو ص ۴۹۰)

❺ بن شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی متوفی ۱۲۴۹ھ (تذکرہ علمائے ہند اردو ص ۱۹۱)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبدالحیٔ صاحب نے ملاحظہ کر کے فرمایا کہ ان کے جوابات میں دوں گا۔ میں آج وطن مالوف کا عزم رکھتا ہوں وہاں جا کر ان کے جوابات لکھ بھیجوں گا۔ مولوی مخصوص اللہ صاحب نے فرمایا کہ آپ وطن پھر جائیں پہلے ان کے جوابات تحریر فرمائیں۔ مولوی عبدالحی صاحب نے اسی جلسہ میں قلم دوات منگا کر جواب تحریر کر دیا اور فرمایا کہ اس پر کچھ اور شبہ وشکوک ہو تو بیان کرو۔ فریق ثانی نے صاف کہا کہ بس یہی پوچھنا تھا۔ پس مناظرہ ختم ہوا۔ وہ سوالات یہ ہیں جو مع جواب نقل کیے جاتے ہیں:

سوال اول:...... جناب مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہ را در فضل وعلم چہ اعتقاد دارید؟

سوال دوم:...... جناب مبرور بوسہ قبر والد خود مے دادند در حق ایشاں چہ میگوید؟

سوال سوم:...... اذان بعد دفن میت عند القبر جائز است یا نہ؟

سوال چهارم:...... مذہب شا حنفی است یا نہ؟

سوال پنجم:...... بدعت منقسم بسوئے حسنہ وسیئہ است یا نہ؟

جواب از طرف مولوی عبدالحی صاحب رحمہ اللہ:

جواب سوال اول:...... اینکہ علم وفضل مولانا ممدوح مغفور از طحاوی وکرخی زیادہ تر بل ہم جنب صاحبین در فقہ و در ممارست وتبحر حدیث وتفسیر از صاحبین بیش تر با عتقاد خود میدانیم۔ واللہ اعلم بالصواب. باز گفتند کہ مولانا موصوف در حق من چہ فرمودند؟ میدانید دیاد دارید یانہ؟ مولوی مخصوص اللہ وغیرہ گفتند میدانم کہ مولانا در حق شما فرمودند کہ نصف علم من بمولوی عبدالحی است و در دیگر نصفے ہمہ شاگردان من شریک اند۔ مولوی عبدالحی باز گفتند کہ ہمہ شاگردانِ مولانا قابل مناظرۂ من نیستند آرے مجادلہ مے توانند کرد فقط۔

جواب سوال دوم:...... اینکہ علمائے سابقین نوشتہ اند کہ بوسہ دادن قبر را عادت یہود ونصاریٰ است در تحریرات ملا علی قاری وشیخ عبدالحق محدث دہلوی وغیرہ ملاحظہ نمایند۔ از بعض مقابلین گفتند کہ مولانا ممدوح بوسہ قبر والد ماجد خود مے دادند۔ مولوی عبدالحی گفتند آں صاحبان را یاد داست یانہ کہ روزے مولانا برائے زیارت قبر والد خود در قبرستان رفتہ بودند وبوسہ دادند۔ حافظ محفوظ بآواز بلند گفت کہ اے صاحبان حاضرین بہ بینید کہ شیخ وقت خود بوسہ قبر دادہ پس مولانا سخن حافظ شنیدہ فرمودند کہ بوسہ قبر بلا ریب عادت یہود ونصاریٰ است وحال من ایں است کہ وقتیکہ نزد قبر والد مے آیم از بس متغیر حال وبدحواس مے شوم در حالت بدحواسی واضطراری ایں امر صادر مے شود وفعل متغیر الحال وبدحواس در شرع معتبر ومقبول نیست۔ حاشا کلا! بوسہ قبر روا نیست......!

جواب سوال سویم:...... اینکہ اذان دادن بعد دفن میت معہود بالسنہ نیست پس مکروہ خواہد بود بنا بریں در

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظاہر الروایۃ و دیگر کتب متداولہ معتبرہ حنفیہ اثرے پدید نیست مولوی مخصوص اللہ صاحب گفتند بر تلقین قیاس میکنم مولوی عبدالحی گفتند بنا فاسد علی الفاسد است زیرا کہ حنفیہ وغیرہ حدیث تلقین را ضعیف گفتند و قابل احتجاج ندانستند۔ واللہ اعلم بالصواب۔

جواب سوال چہارم...... اینکہ من بر مذہب حنفی مثل طحاوی و کرخی ام باسناد صحیح کار بندے شوم نہ مثل حاطب اللیل پابندم۔

جواب سوال پنجم:...... اینکہ بدعت شرعیہ منقسم نیست۔ کل بدعۃ ضلالۃ کما رواہ مسلم شما بحر الرائق وغیرہ بہ بینید و حضرت مجدد الف ثانی در دوسہ مکتوب خود ایں را تصریح کردہ و در فتح الباری بحث حدیث شر الامور محدثاتہا ملاحظہ بکنید آرے بدعت لغویہ منقسم است کما لا یخفی علی الماہر بالشریعۃ واللہ اعلم بالصواب۔ ❶

تقویۃ الایمان پر اعتراضات مولانا فضل حق صاحب خیر آبادی مرحوم کو بھی تھے مثلاً وہ جو بعد میں ''مسئلہ امکان و امتناع نظیر'' عنوان پا گیا۔ جس کا جواب خود مولانا شہید رحمہ اللہ ہی نے قلم برداشتہ لکھ دیا تھا جو ''یک روزی'' کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ غالباً اس کے بعد مولانا خیر آبادی موصوف نے ''تحقیق الفتوی فی ابطال الطغوی'' کے نام سے ایک کتاب بھی لکھی جس کا جواب مولانا حیدر علی رحمہ اللہ (رام پوری) ٹونکی (متوفی ۱۲۷۲ھ، ۱۸۵۶ء) نے تحریر فرمایا۔ ❷

اس مسئلہ میں مولانا شہید رحمہ اللہ کی قوت دلیل کا شاید نتیجہ تھا کہ مولانا فضل حق رحمہ اللہ کے بعض شاگردوں نے بھی مولانا کی تائید کی۔ مثلاً مولانا سراج الدین لکھنوی رحمہ اللہ جنہوں نے استاد کے رد اور مولانا کے حق میں ایک رسالہ لکھا ❸ بلکہ حضرت مفتی صدر الدین آزردہ رحمہ اللہ وغیرہ نے بھی مولانا کی تائید میں تحریریں شائع کرائیں۔

---

❶ مجلہ اشاعۃ السنۃ النبویہ (لاہور) ص ۹۷ شمارہ ۳ جلد ۷ (مجریہ ۱۳۰۱ھ، ۱۸۸۴ء) یہ علمی و تحقیقی ماہ نامہ حضرت مولانا محمد حسین بٹالوی مرحوم کی ادارت میں سالہا سال تک شائع ہوتا رہا۔ مجھے یہ شمارہ مولانا غلام رسول صاحب مہر (لاہور) کی عنایت سے ملا۔ جس کے لیے میں ان کا بہت ہی ممنون ہوں۔ اس مناظرہ کا اجمالی تذکرہ اکمل البیان کے صفحہ ۱۰۸ پر بھی آیا ہے، جہاں جناب مولف نے لکھا ہے کہ اس مناظرہ کی روداد کتب خانہ سید حسن شاہ رام پور (ہند) میں قلمی موجود ہے۔ مولانا قاضی بشیر الدین قنوجی رحمہ اللہ نے ان الفاظ میں اس کا خلاصہ ذکر کیا ہے۔ ''خلاصہ بحث این است کہ اہل بدعت فتوی بعض مسائل متنازع فیہا مثل بوسۂ قبر وغیرہا بملاحظہ مولانا عبدالحی رحمہ اللہ پیش کردند ہماں وقت مولانا جواب باصواب دادند و فرمودند کہ ہر کہ بہ خلاف پرداز د وطریق مناظرہ را از دست ندہد و بالفرض اگر روایتے فقہی معارض قول ما پیش نماید ما دامیکہ آں روایت روایت فقہائے طبقہ ابی حنیفہ و محمد و ابی یوسف رحمہ اللہ و ما دون ایشان تا طحاوی و کرخی و صاحب ہدایہ و امثالہم نباشد اصلاً قابل قبول نبود و روایت فقہائے طبقہ سابعہ تا آنکہ بہ محک کتاب و سنت در امتحان نیاید و موافق اصول و قواعد شرعیہ نباشد مقبول نہ گردد و دریں وقت زبان ہمہ اہل علم از مخالفین بجہت عجز در خلاف لال گردید لیکن ہرگاہ از جہت بیہودہ سرائی جہال بمقتضائے بے حیائی و بخیال رفع خجالت و رسوائی نوبت شر و فساد میر سید حضرت مولانا فتوائے معروضہ را بالقصد دفع ایں فتنہ مزین بدیں دستخط گردانید کہ قیاس را معتقدام و در قیاسات و اجتہادیات مقلد مذہب حنفی (الصواعق الالٰہیہ ص ۲۶ مطبوعہ ۱۲۸۷ھ در مطبع احمدی)

❷ صواعق ص ٢٦.

❸ نزهة الخواطر ص ١٩٧ ج ٧.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوتا ہے کہ یہ ''شورش'' یا ردوقدح بمصداق الناس اعداء لما جہلوا غلط مفروضوں پر مبنی اور زیادہ تر علمی یا معاصرانہ چشمک قسم کی رہا کی، تکفیر و تبدیع کے فتووں تک اس کی نوبت نہیں پہنچی تھی اور نہ ہی مولانا رحمہ اللہ پر ''وہابیت'' کا ٹھپہ لگایا گیا تھا اور جوں جوں غلط فہمیوں کے بادل چھٹتے گئے وہ مخالفت بتدریج کم ہوتی تقریباً ختم ہی ہوگئی تھی۔ مولانا رشید الدین رحمہ اللہ بھی آخر میں ماند پڑ گئے۔ مولانا فضل حق رحمہ اللہ نے تو غلطی کا اعتراف ہی فرمالیا تھا۔ بروایت مولانا مفتی عنایت احمد صاحب رحمہ اللہ (مصنف علم الصیغہ وغیرہ) کہ:

> ''مولوی فضل حق صاحب بہت نادم تھے اور روتے تھے اور فرماتے تھے کہ مجھ سے سخت غلطی ہوئی کہ میں نے مولوی اسماعیل صاحب کی مخالفت کی۔ وہ بے شک حق پر تھے اور میں غلطی پر تھا۔'' ❶

لیکن بندگانِ اغراض اور دلدادگان بدعات واہواء جیسے جیسے تقویۃ الایمان کے تبلیغی اثرات پھیلتے دیکھتے ویسے ویسے ان کی جھنجھلاہٹ میں اضافہ ہوتا گیا اور تکفیر و تبدیع کی گولہ باری تیز سے تیز تر ہوتی گئی۔ اگرچہ علمائے توحید اور اصحاب علم و تحقیق نے بھی افہام و تفہیم اور رفع شکوک وادحاض باطل کے سامان مہیا کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔

جہاں تک تاریخ ہماری راہنمائی کرتی ہے تقویۃ الایمان کی مخالفت برائے مخالفت اور مولانا رحمہ اللہ کو سب وشتم کا سلسلہ تیرھویں صدی ہجری کی تیسری چوتھائی میں شروع ہوا ہے۔ جبکہ مولانا شہید کی جاری کی ہوئی تحریک جہاد کھل کر انگریزی امپائر کا جانبازی سے مقابلہ کر رہی تھی۔ جس کا سہرا بدایوں کے ایک صاحب مولوی فضل رسول صاحب کے سر بندھتا ہے۔ مولوی فضل رسول صاحب بدایونی کون بزرگ تھے؟ ان کی سوانح عمری اکمل التاریخ طبع ۱۳۳۱ھ مرتبہ منشی محمد یعقوب حسین ضیاء القادری بدایونی حصہ دوم سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ سرکار انگریزی کے ملازم اور بعض دیسی ریاستوں کے وظیفہ خوار تھے۔ ❷ اور آپ کے رشحات قلم (جن کا ذکر آگے آ رہا ہے) انگریزی سرکار کے پریس میں چھپتے رہے۔

مولوی فضل رسول صاحب کو حکومت ترکیہ (جو اس وقت عربی ممالک کی تحریک احیائے توحید وسنت کو بزعم خود کچل چکی تھی لیکن اس کے دبے ہوئے شراروں سے خائف تھی) کی سیاحت بھی کرائی گئی تھی۔ ❸ اس سیاحت کرانے میں مقصد غالباً یہ تھا کہ ''وہابیت کا ٹھپہ'' وہاں سے ''درآمد'' کر کے ہندوستانی تحریک احیائے توحید وسنت کے مجاہدین پر چسپاں کیا جا سکے۔ ان مولوی بدایونی صاحب نے نہ صرف کہ تقویۃ الایمان میں

---

❶ اکمل البیان: ص ۸۱۱، بحوالہ امیر الروایات.

❷ ملاحظہ ہو صفحات ۳۷۲، ۳۸۰، ۵۱۲ وغیرہ، نیز دیکھئے تذکرہ علمائے ہند اردو ص ۳۸۱ طبع کراچی.

❸ اکمل التاریخ ص ٦ حصہ دوم و تذکرہ علماء ہند اردو ص ۳۸۲.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیوب پیدا کیے اور مولانا شہید رحمہ اللہ کو اسلام بدر کرنے کی مہم چلائی، بلکہ شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ، شاہ رفیع الدین رحمہ اللہ، شاہ اسحاق رحمہ اللہ حتیٰ کہ شاہ ولی اللہ محدث رحمہ اللہ کو بھی اپنے رد وقدح کا ہدف بنایا اور اس ''دل پسند'' موضوع پر متعدد کتابیں لکھیں جن کے ناموں سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ ان کے اندر کیا کچھ ہوگا۔ تصحیح المسائل در تردید مسائل نجدیہ اراذل، البوارق المحمدیہ لرجم الشیاطین النجدیہ ملقب بہ سوط الرحمان علی قرن الشیطان، سیف الجبار المسلول علی الاعداء للابرار، احقاق الحق و ابطال الباطل، مقولات عشر وغیرہ پہلی کتاب مولانا شاہ محمد اسحاق صاحب رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۶۲ھ، ۱۸۴۶ء) کے دو رسالوں (اربعین مسائل و مائۃ مسائل) کے رد میں ہیں (جو فتاویٰ کی شکل میں مطبوع ہیں) دوسری کا موضوع گو تقویۃ الایمان اور اس کے مصنف کا رد اور حسب عادت زبان کی تیزی ہے۔ لیکن لپیٹ میں مذکورہ بالا سب بزرگوں کو لے لیا گیا ہے۔ اسی کتاب میں شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ اور ان کی نہایت تحقیقی اور علمی کتابوں (ازالۃ الخلفاء عن خلافۃ الخلفاء اور قرۃ العینین وغیرہ) کو اہل السنۃ والجماعۃ کے مخالف بتایا ہے۔ [1] دوسری کتابوں میں بھی کم و بیش تقویۃ الایمان وغیرہ پر انہی اعتراضات بہ انداز تکفیر و تبدیع کی تکرار ہے۔

ایک خاص ''تحقیق'' جوان صاحب کو ''معلم اول'' نے پڑھائی تھی وہ تقریباً ان تمام کتابوں میں مشترک ہے بلکہ ہر کتاب کی تان ہی اس پر آ کر ٹوٹتی ہے یعنی ترکوں اور انگریزوں کی ''مبغوض وہابیت'' سے اس تحریک کا تعلق جوڑنا اور مجاہدین ہند پر وہابیت کا ٹھپہ لگانا تاکہ ہندوستان کے ناواقف مسلم عوام کے جذبات سے کھیل کر انگریز کے خلاف تحریک جہاد کو ناکام بنا دیا جائے۔

جہاں تک ان کتابوں کے اعتراضات والزامات کا تعلق ہے علماء اہل حدیث نے ان میں سے تقریباً ہر کتاب کے جواب میں بلند پایہ کتابیں لکھیں۔ ﴿لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَيَحْيَىٰ مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ﴾ چنانچہ مولانا قاضی بشیر الدین قنوجی رحمہ اللہ (مصنف کشف المبہم شرح مسلم الثبوت وغیرہ) نے بوارق کے جواب میں الصواعق الالٰہیۃ لرد الشیاطین اللہابیۃ جیسی معرکے کی کتاب لکھی جو قابل دید ہے۔ تصحیح المسائل کا جواب بھی تفہیم المسائل کے نام سے مولانا قاضی محمد بشیر الدین صاحب موصوف رحمہ اللہ نے تحریر فرمایا۔ ''مقولات عشر'' کا جواب مولانا محمد تقی خاں صاحب دہلوی نے حضرت میاں صاحب شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ کے ایماء سے ۱۲۶۸ھ میں ''النشر'' کے نام سے لکھا۔ مولانا سراج احمد سہسوانی (متوفی ۱۲۷۹ھ، ۱۸۶۲ء) نے سراج الایمان اور مولانا حیدر علی ٹونکی رحمہ اللہ نے بھی بدایونی صاحب کے رسائل کے رد میں متعدد رسالے تحریر فرمائے (مثلاً صیانۃ الاناس عن وسوسۃ الخناس وغیرہ)

---

[1] ملاحظہ ہو: البوارق ۲۷۔ ۳۲.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان محقق علماء اہل سنت و حدیث نے بدایونی صاحب کے مغالطوں سے سب پردے ہٹا دیے تھے۔ اگر یہ حضرات نیک نیت اور کسی علمی کم فہمی کا شکار ہوتے تو حقیقتِ حال کی وضاحت اور رفع شکوک اور شبہات کے بعد خاموش ہو جاتے۔ جیسا کہ مخالفت کے پہلے معاصرانہ دور میں ہوا تھا مگر جن ارباب اغراض و ہواء کو خاموش ہونا ہی نہ تھا وہ کیسے چپ ہو جاتے۔ چنانچہ نت نئے واعظ و ''مفتی'' آتے رہے اور ان بدایونی صاحب کی لکھی ہوئی باتوں کو کم و بیش دہراتے رہے۔ ان کے لڑکے مولوی عبدالقادر اور پوتے عبدالمقتدر صاحب کے بعد یہ ''خدمت'' بانس بریلی منتقل ہو آئی۔ جس کا علَم مولوی احمد رضا خاں [1] نے سنبھال لیا اور انھوں نے مرصع قسم کی گالیوں پر مشتمل دو درجن سے زائد مستقل تالیفات فرمائیں۔ انھوں نے اپنے حنفی بھائیوں کو بھی نہیں بخشا، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ، مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ وغیرہ۔ چنانچہ قارئین کرام سے مخفی نہ ہوگا۔ لیکن ''موضوع بحث'' پر خان صاحب نے بھی خاص اضافہ نہیں فرمایا۔ بس وہی بدایونی خاندان کے مصرع پر طرح باندھی اور اسی پر رنگ چڑھایا ہے اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس سارے قبیلے کے دماغوں پر مولانا شہید رحمہ اللہ کا ہوّا سوار اور ان کو ''تقویۃ الایمان خولیا'' کا مرض لاحق رہا۔ شاید اس میں بالکل مبالغہ نہ ہو کہ رد و کد میں سینکڑوں کتابیں، رسالے اور اشتہار لکھے گئے ہوں گے مگر وہی گھسے پٹے اعتراض، رٹے رٹائے الزام اور وہی ''ٹکسالی گالیاں'' مگر یہ حضرات تھے کہ شاید ان کو کوئی اور کام نہیں تھا کہ رہ رہ کر ان کو ''تقویۃ الایمان'' کا ہی ہول اٹھتا رہا۔

مراد آباد میں ایک مولوی مفتی نعیم الدین صاحب تھے۔ ان حضرت کو بھی کام سوجھا تو یہی کہ ''تقویۃ الایمان'' کا رد لکھا جائے اور جس طرح مشرکین مکہ آنحضرت ﷺ کو معاذ اللہ مذمم کہہ کر اپنی شرافت کا ثبوت دیتے تھے ایسے ہی مراد آبادی مفتی صاحب ''تقویۃ الایمان'' کو تفویت الایمان'' (ایمان کو ضائع کر دینے والی کتاب؟ معاذ اللہ) فرماتے تھے۔ لطف یہ کہ اپنے اس ''کارنامے'' کا نام انھوں نے ...... برعکس نہند نام زنگی کافور...... ''اطیب البیان'' تجویز فرمایا۔ اور تھا اس ''تالیفِ لطیف'' میں بھی کم و بیش وہی کچھ جو بدایونی اور بانس بریلوی لٹریچر میں تھا۔ جب اس کا بھی مراد آباد کے ماحول میں چرچا ہوا تو مولانا ثناء اللہ صاحب مرحوم و مغفور کے ایماء سے مولانا حافظ عزیز الدین صاحب رحمہ اللہ مراد آبادی نے ''تقویۃ الایمان'' کی

[1] مولوی احمد رضا خاں صاحب متوفی (۱۳۴۰ھ، ۱۹۲۱ء) نے تقویۃ الایمان اور اس کے حامیوں کی مخالفت یعنی بدعات کی تبلیغ و اشاعت کو گویا اوڑھنا بچھونا بنا لیا اور اطراف و اکناف پاک و ہند میں اس مشن کو خوب پھیلایا جس کی وجہ سے ''بریلویت'' نے مستقل فرقے کی شکل اختیار کر لی اور رضا خانی حضرات خود کو ''بریلوی'' قرار دینے لگے۔ خوش قسمتی سے یہ خان صاحب بھی سرکاری درباری شخصیت رکھتے تھے۔ جن کے فتوے خاص موقعوں پر انگریزی حکومت کے کام آتے تھے۔ وللتفصیل مقام آخر۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تائید میں ''اکمل البیان'' لکھنا شروع کی۔ جس کو ساتھ ساتھ اخبار اہلحدیث (مرحوم) امرتسر میں طبع کراتے گئے۔ لیکن افسوس کہ سلسلۂ طباعت جاری نہ رہ سکا تھا۔

قیامِ پاکستان کے بعد جماعت اہلحدیث اور دوسرے اہلِ توحید تو وقت کے دوسرے ضروری اور اہم دینی فرائض کی ادائیگی میں مصروف جدوجہد ہو گئے اور بدایونی بریلوی ذہن اپنے نوزائیدہ ملک کی مذہبی فضا میں اشتعال پیدا کرنے میں لگ گیا کہ فکرِ ہرکس بقدرِ ہمت اوست چنانچہ بانس بریلی کے خان صاحب کی شاہکار تالیفات کے ساتھ ہی اطیب البیان کے بھی ایڈیشن پر ایڈیشن شائع ہونے لگے۔

یہ صورت حال دیکھ کر قدرۃً ''اکمل البیان'' کی یاد تازہ ہوگئی۔ احقر راقم نے اس کے مسودہ کی ٹوہ لگانی شروع کر دی۔ ہر آن کوشش بیکار ہوتی جا رہی تھی۔ مراد آباد سے رابطہ پیدا کرنے کی کوئی صورت نہیں بن پاتی تھی۔ نہ وہاں کوئی شناسائی تھی۔ لیکن اذا اراد اللہ شیئا ھیأ اسبابہ (اللہ تعالیٰ چاہے تو اسباب پیدا ہو جاتے ہیں) جو بندہ یا بندہ غالباً ۱۹۵۵ء میں دہلی جانے کا اتفاق ہوا۔ ان دنوں اہل حدیث کانفرنس (ہند) اور اس کے آرگن اخبار ''ترجمان'' کے دفاتر مسجد اہلحدیث کشن گنج میں تھے۔ محترم مجاز صاحب ''ترجمان'' کے ایڈیٹر تھے۔ ان کی ملاقات کے لیے جانا ہوا تو وہاں غیر متوقع طور پر ایک بزرگ سے ملاقات ہوگئی۔ باہمی تعارف اور علیک سلیک کے بعد پتہ چلا کہ آپ حافظ محمود حسن خاں صاحب ہیں، مراد آباد کے رہنے والے۔ اب راقم کا پہلا سوال ان سے اکمل البیان سے متعلق تھا۔ موصوف نے فرمایا کہ ''اکمل'' کا مسودہ کامل حافظ عزیز الدین صاحب کے لڑکے جناب جمیل الدین احمد صاحب کے پاس موجود ہے۔ میں نے عرض کیا کہ اگر کتاب حاصل ہو سکے تو اس کو شائع کرنے کی کوشش کی جائے۔ موصوف یہ سن کر بہت خوش ہوئے۔ میں واپس لاہور آ گیا۔ چند ماہ بعد حافظ صاحب ممدوح نے اکمل البیان کا مسودہ جو دو ضخیم جلدوں میں تھا راقم کے نام ارسال فرما دیا۔ اس کی طباعت ہماری طاقت سے تو باہر تھی۔ حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب مدظلہ العالی خطیب جامع اہلحدیث گوجرانوالہ کی خدمت میں اس کی ضرورت طباعت اور اشاعت کے بارہ میں عرض کیا گیا۔ حضرت ممدوح بھی اخبار میں مطبوعہ اجزاء کے چند حصے ملاحظہ فرمائے ہوئے تھے۔ حضرت نے مجھ سے اتفاق فرمایا کہ واقعی اسے طبع کیا جانا چاہیے۔

''اکمل البیان'' کا یہ مسودہ ۲۶×۲۰/۸ سائز پر آٹھ سو بیس صفحات پر مشتمل تھا۔ ہر صفحہ میں ۲۹ سطریں، تحریر گنجان اور غالباً اس پر نظر ثانی نہیں ہو پائی تھی اور عناوینِ مناسبہ سے تقریباً عاری۔ بنا بریں احقر راقم نے جس قدر کہ وقت اور فرصت نے مساعدت کی مسودہ پر نظر ڈالنی شروع کر دی۔ راقم جیسے کم سواد کے لیے کام خاصہ مشکل تھا۔ لیکن توفیقِ الٰہی کی یاوری سے اس کی ترتیب وتبویب کر دی گئی۔ جو کتابیں مل سکیں ان کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حوالوں میں منقول عنہ کی طرف مراجعت کی گئی۔ کام کرتے وقت معلوم ہوا کہ مولف کی نظر ثانی نہ ہونے کی وجہ سے بعض جگہ مراجعت ضروری تھی۔ البتہ جو کتابیں مہیا نہیں ہوسکیں ان کے لیے مجبوری تھی۔ جہاں شدید ضرورت کسی وجہ سے محسوس کی گئی وہاں عبارت کو بھی درست کر دیا گیا۔ لیکن اس طرح کہ مولف مرحوم کا مقصد اور جذبہ اخلاص قائم رہے۔ بعض اہم مقامات پر تعلیق و حاشیہ کی بھی ضرورت معلوم ہوئی۔ بہر کیف حق تعالیٰ کی توفیقِ خاص اور دو سال سے زائد عرصہ کی شبانہ روز محنت کے بعد احقر راقم شائقین و قارئین اہلِ توحید کی خدمت میں ہدیہ توحید خالص پیش کر کے مسرت محسوس کر رہا ہے۔ اس لیے کہ جذبہ صادقہ سے لکھوائی اور محنت و اخلاص سے تالیف شدہ ایک بہتر ذخیرہ جو کسمپرسی کی حالت میں پڑا ہوا تھا اس کے منصۂ شہود میں آنے کا ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اس نالائق کو بنایا۔ آپ دیکھیں گے کہ یہ ضخیم کتاب صرف مناظرانہ قسم کی نہیں بلکہ مضامین توحید اور ردشرک و بدعت کے لیے ایک طرح کی گویا دائرۃ المعارف ہے۔ اپنے انداز کی مدلل اور مباحث متعلقہ کی کافی حد تک مکمل ہے۔ اس سے قبل کی کتابوں کا بہت سا علمی مواد اس میں آ گیا ہے۔ انداز بیان البتہ قدیم ہے مگر نہ ایسا کہ متلاشیانِ تحقیق حق کے لیے مشکل گھاٹی کی حیثیت رکھے۔ اس امر کا بیان مناسب ہوگا کہ مولف رحمہ اللہ کے طریق تحقیق و بحث میں لہجہ کی تیزی بعض جگہ آ گئی ہے۔ لیکن اس میں ان کو اس لیے معذور گردانا چاہیے کہ مولف رد ''تفویت الایمان'' کے دشنام طرازانہ اندازِ تحریر کے جواب کے طور پر ہے اور اس سے بہت کم ہے چنانچہ مراد آبادی مفتی صاحب کے ان شریفانہ الفاظ کی مجمل فہرست سے ظاہر ہو سکے گا جسے حافظ عزیز الدین صاحب نے شروع کتاب میں ذکر فرمایا ہے۔

ابتدا میں مولف مرحوم کا مختصر تعارف بھی دے دیا گیا ہے۔ جس کو تراجم علمائے حدیث ہند اور مولانا حکیم عبدالغفار صاحب مسعودی صاحب حال مراد آبادی کی ایک تحریر سے مرتب کیا گیا ہے۔ جو موصوف نے حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب مدظلہ العالی کے مکتوب گرامی کے جواب میں لکھی تھی۔ جس کے لیے ہم مولانا عبدالغفار صاحب موصوف کے ممنون ہیں۔

اس کتاب کو شائع کرتے ہوئے میں مخالفین مولانا شہید رحمہ اللہ سے نہایت دردِ دل سے درخواست کروں گا کہ وہ اب سلسلہ بحث کو بالکل ختم کر دیں۔ دنیائے اسلام اور خصوصاً پاکستان میں عیسائی علوم، افکار اور تہذیب و ثقافت کا جو ریلا آ گیا ہے اور جس قسم کے نت نئے سیاسی، معاشی اور تمدنی مسائل پیش آ رہے ہیں ان کے لیے ہم سب مل کر مشترکہ جدوجہد کریں۔ ''تقویۃ الایمان'' کے مالہ و ماعلیہ پر اگر ابھی تک ''غور و فکر'' کی ضرورت ہے تو اس کے لیے ہزاروں صفحات پر مشتمل مواد لکھا جا چکا ہے۔ جو سب کے لیے کافی ہے۔ خدا کے لیے نہ اپنا وقت ضائع فرمائیے نہ دوسروں کے لیے ایسے حالات پیدا کیجیے کہ وہ دفاع پر اپنی طاقت و مال

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے صرف پر (جذبات کے ہاتھوں) مجبور ہو جائیں پھر آپ حضرات کے ''مواعظ و مباحث'' کے نتیجے میں جو تلخی پیدا ہو جاتی ہے اس سے ما بین الفِرَق خلیج وسیع ہی نہیں بلکہ تشدد پر بھی منتج ہوتی ہے۔ آیئے! ہم سب اپنی طاقت و مال اپنے مابین خرچ کرنے کی بجائے متفقہ و مشترکہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت اور عصرِ حاضر کے پیش آمدہ مسائل کے حل اور اپنے نوزائیدہ ملک کے استحکام پر صرف کریں اور اپنی تمام تر توجہات اس طرف مرکوز کر دیں۔

آخر میں مجھے حافظ محمود حسن خاں صاحب مراد آبادی مدظلہ (حال کراچی) میاں جمیل الدین احمد صاحب مراد آبادی خلف الصدق مولانا حافظ عزیز الدین مرحوم و مغفور کا تہ دل سے شکر بجا لانا ہے جنہوں نے ایک اجنبی اور گم نام ناکارۂ خلائق پر اعتماد فرماتے ہوئے نہ صرف کہ ''اکمل البیان'' کا واحد قیمتی مسودہ خندہ پیشانی سے مرحمت فرمایا۔ بلکہ مولف مرحوم کے ذاتی کتب خانہ سے مزید چند کتابیں بھی عاریۃً عنایت فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ دونوں بزرگوں کو اس صدقہ جاریہ کا اجرِ جزیل عنایت فرمائے۔

سچی بات یہ ہے کہ اس ساری سعی و محنت کے نتیجہ خیز و مثمر برکات ہونے کا شرف مخدومنا حضرت مولانا ابوالخیر محمد اسماعیل المحترم ادام اللہ فیوضہ و متع المسلمین بطول بقائہ خطیب جامع اہلحدیث گوجرانوالہ و امیر مرکزی جمعیۃ اہل حدیث مغربی پاکستان کو حاصل ہے۔ کہ حضرت نے نہ صرف احقر کی حوصلہ افزائی فرمائی اور ہر طرح کا تعاون فرمایا بلکہ اپنے وقت کی قربانی کر کے پر مغز مقدمہ بھی تحریر فرمایا اور ناقابلِ انکار حقیقت تو یہ ہے کہ جہاں تک جماعت اہل حدیث، اس کی جماعتی تبلیغ، جماعتی زندگی اور اس کے احیائے مآثر کا تعلق ہے آپ کو اس سے والہانہ محبت اور دیوانگی کی حد تک عشق و شیفتگی ہے اور حق یہ ہے کہ اس معاملہ میں حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب مرحوم و مغفور امرتسری کی واحد جانشین آپ کی ذات گرامی ہے۔ وہی جذبہ اور وہی ولولہ حضرت میں موجزن ہے۔ اس لیے یہ حق بھی انہی کا تھا کہ مولانا امرتسری رحمہ اللہ کے لگائے ہوئے اس پودے کو جو سوکھ رہا تھا۔ اس کی آبیاری فرما کر ہرا بھرا کر دیں۔ جس کے سایہ سے سب اہل توحید متمتع ہوں اور بہت بہت مبارکباد کے مستحق ہیں حضرت ممدوح کے گوجرانوالہ کے احباب جماعت جو حضرت ممدوح کی سمع و طاعت سے ساری حسناتِ جاریہ میں شریک ہونے کے لیے تیار رہتے ہیں۔ و اسال اللہ تعالیٰ ان یجزی کل ھؤلآء الابرار جزاء نبیلاً و اجرا جزیلا .

ایک معذرت کے ساتھ یہ سطور ختم کی جاتی ہیں:

موجودہ دور کی طباعتی مشکلات کا جن کو تجربہ یا علم ہے وہ جان سکتے ہیں کہ کمر توڑ گرانی اور معاشی الجھنوں میں مبتلا زندگی کے اس دور میں کسی بڑی کتاب کو معیاری بنا کر شائع کرنا جوئے شیر لانے سے کسی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح کم نہیں۔

المکتبہ السلفیہ لاہور نامساعد حالات کے باوجود بتوفیقہ تعالیٰ معیاری کتابیں شائع کرنے کی کوشش کرتا ہے، لیکن افسوس ہے کہ بعض ناگزیر وجوہ اور پیش آمدہ جبری حالات کے باعث ''اکمل البیان'' کی کتابت اور تصحیح کے سلسلہ میں اعلیٰ معیار قائم نہیں رہ سکا۔ اگرچہ کاپیاں اور پروف دونوں راقم آثم نے خود دیدہ ریزی سے پڑھے ہیں مگر اغلاط پھر بھی باقی رہ گئے ہیں اور بعض جگہ خصوصاً چند حاشیوں کی طباعت بھی حسب منشا نہیں آسکی۔ اس کے لیے میں ندامت کے ساتھ معذرت خواہ ہوں۔

امید ہے اصحابِ ذوق درگزر فرمائیں گے اور چشم پوشی سے کام لیتے ہوئے مفید مشوروں سے نوازیں گے تاکہ دوسری طبع میں اگر موقع مل سکا تو مشوروں کی روشنی میں کتاب کو بہتر بنایا جاسکے۔ و اللہ الموفق و نعم المعین.

دعا ہے کہ اللہ جل شانہ اس کتاب کو اپنے بندوں کے لیے زیادہ سے زیادہ نافع بنائے اور ہم سب کو اخلاص کی دولت اور توحیدِ خالص کی اشاعت وتبلیغ کی توفیق عطا فرمائے۔

((و صلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ و صحبہ و سلم تسلیما کثیرا کثیرا.))

احقر محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی عفا اللہ عنہ ماجناہ

مدیر المکتبۃ السّلفیہ لاہور

شوال المکرّم ۱۳۸۴ھ فروری ۱۹۶۵ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیوان حماسہ

بتحشیہ: حضرت الفاضل العلامہ مولانا

محمد اعزاز علی دیوبندی مرحوم ومغفور

ترجمہ وحل لغات از: حافظ محمد اسحاق رحمہ اللہ

حاشیہ اور اشاعت ہذا کی خصوصیات:

❀ مختلف نسخوں کے مقابلہ سے متن وحواشی کی صحت میں بشری استطاعت کی حد تک نہایت دیدہ ریزی اور محنت کو کام میں لایا گیا ہے۔

❀ حاشیہ اعزازیہ، تبریزی شرح حماسہ کا ایک عمدہ مفید انتخاب ہے اور حل کتاب کے لیے کافی۔ ربع صدی کے زائد عرصہ سے علمی حلقوں سے خراج تحسین وصول کر چکا ہے۔

❀ دیوانہ حماسہ کی نہایت عمدہ شرح مرزوقی سے...... جو چند سال ہوئے مصر سے طبع ہو کر آئی ہے...... سلك النكات في حل اللغات کا اضافہ کیا گیا ہے جو سابقہ اشاعتوں پر ایک قیمتی اضافہ ہے، جس سے افادیت بڑھ گئی ہے شعرائے حماسہ کا تعارف عموماً دے دیا گیا ہے جس سے دوسرے فائدوں کے ساتھ متعلقہ اشعار کا پس منظر سمجھنے میں مدد مل سکتی ہے۔

❀ دیوان حماسہ کے ایک مستند اور سلیس ترجمے کی ضرورت شدت سے محسوس کی جا رہی تھی، بعض مرحوم و مغفور بزرگوں نے جو ترجمے کسی زمانے میں فرمائے تھے۔ ان کی زبان پرانی، اور زیادہ تر علمی قسم کے ہونے کے باعث ان سے فہم مطالب میں دقت ہوتی تھی علاوہ ازیں وہ ایک مدت سے ناپید بھی تھے۔ نظر برین ترجمہ کے لیے ایک صاحب علم ونظر بزرگ حضرت مولانا حافظ محمد اسحاق صاحب حسینوی (لاہوری) مدظلہ العالی کو تکلیف دی گئی۔ انھوں نے لفظی رعایت رکھتے ہوئے شستہ اردو میں مطلب خیز اور رواں ترجمہ فرمایا ہے۔ مولانا موصوف پنجاب یونیورسٹی کے پرانے دور کے فاضل عربی اور برصغیر کے مشہور ادیب حضرت علامہ سیّد محمد طلحہ صاحب ٹونکی (حال کراچی) ادام اللہ فیوضہ وبرکاتہ سابق پروفیسر علوم عربیہ اورینٹل کالج لاہور کے تلمیذ خاص ہونے کے ساتھ تعلیم وتدریس ادب عربی کا تیس سالہ تجربہ بھی رکھتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ متن، حواشی، لغات اور ترجمہ کی ہر صفحہ پر تقسیم اس طرح کی گئی ہے کہ شائقین علوم عربیہ بسہولت استفادہ فرما سکیں۔

❀ حاشیہ اعزازیہ کے مقدمہ ''الفراسہ'' میں حماسہ سے متعلقہ اہم امور اور مؤلف کا مختصر تعارف آ گئے ہیں۔ ان کے علاوہ بعض ضروری معلومات ''تقدیم و تصدیر'' کے عنوان سے مزید دے دی گئی ہیں جو تمام تر (جزوی تصرفات اور اضافوں کے ساتھ) شرح مرزوقی مطبوعہ مصر کے مقدمہ ناشرین سے ماخوذ ہیں۔ جوان شاء اللہ علمی بصیرت کے ازدیاد کا باعث ہوں گی۔

❀ شدید گرانی کے اس دور میں ایسے انداز کی اتنی ضخیم کتاب کے کاغذ و طباعت کی نفاست کا اہتمام اصحاب تجربہ جانتے ہیں کہ جوئے شیر لانے سے کسی طرح کم نہیں۔ لیکن ہم نے اس کے لیے امکان بھر کوشش کرنے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا۔ اور یہ سب اللہ جل شانہ کی توفیق ہے۔ وذٰلك فضل الله يوتيه من يشاء والله ذوالفضل العظيم له الحمد فى الاولٰى والاخرة وصلى الله على سيدنا محمد واٰله واصحابه وسلم تسليما كثيرًا.

فروری ۱۹۶۵ء

شوال المکرم: ۱۳۸۴ھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیمہ کاری کا ہفتہ منانے والوں اور عام مسلمانوں کی خدمت میں

بیمہ

از: عبیداللہ رحمانی رحمہ اللہ

مولانا ثناءاللہ امرتسری رحمہ اللہ

ان دنوں پاکستان میں ''بیمہ کاری کا ہفتہ'' منایا جا رہا ہے۔ ملک کی اہم شخصیتوں نے بڑے بڑے مراکز میں اس کے افتتاح بھی کر ڈالے ہیں۔ اخبارات اور ریڈیو وغیرہ کے ذریعہ اس کے لیے پروپیگنڈہ مہم جاری ہے، لیکن مسلمان ہونے اور پاکستان کے مسلم مملکت ہونے کی حیثیت میں ہمیں یہ بھی سوچنا چاہیے کہ اس کے جواز و عدمِ جواز کے بارے میں اسلام کیا کہتا ہے؟ اس غرض سے یہ کتابچہ شائع کیا جا رہا ہے تاکہ اس کاروبار سے متعلقہ لوگ، کار پردازانِ حکومت، اہلِ قلم اور مسلم عوام شریعت کی روشنی میں اپنا طرزِ فکر و عمل مرتب کر سکیں۔

خوش قسمتی سے دنیائے اسلام کے عمیق الفکر علمائے کرام بیمہ کاری پر بڑی بالغ نظری سے سوچ بچار کر چکے ہیں۔ مصر میں اس کے لیے علماء کی مجالسِ مذاکرہ منعقد ہوئیں۔ ہندوستانی علمائے کرام نے متفقہ طور پر اس کو موضوعِ تحقیق بنایا۔ پوری دیدہ وری سے اس کے حسن و قبح کا جائزہ لیا گیا۔ علمائے پاکستان نے بھی بڑی محنت سے اس میں حصہ لیا۔ چنانچہ قریبی چند سالوں میں ان تحقیقات کی رودادیں، مجلّہ ''برہان'' دہلی ''ترجمان القرآن'' لاہور ''بینات'' کراچی، ''الاسلام'' دہلی اور ہفت روزہ ''الاعتصام'' لاہور میں شائع ہو چکی ہیں۔ علاوہ ازیں بھی فتاویٰ اور رسالے طبع ہوتے رہے ہیں۔

پیش نظر کتابچہ، ایک فتویٰ، دو تحقیقی مقالوں اور ایک مختصر مضمون پر مشتمل ہے۔ فتویٰ بھی دراصل مختصر اور جامع مضمون ہے جس کو پاک و ہند کے صاحبِ علم و تقویٰ اور فاضل محقق مولانا عبیداللہ صاحب رحمانی مبارک پوری مدظلہ العالی نے کئی سال قبل تحریر فرمایا تھا۔

پہلا مقالہ بھی حضرت موصوف ہی کے قلمِ تحقیق رقم کا رہینِ منت ہے جو مجلسِ تحقیقاتِ شرعیہ لکھنؤ (ہند) کے تفصیلی سوالات کے جواب میں لکھا گیا اور ہندوستانی رسالوں میں شائع ہوا۔

دوسرا مقالہ مصر کے مشہور صاحبِ علم و قلم فاضل پروفیسر شیخ محمد ابوزہرہ مرحوم کی ایک مدلل تقریر ہے جو بیمہ پر منعقدہ ایک مجلسِ مذاکرہ میں کی گئی جس کی بہت سے جید علمائے مصر نے تائید فرمائی۔

دونوں مقالوں میں بیمہ کاری کے سارے پہلوؤں پر غائر نظر ڈالی گئی اور اس سلسلے میں پیش آمدہ غلط

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہمیوں اور مغالطوں پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے جس سے جذبات اور حقائقِ واقعیہ کا تقابل کر کے صحیح نتیجہ پر پہنچنے میں بہت مدد مل سکتی ہے۔ بشرطیکہ نیت بھی یہ ہو۔ البتہ ایک بات اول الذکر مقالے میں یہ ملحوظ رکھنے کی ہے کہ چونکہ سوال نامہ ہندوستان میں مرتب کیا گیا لہٰذا وہاں کا لحاظ بالکل قدرتی تھا۔ اس لیے جواب کے اس حصہ میں ایک طرح کی مقامیت سی آ گئی ہے۔ مثلاً اضطراری مفروضے کی صورت پاکستان میں اس سے کوئی مغالطہ نہیں ہونا چاہیے۔

آخر میں حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب مرحوم ومغفور امرتسری کے اخبار ''اہلحدیث'' (امرتسر) سے ماخوذ ایک مختصر سا مضمون ہے جو آج سے ۲۷ سال قبل ۱۹۳۹ء میں شائع ہوا تھا جس سے معلوم ہو سکے گا کہ اہلِ حق اور اصحابِ درد کتنی مدت سے صحیح انداز سے غور کرتے رہے ہیں۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ اس کتابچے کی پیش کش سے مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے اور ہم کو توفیق دے کہ پاکستان میں سنتِ نبویہ کے مطابق مالیاتی نظام نافذ کریں۔

واللہ الموفق والمعین

عاجز محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی

۱۹۶۵ء/ ۱۳۸۵ھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسالہ عمل بالحدیث

از: مولانا ولایت علی صادق پوری رحمہ اللہ

ترجمہ: مولانا ابوبکر صدیق السلفی حفظہ اللہ

’’اتباعِ سنت و اجتناب از بدعت کا بیج سر زمین برصغیر میں شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ (۱۱۷۶ھ) نے ڈالا۔ ان کے پوتے مولانا محمد اسماعیل شہید رحمہ اللہ (۱۲۴۶ھ) کے عہد میں یہ بیج برگ و بار لایا۔‘‘ ❶

امر واقعہ یہ ہے کہ اس ’’بیج کے برگ و بار‘‘ لانے اور عوام تک توحید و سنت کی دعوت پہنچانے کی سعادت سب سے زیادہ مولانا شہید رحمہ اللہ کے خاص تلمیذِ رشید مولانا ولایت علی (۱۲۶۹ھ) کو حاصل ہوئی۔ انھوں نے استاد شہید رحمہ اللہ کے شروع کردہ کاموں کو نہ صرف زندہ رکھا بلکہ انھیں بہت آگے بڑھایا۔ مولانا نواب سید محمد صدیق حسن خاں (۱۲۴۸ء-۱۳۰۷ھ) اور محدث بے نظیر مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ (۱۲۲۵-۱۳۲۰) اس مبارک سلسلہ کی علماً و عملاً دو مرکزی شخصیتیں ہو گزری ہیں اور دونوں ہی اپنے اپنے طور پر مولانا ولایت علی رحمہ اللہ کے وعظ و تذکیر سے مستفیض ہوئیں۔ بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ یہ مواعظ دونوں بزرگوں کی علمی، عملی، تدریسی اور تالیفی مساعی کا منبع ہوئے اور برصغیر میں شیوعِ عمل بالحدیث کے سوتے اسی سرچشمۂ فیض سے پھوٹے۔

مولانا نے خالص اسلام کی طرف دعوت اپنی مجالسِ تذکیر و موعظت کے علاوہ دوسرے طریقوں سے بھی پھیلائی۔ ایک طرف مولانا شہید رحمہ اللہ کی متعدد دعوتی تالیفات شائع کرائیں تو دوسری طرف احوال و ظروف کے مطابق خود بھی چھوٹے چھوٹے رسالے تالیف اور شائع کیے، اسی سلسلۂ دُرِ نایاب کی ایک کڑی رسالہ ’’عمل بالحدیث‘‘ بھی ہے جس میں مسئلہ تقلید اور عمل بالحدیث کو بہت معتدل طریقے اور ولی اللّٰہی فکر کی روشنی میں پیش کیا ہے۔

یہ رسالہ حضرت مؤلف نے خود شائع کیا تھا، اس کے بعد کئی بار بلکہ با ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہے۔ لیکن اب ایک مدت سے ناپید ہے۔ حالانکہ ضرورت آج بھی ایسی کتابوں کی ختم نہیں ہوگئی۔ بنا بریں میرے نہایت عزیز دوست مولانا ابوبکر صدیق سلفی فیروز پوری حال لاہور زاد اللہ علماً و فہماً نے شوق و محبت سے ’’مسلک حدیث‘‘ کے عنوان سے اس کا شگفتہ ترجمہ کر دیا ہے۔ جس کے لیے احقر ان کا ممنون ہے اور المکتبۃ السلفیہ اس کی اشاعت کا شرف حاصل کر رہا ہے۔ ذیل میں ’’کردار کے غازی‘‘ اس بزرگ کے مختصر سوانح حیات بھی شامل کر دیے گئے ہیں جس نے سالہا سال انگریز کا ناک میں دم کیے رکھا اور آخر اسی راہِ جنون میں جان قربان کر دی۔

بندۂ ضعیف و فانی محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی

مدیر المکتبۃ السلفیہ، لاہور...... ذوالقعدہ ۱۳۸۵ھ/ مارچ ۱۹۶۶ء

---

❶ اتحاف النبلاء: ص ۴۱۷.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسن البیان

مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی رحمہ اللہ

بعد میں آنے والی نسلوں کو اپنے اسلاف کے حالات اور ان کے کارناموں سے واقفیت حاصل کرنا اس لیے بھی ضروری ہے کہ ان کے نقوشِ اقدام پر چل سکیں۔ زندگی میں ان سے راہنمائی حاصل کی جا سکے اور بحد امکان ان کے کارناموں کو زندہ رکھ سکیں۔

مولانا شبلی نعمانی (متوفی ۱۹۱۴ء) نے اس نقطۂ نظر سے برصغیر میں سیرت نویسی کی باقاعدہ انداز سے اس طرح نظر ڈالی جس کے مفید نتائج نکلے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ!

اب تو کم ہی لوگوں کو معلوم ہے کہ مولانا مرحوم نے اپنی ابتدائی زندگی میں حنفیت کی تبلیغ و اشاعت کا شوق فرمایا تھا جس کے اثرات تو شاید آخر تک بھی رہے...... چنانچہ ان ہی دنوں قرأت فاتحہ خلف الامام کے ممنوع ہونے کے بارے میں (غالباً) ''ظل الغمام'' نام کا ایک کتابچہ بھی تالیف فرمایا تھا۔ علی گڑھ آنے کے بعد ان کی توجہ اسلامی تاریخ کی طرف مڑ گئی (یا موڑ دی گئی) جو وقت کی اہم ضرورت اور ملت اسلامیہ کی بہترین خدمت تھی۔

اسی سلسلے میں انھوں نے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی سوانح حیات بھی ''سیرۃ النعمان'' کے نام سے تالیف فرمائی جو نعمانی انتساب کی رعایت سے ان کے کرنے کا کام اور اپنی جگہ مفید تھا رحمہ اللہ۔

لیکن یہ کتاب مولانا رحمہ اللہ کے ابتدائی رجحانات کی آئینہ دار بھی ہے۔ شاید یہی وجہ ہوئی کہ اس کا اندازہ مثبت نہ رکھ سکے اور بلاکسی خاص ضرورت کے اس میں نہ صرف کہ اہل حدیث و حنفیہ کے پرانے نزاع کو درمیان میں لے آنے بلکہ محدثین وفقہاءِ حنفیہ کا باہمی مقابلہ دکھا کر حنفیت کی ترجیح کے ایسے طریقے سے درپے ہوئے جس سے محدثین کرام کی زریں خدمات اسلامیہ کا پہلو فروتر نظر آئے۔ بات یہ ہے کہ جب ایک خاص مقصد ذہن میں رکھ لیا جائے تو ذہن آدمی کے قلم سے واقعات اور مسائل و روایات کی تصویر مخصوص ڈھانچے میں ڈھلتی چلی جاتی ہے جس سے بعض دفعہ حقائق واقعیہ دانستہ یا نادانستہ مسخ ہو جاتے ہیں، چنانچہ مولانا کی جادو بیانی، محدثین پر فقہاءِ حنفیہ کی برتری میں صرف ہو کر رہ گئی۔

علاوہ ازیں علی گڑھ کالج (جو مسلم یونیورسٹی بعد میں ہوئی) کی فضا اور جناب سرسید احمد بانی کالج کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ضرورتیں'' شاید اس کی متقاضی ہوئی ہوں گی کہ حدیث پاک کی تنقید کے لیے ''درائت'' کے اصول کی بھی کہیں سے تخریج کر کے اس کو مدلل کر دیا جائے جس کے بعد جو حدیث رسول ﷺ سمجھ میں نہ آسکے یا جس کے ماننے کو کسی کا جی نہ چاہے اس پر ''درائت'' کی درانتی چلا کر اسے کاٹ دیا جائے اور اس طرح سے اس سے گلوخلاصی کرالی جائے۔ چنانچہ مولانا نعمانی صاحب نے اس کتاب میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی طرف منسوب کر کے اس ''اصول'' کا خاصہ مواد فراہم کر دیا جناب سرسید نے اس کتاب کو چھاپ دیا اور واقعہ یہ ہے کہ سرسید کے ''خلفاء'' کو اس کتاب نے بھی بہت کام دیا۔

ظاہر ہے کہ ادعائے تحقیق کے ساتھ شائع ہونے والی کتاب جس کا موضوع حدیث اور محدثین پر نقد و جرح ہو اس کا علمی و تحقیقی جائزہ لینا اہل حدیث کے لیے ضروری تھا چنانچہ یہ کتاب طبع ہو کر آئی رئیس المحدثین شیخ الکل فی الکل حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب دہلوی رحمہ اللہ ،نوراللہ مرقدہ و رفع درجاتہ فی اعلی الجنۃ کے تلمیذ خاص ،مولانا شبلی رحمہ اللہ کے معاصر و مواطن، حضرت علامہ محمد عبدالعزیز رحیم آبادی رحمہ اللہ نے اس پر ''حسن البیان فیمافی سیرۃ النعمان'' کے عنوان سے ایک علمی و تحقیقی تنقید شائع فرمائی جس میں حضرت امام کی اس ''سوانح حیات کا ذکر کرتے ہوئے الفاظِ ذیل میں وجہ تنقید بھی لکھی۔''

> ''مجھ کو اس (مناقب ومحامد امام رحمہ اللہ) سے کچھ بحث نہیں کیونکہ اعیانِ اسلام کی جس قدر خوبیاں کہی جائیں اس سے اسلام کی توقیع (تعظیم) ہے مگر صاحب کتاب نے جو حدیث اور اصول حدیث کی طرف قلم بڑھایا ہے اور اکابر محدثین وعلمائے اہل اصول پر زبان درازیاں کی ہیں۔اس کی نسبت کچھ لکھتا ہوں تاکہ عوام غلطی میں نہ پڑیں اور خلاف حق کے معتقد نہ ہو جائیں اور اکابر محدثین سے ان کو سوء ظنی نہ پیدا ہو جائے۔''

اس عبارت سے مولانا کے اعتدال وتوازن کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ کتاب اگرچہ بہت مختصر ہے۔ بعض مباحث تشنۂ تفصیل ہیں اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ قلم برداشتہ لکھتے چلے گئے ہیں لیکن حق یہ ہے کہ اختصار کے باوجود حق ادا کر دیا ہے بعض علمی گرفتیں مؤلف (سیرۃ النعمان) پر ایسی مضبوط ہیں جن کا لوہا علامہ شبلی مرحوم کو بھی مانے بغیر چارہ نہ رہا۔ مثلاً انھوں نے فتح الباری کے حوالہ سے ایک غلط بات لکھی (سیرۃ النعمان ص ۲۱ طبع اول) صاحب حسن البیان نے اس پر تعاقب کیا۔ ❶ بعد کی طبع میں مولانا شبلی رحمہ اللہ نے اس کی اصلاح کر دی۔ ❷ ایسے ہی چند اور مقامات بھی ہیں جن میں مولانا شبلی مرحوم نے صاحب حسن البیان کی تحقیق کے سامنے سپر ڈال دی ہے۔

---

❶ حسن البیان طبع اول، ص ۲۵۔ ❷ سیرۃ النعمان، ص: ۱۱۹، طبع مجتبائی، دہلی ۱۹۱۲ء۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسن البیان پہلی دفعہ ١٣١١ھ میں مطبع فاروقی دہلی سے ٢٣٦ بڑے صفحات پر شائع ہوئی تھی اس کے بعد دوسری دفعہ جید برقی پریس دہلی سے طبع ہوئی جس پر سن طباعت درج نہیں اور صفحات ١٦٠ تھے۔ اب وہ نسخہ بھی مدت سے نایاب ہوگیا ہے۔ جب کہ ''سیرۃ النعمان'' بکثرت شائع ہورہی ہے، حالانکہ ضرورت ہے کہ اس کے مطالعہ کرنے والے کے سامنے ''حسن البیان'' بھی ہو اس لیے کہ تصویر کا صحیح رخ سامنے آنے پر نتیجہ بھی صحیح نکل سکتا ہے۔

حسن البیان کی اشاعت اور اس کے مطالعہ کی اس لیے بھی ضرورت ہے کہ حدیث اور اصول حدیث اور استخفافِ محدثین سے متعلقہ مباحث ''سیرۃ النعمان'' کے لیے تریاق کی حاجت آج بھی ویسے ہی ہے جیسی ضرورت مولانا رحیم آبادی رحمہ اللہ کے دور میں تھی۔

الحمد للہ کہ اس کتاب کی حالیہ اشاعت کی سعادت اہل حدیث اکادمی کے حصے میں آرہی ہے۔ کتاب پر سرسری نظر ثانی کر لی گئی ہے۔ کچھ مطبعی اغلاط درست کیے گئے، کسی حد تک نظر ثانی ہوگئی نیز یہ کہ سیرۃ النعمان کی نظم فارسی پہلے حاشیہ پر تھی جس کے پڑھنے میں دقت تھی۔ اب اس کو صفحے کے اندر کر دیا ہے۔ چنانچہ اوپر کے نصف صفحے میں حسن البیان کی نظم اور نیچے کے حصے میں سیرۃ النعمان کی نظم آگئی ہے۔ ابتداء میں مولانا رحیم آبادی رحمہ اللہ کا مختصر تعارف وترجمہ بھی عاجز نے مرتب کر کے شامل کر دیا ہے اور سب سے زیادہ اہم کام یہ ہوا ہے کہ اب کی اہم ابحاث ذیلی کے عنوان بنا دیے گئے ہیں جو پہلی دونوں اشاعتوں میں نہیں تھے۔ بلکہ سب سے بڑا اضافہ اشاعت حاضرہ میں شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب مدظلہ العالی کا علمی مقدمہ ہے جو تحقیقات نادرہ پر مشتمل ہے جس کا بنیادی تعلق تو کتاب کے مبحث ''فقہ راوی اور روایت سے ہے'' گو استطراداً بعض دوسری باتیں بھی آگئی ہیں۔ اب یہ اشاعت پہلی دونوں اشاعتوں سے بہتر ہوگئی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ کوشش قبول فرمائے اور خدمت حدیث پاک کی مزید توفیق سے نوازے۔ آمین

محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی۔ مدیر المکتبۃ السلفیہ لاہور

(یکم ذوالحجہ ١٣٨٥ھ/١٩٦٦ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الارشاد الیٰ سبیل الرشاد (طبع ثالث)

مولانا ابو یحییٰ محمد شاہ جہاں پوری رحمہ اللہ

اللہ جل شانہ کی توفیق سے اس کے برگزیدہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی حمایت اور عاملین بالحدیث کثر اللہ سوادھم کے مسلک کی وضاحت کے سلسلے کی ایک بہترین کتاب الارشاد کی تازہ طباعت کی سعادت اس دفعہ محترم شیخ محمد اشرف صاحب تاجر کتب کشمیری بازار لاہور کی سرپرستی میں اہل حدیث اکادمی لاہور کے حصے میں آرہی ہے۔ جبکہ مدت سے کتاب ناپید ہو رہی تھی۔ یہ کتاب پہلی دفعہ ۱۳۱۹ھ میں حضرت مصنف رحمہ اللہ نے مطبع انصاری دہلی میں خود طبع کرائی۔ دوسری بار مولانا حافظ محمد حسن صاحب مرحوم و مغفور ۱۳۵۲ھ (۱۹۳۳ء) کے حسنِ اہتمام سے رجب ۱۳۵۲ھ (اکتوبر ۱۹۳۳ء) میں ثنائی برقی پریس امرتسر میں طبع ہوئی۔ جس کی قدرے تفصیل مرحوم کے پیش لفظ (شامل اشاعت ہذا) میں آگئی ہے۔

اس کتاب کے لکھنے کا قریبی محرک، شاید مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمہ اللہ کا کتابچہ ''سبیل الرشاد'' ہوا ہو گا جو اہل حدیث کی گرم تردید کے لیے وقف ہے۔ جس کو مولانا محمود الحسن (شیخ الہند رحمہ اللہ) کے تیز پیش لفظ کے ساتھ مولانا محمد یحییٰ صاحب کاندھلوی (موجودہ تبلیغی جماعت کے شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا صاحب کے والد) نے شائع کیا تھا۔

صاحب ''الارشاد'' نے یہ رسالہ اجمالاً سامنے رکھا ہے، (جس پر تفصیلی تنقید کو ''الارشاد'' کے دوسرے حصے پر اٹھا رکھا، جیسا کہ صفحہ ۲۷ کے حاشیہ پر آپ دیکھیں گے، مگر معلوم نہ ہو سکا کہ وہ لکھا گیا یا نہیں) لیکن آپ دیکھیں گے ہمارے مولانا نے اپنے بھائیوں کی ''گرمی'' سے تعرض نہیں کیا، بلکہ نفسِ مطلب سے سروکار رکھا ہے۔

موقع کی مناسبت سے یہ معلوم کرنا دلچسپی سے خالی نہ ہو گا کہ جماعت اہل حدیث کے ایک بڑے محقق عالم مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی نور اللہ مرقدہٗ (متوفی ۱۳۳۸ھ) نے اس کتاب پر تبصرہ ''سبیل الرشاد اور الارشاد پر محاکمانہ ریویو'' کے عنوان سے لکھا اور اپنے ماہنامہ اشاعۃ السنہ جلد ۲ شمارہ ۲۰ بابت ۱۳۲۲ھ (۱۹۰۴ء) ص ۱۷۳ تا ۲۰۲ میں اسے شائع کیا تھا جو قابلِ مراجعت ہے۔

راقم سطور نے طبع ہذا کے وقت طبع اول و ثانی دونوں پر ایک ایک نظر ڈالی، اگرچہ قلتِ فرصت کے سبب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ نظر بہت سرسری تھی، اس اثناء میں اکثر حوالہ جات کی طرف مراجعت کی ضرورت بھی پیش آئی۔ جو کتابیں مطبوعہ مل سکیں ان کے حوالے بقید صفحات و طبعات درست اور مطبعی اغلاط ٹھیک کیے گئے۔ امکانی حد تک ترتیب کو بھی اکثر جگہ منقح کیا گیا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ متن و حواشی کے پورے عنوان جو بوجوہ نظر ثانی کے قابل تھے ان کو ازسرِ نو مرتب کیا گیا۔ نیز حضرت مصنف رحمہ اللہ کے حالات جس قدر مہیا ہو سکے انھیں شاملِ اشاعت کر دیا گیا۔ امید ہے پہلی دونوں اشاعتوں کی نسبت اشاعت حاضرہ میں افادیت اور تسہیل ان شاء اللہ زیادہ ہوگی، تاہم خامیاں اور کوتاہیاں بشری تقاضا ہیں، مناسب یہ ہے کہ ان سے درگزر فرمایا جائے اور ان سے مطلع کر دیا جائے۔

آخر میں راقم کو عزیز نوجوان مولوی حافظ محمد یوسف صاحب آف کراچی حال لاہور وفقہ اللہ و ایای لما یحبہ و یرضاہ کا شکریہ ادا کرنا ہے کہ انھوں نے اس سلسلے میں احقر کا خوب ہاتھ بٹایا۔ بارگاہِ الٰہی میں عاجزانہ دعا ہے کہ اس کتاب کو اپنے بندوں کے لیے مفید بنائے اور مؤلف رحمہ اللہ ناشرین اور سعی کنندگان سب کو اس کے اجرِ جزیل سے محروم نہ فرمائے۔ ویرحم اللہ عبدا قال آمینا۔

خادم الحدیث واہلہ

احقر ابو الطیب محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی

خطیب جامع مبارک ریلوے روڈ لاہور

۱۲ ربیع الاول ۱۳۸۶ھ (۲ جولائی ۱۹۶۶ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفہیم اسلام

از: مسعود احمد رحمہ اللہ

صحیح تعلیمات اسلامی خصوصاً حدیث شریف اور علمائے اسلام کے متعلق انگریزی تعلیم یافتگان، اُن سے وابستگان اور متاثر حضرات میں جو بڑی بڑی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں ان کا ایک بڑا مرقع محترم ڈاکٹر غلام جیلانی صاحب برق کی مشہور کتاب ''دو اسلام'' ہے جس کا موضوع علمائے کرام کی عمومی تفضیک، حدیث شریف کا استخفاف بلکہ انکار اور شعائر اسلامی کے احترام سے بے اعتنائی ہے۔ چونکہ تقریباً ساری کتاب ہی غلط فہمیوں یا مغالطوں پر مبنی ہے اس لیے متعدد اہل قلم کو اس کے جواب کے لیے قلم اٹھانا پڑا۔ جہاں تک مجھے علم ہے سب سے پہلے جماعت اہل حدیث ہندوستان کے ایک بزرگ عالم حضرت محمد داؤد صاحب راز نے ''خالص اسلام'' تالیف فرمائی اور شائع کی، جو قدرۃً برق صاحب کا جواب ہونے کے باوجود بہت عمدہ اور دلچسپ ہے۔

مولانا راز کے علاوہ بھی بعض اہل قلم نے اپنے اپنے انداز سے جواب لکھے اور حق یہ ہے کہ ہر شخص نے بساط بھر قابلِ قدر کوشش فرمائی جزاہم اللہ تعالیٰ۔ چند سال ہوئے راقم کا کراچی جانا ہوا اور مکرم مولانا مسعود احمد صاحب بی۔ ایس۔ سی سے ملاقات ہوئی۔ دورانِ ملاقات ان کے ہاں ایک مسودہ دیکھا۔ معلوم ہوا کہ موصوف اپنے ہفتہ واری حدیث شریف کے دروس میں برق صاحب کی کتاب ''دو اسلام'' کے اعتراضات پر تفصیل سے گفتگو کیا کرتے تھے جن کو مولوی عبدالسلام صاحب بریلوی قلم بند کرلیا کرتے تھے۔ اور یہ مسودہ ان ہی دروس حدیث کی تنقیح شدہ شکل ہے۔ راقم نے اس کو دیکھا تو اس کا اسلوب ایسی دل آزار قسم کی تحریروں کے عام جوابات سے مختلف پایا، سنجیدہ، متین اور ناصحانہ جیسے کہ مغالطوں اور غلط فہمیوں میں مبتلا کسی شخص کو سمجھا رہے ہوں۔ علاوہ ازیں ایک خاص بات یہ محسوس ہوئی کہ فتنہ پرداز لوگ جن روایات و احادیث کو عام طور پر ہدف طعن بناتے ہیں ان کے جوابات تحقیقی، لیکن عام فہم اور محتاط انداز میں اس کتاب میں یک جا طور سے آ گئے ہیں۔ بنا بریں خیال ہوا کہ اس سلسلہ میں دوسری کتابوں کے باوجود اس کتاب کو شائع ہو جانا چاہیے۔ بہت ممکن ہے اس کے مطالعے سے احادیثِ شریفہ کے متعلق بہت سے خلجان اور مغالطے رفع ہو سکیں اور بتوفیقہٖ تعالیٰ، ارواحِ سعیدہ پر مؤلف کا جذبہ اخلاص اثر افگن ہو۔ اگرچہ ڈاکٹر برق صاحب نے غالباً خاندانی تاثیر کے باعث ''دو اسلام'' کے موقف سے فی الجملہ رجوع کا مکرر اعلان فرما دیا ہے۔ [1]

[1] ہفت روزہ چٹان لاہور۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن اولاً ان کی کتاب شائع و ذائع ہے۔ ثانیاً اس کے مندرجات اسی پھیلے ہوئے فتنۂ انکارِ حدیث کی بار بار کی کہی ہوئی باتیں ہیں۔ جس سے عموماً جدید تعلیم یافتہ جلد متاثر ہو جاتے ہیں۔ ثالثاً کیا عجب کہ مؤلف ''دو اسلام'' کے بقایا شکوک و شبہات اگر کچھ باقی رہ گئے ہوں تو وہ دور ہو جائیں وما ذلك على الله بعزیز غرضیکہ یہ تھے وجوہ جن کی بنا پر راقم نے ''اہل حدیث اکادمی'' کے منتظم، مکرم شیخ محمد اشرف صاحب کے سامنے اس کتاب کی اشاعت کی تجویز رکھی تو انھوں نے منظور کر لیا۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔ چنانچہ ''تفہیم اسلام بجواب دو اسلام'' کے نام سے ''اہل حدیث اکادمی'' کے سلسلۂ مطبوعات کی یہ آٹھویں کتاب ہے جو اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اربابِ ذوق کی خدمت میں پیش ہو رہی ہے۔

ایک عظیم غلط فہمی کا ازالہ:

جب غلط فہمیوں کے ازالہ ہی کی ٹھہری تو کیوں نہ ایک ایسی عظیم غلطی کے ازالہ کی کوشش کر لی جائے جو مولانا شبلی مرحوم (''مقدمہ سیرۃ النبی ﷺ'' صفحہ ۴۰) سے لے کر اب تک کے ایسے لوگوں میں موجود چلی آ رہی ہے جو اس مبحث میں نہایت نیک نیتی سے بھی کچھ لکھتے ہیں اور جس سے برق صاحب نے بھی ''دو اسلام'' میں فائدہ اٹھایا ہے اور وہ یہ ہے کہ ''کسی بھی حدیث کے صحیح ہونے کے لیے یہ دیکھا جائے گا کہ وہ قرآن مجید کے خلاف تو نہیں'' اور سہارا اس میں لیا جاتا ہے۔ چھٹی، صدی ہجری کے حافظ ابن جوزی رحمہ اللہ کے اس قول کا وكل حديث رايته يخالف العقول او يناقض الاصول فاعلم انه موضوع ...... او يكون مما يدفعه الحس و المشاهدة او مباينا لنص الكتاب و السنة المتواترة او الاجماع.[1]

''موضوع (جھوٹی) روایت کی علامت یہ ہے کہ عقل، اصول، محسوسات و مشاہدہ، نص قرآنی، متواتر حدیث اجماع...... میں سے کسی ایک کے خلاف ہو۔''

لیکن ذہن کو ہر طرح کے تاثرات سے الگ کر کے دیکھا جائے تو پہلی نظر میں معلوم ہو سکتا ہے کہ ابن جوزی رحمہ اللہ کے اس فرمان میں صحیح حدیث کے پہچاننے کا طریق نہیں بیان ہو رہا ہے بلکہ موضوع روایتوں کی علامت بتانا ان کے پیش نظر ہے جس کی وضاحت خود انہی سے تدریب الراوی (ص ۸۰) طبع جدید میں منقول ہے: قال (يعني ابن الجوزي) و معنى مناقضته للاصول ان يكون خارجًا من دواوين الاسلام من المسانيد و الكتب المشهورة یعنی کسی روایت کے مخالف ''اصول'' ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ متداول و مشہور کتب حدیث (مثلاً صحاح ستہ، سنن دارمی، موطا امام مالک، مصنف عبدالرزاق وغیرہ) اور مسانید (مسند امام احمد، مسند حمیدی وغیرہ) میں موجود ہو۔''

[1] فتح المغيث للسخاوي: ص ١١٤ طبع لكهنؤ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی دور تدوین و تالیف کتب حدیث کے بعد جو بچی کھچی روایات چھٹی صدی ہجری یعنی ابن جوزی کے زمانے میں ادھر ادھر پھیل کر گمراہی کا سبب بن رہی تھیں اور جن سے غرض مند فائدہ اٹھا رہے تھے۔ ان کی پہچان کے لیے یہ قاعدہ بنایا جس نے بھی بنایا۔ لہٰذا صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن اربعہ وغیرہا مستند کتابوں کی احادیث کو اس ''اصول'' کے تحت پرکھنا درست نہیں اور ایسا کرنا فن حدیث سے ناواقفیت پر مبنی ہوگا۔ ھذا و للتفصیل موضع اخر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ''تفہیم اسلام'' کے مؤلف، مرتب و ناشر کی اس خدمتِ حدیث اور انصار علماء کرام کو قبول فرمائے اور ہم سب کو اعتقاد میں پختگی اور عمل میں اخلاص سے بہرہ ور فرمائے۔

((آمین و الحمد لله اولا و اخرا و صلى الله على سيدنا محمد و اله و اصحابه و بارك و سلم.))

عاجز ابو الطیب محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی
مدیر المکتبہ السلفیہ لاہور
۲۵ رجب ۱۳۸۷ھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جزء القراءۃ

از: امام بخاری رحمہ اللہ

ترجمہ: حافظ احمد شاکر حفظہ اللہ

www.KitaboSunnat.com

الحمد لله الذی اسبغ علينا النعم و صلى الله على سيدنا محمد و آله و سلم .

حضرت امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ ......۱۹۴ھ......۲۵۶ھ......قدس اللہ روحہ ونور ضریحہ کی تالیفات کی تعداد مقدمہ فتح الباری میں ''صحیح بخاری'' جس کا پورا نام ہے "الجامع الصحيح المسند من حديث رسول الله ﷺ وسننه وايامه" کے علاوہ انیس بتائی گئی ہے، ان میں جواب تک طبع ہو چکی ہیں وہ یہ ہیں:

۱۔ التاریخ الکبیر:

صحابہ رضی اللہ عنہم سے امام صاحب کے عہد تک تقریباً چالیس ہزار رجال حدیث پر مشتمل ہے۔ علاوہ ازیں روایات وآثار کا بھی اس میں بڑا ذخیرہ ہے۔ دائرۃ المعارف، حیدرآباد دکن (ہند) سے آٹھ جلدوں میں ۱۳۷۹ھ میں طبع ہو چکی ہے۔

۲۔ کتاب الکنی:

التاریخ الکبیر ہی کا حصہ ہے جو اس کے ساتھ شائع ہوا۔

۳۔ التاریخ الصغیر:

التاریخ الکبیر ہی کے طرز پر ہے ۲۵۲ بڑے صفحات پر مطبع انوار محمدی، الٰہ آباد (ہند) ۱۳۲۵ھ میں طبع ہوئی، اب ناپید ہے، دوبارہ طباعت کی ضرورت ہے (اب دوبارہ پاکستان میں اس کا عکس طبع ہو گیا ہے)

٤۔ الضعفاء الصغیر:

صفحات ۳۸، التاریخ الصغیر کے ساتھ ملحق ہے۔

۵۔ خلق افعال العباد والرد علیٰ الجهمیه واصحاب التعطیل:

صفات باری تعالیٰ سے متعلقہ اہم مباحث پر مشتمل یہ پرمغز رسالہ مولانا محمد شمس الحق رحمہ اللہ صاحب عون المعبود، متوفی ۱۳۲۹ھ کے ایماء سے ۱۳۰۶ھ/ ۱۸۸۸ء میں مجموعہ اعلام اہل العصر کے ضمن میں ۲۸ کلاں صفحات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر طبع ہوا تھا۔ضرورت ہے کہ تنقیح اور ترتیب کے ساتھ اس کو پھر سے شائع کیا جائے (اب دوبارہ پاکستان میں اس کا عکس طبع ہو گیا ہے)

٦۔ الادب المفرد:

اخلاق و آداب و معاشرت نبویہ ﷺ سے متعلقہ سوا تیرہ سو احادیث و آثار اور ساڑھے چھ سو مستنبط مسائل پر مشتمل بہترین حدیثی ذخیرہ، متعدد مرتبہ طبع ہوئی، سب سے پہلے ۱۳۰۶ھ/ ۱۸۸۸ء (صفحات:۱۹۶) مطبع خلیلی آرہ (ہند) میں ایک اہل حدیث عالم مولانا ابو عبدالودود محمد ادریس آروی رحمہ اللہ کے اہتمام سے چھپی اور آخری اشاعت ۱۳۷۵ھ میں باہتمام فاضل محقق محب الدین الخطیب السلفی رحمہ اللہ وبہ تحقیق وترتیب شیخ محمد فواد عبدالباقی رحمہ اللہ المطبعۃ السلفیہ قاہرہ سے ہوئی اور سب سے پہلے مولانا نواب سید محمد صدیق حسن خاں رحمہ اللہ نے ہی ۱۳۰۶ھ میں اس کا تشریحی اردو ترجمہ بھی شائع فرمایا۔بنام توفيق الباري

٧۔ جزء رفع اليدين فی الصلوة:

نماز میں چار جگہ پر رفع الیدین کا مدلل اثبات صرف متن اور مع ترجمہ متعدد دفعہ اشاعت پذیر ہوا۔

٨۔ جزاء القراءة خلف الامام:

یہی وہ رسالہ ہے جس کی موجودہ اشاعت کی "المكتبة السلفيه" لاہور کو سعادت حاصل ہو رہی ہے، میرے علم کی حد تک پہلی دفعہ مولانا زین العابدین آروی رحمہ اللہ نے اس کو اُردو ترجمہ کے ساتھ شائع کیا تھا، بعدہٗ اسی سے نقل در نقل طبع ہوتا رہا، اصل متن بھی اور مع ترجمہ بھی۔

مگر یہ ترجمہ ایک مدت سے ناپید ہے، بعض مبلغ دوست احباب کے توجہ دلانے سے مترجم رسالہ کے طبع کا خیال پیدا ہوا لیکن جب اس غرض سے رسالہ دیکھا گیا تو حیرت ہوئی کہ متن میں متعدد شدید اغلاط متواتر چلی آ رہی ہیں، بعض ناسخوں کی اور بعض طباعتی، پھر ترجمہ بھی بہت پرانے انداز کا، موجودہ دور کے لیے تقریباً ناقابل فہم، متنی اغلاط کے باعث اغلاق اس پر مستزاد۔ چنانچہ متن کی تصحیح وتصویب کے لیے اپنے فاضل دوست مولانا فیض الرحمٰن ثوری دام فیضہ کو تکلیف دی گئی، کیونکہ رجال حدیث اور اسناد کی تحقیق میں ان کو ایک مخصوص ممتاز مقام حاصل ہے۔ آپ نے ازراہِ کرم کتب حدیث ورجال کی طرف مراجعت اور محترم مولانا سید بدیع الدین شاہ صاحب رحمہ اللہ پیر آف جھنڈا (سندھ) سے استفادہ کرتے ہوئے پورے رسالہ پر نظر ثانی فرما دی جس کے لیے عاجز دونوں دوستوں کا بہت ممنون ہے۔ جزاهم الله تعالى احسن الجزاء

اردو ترجمہ برخوردار قاری حافظ احمد شاکر فیروز پوری (لاہور) نے کر ڈالا۔ سلمه الله و استعمله

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

في رضاه سبحانه . اس سارے کام پر عاجز کو بھی گو سرسری سی سہی، ایک نظر ڈالنی پڑی، خامیاں تو اس طباعت میں بھی ہوں گی، تاہم اس مرتبہ نقل در نقل چلی آنے والی اور طباعتی اغلاط کی تصحیح و تصویب کے علاوہ مزید یہ ہوا کہ:

(١) ممکن حد تک پیراگراف بنا دیے گئے ہیں (٢) مرفوع احادیث کا شمار۔ (٣) اردو خوان اصحاب کی آسانی کے لیے متن کو مشکل کر دیا گیا ہے (٤) ترجمہ با محاورہ ہے۔ (٥) اہم مشمولات کی فہرست۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ خدمت حدیث شریف کی یہ ادنیٰ سی کوشش قبول فرمائے، اپنے بندوں کے لیے اس کو نافع بنائے اور سارے کاموں میں اخلاص سے سرفراز فرمائے۔

و صلى الله على سيدنا محمد و آله و اصحابه و سلم .

خادم الحديث واهله احقر

محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی

مدیر المکتبۃ السلفیہ لاہور

(جمادی الاولیٰ ١٣٨٨ھ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتحاف النبیہ

از: شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ

الحمد للہ وکفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفی أما بعد!

حکیم الامۃ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ کی تالیف (انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ و اسانید وارثی رسول اللہ ﷺ) کا پہلا حصہ کم وبیش اسی سال قبل (۱۳۱۱ھ) مطبع احمدی دہلی میں طبع ہوا تھا۔ جس کے آخر میں بعد کے حصے کی اشاعت کا اعلان تھا لیکن کسی وجہ سے وہ شائع نہ ہو سکا اور اب تک غیر مطبوع رہا مطبوعہ حصے میں سلاسلِ تصوف اور اس سے متعلقات کا تذکرہ ہے۔ غیر مطبوعہ میں اسنادِ کتب حدیث سے متعلقہ فوائد علمیہ اور تقلید و اجتہاد پر مناسب مقام تبصرہ اور فقہ مذاہب اربعہ اور تصوف وکلام کی بعض کتابوں کی سندوں کا بیان ہے۔ کئی سال ہوئے راقم کو مکرم مولوی بشیر احمد صاحب لدھیانوی (لاہور) کے ہاں سے حصہ غیر مطبوعہ کا ایک ناقص نسخہ دستیاب ہوا تھا جس کی لوح پر کتاب کا نام یوں مرقوم ہے (اتحاف النبیہ فیما یحتاج الیہ المحدث و الفقیہ) اور نام کے نیچے یہ عبارت ہے:

”عدد تصانیف شاہ ولی اللہ، و ایں اتحاف ایضا من تصانیفہ لکن ما ذکرہ صاحب قرۃ العیون ❶ فیما ذکر من تصانیفہ۔“

پھر مشہور تصانیف (مثلاً حجۃ اللہ البالغہ، مصفیٰ، مسویٰ انصاف وغیرہ) گناتے ہوئے اس فقرے پر ختم کیا ہے ”بلاغ المبین ❷ ایضاً لہ“ اور لوح کے اندر دوسرے صفحہ پر بطور ”سند“ یہ تحریر ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

((الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد یقول العبد

---

❶ شاہ صاحب کے رسالہ سرور المحزون کی چھ جلدوں میں اردو شرح از مولانا نواب محمد علی خان ٹونکی متوفی ۱۳۱۳ھ، ۱۸۸۵ء (الثقافۃ الاسلامیۃ فی الہند ص ۹۰) یہ کتاب ۱۲۹۶ھ کو مطبع علوی (لکھنو) میں طبع ہوئی تفصیل دیکھیے مجلّہ ”برہان“ دہلی مارچ ۱۹۵۸ء۔

❷ یہ وہی فارسی کتاب ہے جو مطبع محمدی لاہور (تاریخ طبع ندارد) میں مولانا فقیر اللہ لاہوری رحمہ اللہ کے اہتمام سے تقریباً پون صدی قبل شائع ہوئی تھی۔ چند سال ہوئے "المکتبۃ السلفیہ" لاہور نے اس کو قدرے تحقیق و تعلیق ضمیمہ اور عمدہ طباعت سے آراستہ شائع کیا تھا اب وہی نسخہ پشاور سے حال ہی میں شائع ہو گیا ہے بعض لوگ شاہ صاحب کی طرف اس کے انتساب میں خواہ مخواہ کا شک پیدا کرتے ہیں حالانکہ انکار کی کوئی معقول وجہ موجود نہیں کتاب کا موضوع تالیف ......رسومات شرکیہ و بدعیہ کا رد ...... وہی مضمون ہے جو شاہ صاحب کی تقریباً سب ہی دعوتی قسم کی تصانیف میں موجود ہے جو اس میں تفصیلاً ہے اور غالباً یہی باعث ہوا کہ ماحول میں شدتِ تعصب کی بنا پر ابتدائیہ میں نام کی صراحت نہیں فرمائی گئی کہ حکمت اس کی متقاضی ہوئی جیسا کہ شاہ عبدالعزیز صاحب نے تحفہ اثنا عشریہ کے ⇦⇦⇦

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الضعيف المحتاج الى الله المتعال عبدالله بن جمال الاحمدانى السندهى حدثنى بهذه الاوراق العلامة سيد الابرار مولانا و سيدنا عبيدالله السندهى المكى عن شيخ الهند سيد المحدثين و المجاهدين مولانا محمود الحسن الديوبندى باسناده الى عارف بالله شاه ولى الله المحدث الدهلوى رحمة الله عليه .))

اس کے بعد ان اوراق کی ابتدا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بعد ''مقدمہ سے شروع ہوتی ہے جس میں طبقاتِ کتبِ حدیث کی تفصیل ہے۔ یہ اٹھارہ ورق ہیں۔ تقطیع ۴/۱۷×۲۷ کے قریب بعض صفحات کی بائیس سطریں ہیں، بعض کی چوبیس اور بعض کی پچیس، خط نستعلیق درمیانہ مگر پختہ اور صاف ہے، تاریخِ کتابت مرقوم نہیں، نسخہ شاید ڈیڑھ صدی قبل لکھا گیا ہو۔ اغلاط سے پاک نہیں، تاہم غنیمت ہے، لیکن افسوس ناقص ہے، حصہ حدیث بھی پورا نہیں یعنی صحیح بخاری کی دوسری عالی سند کے آخری فقرہ (ص ۹۰ سطر ۵) عن الفربری عن البخاری تک ہے اور حصہ فقہ وغیرہ تو سارے کا سارا ہے ہی نہیں، اب کامل نسخے کی تلاش ہوئی، جو کافی جدوجہد اور جستجو کے بعد محبّ محترم مولانا عبدالرشید صاحب نعمانی جے پوری، کراچوی (حال بہاول پور) سے دستیاب ہو سکا، جس پر اطلاع جناب مولوی غلام حسین صاحب جلبانی دام مجدہ پروفیسر سندھ یونیورسٹی حیدر آباد (سندھ) کے ذریعے ہوئی، اور اس کے لیے راقم دونوں حضرات کا بے حد ممنون ہے، یہ مخطوطہ تینوں مضامین (تصوف، حدیث اور فقہ) پر مشتمل ہے جمادی الاولی (۱۳۱۴ھ، نومبر ۱۸۹۸ء) مکتوبہ ہے، دو سو ورق ہیں (۲۷ صفحوں کی فہرست کے علاوہ) سائز تقریباً ۸/۱۷×۲۷ ہر صفحہ کی گیارہ سطریں خط نستعلیق پختہ اور صاف مگر اغلاط سے مبرا نہیں۔ الخضر بن النعمان (حیدر آباد سندھ) کا تحریر کردہ ہے لیکن مزید پریشانی یہ ہوئی کہ اس کے درمیان میں بھی نقص نکل آیا، یعنی حصہ حدیث کے آخری صفحات میں ''النوادر'' عنوان کے تحت حسبِ تصریح مولف کتاب ہونا یہ چاہیے تھا کہ روایتیں چالیس ہوں، جب کہ موجودہ ہمارے نسخہ میں صرف بارہ ہیں، ملاحظہ ہو ص ۹۲-۹۶۔

⇐⇐ ابتدائیہ میں ''غلام حلیم بن قطب الدین'' کا توریہ اختیار فرمایا۔ شاہ صاحب کی تالیفات کے بیان میں ''البلاغ المبین'' کا ذکر بھی عموماً اسی وجہ سے نہیں ملتا، علاوہ ازیں کسی کثیر التصانیف مصنف کی کسی کتاب کا ذکر رہ جانا کیا امکان سے بعید ہے؟ حال ہی میں حافظ ابن القیم رحمہ اللہ کی ایک اہم کتاب ''احکام اہل الذمۃ'' دو ضخیم جلدوں میں شام سے طبع ہو کر آئی ہے جس کا دنیا بھر میں ایک ہی مخطوطہ محترم ڈاکٹر حمید اللہ صاحب مدظلہ (حال پیرس) کے خاندان سے دستیاب ہوا...... اس کا تذکرہ حافظ ابن القیم کے ترجمہ میں نہیں ملتا۔ پھر یہ انکار کیا اس سے ملتا جلتا رجحان نہیں کہ کسی ستم ظریف نے ''تقویۃ الایمان'' کے شاہ اسمٰعیل شہید رحمہ اللہ کی تصنیف ہی ہونے سے انکار کر دیا تھا۔ امید ہے کہ ''اتحاف النبیہ'' کے مخطوطہ کی لوح پر ''البلاغ المبین'' کے تذکرہ سے بتوفیقہ تعالیٰ یہ خلجان رفع ہو سکے گا۔ و الله يهدى من يشآء الى صراط مستقيم.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخطوطہ ہذا کے حصہ اول (جو متعلقہ تصوف اور مطبوعہ ہے) کے لوح پر عنوان یہ ہے ''قسم اول از کتاب انتباہ از حضرت شاہ ولی اللہ الدہلوی، در بیان سلاسل طرق وبعض ضرورت آنرا (کذا) ایک سوتین ورق کا یہ حصہ فارسی کی عبارت ذیل پر ختم ہوا ہے۔

''تمام شد قسم اوّل رسالہ انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ، و اسانید وارثی رسول اللہ ﷺ در بیان سلاسل طرق و اذکار آن و نصف ثانی در بیان سلاسل و اسانید حدیث و مشائخ است و ابتدائے آن از مقدمہ است۔''

بعدہٗ عربی میں یہ تحریر ہے:

((بلغ المقابلة باصله و كان اصله منقولا من مسودة المصنف و كان المولوى حسن الرضا الهندى ناقل اصله و هو الذى اخبرنى انه حصل مسودة المصنف من عند ولد حفيده مولوى محمد عمر بن مولوى اسمعيل بن شيخ عبدالغنى بن شاه ولى الله و كتب منها اصل هذه النسخة من الابتداء الى قوله من القسم الثانى، و مع هذا جميع ''ایں طبقہ را یا اکثر آنرا ایں فقیر باجازت عامہ حاصل کردہ'' رحمه الله و نفعنا بعلومه.))

اس کے بعد نصف ثانی شروع ہوتا ہے جس کی لوح پر یوں لکھا ہے:

''قسم ثانی از کتاب انتباہ از حضرت شاہ ولی اللہ الدہلوی در سلاسل حدیث و بیان دقائق آن علم شریف''

یہ قسم ثانی ورق ۱۶۷ تک جا کران جملوں پر ختم ہوتی ہے ''تم القسم الثانى من كتاب الانتباه و مبدا قسم (كذا) الثالث من المقدمة''

اور قسم ثالث کی لوح پر یہ عنوان ہے:

قسم ثالث از کتاب انتباہ از حضرت شاہ ولی اللہ الدہلوی در مباحث فقہ و ما یتعلق بہ'' اور خاتمہ کتاب کی عبارت یہ ہے:

((ختمت كتابة رسالة الانتباه فى سلاسل اولياء الله و اسانيد وارثى رسول الله ﷺ فى يوم الخميس والعشرين من جمادى الاول سنة اربعة عشر بعد ثلاث مائة و الف من الهجرة فى بلدة الحيدر آباد حميت عن البلية و الافات و الرجاء ممن طالعه و استفاد منه الدعاء لصلاح الدارين و حسن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النشأتين لكاتبه و لاولاده و لكل من احبه" كاتبهٗ الخضر بن النعمان.))

((غفر هما الله سبحانه.))

الغرض مولوی بشیر احمد صاحب والے مخطوطے میں چالیس ورق کا نقص تھا، جس کی تکمیل مولانا محمد عبدالرشید صاحب نعمانی کے نسخے سے ہوئی، لیکن ثانی الذکر کے نقص کو دور کرنے کے وسائل مہیا نہ ہو سکے، گو اس کی خاص اہمیت بھی نہیں۔

طریق تصحیح و مقابلہ:

تصحیح و مقابلہ کا مرحلہ آیا تو مزید کوئی نسخہ میسر نہ آنے کے باعث مندرجہ ذیل صورت اختیار کی گئی:

خوش قسمتی سے مجددِ علومِ عربیہ و دینیہ نواب سید محمد صدیق حسن خان نور اللہ مرقدہ کی تین تالیفات میں اس کتاب کے طویل اقتباسات مل گئے ...... یعنی ریاض المرتاض ص ۸۰ تا ۸۳۔ سلسلۃ العسجد ص ۵۶ تا ۵۹، ہدایۃ السائل ص ۵۲۸ تا ۵۳۶، ان میں کتاب کا کافی حصہ آ گیا ہے جس سے بہت مدد ملی۔

شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ کا رسالہ عجالہ نافعہ جو اس کتاب کے مبحث حدیث کے کافی حصہ کی گویا تلخیص ہے۔

شاہ صاحب کی اپنی تالیفات مثلاً متعلقہ اسانید، الارشاد، الفضل المبین، الدر الثمین، النوادر، چار رسالوں کے علاوہ حجة الله البالغه، انفاس العارفين، انسان العين، انصاف، عقد الجيد، مقدمه مصفى و مسوى و غيرها.

اليانع الجنى، اتحاف الاكابر، سلسلة العسجد، فهرس الفهارس، الامداد، بغية الطالبين، قطف الثمر، الامم، ان کتابوں میں کتبِ حدیث کی اسناد بیان ہوئی ہیں اور آخری چاروں کتابیں شاہ صاحب کے شیوخ اور مشائخ شیوخ کی تالیفات ہیں، بلکہ الیانع میں مذکورہ اسانید وہی ہیں جو "اتحاف النبيه" میں ہیں۔

علامات و رموز:

مولوی بشیر احمد صاحب کے نسخہ کے لیے عبیدیہ، یا "ع" اور مولانا محمد عبدالرشید صاحب والے مخطوطے کے لیے حیدر آبادیہ یا "ح"

ترتیب و تعلیقات:

الف: ...... سہولت کی خاطر مناسب ذیلی عنوان اور عبارت کے فقرے (پیراگراف) بنا دیے گئے ہیں۔

ب: ...... حضرت مؤلف کی بیان کردہ تشریحات متعلقہ انساب وغیرہ کو بعض جگہ قوسین (بریکٹ) میں کر دیا گیا ہے اور بعض جگہ ان کے فقرے الگ بنا دیے گئے ہیں، تاہم بخوفِ تطویل ان تشریحات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ''مزید تحقیق'' سے تعرض نہیں کیا گیا۔

ج:...... کتاب میں مذکور اسمائے کتب کا تعلیقات میں مختصر تعارف

د:...... اسناد کتب اور دوسرے مقامات میں آمدہ رجال واعیان کے بھی تعلیقات میں مختصر تراجم اور ان کے مراجع کی نشان دہی کر دی گئی، تاہم بخوف طوالت رجال شجرہ رواۃ حدیث (ص ۵۲-۵۸) اور عبارت حافظ ابن حزم متعلقہ تقلید و اجتہاد (ص ۱۰۸-۱۱۰) کے مباحث میں اس کا التزام نہیں کیا گیا، ان کے لیے متداول کتب رجال و تراجم کی طرف مراجعت بآسانی ممکن بھی ہے، بعض کتابوں اور رجال کا تعارف شاید چھوٹ بھی گیا ہو سمجھئے کہ ان پر اطلاع نہ ہو سکی، ایسے ہی بعض جگہ تکرار بھی آ گیا ہوگا۔

ہ:...... بعض اجمالات کی تفصیل یا بعض مباحث سے متعلقہ مفید علمی باتوں کا خود شاہ صاحب یا شاہ عبدالعزیز کی تالیفات سے تعلیقات میں اضافہ بھی ملے گا، علی ہذا القیاس بعض مباحث کتاب پر حضرت والا جاہ نواب سید محمد صدیق حسن خان قنوجی رحمہ اللہ کے تعلیقاً یا توضیحاً مفید اضافے بھی تعلیقات میں لے لیے گئے ہیں، اس کوشش سے اہلِ نظران شاء اللہ محظوظ ہوں گے۔

و:...... چار قسم کی فہارس آخر میں دے دی گئی ہیں، مراجع التعلیق و التحقیق، اسماء المترجمین، اسماء الاماکن، و اسماء الکتب، یعنی کتاب اور مقدمہ دونوں کی ہیں اور فہرست مندرجات اول میں ہے۔

کتاب کا نام:

جیسا کہ اوپر مذکور ہوا نسخہ عبیدیہ میں کتاب کا نام "اتحاف النبیه فیما یحتاج الیه المحدث و الفقیه" مندرج ہے، جب کہ نسخہ حیدر آبادیہ میں "مبحث حدیث و فقه" ''انتباہ'' کی قسم ثانی وثالث قرار پاتی ہے، مولانا نواب سید محمد صدیق حسن خان رحمہ اللہ نے ریاض (ص ٦٥ تا ٨٠) میں تینوں اقسام (تصوف، حدیث، فقہ) کی جو تلخیص فرمائی ہے وہ انتباہ کے نام سے ہے سلسلۃ العسجد اور ہدایۃ السائل میں بھی ''انتباہ'' ہے اور اسی نام سے اپنے نسخہ کا ذکر اپنی کتاب "العلم الخفاق" (ص ۱۳۶) میں کیا ہے، مولانا محمد عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ کی "التعلیقات السنیة علی الفوائد البهیه" (ص ۱۰۴) میں بھی اسی نام سے حوالہ ہے۔

دوسری طرف مندرجات کتاب کی حیثیت سے دیکھا جائے تو اتحاف النبیہ زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے اس لیے کہ نظر بر مضامین دوسرے حصے کا پہلے حصہ سے کوئی ایسا تعلق نہیں کہ وہ پہلے پر موقوف ہو، الا یہ کہ دوسرا مبحث بلا حمد وصلوۃ وغیرہ ''مقدمہ'' سے شروع ہو جاتا ہے جو عام طریقے کے خلاف ہے، اندریں حالات ممکن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ اہمیت موضوع کے پیش نظر خود شاہ صاحب نے یا ان کے بعد ان کے کسی مزاج شناس قریبی بزرگ نے ''انتباہ'' کی آخری دونوں قسموں کا الگ سے دوسرا نام رکھ دیا ہو۔

راقم کے قیاس کو اس سے تقویت ملتی ہے کہ حضرت شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ کے حالات میں ایک قدیم اور نسبۃً مستند کتاب ''مقالات طریقت'' ❶ میں شاہ ولی اللہ کی تالیفات کے جس جگہ نام گنائے ہیں وہاں ''انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ'' کے علاوہ بطور مستقل تالیف ''التنبیه علی ما یحتاج الیه المحدث و الفقیه'' کا نام بھی شمار میں لایا گیا ہے (ملاحظہ ہو مقالات طریقت معروف بہ فضائل عزیزیہ از محمد عبدالرحیم ضیاء مطبع متین کرتان حیدر آباد دکن ۱۲۹۱ھ۔)

بنا بریں سلاسل اولیاء اللہ کے حصے کا نام ''انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ'' اور قسم حدیث وفقہ کا نام ''اتحاف النبیه فیما یحتاج الیه المحدث و الفقیه'' یا ''التنبیه علی ما یحتاج الیه المحدث و الفقیه'' مناسب قرار پاتا ہے ہم نے اول الذکر کو اختیار کیا ہے اس لیے کہ دو صاحبِ فکر جید عالموں مولانا عبیداللہ سندھی مرحوم اور مولانا محمود الحسن دیوبندی مرحوم کے ذریعے آمدہ نسخہ کے باعث یہ نام درجہ استناد حاصل کر لیتا ہے۔

یہ بھی ملحوظ رہے کہ ''الثقافة الاسلامیه فی الهند'' میں مولانا عبدالحی حسنی لکھنوی رحمہ اللہ و بسلسلہ علوم الحدیث عنوان ''و فی الاسانید'' کے تحت اس کتاب کے تعارف میں لکھتے ہیں:

((و رسالة بسیطة بالفارسیة للشیخ ولی الله المحدث و هی مشتملة علی تحقیقات بدیعة و تدقیقات غریبة .)) ❷

مقدمہ:

چونکہ اس موضوع ..... علم الاسانید والاثبات ..... سے ہمارے عربی مدارس کا ماحول بھی عموماً آشنا نہیں لہٰذا مقدمہ میں پہلے تو اس علم سے متعلقہ معلومات جمع کر دی گئیں۔ اس کے بعد مولف کتاب سے خصوصاً اور محدثین کرام سے عموماً اپنے تعلق کے سلسلہ میں اپنی سند کا تذکرہ ہے۔ ثالثاً حضرت مولف کے اتباع میں ان تک اس کتاب کی سند درج کر دی گئی ہے اور اس کے ضمن میں حاشیہ پر ایک مفید، اہم علمی مبحث بھی زبانِ قرطاس پر آ گئی ہے۔ ان شاء اللہ اربابِ ذوق اس سے محظوظ ہوں گے۔

---

❶ اس کتاب پر اطلاع اور اس سے استفادہ اپنے فاضل دوست مولانا محمد عبدالحلیم صاحب چشتی ایم اے (کراچی) کی بدولت حاصل ہوا جس کے لیے راقم موصوف کا بے حد ممنون ہے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔

❷ ۱ ٥ ص ١٦١.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب ایک معذرت بھی سن لیجیے اور وہ یہ کہ کتاب کی طباعت حسبِ منشا نہیں ہو سکی جن لوگوں کو لیتھو کی موجودہ طباعت کا ہفت خواں طے کرنے سے سابقہ پڑتا ہے وہی اس کی مشکلات کو سمجھ سکتے ہیں، کتابت و طباعت کی مدت طول پکڑتی گئی، بدیں وجہ کوشش کے باوجود غلطیاں رہ گئیں۔ ❶

آخر میں مجھ کو ایک دفعہ پھر مولوی بشیر احمد صاحب لدھیانوی (لاہور) مولانا عبدالرشید صاحب نعمانی محترم جناب غلام حسین صاحب جلبانی (حیدر آباد سندھ) کا شکریہ ادا کرنا ہے کہ ان معزز حضرات کی بدولت ہی قعرِ گم نامی میں پڑا ہوا حضرت شاہ صاحب کا یہ مخطوطہ جلوہ آرا منصۂ شہود ہو سکا، اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عنایت فرمائے۔ آمین

اس کے ساتھ ساتھ اپنے دو عزیزوں کا بھی ممنون ہوں یعنی عزیزم مولوی عبداللطیف صاحب اثری زید الطافہ، منصرم مکتبہ سلفیہ (گوجرانوالہ) اور مولوی عبدالغفور صاحب سیالکوٹی، خطیب جامع مسجد شاد باغ (لاہور) کہ اول الذکر نے نسخہ عبیدیہ میرے لیے نقل کیا، جب کہ ثانی الذکر نے نسخہ حیدر آبادیہ سے مقصودہ حصہ کی نقل کر کے دی، علی ہذا مجی مولوی عبدالخالق صاحب قدوسی (لاہور) نے فہارس تیار کرنے میں احقر کا ہاتھ بٹایا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان عزیزوں کو دینی و دنیوی ترقیوں سے بہرہ ور فرمائے اور قرآن و حدیث کی مزید خدمت و اشاعت کی توفیق سے نوازے، سب سے بڑھ کر یہ کہ ہم سب کو اخلاص و حسن عمل کی دولت سے سرفراز فرمائے۔

((فانه تعالىٰ على ذلك قدير و بالاجابة جدير .))

خادم الحدیث واہلہ

ابو الطیب محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی عفی عنہ

مدیر المکتبۃ السلفیۃ۔ لاہور

محرم الحرام ۱۳۸۹ھ مارچ ۱۹۶۹ء

❶ چنانچہ سرسری نظر کے بعد استدراکات و تصویبات کا صفحہ آخر میں لگا دیا گیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلافت وملوکیت

از: حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ

اگر یہ بات صحیح ہے کہ ہر مصنف کسی ایک وصف میں ممتاز ہوتا ہے تو جناب محترم مولانا ابو الاعلیٰ صاحب مودودی کا امتیازی تصنیفی وصف تنقید ہے یوں سمجھئے کہ آپ اس کے بادشاہ ہیں مغربی تہذیب پر تنقید، تعلیم جدید سے پیدا شدہ مسائل پر تنقید، کانگریس (کے دورِ عروج) پر تنقید، مسلم لیگ پر تنقید، ان دونوں سیاسی تنظیموں کے لیڈروں پر تنقید، ان کے نظاموں پروگراموں اور لیڈروں پر تنقید، جماعت اہل حدیث پر تنقید، محدثین کرام پر تنقید، حتیٰ کہ صحیح بخاری کے معیارِ صحت پر تنقید، و ھلم جرًا ؎

ناوک نے ترے صید نہ چھوڑا زمانے میں

اور بلاشبہ ان کے طرز تالیف سے بہت فائدہ بھی ہوا، اسی کی بدولت وہ جدید مسائل کی تنقیح و تحقیق میں اپنے معاصر مصنفین پر فوقیت رکھتے ہیں، چنانچہ سود اور پردہ اور ان جیسے بعض دوسرے مسئلوں پر ان کی تالیفات شاہکار کی حیثیت رکھتی ہیں، اور اس سلسلے میں پھیلے ہوئے مغالطوں کا حضرت مولانا کی تنقیدات نے خوب خوب متکلمانہ پوسٹ مارٹم کر کے ان مسائل میں اسلام کی خالص تعلیمات کی نمائندگی کا بہت حد تک حق ادا کر دیا ہے اللہ تعالیٰ اس پر ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

عیب کے جملہ بگفتی ہنرش نیز مگو نفی حکمت مکن از بہر دل عامی چند

گو یہ بھی امر واقعہ ہے کہ بیسویں صدی مسیحی ربع اول میں سارے عالم اسلام پر انگریز کا استحصالی اور بطور نمائندہ صلیب استیلاء تھا وہ مولانا موصوف کی تنقید کی زد میں نہیں آ سکا، جبکہ صلیبی طاقتوں کا یہی تغلّب اور ظالمانہ استیلاء، سید جمال الدین افغانی رحمہ اللہ اور (بعد میں) مولانا ابو الکلام آزاد رحمہ اللہ کے سیاسی نظریات اور ان کی تنقیدات و مساعی کے ہدف رہا کیے اول الذکر کا مجلۃ العروۃ الوثقیٰ اور ثانی الذکر کے مجلّات الہلال اور البلاغ وغیرہ اس پر شاہد عدل ہیں۔

اسی طرح مسیحیت بھی بطور مذہب مولانا موصوف کے موضوعِ تنقید سے خارج رہی۔ حالانکہ (متحدہ) ہندوستان کی اہم علمی شخصیتوں نے دردمندی سے اس اہم تبلیغی (بلکہ سیاسی بھی) شعبہ کی طرف برابر اپنی توجہات مبذول رکھیں۔ اس سلسلے میں مولانا رحمت اللہ کیرانوی رحمہ اللہ حافظ ولی اللہ لاہوری رحمہ اللہ اور مولانا ثناء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ امرتسری رحمہ اللہ (ف ۱۹۴۸ء) کے اسمائے گرامی بطور مثال پیش کیے جا سکتے ہیں اور جماعت اہل حدیث کے فاضل بزرگ حضرت مولانا احمد دین صاحب مدظلہ العالی تا حال اس میں سرگرم عمل ہیں۔

مولانا مودودی صاحب بالقابہ کی کتاب ''خلافت وملوکیت'' دراصل ان کے سلسلہ ہائے تنقید ہی کی ایک معرکہ آرا کتاب ہے، جس کو انھوں نے یادش بخیر سابق صدر پاکستان محمد ایوب خان صاحب کے شباب حکومت کے دنوں میں ترتیب دیا اور شائع فرمایا تھا۔ کتابی صورت میں آنے سے پہلے جب ۱۹۶۵ء کے رسالہ ترجمان القرآن میں اس کی اشاعت شروع کی گئی تھی تو انھیں دنوں جماعت اہل حدیث کے ترجمان ''الاعتصام'' لاہور نے اپنا دینی اور مسلکی فرض سمجھ کر اس مضمون سے متعلق وہ تنقیدی جائزہ شائع کیا تھا جو مولانا حافظ محمد یوسف صاحب آف کراچی نے تحریر کیا تھا۔

حافظ صلاح الدین یوسف صاحب کا یہ مقالہ جو اس وقت حافظ محمد یوسف کراچوی کے نام سے متعارف تھے الاعتصام کی ۲۰ اشاعتوں ۲۴ دسمبر ۱۹۶۵ء سے ۱۰ جون ۱۹۶۶ء تک چلا تھا اور متانت، سنجیدگی، فکر انگیز خیالات اور بعض مباحث کی ندرت کے سبب علمی حلقوں میں بہت پسندیدگی کی نظر سے دیکھا گیا تھا، اعاظم علماء میں فاضل محقق شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب رحمہ اللہ نے جو ان دنوں مرکزی جمعیت اہل حدیث مغربی پاکستان کے امیر تھے، خصوصاً نہ صرف کہ بہت پسند فرمایا تھا بلکہ ان کے فرمانے کے مطابق اس کو یک جا شائع کرنے کی بھی تجویز زیرِ غور آ گئی تھی اتنے میں ''ترجمان القرآن'' کا محولہ مقالہ بھی نئی آن بان اور بہت سے اہم اضافوں کے ساتھ ''خلافت وملوکیت'' کے نام سے کتابی شکل میں منصۂ شہود پر جلوہ گر ہو گیا۔

اس نادر تالیف کا منظر عام پر آنا تھا کہ حکومت کے اقربا پرور اور شیعہ حضرات اور بعض دوسرے حلقوں نے اس کو ہاتھوں ہاتھ لیا اور تھوڑی سی مدت میں ہزاروں کی تعداد میں کتاب فروخت ہو گئی۔ جس پر محترم ماہر القادری صاحب پھولے نہ سمائے تھے اور اس کو کتاب کے لیے دلیل حقانیت گردانتے تھے، نئے اضافوں کے سبب حافظ صلاح الدین یوسف صاحب نے اب اس کتاب کو سامنے رکھ کر اپنا مقالہ نئے سرے سے مرتب کرنا شروع کر دیا جس میں طبع شدہ کتاب میں اٹھائی ہوئی نئی مغالطہ آمیز بحثوں سے بھی مدلل تعرض کیا گیا اور کتاب کے آخر میں سوالات کے بھی معقول جواب دیے گئے ہیں۔ یہی وہ کتاب ہے جو اس وقت آپ کے سامنے ہے گو اس موضوع پر متعدد کتابیں اور مضامین شائع ہو چکے ہیں، لیکن حافظ صلاح الدین یوسف صاحب کی یہ کاوش بعض حیثیتوں سے انفرادیت کی حامل ہے اسی باعث بعض جگہ طوالت بھی شاید محسوس ہو گی، لیکن وہ ناگزیری ہے۔ سب سے اہم بنیادی مسئلہ جو حافظ صاحب کی اس کتاب میں اٹھایا گیا ہے وہ یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بعض حکومتوں میں مبینہ تبدیلیوں کا سبب صرف ''ملوکیت'' نہیں تھی اور نہ ملوکیت مطلقاً

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قابل گردن زدنی شے ہے، بلاشبہ یہ مسئلہ اہل علم کے مزید غور وفکر کا مستحق ہے موجودہ صدی کے سیاسی زعماء نے غالباً انگریزی استبداد سے شدید تاثر کے تحت جس بھیانک شکل میں ''ملوکیت'' کو پیش کیا ہے، کیا واقعۃً وہ ایسی ہی ہے اور کیا ''جمہوریت'' مطلقاً ہمارے سب دکھوں کا علاج ہے مسئلہ کو خالص علمی اور واقعاتی رنگ میں ازسرنو دیکھنے کی ضرورت ہے اس طرح کی اور بھی بعض چیزیں اس کتاب میں نئی ملیں گی۔

اللہ تعالیٰ سب کو تعصب اور جانبداری سے بچائے، حق کو حق کی حیثیت سے سمجھنے اور اس پر عمل کی توفیق سے نوازے عزیز مکرم مولانا حافظ صلاح الدین یوسف صاحب کے جو ابھی ماشاء اللہ نوجوان ہیں، دینی جذبہ مسلکی محبت اور علمی ذوق میں مزید ترقی مرحمت فرمائے۔ آمین

خادم الحدیث واہلہ

خاکسار محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی

خادم ''الاعتصام'' لاہور

۱۵ جمادی الثانیہ ۱۳۹۰ھ

۱۸ اگست ۱۹۷۰ء

صحابہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا مقام

از: شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ

ترجمہ: مولانا محمد رفیق اثری حفظہ اللہ

ہر طرح کے خارجی تاثرات اور جنبہ داری سے الگ رہ کر اسلامی تاریخ کا مطالعہ کرنے والا کوئی شخص اس امر سے بمشکل ہی انکار کرسکتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد ساری امت مسلمہ خلفائے بنوامیہ کی مرہون منت ہے کہ ان ہی کی وساطت سے اسلام اپنے علمی، عملی، مادی اور روحانی خزانوں سمیت بعد کے لوگوں تک پہنچا۔

لیکن نرم سے نرم الفاظ میں اس بات کو ستم ظریفی کے سوا اور کیا کہا جاسکتا ہے کہ نادانستہ یا دانستہ بدنام بھی زیادہ یہی ہمارے محسن بیچارے بنی امیہ ہی کو کیا جاتا ہے۔ انتہا یہ کہ صحابیت کا شرف جو ایمان بالرسول کا جز ہے...... پروپیگنڈے کے زور سے پیچھے دھکیل دیا گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ دونوں جلیل القدر صحابی ہیں اور ہر صحابی رضی اللہ عنہ کو...... گو اس کو بہت ہی تھوڑا صحبت نبوی کا شرف حاصل ہو سکا ہو...... اہل سنت متفقہ طور پر جنتی مانتے ہیں۔ پھر ان دونوں کو دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پورا پورا اعتماد حاصل تھا۔ دونوں کی اسلام کے لیے بڑی بڑی خدمات ہیں۔ لہٰذا ان دونوں کے متعلق دل کے اندر ذرا سی میل کا آ جانا بھی ایمانی نقطہ نظر سے بہت خطرناک جرم ہے۔

شیعہ کے مشہور عقیدہ بغضِ صحابہ رضی اللہ عنہم کا پہلا زینہ حضرت معاویہ اور حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما پر تنقید ہوتی ہے۔ اس لیے علمائے اسلام کی حقیقت پسند جماعت نے اس رخنے کو بند کرنے کی ہمیشہ پوری کوشش فرمائی ہے۔

آٹھویں صدی ہجری کے مجدد اسلام شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے زمانے میں فتنہ رفض پورے زوروں پر تھا۔ شیعہ اس تکنیک کو پوری ہوشیاری سے کام میں لا رہے تھے اور خصوصاً حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں مغالطے پھیلا رہے تھے۔ شیخ الاسلام نے اپنی مشہور کتاب ''منہاج السنۃ'' میں ایسے سب مغالطوں کی حقیقت واضح فرما دی ہے۔ علاوہ ازیں ایک مستقل تفصیلی فتویٰ بھی اسی سلسلے میں ہے جو تحقیقاتِ جلیلہ پر مشتمل ہے۔ اس پر زور دلائل پر مشتمل فتویٰ کا ترجمہ ہے۔ جو آئندہ صفحات کی زینت ہے۔

محبی مولانا محمد رفیق صاحب مدرس مدرسہ دار الحدیث محمدیہ جلال پور پیر والہ وفقہ اللہ و ایای نے اس مبارک فتوی کی اردو میں اشاعت کر کے اسلام کی بڑی خدمت انجام دی ہے۔ اب ضروری ہے کہ اس کو زیادہ سے زیادہ پھیلایا جائے۔ مخیر حضرات کو چاہیے کہ ایسے رسائل خرید کر ضرورت مند حلقوں تک پہنچانے کی پوری سعی فرمائیں۔

ترجمہ رواں اور شستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کی اس علمی روانی میں برکت عنایت فرمائے اور علم و عمل سے مزید نوازے اور ہم سب کو جنت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی معیت ارزانی فرمائے۔

احقر

محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی

المکتبۃ السلفیہ لاہور

۶ مارچ ۱۹۶۹ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تهذيب النسوان و تربية الانسان

از: نواب شاہ جہان بیگم صاحبہ رحمہا اللہ

مرحومہ ریاست بھوپال کی مرحومہ والیہ جناب نواب شاہ جہان بیگم صاحبہ کو نوابان بھوپال کے خاندان کی واسطۃ العقد سمجھنا چاہیے۔ انھوں نے مستورات و بیگمات کی تعلیم و تربیت اور رہنمائی کے لیے ۱۳۰۱ھ میں نہایت اخلاص سے ایک بلند پایہ کتاب ''تہذیب النسواں'' تالیف فرمائی تھی جسے اس دور کے اہل علم و فضل اور اصحابِ تحقیق نے (فی الجملہ اور عموماً) نہایت پسند فرمایا اور اصلاحِ نسواں کے لیے اس کو بڑا مفید قرار دیا۔ چنانچہ چند سالوں میں اس کے متعدد ایڈیشن چھپے اور ختم ہو گئے۔ مدتِ دراز سے یہ کتاب ناپید ہو گئی تھی۔

تقریباً سات سال ہوئے (صفر ۱۳۸۳ھ، جولائی ۱۹۶۳ء) کہ خاکسار کے ایماء پر اپنے ایک صاحب علم دوست نے اس کو ساٹھ سال سے زائد عرصے کے بعد (کیونکہ میرے علم کی حد تک ۱۳۲۱ھ (طبع فاروقی دہلی) کے بعد یہ کتاب نہیں چھپ سکی) پھر سے شائع کر دیا تھا۔ جسے شائقین نے ہاتھوں ہاتھ لیا اور کچھ عرصے میں کتاب کی کامیابی محسوس ہونے لگی تھی۔

الحمد للہ کہ محبی مولوی بشیر احمد صاحب مالک ''مکتبہ نعمانیہ'' (گوجرانوالہ) نے ہمت کر ڈالی جو سابقہ طباعتوں سے بہتر طریقے سے شائع کر رہے ہیں۔ نیز آیات و احادیث کی تصحیح کر لی گئی ہے اور محبی مولانا عبدالخالق قدوسی مالک ''مکتبہ قدوسیہ'' (لاہور) اور خاکسار نے کہیں کہیں ضروری نوٹ بھی دے دیے ہیں جس سے افادیت میں اضافہ ہو گیا ہے۔ تاہم اس کتاب کو مزید تنقیح و تزیین کے ساتھ طبع کرنے کی ابھی ضرورت ہے۔ مکتبہ نعمانیہ سے توقع ہے کہ وہ آئندہ اشاعت اعلیٰ پیمانہ پر کریں گے۔ چونکہ کتاب اس قابل ہے کہ ہر پڑھی لکھی بہن تک اس کو پہنچایا جائے اس لیے معنوی محاسن کے ساتھ اس کا ظاہری حسن بھی جاذب اور دیدہ زیب ہونا چاہیے۔ ۱۳۸۳ھ کی اشاعت میں احقر کے قلم سے مرحومہ کے مختصر حالات بھی ابتدا میں شامل تھے جو اشاعت ہذا میں بھی موجود ہیں۔ جس مخلصانہ جذبہ کے تحت کتاب شائع کی جا رہی ہے دعا ہے کہ حق تعالیٰ اس کو بروئے کار لائے۔ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيزٍ.

خاکسار: محمد عطاء اللہ حنیف

مدير، المكتبة السلفية، لاهور

یکم رمضان المبارک ۱۳۹۰ھ بمطابق ۲ نومبر ۱۹۷۰ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فتاویٰ نذیریہ

از: مولانا نذیر حسین دہلوی رحمہ اللہ

الحمد للّٰہ و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفی .

اللہ عزوجل کی توفیق سے علمائے اہل حدیث کثر اللہ سواد ھم نے برصغیر میں اسلام کی تجدیدی خدمات کے سلسلے میں ایک بنیادی خدمت یہ کی ہے کہ ''فقہ الحدیث'' کے موضوع پر عربی، فارسی اور اردو میں مدلل اور ٹھوس قسم کی کتابوں کا ایک وافر ذخیرہ نہ صرف یہ کہ تیار کیا، بلکہ طبع و اشاعت کے ذریعہ (متحدہ) ہندوستان کے کونے کونے تک ان کو پھیلا بھی دیا۔ جزاھم اللہ تعالیٰ

''فقہ الحدیث'' کا موضوع اسلام کی پوری تعلیم پر حاوی ہے جس میں عقائد، عبادات، معاشرت، معیشت، سیاست، اخلاق وغیرہ سارے مسائل پر خالص قرآن وحدیث کی تصریحات اور سلف امت...... صحابہ وتابعین وفقہائے محدثین ...... کی تنقیحات کی روشنی میں مسائل کا حل موجود ہے۔ اس معتدل طریق فکر وعمل سے روزمرہ پیش آنے والے مسائل کا حل موجود ہے۔ مثال کے لیے اس مبارک فن ...... فقہ الحدیث...... کی ایک اہم کتاب ''فتاویٰ نذیریہ'' کو ملاحظہ کیا جا سکتا ہے جو اس وقت آپ کے سامنے ہے۔

فتاویٰ نذیریہ...... میں شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ کے سلسلہ فکر کے گل سرسبد حضرت شیخ العرب والعجم مولانا سید محمد نذیر حسین (۱۳۲۰ھ/ ۱۹۰۰ء) اور آپ کے تلامذہ کرام کے لکھے ہوئے فتاویٰ کا ایک عظیم مجموعہ ہے جو بیشتر تحقیقات نادرہ پر مشتمل ہے گو یہ ضروری نہیں کہ ہر مسئلے میں ہر شخص کسی مفتی سے اتفاق کر سکے یا یہ کہ کسی استدلال میں کوئی خامی نہ ہو۔ دو ضخیم جلدوں کا یہ فتاویٰ حضرت موصوف کے دو خصوصی شاگردان رشید حضرت مولانا شمس الحق محدث عظیم آبادی (ف: ۱۳۲۹ھ۔ ۱۹۰۹ء) اور مولانا محمد عبدالرحمٰن مبارک پوری۔ (۱۳۵۲ھ/۱۹۳۲ء) کی مساعی حسنہ نیز نظر ثانی اور حضرت مولانا محمد شرف الدین دہلوی رحمہ اللہ (۱۳۸۱ھ/۱۹۶۱ء) کی تصحیح مختصر تعلیقات سے حضرت اقدس کے نبیرگان کے اہتمام سے (۱۳۳۳ھ/۱۹۱۳ء) میں دہلی سے شائع ہوا۔

یہ فتاویٰ کافی مدت سے اب بالکل ناپید ہو گیا تھا جب کہ اس کی ضرورت بعض وجوہ سے سابقہ دور سے بھی زیادہ ہے۔ قدیم تعلیم کے علماء، طلباء اور متوسط درجے کے عوام کے علاوہ جدید تعلیم یافتہ طبقہ کا بھی ایک حلقہ ''فقہ الحدیث'' کی کسی جامع سی کتاب کا متلاشی ہے۔

چند سال ہوئے ہیں کہ مولانا نے ''اہل حدیث اکادمی'' کے منصرم جناب شیخ محمد اشرف صاحب سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مزید تنقیح کے بعد فتاویٰ نذیریہ کی طبع ثانی کی ضرورت و اہمیت بیان کی تو شیخ صاحب آمادہ ہوگئے۔ حضرت مولانا محمد اسماعیل رحمہ اللہ (گوجرانوالہ) نے یہ ارشاد فرمایا کہ ان فتاویٰ میں آمدہ عربی فارسی عبارتوں کے اردو ترجمے بھی ساتھ ہو جائیں تاکہ اردو دان طبقہ بھی اس سے مستفید ہو سکے۔ چنانچہ ۱۳۸۷ھ/ ۱۹۶۷ء میں کام شروع کر دیا گیا اور چار سال کی محنت شاقہ اور صرفِ زرِ کثیر کے بعد بحمداللہ پوری کتاب جواب تین ضخیم جلدوں میں ہے۔ طباعت کے سارے مراحل طے کر کے نظر نواز ناظرین ہے۔

موجودہ اشاعت چند باتوں میں سابقہ اشاعت سے ممتاز نظر آئے گی۔

☆......بعض مسائل، متعلقہ ابواب کے سوا دوسرے ابواب میں ضمناً آ گئے تھے (مثلاً نماز کے بعض مسائل بیوع یا نکاح (مثلاً) کے سوالات کے ساتھ مذکور ہوئے تھے) لیکن موجودہ اشاعت میں ان سے اکثر کو ہر مسئلہ متعلقہ موضوع کے تحت لانے کی کوشش کی گئی ہے۔

☆......عموماً عربی اور فارسی عبارتوں کے اردو ترجمے حاشیہ میں کر دیے گئے ہیں۔

☆......فہرست مضامین سابق سے زیادہ تفصیلی ہے۔

☆......فتاویٰ میں مذکور مفتیان کرام رحمہ اللہ کے اور مصدقین کے اسمائے گرامی کی ایسی فہرست آخر میں لگا دی گئی ہے جس سے معلوم ہو سکے گا کہ کس کس مفتی یا مصدق کا فتویٰ یا تصدیق کون کون سے صفحہ میں ہے۔

امید ہے کہ یہ کاوش افادیت میں اضافہ کا سبب ہوگی۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ اشاعتِ دین کی اس کوشش کو قبول فرمائے اور ہم سب کو اخلاص کی نعمت سے نوازے۔ آمین۔ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وسلم.

محمد عطاء اللہ حنیف (منسوب) خاکسار نذیر احمد سبحانی

منیجر اہل حدیث اکیڈمی لاہور، یوم الترویہ ۱۳۹۰ھ

اسلامی نظامِ حکومت کے ضروری اجزاء

از: مولانا اسماعیل سلفی رحمہ اللہ

یہ گراں قدر، پُر مغز اور نادر علمی مقالہ حضرت مرحوم و مغفور نے غالباً ۱۳۷۰ھ/ ۱۹۵۰ء میں تحریر فرمایا تھا۔ جس عنوان میں فرمودہ ''اجزاء'' کے ضمن میں اور بھی تحقیقی مباحث بڑی جامعیت کے ساتھ سمو دیے گئے ہیں۔ بنا بریں اس کی افادیت اور اہمیت کے پیش نظر اس کی اشاعت عمل میں لائی جا رہی ہے۔

محمد عطاء اللہ حنیف

شوال المکرم ۱۳۹۰ھ/ دسمبر ۱۹۷۰ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمدیہ پاکٹ بک

از: مولانا عبداللہ معمار رحمہ اللہ

دیباچہ (طبع چہارم):

علمائے اسلام نے عموماً اور علمائے اہلحدیث کے اقلام خاراشگاف نے خصوصاً فتنۂ مرزائیت کی حقیقت واشگاف کرنے کے سلسلہ میں ہزاروں صفحات لکھے اور شائع کیے ہیں، لیکن کتاب ''محمدیہ پاکٹ بک'' (جس کی بنیاد تالیف تو دراصل ''احمدیہ پاکٹ بک'' کا علمی وتنقیدی جائزہ لینا اور اس کے مغالطوں سے پردہ اٹھانا تھا) بعض ایسی منفرد خصوصیات کی حامل ہے کہ اس کو حرفِ آخر کا درجہ حاصل ہوگیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حسنِ قبول بھی ایسا بخشا کہ ہر طبقہ وخیال کے اہل علم اور عوام نے اس کا خیر مقدم کیا۔ چنانچہ سابقہ تینوں اشاعتیں اپنے اپنے دورِ اشاعت میں جلد ہی ہاتھوں ہاتھ نکلتی چلی گئیں۔

﴿ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ﴾

ایک مدت سے کتاب ناپید ہو رہی تھی، مرزائی حضرات کی اپنی مخصوص کارروائیاں بدستور جاری ہیں کہ بارہا کے چبائے ہوئے نوالوں سے ناواقفوں کو مغالطے دینا، ان کا عام شیوہ ہے۔ بنابریں ''محمدیہ پاکٹ بک'' کی طباعت واشاعت کی پھر سے ضرورت محسوس کی جارہی تھی۔ الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ کی توفیق، انجمن اہلحدیث مسجد مبارک لاہور کی اجازت اور جناب حاجی محمد اسحاق حنیف امرتسری کے ذوقِ تبلیغ کی بدولت اس کی اشاعت چہارم پیش کرنے کی سعادت ہمیں حاصل ہو رہی ہے۔ وللہ الحمد

بفضلہ تعالیٰ اشاعت حاضرہ میں چند مزید خصوصیتیں بھی قارئین کرام کو نظر آئیں گی۔

خوش قسمتی کہیے کہ ہمیں مولانا محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری مرحوم ومغفور جو پاکستان بننے کے بعد گوجرانوالہ میں قیام پذیر تھے اور ۷ رجب ۱۳۶۹ھ/ ۲۶ اپریل ۱۹۵۰ء بدھ کے دن انتقال فرما گئے۔ إنا للہ و إنا إلیہ راجعون. کا نظر ثانی شدہ نسخہ مبلغ اسلام مولانا عتیق الرحمٰن تائب چنیوٹی سے اتفاقاً مل گیا جس کے لیے ہم موصوف کے ممنون ہیں، یہ نسخہ گو ہمیں کتابت کے بعد ہی میسر آیا۔ تاہم اس کی اہم ترامیم شریک اشاعت کردی گئی ہیں۔

حیات مسیح علیہ السلام کے مبحث میں دربارہ روایات حدیثیہ بعض ترمیمیں بھی آپ دیکھیں گے۔ ان کی طرف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منشی محمد شفیع صاحب امرتسری حال لاہور نے توجہ دلائی، جنہوں نے اس سلسلہ کی بعض اپنی یادداشتیں بھی عنایت کیں۔ جن کو مع مزید تحقیق و ترتیب ان کے دلی شکریے کے ساتھ شامل کر دیا گیا ہے۔

دیباچہ طبع پنجم:

''کتاب محمد یہ پاکٹ بک'' بتوفیقہ تعالیٰ اب پانچویں مرتبہ منصۂ شہود پر جلوہ گر ہو رہی ہے۔ چوتھی طباعت تقریباً دو سال سے کم یاب بلکہ نایاب ہو رہی تھی، جبکہ مانگ اور ضرورت اس کی بدستور ہے۔ اس موقع پر قدرتی طور پر ہمارے مرحوم دوست حاجی محمد اسحاق حنیف امرتسری بہت یاد آ رہے ہیں کہ چوتھی طبع کے محرک اول وہی تھے۔ حاجی صاحب موصوف ۷ ستمبر ۱۹۶۹ء کو سرکاری رپورٹ کے مطابق پراسرار طریقے سے شہید کر دیے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم و مغفور کو مرزائیت کے موضوع پر جو شغف تھا، اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ انھوں نے بدو شعور (تقریباً سترہ سال کی عمر) میں ۱۹۲۰ء ''تحقیقی المهدی والمسیح'' اور ''حالات مرزا'' کے ناموں سے دو رسالے خود لکھ کر شائع کیے تھے۔ اس اشاعت میں ''تاریخ مرزا'' اس لیے شامل نہیں کہ اسے الگ سے شائع کیا جا رہا ہے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو کفر و ضلال کے فتنوں سے بچائے اور اس کتاب سے ارواح سعیدہ کو نفع پہنچائے۔

واللہ ولی التوفیق و ھو نعم المولیٰ و نعم النصیر.

خاکسار: ابو الطیب محمد عطاء اللہ حنیف

(۱۸ مئی ۱۹۷۱ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبعہ معلقہ

ترجمہ: مولانا اسماعیل سلفی رحمہ اللہ

مدارس عربیہ کے نصاب کی مشہور کتاب سبعہ معلقہ کی یہ عربی شرح اوراس کا مطلب خیز اردو ترجمہ جو بتوفیقہ تعالیٰ طباعت کے مراحل طے کرنے کے بعد طلبائے عزیز اور مدرسین کرام کے ہاتھوں میں ہے اس کا مسودہ حضرت الشارح کے کاغذات میں حضرت کی وفات کے بعد ملا ہے جس کو آپ نے تقریباً تیس سال قبل مختلف نشستوں میں لکھا تھا، لیکن اس کا ذکر کبھی نہیں کیا تھا مسودہ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس پر نظر ثانی کرنا ابھی باقی تھا جس کے لیے غالباً فرصت میسر نہ آسکی۔ چنانچہ ایک دو شعروں کے ترجمے رہ گئے تھے اور شرح کے مقدمہ میں جو عربی ادب سے متعلقہ ضروری اور نہایت قیمتی معلومات کا حامل ہے بعض جگہ بیاض موجود پائے گئے۔

مولانا مرحوم ومغفور کے صاحبزادے مولانا محمد صاحب ایم اے- (عربی) ایم اے- (اسلامیات) پروفیسر سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور کے ذکر کرنے پر جب مسودہ دیکھا گیا تو ہم دونوں کی رائے ہوئی کہ خوش قسمتی سے کتاب مکمل ہے اب جس حالت میں بھی ہے اس کی افادیت کے پیش نظر یہ طبع ہو جانی چاہیے، اور سوائے اس پر ایک ناگزیر نظر ڈالنے کے اس میں کوئی تصرف مناسب نہ ہوگا۔ ہمارا خیال ہے اگر شارح علام اپنے اس قلم برداشتہ مسودہ کو مبیضہ کی شکل دے سکے ہوتے تو یہ ترجمہ اور شرح دونوں کچھ سے کچھ ہو سکتے تھے۔ مرحوم کو عربی ادبیات سے گہرا شغف تھا، آپ تقریباً بے تکلف عربی بولتے اور رواں دواں لکھتے تھے، گو دوسری تبلیغی، تنظیمی، سیاسی اور رفاہی مصروفیات کے سبب عربی تالیف وتصنیف کے مواقع آپ کو مہیا نہ ہو سکے۔

ذوقِ تحریر:

اللہ تعالیٰ نے تقریر وخطابت کے ساتھ تحریر وتالیف کا ملکہ بھی مولانا کو خوب عطا فرمایا تھا۔ جس موضوع پر قلم اٹھایا، اس میں تحقیق وتدقیق کا حق ادا کر دیا، طرز تحریر اپنا جداگانہ رکھتے تھے، اگرچہ ہجوم مشاغل کی وجہ سے کسی بڑی تالیف کی طرف توجہ نہ دے سکے تاہم ''الاعتصام'' وغیرہ جرائد میں آپ کے جو بلند پایہ تحقیقی مقالات ومضامین متعلقہ مسلک اہل حدیث، جمعیت وحمایت حدیث، تنظیم جماعت وغیرہ شائع ہوئے ان سے ایک ضخیم جلد جمع ہو سکتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مستقل تالیفات:

کے نام جو شائع ہو چکی ہیں یہ ہیں: (۱) اسلامی حکومت کا مختصر خاکہ (۲) حدیث از روئے قرآن کریم (۳) امام بخاری اور ان کا مسلک (۴) زیارت القبور (۵) جماعت اسلامی کا نظریہ حدیث (۶) حدیث کی تشریعی اہمیت (۷) الادلة القوية على ان حيات النبی ﷺ فی قبرہ ليست دنيوية يعنی مسئلہ حیات النبی ﷺ (۸) تحریک آزادی فکر۔

زیر اشاعت:

(۹) ترجمہ اردو مشکوۃ شریف مع مختصر حواشی جو غالباً نصف کتاب کے قریب پہنچ کر رہ گیا۔ پہلا حصہ جمعیت اہل حدیث سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ نے شائع کر دیا ہے (۱۰) تعلیمات نماز (اردو) (۱۱) البیان الوافی (سبعہ معلقہ کی عربی شرح مع ترجمہ اردو) یہی کتاب جو اس وقت آپ کے سامنے ہے۔

عربی تحریریں:

ایک تو یہی شرح سبعہ معلقہ، دوسرے النهضة السلفية (تحریک اہل حدیث) پر دو بہترین مقالے جو عربی انشا پردازی کا عمدہ نمونہ ہیں ایک کتاب تنویر العینین (جو راقم کی تحقیق و تعلیق سے طبع ہوئی) کے مقدمہ کے طور پر اور دوسرا امام خطیب بغدادی کی مشہور کتاب ''شرف اصحاب الحدیث'' (شائع کردہ مولانا خالد گرجاکھی) کا مقدمہ یہ دونوں مقدمے شائع ہو چکے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ان دونوں کو ایک جا بہترین ٹائپ پر شائع کیا جائے۔

کتاب کا نام:

البيان الوافی لما فی المعلقات من الخوافی، خود حضرت شارح کا تجویز فرمودہ ہے قصیدۂ اول پر اعراب بھی مسودہ میں لگے ہوئے تھے۔ باقی قصائد پر سہولت کی خاطر اعراب لگائے گئے ہیں۔ دعا ہے متن کی طرح اس شرح اور ترجمہ کو بھی اللہ تعالیٰ قبولیت عامہ کا شرف عطا فرمائے۔ معلمین و متعلمین کے لیے اس کو نافع بنائے اور ابنائے حضرت مرحوم مولانا محمد صاحب موصوف، مولانا حکیم محمود صاحب اور مولوی محمد داؤد صاحب کو مزید توفیق مرضیات سے نوازے کہ انہی کی ہمت و سعی سے یہ گنج گراں، عام ہو رہا ہے۔

((و يرحم الله عبدا قال آمينا و صلى الله على سيدنا محمد و آله و اصحابه و سلم كثيرا كثيرا .))

احقر، محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی عفا اللہ عنہ

مدیر المکتبة السلفیة لاہور

ربیع الاول ۱۳۹۱ھ مئی ۱۹۷۱ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افاداتِ ابن تیمیہ

ترجمہ: حافظ محمد زکریا رحمہ اللہ

کتاب ''افادات ابن تیمیہ'' شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ قدس اللہ روحہ اور ان کے تلمیذِ رشید حافظ ابن القیم رحمہ اللہ کی تحریروں کے تراجم پر مشتمل ہے۔ اول الذکر کے آٹھ رسالوں کا ترجمہ ہے جن سے چھ رسالے مجموعۃ الرسائل الکبریٰ (طبع مصر) میں ہیں اور وہ یہ ہیں (۱) زیارت بیت المقدس (۲) قضاء وقدر (۳) عبادات میں نیت (۴) مسائل نیت (۵) الوصیۃ الکبریٰ اور (۶) درجات الیقین اور دو رسالے ہجر جمیل، صفح جمیل اور صبر جمیل اور فقر وتصوف مجموعۃ الرسائل والمسائل (شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ) جلد اوّل میں مطبوع ہیں جس کو سید علامہ محمد رشید رضا مرحوم نے اپنے مطبعۃ المنار (مصر) سے عرصہ ہوا شائع کیا تھا۔

اور آخر الذکر کی مشہور اصلاحی اور ادبی کتاب ''روضۃ المحبین'' کے آخری باب الباب التاسع والعشرون فی ذم الھویٰ ومافی مخالفته من نیل المنیٰ کا ترجمہ ہے۔ جس کا عنوان "ارشاد الوریٰ الیٰ ذم الھویٰ" مترجم مرحوم کا اپنا ہے۔

اس کتاب کو اس کے مترجم حضرت مولانا محمد زکریا (ولادت: ۱۳۳۲ھ، وفات ۱۳۶۸ھ) بن مولانا میاں محمد باقر صاحب متعنا اللہ بطول حیاتہ وساکن جھوک دادو ضلع لائل پور نے قبل تقسیم شائع کیا تھا۔ تاریخ طبع درج نہیں، جہاں تک یاد پڑتا ہے شاید ۱۹۴۶ء کے لگ بھگ امرتسر (مرحوم) کے ثنائی برقی پریس میں طبع ہوئی تھی۔ برسوں کی نایابی کے بعد "المکتبۃ السلفیہ" کو طباعت ثانیہ کی بتوفیقہ تعالیٰ سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ اشاعت حاضرہ میں سہولت قارئین کی خاطر ایک تو قدرے ترتیب بدل دی گئی، یعنی طبع اوّل میں روضۃ المجین کے باب کا ترجمہ شروع میں تھا، اب اس کو آخر میں کر دیا گیا ہے۔

دوسرے یہ کہ طبع اوّل میں رسالہ ''فقر وتصوف'' اس وجہ سے جس کا ذکر مترجم رحمہ اللہ نے صفحہ ۱۱۷ (طبع اول) کے ذیلی نوٹ میں کر دیا تھا، ضمنی سا بن کر رہ گیا تھا۔ اس اشاعت میں ''چھٹا رسالہ'' کے عنوان سے اس کو مستقل حیثیت دے دی گئی ہے۔ علاوہ ازیں بعض بعض عنوان بھی مختصر کر دیے گئے ہیں پھر اس سبب سے ٹائٹل اور فہرست میں بھی تبدیلیاں کرنے سے چارۂ کار نہ تھا۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ مترجم مرحوم کو اس صدقہ جاریہ پر اجر جزیل سے نوازے اور اپنے بندوں کے لیے اس کو نافع بنائے۔ ؎ این دعا از من از جملہ جہاں آمین باد

(خاکسار: محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل حدیث کے امتیازی مسائل (طبع ثانی)

از: مولانا عبداللہ روپڑی رحمہ اللہ

رسالہ ''اہل حدیث کے امتیازی مسائل'' کی وجہِ تالیف حضرتِ مؤلف رحمہ اللہ نے اپنے دیباچہ میں بیان فرمادی ہے کہ اس میں نماز سے متعلقہ ان پندرہ مسائل پر دلائل صحیحہ کی روشنی میں بحث کی گئی ہے جن کے بارے میں ان کے ایک معاصر پیر طریقت حنفی فقیہ نے اپنے رسالہ ''الاقتصاد'' میں جماعت اہل حدیث کو "یکے از فتنِ عظیمہ فتنہ تقلید و اجتہاد" (ص۲) کا ملزم گردانتے اور فقہ حنفی کی بھرپور نمائندگی کرتے ہوئے اہل حدیث کے طرزِ فکر وعمل کی تغلیط کی سعی فرمائی ہے، نیز ان مسائل کے باعثِ انتخاب میں یہ تأثر دیا ہے کہ (اہل حدیث کی طرف سے) ان میں شور وشغب زیادہ ہے۔ ❶ اور اس طرح خود ہی ان مسائل کو اہل حدیث کی نسبت سے ''امتیازی حیثیت'' کی سند بخش دی گئی ہے۔ جس زمانے میں رسالہ "الاقتصاد فی التقلید و الاجتهاد" کی تالیف اور اشاعت کا چرچا ہوا (آج سے تقریباً پچاس ساٹھ سال قبل) تو ضرورت محسوس کی گئی کہ مسئلہ تقلید پر اجمالی تبصرہ کے بعد موصوف کے پیش کردہ ان امتیازی مسائل کی تحقیق کر کے تصویر کے دوسرے رخ کی بھی وضاحت کر دی جائے، تاکہ صحیح و غلط کے امتیاز میں انصاف پسندوں کو آسانی ہو سکے۔

چنانچہ ہماری جماعت کے ایک محقق بزرگ حضرت مولانا حافظ عبداللہ صاحب روپڑی رحمہ اللہ نے مذکورۃ الصدر عنون سے بڑے احسن طریقے سے اسلام کی یہ خدمت سرانجام دی، مندرجات رسالہ کی ہر جزئی سے ہر شخص کا توافق ضروری نہیں لیکن طرزِ تخاطب سلجھا ہوا، اندازِ تحقیق متین اور سلیس، مباحث مختصر لیکن پُر مغز اور جامع ایسے اوصاف ہیں جن کے باعث، اپنے موضوع پر بعض حیثیتوں سے اس رسالہ کو منفرد کہا جا سکتا ہے۔

یہ رسالہ ۱۳۴۳ھ/ ۱۹۲۵ء میں طبع ہوا تھا۔ پھر مدتِ مدید سے تقریباً ناپید چلا آ رہا ہے جبکہ ''الاقتصاد'' عموماً بازار میں دستیاب رہا اور یہ مسائل بھی ایسے ہیں کہ ان کی ضرورت پیش آتی رہتی ہے جس کی وجہ سے شائقین ہمیشہ اس رسالہ کی تلاش میں رہے۔ الحمد للہ کہ توفیقِ الٰہی سے محبِ مکرم مولانا محمد یوسف صاحب مہتمم دار الحدیث راجووال وفقہ اللہ وایای لما یحبہ ویرضاہ نے اس کی اشاعت کا بیڑا اٹھایا اور اچھے طریقے سے اس کو نبھایا اور پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ جزاہ اللہ تعالیٰ و نفع بہ.

❶ الاقتصاد ۴۲ طبع دیوبند.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس اشاعت میں حضرت المؤلف العلام نور اللہ مرقدہ کے حالات جس قدر مل سکے جیسے کیسے ہوسکا احقر راقم نے شروع میں لکھ دیے ہیں۔ ضرورت ہے کہ جدید تقاضوں کے مطابق حضرت مرحوم و مغفور کی مفصل سوانحِ حیات مرتب کی جائے جو ان کی علمی شخصیت کے شایانِ شان ہو۔ واللہ الموفق

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اخلاص و عمل کی توفیق ارزانی فرمائے۔ اس کتاب سے اپنے بندوں کو نفع بخشے، حضرت مؤلف رحمہ اللہ کو ثوابِ جاری اور ناشر کو اجرِ جزیل سے نوازے۔

((و الحمد لله اولا و آخرا و صلى الله على سيدنا محمد و اله و صحبه و سلم تسليما كثيرا.))

بندہ فانی

خاکسار محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی

عفى الله عن ذنوبه الاقامى و الادانى

مدیر المکتبۃ السلفیۃ لاہور

رجب ۱۳۹۲ھ/ اگست ۱۹۷۲ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز

از: مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ

جماعت اہلِ حدیث کے فاضل محقق، یگانۂ عصر حضرت مولانا محمد اسماعیل رحمہ اللہ (گوجرانوالہ) اپنے آخری ایامِ حیات میں نماز سے متعلق ذرا بسط سے ایک کتاب تحریر فرما رہے تھے، حالانکہ ان دنوں بحیثیت امیر مرکزی جمعیت اہلِ حدیث مغربی پاکستان، بہت سی تنظیمی، سیاسی، رفاہی اور عام جماعتی امور میں نہایت مصروفیت کے ساتھ اعصابی امراض کے حملہ کا بھی شکار تھے۔

ایک دن خاک سار راقم حسبِ معمول ملاقات کے لیے حاضر ہوا تو کتاب لکھ رہے تھے، دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ نماز اور اس سے متعلقہ مسائل پر ہے۔ راقم نے عرض کیا: حضرت! اس مسئلہ مبارکہ پر کافی تالیفات اردو میں موجود ہیں، مزید لکھی جا رہی ہیں، دوسری طرف بہت سے علمی خلا ہیں جنھیں پر کرنے کی ضرورت ہے۔ کیا یہ مناسب نہیں کہ کسی واقعی ضروری موضوع پر کاوش فرمائی جائے؟ فرمایا: بس نماز پر لکھنے کو جی چاہتا ہے۔ أو کما قال.

سچی بات ہے کہ اس وقت اس جواب سے اطمینان نہ ہوا تھا لیکن اب حضرت کے انتقال کے بعد مسودہ جو سامنے آیا تو محسوس ہوا کہ دوسری کتابوں کے باوجود ایسے تحقیقی مباحث پر مشتمل اس تالیف سے ایک ضرورت ہی کی تکمیل ہوئی ہے۔ فجزاہ اللہ تعالی جزاء ا موفورا، و جعل سعیه مشکورا.

اشاعت کی غرض سے مسودہ دیکھ کر اندازہ ہوا کہ حضرت مولف رحمہ اللہ شاید اپنے حسبِ ارادہ کتاب کو مکمل فرما سکے نہ باقاعدہ اسے ترتیب دے سکے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حسبِ نشاطِ طبع صحت کے وقفوں اور فرصت کے مختلف اوقات میں لکھتے رہے۔ کبھی ایک عنوان پر لکھ لیا، پھر کوئی مبحث دوسرے کسی وقت میں۔ وعلی هذا القیاس.

یہی غالباً وجہ ہوئی کہ بہت سے ضروری مسائل لکھنے سے رہ گئے، بعض کی تنقیح و تحقیق میں تشنگی سی محسوس ہو رہی ہے، حوالوں کو بھی ابھی منقح کرنا تھا۔ یہ سارے کام ''تسوید'' کے بعد ''تبییض'' کے وقت کرنے کا پروگرام ہوگا، جس کی نوبت نہ آسکی اور حضرت اللہ کو پیارے ہو گئے۔

اندریں حالات، مولف مرحوم کے صاحب زادے مولانا محمد صاحب کے مشورہ کے بعد یہی تجویز ہوا کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجودہ حالت میں ترتیب کے ضروری ردّ و بدل اور بعض جگہ حوالوں کی طرف مراجعت کے ساتھ سردست اسے شائع کر دیا جائے۔ نگرانی کا کام خاک سار کے سپرد کیا گیا، بنابریں کتاب ''تعلیماتِ نماز'' کے مشمولات سے قطع نظر ہر خامی کی ذمہ داری خاک سار راقم پر ہے، نشان دہی پر بشرطِ زندگی دوسری اشاعت میں ان شاء اللہ اصلاح کر دی جائے گی۔

مباحث کتاب کے سلسلے میں دو امر خاص طور پر ملحوظ رہیں:

اول یہ کہ خلافیات پر حضرت مولف رحمہ اللہ نے جو کچھ لکھا ہے، اس میں مذاہب و مسالک سے قطع نظر براہِ راست تعلق ادلہ سے رکھا ہے، ہر مسئلہ میں موافق و مخالف دلائل کی خوب جانچ پڑتال کے بعد جو رائے قائم ہوئی، اسے بغیر کسی جانب داری کے لکھ دیا، جیسا کہ فقہائے محدثین کا طریق تھا اور یہی ایک محقق کی شان ہونی چاہیے۔ دوسرا یہ کہ بحث و نظر کے دوران بعض الفاظ میں جہاں بظاہر حدت نظر آتی ہے، وہاں اگر سباق و سیاق میں رکھ کر ان کو دیکھا جائے تو وہ غیر معمولی نہیں ہیں، حمایت سنت کے جذبہ عشق نے تعبیر کا یہ طریقہ اختیار کر لیا ہے، اس سے زیادہ کوئی شے نہیں۔

آخر میں مجھے اراکین انجمن اسلامیہ سلفیہ کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرنا ہے کہ بتوفیقہ تعالیٰ حضرت مولانا مرحوم و مغفور کے اس ''فیض حدیث'' کو عام کرنے کی ان کو سعادت حاصل ہوئی ہے، امید ہے کہ اس مبارک سلسلے کو جاری رکھا جائے گا، بلکہ اس کو مستقل حیثیت دے دی جائے گی۔ ضرورت ہے کہ حضرت رحمہ اللہ کے علمی مقالات جو ''الاعتصام'' وغیرہ جرائد میں بکھرے پڑے ہیں، یک جا کر کے ترتیب و تنقیح اور تبویب کے بعد ان کی اشاعت کا اہتمام کیا جائے، نیز حضرت رحمہ اللہ کے خطبات جمعہ کو بھی جمع کر دینا چاہیے۔

و اللہ ولي التوفیق.

خاکسار

محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی، عفی عنہ

مدیر المکتبۃ السلفیہ لاہور

ذوالقعدہ ۱۳۹۲ھ / دسمبر ۱۹۷۲ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسئلہ توحید (طبع ثانی)

از: مولانا سید محمد داود غزنوی رحمہ اللہ

''مسئلہ توحید'' دیکھنے کو تو ''حجۃ اللہ البالغہ'' کے چند ابواب کا شستہ اور شگفتہ ترجمہ ہے، لیکن حضرت مترجم رحمہ اللہ کے توحید نگار قلم اور علمی فوائد و نکات کی وجہ سے اسے ایک مستقل فاضلانہ تالیف بھی کہا جا سکتا ہے۔

مؤلف رسالہ مولانا سید محمد داود غزنوی رحمہ اللہ ۱۳۱۳ھ بمطابق ۱۸۹۵ء میں بمقام امرتسر (ہند) پیدا ہوئے اور شعبان ۱۳۸۳ھ (دسمبر ۱۹۶۳ء) میں بمقام لاہور انتقال فرما گئے۔ تغمدہ اللہ بغفرانہ و رفع درجاتہ.

جید اساتذہ سے علومِ دین کی تحصیل و تکمیل کی۔ مثلاً آپ کے گرامی قدر والد مولانا عبدالجبار غزنوی رحمہ اللہ، مولانا عبدالاول غزنوی رحمہ اللہ، مولانا حافظ عبداللہ غازی پوری رحمہ اللہ اور مولانا سیف الرحمٰن رحمہ اللہ مدرس مدرسہ فتح پوری (دہلی) وغیرہم رحمہم اللہ تعالیٰ سے فارغ التحصیل ہو کر اپنی آبائی درس گاہ ''مدرسہ تقویۃ الاسلام'' (امرتسر) میں مسند تدریس سنبھالی ہی تھی کہ ۱۹۱۹ء میں تحریکِ خلافت شروع ہو گئی، جس میں دیوانہ وار شامل ہو گئے اور قیدِ فرنگ کو متعدد دفعہ لبیک کہا۔ اس سلسلے میں ۱۹۲۱ء میں امام الہند مولانا ابو الکلام آزاد رحمہ اللہ سے گہرا تعلق پیدا ہو گیا، جس کے نتیجے میں (متحدہ) ہندوستان کو انگریزوں سے آزاد کرانے کی تحریکوں میں پچیس سال ۱۹۴۶ء تک بھر پور حصہ لیا۔

علمی تبحر اور سیاسی سعی و عمل کے ساتھ ساتھ تحریر و تالیف کے ملکہ سے بھی موفق تھے، جس کے جوہر اس وقت کھلے جب ۱۹۲۶ء میں آپ نے جریدہ ''توحید'' (امرتسر) جاری کیا جو برِصغیر کے ہفت روزوں میں (مولانا ابو الکلام آزاد رحمہ اللہ کے مجلات کے بعد) سنگِ میل کی حیثیت رکھتا تھا۔ مگر تین چار سال تک ہی جاری رہ سکا۔

۱۹۴۷ء کے بعد پاکستان کو اسلامی ریاست بنانے کے لیے علمائے کرام نے جو کوششیں کیں ان میں جماعت اہل حدیث کے نمائندے کی حیثیت سے مولانا رحمہ اللہ نے بہت اہم خدمات سرانجام دیں۔

۱۹۴۸ء میں ''مرکزی جمعیۃ اہل حدیث مغربی پاکستان'' کے نام سے جماعت اہل حدیث کی ایک فعال تنظیم وجود میں آئی ۱۹۶۳ء (آخری دم) تک آپ ہی جس کے سربراہ رہے۔ اس دور کو جماعت اہل حدیث پاکستان کا درخشاں دور کہا جا سکتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''مسئلہ توحید'' کی تحریر وتسوید غالباً ۱۹۵۰ء میں ''جمعیۃ اہلِ حدیث، لاہور'' کی درخواست پر...... فرمائی گئی اور اسے جمعیۃ مذکورہ کو عنایت فرما دیا۔ انھی ایام میں اس کی اشاعت اول عمل میں آئی جس کو ہر طبقہ کے اہلِ علم وتحقیق اور عوامی حلقوں میں نہایت پسند کیا گیا۔ چنانچہ توقع سے بہت کم مدت میں پہلی اشاعت ختم ہوگئی تھی اور شائقین ایک مدت سے اس کی طبع ثانی کے منتظر تھے۔ بنابریں بتوفیقِ الٰہی اس کو بار دگر شائع کیا جا رہا ہے دعا ہے اللہ تعالیٰ حضرت رحمہ اللہ کے نہ صرف اس صدقہ جاریہ کو ان کے درجات عالیہ میں ازدیاد کا موجب بنائے، بلکہ دوسرے جاری کردہ امورِ خیر کو بقائے دوام بخشے۔ آمین

جہاں تک معلوم ہو سکا ہے، حضرت مرحوم ومغفور، بعض تالیفی عزائم رکھتے تھے لیکن سیاسی اور تنظیمی مصروفیات کی وجہ سے وہ ارادے عمل میں نہیں آ سکے تاہم ''توحید'' (امرتسر) اور ''الاعتصام'' کی فائلوں میں مختلف موضوعوں پر آپ کے بہت سے مقالے اور فتاویٰ بکھرے پڑے ہیں۔ ضرورت ہے کہ انھیں یک جا شائع کر دیا جائے۔ یہ ایک بڑی علمی اور جماعتی خدمت ہوگی۔ دیکھیے اللہ تعالیٰ کس کو اور کب اس کی توفیق عطا فرماتا ہے۔[1] بيده الامور كلها و هو نعم المعين.

ربیع الثانی ۱۳۹۳ھ

---

[1] مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ کے بعض مقالے اور تقاریر سید محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ (ان کی سوانح حیات میں چھپ چکے ہیں۔) ''فتاویٰ غزنویہ'' مرتب ہو چکے ہیں، اگر مکتبہ غزنویہ کو اللہ نے اس کی اشاعت کی توفیق بخشی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاریخِ مرزا

از: مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ

دیباچہ (طبع چہارم):

پاکستان میں گزشتہ دو تین سالوں کے دوران جو سیاسی الٹ پھیر کیا گیا ہے، اس کے نتیجہ میں مرزائیت سیاسی حربوں کے ساتھ بھی میدان میں اترنے کے لیے پر تول رہی ہے۔ ادھر عام غفلت کا یہ حال ہے کہ نسل نو کو یہ تک پتہ نہیں کہ اس فرقہ کا بانی کون تھا؟ مرزا غلام احمد کیا تھے؟ کہاں کے تھے؟ کیسے تھے؟ ان کے جھوٹے دعوؤں کا پس منظر کیا تھا اور وہ کس طرح درجہ بدرجہ ''اوپر'' چڑھتے گئے؟ پھر ان کا کیا حشر ہوا......؟

خوش قسمتی سے اس موضوع پر ہمارے مولانا ثناء اللہ صاحب مرحوم و مغفور (م ۱۹۴۸ء) کا ایک جامع کتابچہ موجود ہے۔ یعنی ''تاریخ مرزا'' جس کو خود مرحوم نے ۱۹۱۹ء میں پہلی دفعہ اور ۱۹۲۳ء میں دوسری مرتبہ شائع کیا تھا۔

تیسری دفعہ ۱۹۶۴ء میں المکتبۃ السّلفیہ (لاہور) کے اہتمام سے شہرۂ آفاق کتاب ''محمدیہ پاکٹ'' کے ساتھ طبع کیا گیا تھا جس میں خاکسار نے بعض حوالوں کی ممکن چھان بین کر دی تھی۔ اب چوتھی مرتبہ اس کو پھر الگ سے شائع کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو سب کے لیے نافع بنائے اور مسلمانوں کو کفر و ضلال کے فتنوں سے بچائے رکھے۔ واللہ ولی التوفیق

خاکسار: محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی
ناظم المکتبۃ السّلفیہ لاہور
(شعبان: ۱۳۹۳ھ/ستمبر ۱۹۷۳ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احسن التفاسیر (جلد نمبر ۴)

از: سید احمد حسن دہلوی رحمہ اللہ

اللہ کا شکر ہے کہ تفسیر احسن التفاسیر (جدید انداز اور اپنی خصوصیات کے ساتھ) کی چوتھی جلد طباعت کے مراحل طے کر چکی ہے۔ فللہ الحمد ومنه التوفيق سبحانه وتعالیٰ۔

تیسری جلد ۱۳۸۵ھ (۱۹۶۵ء) میں چھپی تھی۔ اِس طویل وقفہ کے ظاہری اسباب میں ہماری تنگ دامانی، پھر کاغذ کی کمر توڑ گرانی بلکہ نایابی، نیز ملک کے تیزی سے بدلتے ہوئے بلکہ دگرگوں حالات کا بہت سارا دخل ہے۔ نظر بریں ہم اپنے صارفین اور تفسیر ہذا کے شائقین سے بجا طور پر متوقع ہیں کہ وہ اس جبری تاخیر پر معذور خیال فرمائیں گے۔

☆......☆......☆

اس جلد تک سوا اٹھارہ پارے ہوتے ہیں، پس ابھی پونے بارہ پاروں پر مشتمل تین جلدیں باقی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی توفیقِ خاص سے اگر حالات سازگار رہے تو اپنا ارادہ باقی حصوں کی جلد از جلد تکمیل کا ہے۔ چنانچہ پانچویں جلد کا کام ابھی سے شروع کیا جا رہا ہے۔

☆......☆......☆

تخریج احادیث کے سلسلے میں مراجعت کردہ کتابوں کی تعارفی فہرست ہر جلد کے آخر میں دے دی گئی ہے۔ تاکہ ضرورت کے وقت ان کی طرف رجوع کرنے میں آسانی رہے۔ جلد ہذا میں بعض مزید کتابوں کے نام آتے ہیں یا بعض کی طباعت مختلف ہے، سابق جلدوں کی طرح ان کا نقشہ الگ سے نہیں دیا گیا، کیونکہ متعلقہ مقامات پر ان کی وضاحت کر دی گئی ہے۔ تاہم دوسری اور تیسری جلدوں کی طرح اشاریہ روایات اس جلد میں بھی شامل ہے۔ جو عزیزم مولوی حافظ احمد شاکر کی کاوش کا نتیجہ ہے۔ سلمه الله تعالیٰ و وفقه لمرضياته

☆......☆......☆

آخر میں راقم عاجز کو بمصداق حدیث شریف ((من لم يشكر الناس لم يشكر الله .)) (مشکوٰۃ) اپنے محبّ محترم الحاج مولوی عبدالغفور صاحب قریشی امرتسری دام مجدہ (لاہور) کا شکریہ ادا کرنا ہے جن کی ہمت ہی سے اس جلد کے لیے کاغذ (جتنا کچھ بھی ممکن ہوا) مہیا ہو سکا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ اگر ان کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بروقت اعانت شاملِ حال نہ ہوتی تو اس جلد کے مزید مؤخر ہو جانے کا خدشہ تھا۔

فجزاه الله جزاء حسنا .

اب بھی جیسا کہ جلد اوّل کے ابتدائیہ میں لکھا گیا تھا اللہ جل شانہ کے حضور یہی دعا ہے کہ اس کام کی باحسن اسلوب تکمیل کی توفیق اور اخلاص کی دولت پھر قبولیت سے بہرہ ور فرمائے۔ آمین

خاکسار

ابوالطیب محمد عطاء اللہ حنیف

رمضان المبارک ۱۳۹۳ھ/ اکتوبر ۱۹۷۳ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انوارِ مصابیح

از: مولانا نذیر احمد دہلوی رحمہ اللہ

اللہ عزوجل کی توفیق سے جمعیت اہل حدیث لاہور شہر نے اس ربع صدی میں جو تبلیغی کوششیں کیں ہیں...... علاوہ عام تبلیغی جلسوں کے تین عظیم الشان سالانہ تبلیغی کانفرنسیں اور ہر سال رمضان المبارک کے تبلیغی اجلاس...... ان میں سرِ فہرست مقدور بھر تبلیغی لٹریچر کی اشاعت ہے۔ چنانچہ اس عرصے میں حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری رحمہ اللہ ، مولانا محمد داؤد صاحب غزنوی رحمہ اللہ ، مولانا محمد اسماعیل صاحب سلفی رحمہ اللہ گوجرانوالہ ، حضرت مولانا نواب سید محمد صدیق حسن رحمہ اللہ ، مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی رحمہ اللہ کی بعض تالیفات کے علاوہ بھی چھوٹی بڑی اہم کتابیں اور رسائل ہزاروں کی تعداد میں بحمدللہ شائع ہو چکے ہیں، جن میں سے اکثر بلا قیمت تقسیم کیے گئے۔

اسی سلسلے کی یہ کتاب ''انوارِ مصابیح'' ہے جو قارئین کرام کے سامنے ہے۔

جیسا کہ آپ حضرات جانتے ہیں کہ ہر سال ہمارے حنفی دوست...... خصوصاً وابستگان ''اکابر دیوبند''...... مسئلہ تراویح کو خواہ مخواہ نزاعی بنا کر عوام کو پریشان کرنے کا موجب بنتے ہیں اور مختلف مقامات پر کئی قسم کے ایسے مغالطے پھیلاتے ہیں جن کا دفعیہ علماء اہل حدیث بارہا کر چکے ہیں جس کے نتیجے میں اب ہونا یہ چاہیے کہ جو شخص یا جماعت سنت نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم علیٰ صاحبہا الف الف صلوٰۃ وتحیہ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے آٹھ رکعت تراویح پڑھنا چاہیے۔ اسے...... کم از کم اتحاد بین المسلمین کے پیش نظر ہی سہی...... خندہ پیشانی سے یہ حضرات برداشت کریں اور خود جو ان کی مرضی ہو کریں، مگر ان عاملانِ سنت اور عاشقان حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے تعرض نہ فرمائیں۔

بنابریں مدت سے اس موضوع پر ایک مبسوط کتاب کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ چنانچہ ایک موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہندوستان کے ہمارے مرحوم و مغفور فاضل بزرگ مولانا نذیر احمد رحمانی (متوفی ١٣٨٥ھ) نے بڑے احسن طریقے سے یہ خدمت سرانجام دے ڈالی۔ احسن اللہ جزاءہٗ کما یجزی عبادہ الصالحین۔

کتاب بڑی مفصل، مدلل اور ہر مغالطے کا شافی جواب ہے، لیکن ایک دفعہ ہندوستان میں شائع ہونے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بعد اب ایک عرصہ سے نایاب ہے۔ بتوفیقہ تعالیٰ جمعیت اہل حدیث لاہور شہر کے اہتمام سے اس کی دوبارہ اشاعت نظر نواز شائقین ہو رہی ہے جس کے ساتھ مرحوم کا سوانحی خاکہ بھی شامل ہے۔

برسبیل تذکرہ یہ اپیل شاید نامناسب نہ سمجھی جائے گی کہ آئے دن پیش آنے والے مشہور مسئلہ ''طلاق ثلاثہ'' پر بھی ایک تفصیلی کتاب ہمارے لٹریچر میں ہونی چاہیے جو خوش قسمتی سے مطبوعہ موجود ہے، لیکن تیس سال کے زائد عرصے سے بالکل نہیں مل رہی۔ ضرورت ہے کہ اس کو دوبارہ شائع کر دیا جائے۔ اگر انوار مصابیح کی ہمارے علم دوست اور مخیر حضرات نے خوب پذیرائی فرمائی تو بہت ممکن ہے آپ کی جمعیت اہل حدیث لاہور شہر جلد از جلد اس سعادت کو حاصل کر سکے۔

((وان ذلك علـى الله يسير۔والله الموفق و نعم المعين وصلى الله على سيدنا وآله صحبه وسلم كثيرا.))

تحریر بہ قلم مولانا محمد عطاء اللہ حنیف
منسوب (مولانا) محمد رمضان، ناظم جمعیت اہل حدیث لاہور شہر
(شعبان ۱۳۹۴ء/ستمبر ۱۹۷۴ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تبویب القرآن

از: علامہ وحید الزماں حیدر آبادی رحمہ اللہ

اسلام کی تبلیغ واشاعت اور تالیف وتحقیق کی ضروریات کے پیش نظر ہمارے اس دور میں قرآن حکیم کی خدمت کا ایک شعبہ یہ بھی ہے کہ اس بحرِ بے کنار کتابِ مبارک کے مضامین کی موضوع وار فہرست مرتب ہو نیز اس کے الفاظ اور مفرد کلمات کے مختصر لغوی معانی اور تشریح الگ سے جمع کر دیے جائیں۔

جہاں تک اپنی معلومات ہیں برصغیر ہندو پاک میں تقریباً ایک صدی قبل اس خدمت کی اولین سعادت اللہ تعالیٰ نے علمائے اہلحدیث کو بخشی۔ جس کو محی السنہ مجدد علوم، علامہ یگانہ نواب سید محمد صدیق حسن خاں قنوجی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۰۷ھ) کے حسنات میں شمار کرنا چاہیے۔

سبیکۃ الذھب الابریز فی فھرس الکتاب العزیز:

چنانچہ نواب صاحب موصوف رحمہ اللہ سے متعلق ایک بزرگ حضرت مولانا بدیع الزمان رحمہ اللہ نے (جو مولانا نواب وحید الزمان رحمہ اللہ کے بڑے بھائی تھے) مکہ معظمہ کے دورانِ قیام (۱۲۹۴ھ) متذکرہ عنوان کتاب تالیف فرمائی جو ''مقام ابراہیم'' پر اختتام پذیر ہو کر حضرت النواب رحمہ اللہ کی خدمت میں روانہ کر دی گئی۔ اور ۱۲۹۶ھ میں مطبع صدیقی (لاہور) سے باہتمام مولانا محی الدین لاہوری رحمہ اللہ طبع ہو گئی۔ ۱۲۴ بڑے صفحات ۲۲/۸×۲۹ خط باریک اور زبان فارسی ''ہر سورت کے مضامین کی ترتیب وار فہرست دائیں جدول میں رکوع کا نمبر ہے اور ہر صفحہ پر جتنے مضامین مذکور ہیں ان پر مشتمل آیات کریمہ کے الفاظِ مشکلہ کے فارسی میں مطلب خیز لغوی معانی حاشیہ پر دے دیے گئے ہیں۔ چنانچہ ایک اعتبار سے اس کی حیثیت جداگانہ تالیف سی ہے۔ غالباً اس کا نام بھی الگ تجویز کر دیا گیا یعنی:

فتح المنان فی ترجمۃ لغات القرآن:

شروع میں باریک خط میں چھ صفحوں کا ایک بصیرت افروز مقدمہ ہے۔ کہا جا سکتا ہے کہ یہ کتاب ''دریا بہ حباب اندر'' کا مصداق ہے۔

اقتباس الانوار من کلام الغفار (و) فھرس المضامین من کلام رب العلمین:

اس سلسلے کی دوسری کتاب جو اپنے زمانے کے نامور نومسلم اہلحدیث فاضل حضرت مولانا محمد عبید اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب رحمہ اللہ مصنف تحفۃ الہند (متوفی ۱۳۱۰ھ) کی تالیف ہے، جسے انھوں نے اپنی زندگی کے آخری ایام (جبکہ غالباً مالیر کوٹلہ مشرقی پنجاب میں قیام پذیر اور حضرت نواب صاحب مذکور الصدر سے پچاس روپے کا مدار ماہانہ کے وظیفہ یاب تھے)

اس کتاب کے ۶۰۸ صفحے ہیں۔ سائز ۲۲/۸×۲۹ ڈیڑھ سو سے زائد عنوانوں پر مشتمل مضمون وار آیات سلیس اردو ترجمہ کے ساتھ مطبع صدیقی لاہور کی (باہتمام پسران مولانا محی الدین مرحوم) مذکور، مطبوعہ ہے۔ تاریخ درج نہیں۔ دائیں جانب تین جدولوں میں پارہ، سورت اور رکوعوں کے حوالے ہیں۔

عمدہ لغات القرآن:

قرآنی لغات حروف تہجی کے اعتبار سے مع ترجمہ اردو مرتب ہیں۔ مختصر اور متداول کتاب ہے۔ (بنارس وہند) کے ایک اہلحدیث فاضل مولانا شہید الدین جعفری رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۳۷ھ) کی تالیف ہے۔

عجائب البیان فی لغات القرآن مع نجوم الفرقان:

نام سے ۱۳۴۹ھ میں ایک کتاب مطبع نامی لکھنؤ (ہند) میں طبع ہوئی۔ سائز ۲۲/۸×۲۹ صفحات ۴۰۰ جسے ''عمدہ لغات القرآن'' کا نقش ثانی کہا جا سکتا ہے جو نقش اول سے بہت بہتر ہے۔ مزید فائدہ اس میں یہ ہے کہ الفاظ قرآنی کا انڈکس بھی ہے۔ اس کے مؤلف تھے۔ مولانا محمد علوی ہزاروی حیدر آبادی رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۶۶ھ، صاحب مفتاح الحاجہ حاشیہ سنن ابن ماجہ وغیرہ) جو حضرت نواب سید محمد صدیق حسن خاں کے استاذ حضرت شیخ حسین بن محسن الانصاری الیمانی رحمہ اللہ کے شاگرد تھے۔

تبویب القرآن لضبط مضامین الفرقان:

اسی سلسلۃ الذہب کی کڑی یہ کتاب بھی ہے جس کو بتوفیقہ تعالیٰ محترم حاجی حافظ محمد بشیر صاحب اور محب مکرم مولوی حاجی فضل الرحمٰن صاحب پسران جناب حاجی میاں محمد صاحب امرتسری مرحوم و مغفور کی ہمت سے ان کا اشاعتی ''ادارۂ محمدیہ'' زیادہ منقح صورت میں چوتھی بار شائع کر رہا ہے۔

تبویب القرآن میں (شاید "سبیکۃ الذہب الابریز" کی بنیاد پر) پورے قرآن مجید کے مضامین کے ایک سو ایک عنوان بنا دیے گئے ہیں۔ ہر عنوان سے متعلقہ جس قدر آیاتِ کریمہ متفرق مقامات پر آئی ہیں وہ عمدہ ترتیب سے موضوع وار ایک جگہ کر دی گئی ہیں۔ ابتداء میں مختصر اور جامع دیباچہ ہے جس میں مقصد و ضرورت تالیف اور کتاب میں اختیار کردہ طریقہ کا بیان ہے۔

جب کہ قارئین کرام دیکھ رہے ہیں۔ ہر صفحے کے نصف اول میں آیات مبارکہ ہیں۔ دوسرے نصف میں سامنے ان کا سلیس اور مطلب خیز ترجمہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلی بار یہ کتاب بلا حواشی طبع ہوئی تھی (جو راقم کی نظر سے نہیں گزری) دوسری طبع میں مولانا کی اپنی تفسیر وحیدی سے حواشی کا اضافہ ہے (تاریخ طبع اس پر مندرج نہیں) جو متعلقہ آیات پر نمبر دے کر صفحے کے نچلے حصے میں دے دیے گئے۔ مگر جو حاشیے متعلقہ صفحہ پر نہ آسکے (جو سیکڑوں کی تعداد میں ہیں) ان کے لیے آخر میں ضمیمے لگا دیے گئے جو چالیس صفحوں پر پھیلے ہوئے ہیں۔ ظاہر ہے اس سے استفادہ میں بڑی دقت ہوتی ہے بنا بریں موجودہ اشاعت میں وہ سب حواشی اپنے اپنے مقام پر کر دیے گئے ہیں۔ سائز بھی سابق طبع سے چھوٹا ہے۔ آیات کے نمبر بھی دے دیے گئے ہیں جو سابقہ اشاعتوں میں نہیں ہیں۔

نیز راقم نے حضرت مولف کے مختصر سے سوانح حیات بھی ابتدا میں شامل کر دیے ہیں۔ اس طرح یہ اشاعت بحمد اللہ پہلی اشاعتوں سے بہت بہتر ہوگئی ہے۔ دعا ہے کہ حضرت مصنف رحمہ اللہ اور ناشرین کو اللہ تعالیٰ بہترین اجر سے نوازے اور اس مبارک کتاب کو اصحابِ ذوق، اربابِ تذکیر و تبلیغ اور عام مسلمانوں کے لیے مفید بنائے۔

راقم خادم اہل اللہ

خاکسار ابو الطیب محمد عطاء اللہ حنیف عفا اللہ عنہ ماجناہ

مدیر المکتبۃ السلفیہ (لاہور)

رمضان المبارک ۱۳۹۴ھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سفرِ آخرت

از: مولانا محمد عبید اللہ عفیف حفظہ اللہ

قرآن و حدیث میں ایک مسلمان کو جس طرح زندگی کے ہر ہر مرحلہ پر راہنمائی دی گئی ہے۔ اسی طرح ماتم کے بارے میں بھی بتا دیا گیا ہے کہ کسی مسلمان کے مرجانے کے بعد زندوں اور پسماندگان پر کیا کیا فرائض عائد ہوتے ہیں ان کو کیا کچھ کرنا اور کن کن باتوں سے بچنا چاہیے۔ چنانچہ حالت مرگ تجہیز و تکفین، غسل، نماز جنازہ، قبر تدفین اور اس کے بعد کے لیے شریعت محمدیہ (علی صاحبها الف الف سلام و تحیة) میں تفصیلی ہدایات دے دی گئی ہیں۔ جن کا معلوم ہونا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے تاکہ وہ جہالت کے اندھیروں میں ٹامک ٹوئیاں نہ مارتا پھرے۔ مگر افسوس! اس طرف سے عموماً بے توجہی اور لاپرواہی بڑھتی جاتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ناواقفیت کے سبب مشروع و مسنون احکام تو ہو نہیں پاتے، لیکن اس کی جگہ شرکیہ عادات، قبیح رواج و رسومات اور قسم قسم کی بدعات نے لے رکھی ہے۔ جو ایسی رچ بس رہی ہیں کہ شرعی احکام کو نظر تعجب بلکہ حقارت سے دیکھا جاتا ہے۔

بنا بریں سنت رسول (ﷺ) کے داعی اور دینی غیرت کے حامل علمائے کرام "شَكَرَ اللّٰهُ مَسَاعِيْهِمْ" نے اس غلط صورتِ حال کا ہمیشہ نوٹس لیا اور اس معاشرتی روگ کی تشخیص اور علاج کی ہر ممکن کوشش میں لگے رہے، جیسا کہ اُن کی تالیفات اور تحریرات سے ظاہر ہوتا ہے جو ہر دور میں اصلاحِ عوام کے لیے لکھی گئیں۔

برصغیر ہند و پاک میں جس تحریک نے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ کے بعد اصلاح امت کا بیڑا اٹھایا اُن کے پروگرام میں یہ بھی تھا کہ ماتمی رسم و رواج، بدعات اور شرکیہ عقائد و اعمال کی دلدل سے مسلمان عوام کو نکالنے اور مسائل صحیح شرعیہ کی تعلیم عام کرنے کا اہتمام کیا جائے، چنانچہ اگر ایک طرف مولانا شاہ محمد اسحاق دہلوی رحمہ اللہ کی "اربعین مسائل و مأة مسائل" مولانا شاہ محمد اسماعیل شہید رحمہ اللہ کی "کتاب صراط مستقیم" اور "کتاب ایضاح الحق الصریح فی احکام المیّت والضریح وکتاب (تکملة تقویة الایمان) تذکیر الاخوان" میں ماتمی رسومات کی حقیقت و وضاحت اور اس کی تردید کی گئی ہے تو دوسری طرف سنت کے مطابق احکامِ جنازہ میں بھی متعدد کتب لکھی گئیں۔ چنانچہ مجدد علوم حضرت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا سید نواب صدیق حسن خاں تغمدہ اللہ برحمتہ کی تالیف قضیۃ المقدور مولانا سید رحمت العلی رحمہ اللہ کی کتاب "الکلام المبین فی بیان التجھیز والتکفین" (۴۶ صفحات، طبع احمدی لاہور۔ تاریخ طبع ندارد) اور محقق محدث مولانا عبدالرحمٰن رحمہ اللہ کی کتاب الجنائز وغیرہ کتابوں میں مسنون احکامِ جنازہ تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ حال ہی میں دمشق کے مشہور محدث شیخ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی احکام الجنائز نامی ایک ضخیم کتاب طبع ہو کر آئی ہے جس کا اردو ترجمہ بھی ہو چکا ہے یہ کتاب جو اس وقت آپ کے ہاتھ میں ہے جسے ہمارے فاضل دوست مولانا محمد عبیداللہ عفیف زید فضلہ نے تالیف فرمایا ہے جس میں احکام ومسائل جنازہ اور ماتم کے سلسلہ میں رواج یافتہ بدعات ورسومات پر بھرپور مدلل تنقید، دونوں باتوں کو یکجا کر دیا گیا ہے جس کے ایک نظر دیکھنے سے اندازہ ہو سکے گا کہ جذبہ تبلیغ سے سرشار ہو کر لکھی گئی، اس کتاب میں کافی محنت و جستجو اور تحقیق وتفصیل سے کام لیا گیا ہے جس کے ہوتے ہوئے دوسری کسی کتاب کی شاید ہی ضرورت پڑے گی۔ بلاشبہ یہ کتاب "مَا قَلَّ وَدَلَّ" کا مصداق ہے دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جناب مؤلف "کَثَّرَ اللّٰهُ فِيْنَا اَمْثَالَه" کے علم وعمل میں برکت عنایت فرمائے بہترین جزا سے نوازے۔ اس تالیف کو اپنے بندوں کے لیے نافع بنائے اور ہم سب کو اخلاص فی العمل کی توفیق بخشے۔ آمین!

ابو الطیب محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی

۱۰/ ذوالقعدہ ۱۳۹۷ھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسئلہ ''بستیوں میں جمعہ'' کا تاریخی پس منظر

نور الابصار

از: عبدالرحمٰن مبارک پوری رحمہ اللہ

بتوفیقہ تعالیٰ جماعت اہل حدیث ہند و پاک کی تبلیغی مساعی سے اسلام کے جن بنیادی احکام و مسائل کو فروغ ملا اور ان کی ترویج و اشاعت ہوئی۔ ان میں ایک بڑا مسئلہ بستیوں میں جمعہ کی فرضیت کا ہے۔ جب کہ فقہائے حنفیہ خصوصاً ان کی دیوبندی شاخ نے دیہاتی مسلمانوں کو نماز جمعہ کی برکات سے محروم کر رکھا تھا۔ علمائے اہل حدیث کی عمومی سعی و تبلیغ کا نتیجہ یہ نکلا کہ اب ہزاروں دیہات کے لوگ فوائد نماز جمعہ سے بہرہ اندوز ہو رہے ہیں اور اسلامی مسائل سے ہر ہفتہ ان کے عقائد و اعمال کی اصلاح ہوتی رہتی ہے۔

اس تجدید و اصلاح کی ابتداء ایک فتویٰ سے ہوئی جو ''حضرت میاں صاحب'' شیخ الکل ملحق الاصاغر بالاکابر مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی متوفی ۱۳۲۰ھ جانشین ''حضرت میاں صاحب'' شاہ محمد اسحاق دہلوی رحمہ اللہ نے دلائل قرآن و حدیث سے مرصع تحریر فرمایا تھا۔ لیکن ہمارے حنفی بزرگ اس کو برداشت نہ کر سکے۔ چنانچہ اس کے رد میں مولانا رشید احمد گنگوہی مرحوم نے رسالہ ''اوثق العریٰ'' شائع کیا۔ جس پر حضرت شیخ الکل کے تین تلامذہ نے تنقیدی رسالے لکھے۔

۱۔ کسر العری باقامة الجمعة فی القری (تالیف مولانا محمد سعید رحمہ اللہ بنارسی)

۲۔ هداية الورى الى اقامة الجمعة فى القرى (تالیف مولانا محمد علی ابوالمکارم مئوی)

۳۔ التجميع فى القرىٰ بنقص ما فى اوثق العرى (تالیف مولانا ابوعبداللہ مولا بخش بڑاکری)

ان تینوں کے جواب میں مولانا محمود حسن دیوبندی مرحوم نے ایک کتاب احسن القرى فى توضيح ما في أوثق العرى نامی لکھی، جس کا جواب مولانا حافظ محمد عبدالرحمٰن بقا غازی پوری نے "سُرّ من يرى فى بحث الجمعة فى القرى" کے نام سے بڑی معرکے کی علمی اور مدلل کتاب شائع کی۔

بحث چل نکلی تو اہل حدیث اور حنفیہ دونوں طرف سے بہت سے رسالے اور کتابیں طبع ہوئیں۔ منجملہ ان کے مولانا ظہیر احسن شوق نیموی رحمہ اللہ نے "جامع الاثار فى اختصاص الجمعة بالامصار" رسالہ تالیف کیا۔ جس کے جواب میں "نور الابصار" (تالیف مولانا محمد عبدالرحمٰن مبارک پوری) اور "المذهب المختار فى الرد على جامع الاثار" (تالیف مولانا محمد علی ابوالمکارم مئوی) دو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسالے اہل حدیث کی طرف سے شائع ہوئے۔ اس سلسلہ میں مولانا محمد شمس الحق عظیم آبادی صاحب عون المعبود صاحب التعلیق المغنی نے بھی دو رسالے تالیف کیے۔ ایک کا نام النور الامع فی الاخبار صلاۃ الجمعۃ عن النبی الشافع اور دوسرے کا نام التحقیقات العلی فی فریضۃ الجمعۃ فی القری ہے۔ ادھر پنجاب میں ایک حنفی پروفیسر دینیات عربی کالج لاہور مولوی احمد علی مرحوم نے نور الشمعۃ فی ظھر الجمعۃ ایک رسالہ چھاپا۔ جس پر مختصر تنقید تو مولانا محمد حسین رحمہ اللہ بٹالوی نے اپنے ماہنامہ اشاعۃ السنۃ جلد ١٨ شمارہ ١١-١٢ میں کر ڈالی۔ لیکن اس کا تفصیلی جواب مولانا حافظ عبداللہ روپڑی نے تحریر فرمایا۔ جس کو اس موضوع کا دائرۃ المعارف کہا جائے تو شاید غلط نہ ہو۔ نہ صرف کہ کوئی گوشہ تشنہ نہیں رہنے دیا۔ بلکہ ضمنی طور پر بہت سے مفید علمی دوسرے مباحث بھی اس میں آ گئے ہیں۔ علیٰ ہذا مولانا اشرف علی تھانوی مرحوم نے بھی حنفیت کی حمایت اور اہل حدیث کی تردید میں القول البدیع فی اشتراط المصر للتجمیع (رسالہ) شائع کرایا۔

مگر واقعات شاہد ہیں کہ علمائے اہل حدیث کی ان تالیفات کا یہ اثر آج عام ہے کہ دیہات میں جمعہ جاری ہو گیا ہے۔ وللہ الحمد

اب ضرورت تو نہ تھی کہ اس مسئلہ کو دوبارہ اٹھایا جاتا۔ لیکن معلوم نہیں کیوں ہمارے بھائیوں نے رسالہ اوثق العری اور القول البدیع ''گاؤں میں جمعہ کے احکام'' عنوان سے پھر سے شائع کر دیے ہیں۔

بنا بریں محسوس کیا گیا کہ اہل حدیث کے نقطہ نظر کی بھی وضاحت ہونی ضروری ہے کہ از روئے دلائل مسلک حق وہی ہے۔ تاہم کچھ نیا لکھنے کی بجائے مناسب یہ جانا گیا کہ گزشتہ بحث کے دور کے تین کتابچے شائع کر دیے جائیں۔

نور الابصار (مولانا مبارک پوری) التجمیع فی القری (مولانا بڑاگری) التحقیقات العلیٰ (مولانا محمد شمس الحق عظیم آبادی)

آخر الذکر رسالہ خاکسار کے شیخ واستاذ صاحب الفضیلۃ حضرت مولانا ابو محمد عبدالجبار کھنڈیلوی رحمہ اللہ خدا بخش لائبریری عظیم آباد (پٹنہ) سے نقل کر کے لائے تھے اور راقم نالائق کو طبع کے لیے فرمایا تھا۔ لیکن یہ سعادت محب عزیز مولانا ارشاد الحق صاحب استاد ادارہ علوم اثریہ فیصل آباد و خطیب جامع مسجد محمدی اہل حدیث خالد آباد کو حاصل ہو رہی ہے۔

اس رسالہ پر خاکسار نے ایک نظر ڈال لی ہے۔ اس کی ممکن تسہیل کر دی گئی اور حوالوں کو دوبارہ دیکھ لیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ ایسے ہی دوسرے دونوں رسالے بھی مزید تنقیح کے ساتھ جمعیت شبان اہل حدیث خالد آباد فیصل آباد کے اہتمام میں زیور طبع سے آراستہ ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ اس مجموعہ مبارکہ کو عوام و خواص کے لیے مفید بنائے اور اراکین شبان خصوصاً جناب عبدالرشید اور محمد شعیب صاحبان کو اجر جزیل سے نوازے اور ہم سب کو اخلاص کی دولت سے مالا مال فرمائے۔

((و صلی اللہ علی نبینا و الہ و سلم تسلیما کثیرا.))

خاکسار

ابو الطیب محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانوی

مدیر الاعتصام لاہور

جمادی الاول ۱۳۹۸ھ (۱۷ اپریل ۱۹۷۸ء)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الانصاف لرفع الاختلاف

از: مولانا عبدالجبار کھنڈیلوی رحمہ اللہ

حضرت الاستاذ مولانا عبدالجبار کھنڈیلوی تغمدہ اللہ بغفرانہ مسلمانوں کی آپس کی نااتفاقی پر بہت کڑھتے تھے اور امت میں وحدت کے متمنی تھے اور اس سلسلے میں یہ دردمندانہ رائے رکھتے تھے کہ کم از کم برصغیر کے اہل تقلید اور اہل حدیث کے لیے تو ضروری ہے کہ وہ فقہی اختلافات میں انتہاء پسندی سے احتراز کریں اور ان کو سلف صالحین میں مختلف فیہ مسائل پر عمل کرنے کو باہمی شقاق کا سبب نہیں بننے دینا چاہیے، لہٰذا اگر کوئی شخص اپنا عقیدہ ظواہر قرآن و حدیث پر رکھتا اور حدیث صحیح پر عمل کو اپنا شیوہ بناتا ہے تو برادرانِ احناف کو چاہیے کہ برداشت فرمائیں اور براہ راست عمل بالحدیث کرنے والوں سے کد رکھیں نہ ان سے غیریت برتیں، جیسا کہ جماعت اہل حدیث کا عموی طرز عمل حضرات احناف کے ساتھ ہے۔

اسی جذبہ کے تحت حضرت الاستاذ رحمہ اللہ نے بعض نمایاں اختلافی مسائل اور ان سے متعلقہ بعض مباحث پر مشتمل یہ کتاب الانصاف لرفع الاختلاف یعنی ''خاتمہ اختلاف'' تالیف فرمائی۔ جس میں اپنے نقطۂ نظر کی وضاحت کے طور پر طریقہ یہ اختیار کیا گیا ہے کہ عاملین بالحدیث کے یہ مسائل اپنے اندر دلیل کی ایسی قوت رکھتے ہیں کہ وسیع النظر اور اہلِ دل علمائے حنفیہ بھی جن کا لوہا مانتے ہیں ان فضلاء میں قدمائے احناف کے علاوہ اپنے معاصر علماء حنفیہ کی تالیفات کو بھی سامنے رکھا ہے۔ چنانچہ ایسے افاضل کی تحریریں، ان میں متداول اور مسلم کتابوں کے حوالوں سے مولانا نے اس کتاب میں جمع کر دی ہیں۔

یہ کتاب پچاس سال کے لگ بھگ ۱۳۵۶ھ (پہلے متحدہ ہندوستان) میں طبع ہوئی تھی اور اہل نظر حلقوں میں اس سعی مبارک کو مستحسن قرار دیا گیا تھا۔

جس مقصد کے لیے یہ کتاب تالیف کی گئی ظاہر ہے پاکستان میں اس کی ضرورت اور بھی زیادہ ہے اور مدت سے محسوس بھی کیا جا رہا تھا۔ نظر بریں صاحبزادہ گرامی قدر مولانا حافظ قاری عبدالخالق صاحب رحمانی حفظہ اللہ واطال بقاءہ نے کتاب کی طباعت ثانیہ کا کام راقم ناکارہ کے سپرد فرمایا۔

خیال ہوا کہ نصف صدی کے بعد طبع ہونے والی کتاب پر ایک نظر تو ڈال ہی لینی چاہیے گو وہ سرسری کیوں نہ ہو۔ چنانچہ اس کے نتیجے میں ممکنہ مصادر کی طرف مراجعت کر کے حوالوں کا مقابلہ کیا گیا۔ بعض

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبارتوں کے ترجمے کیے گئے جو سابقہ اشاعت میں نہیں تھے، نیز بعض جگہ عنوانوں، ترجموں اور مولف رحمہ اللہ کے نقطۂ نظر کی وضاحت میں متن اور حواشی میں اضافے بھی کرنے پڑے لیکن ان کو امتیاز کے لیے ہلالین (بریکٹ) کے درمیان کر دیا گیا ہے۔

تاہم موضوع کتاب پر اس سے کوئی اثر نہیں پڑا ہے۔ شروع میں بفحوائے عند ذکر الابرار تنزل الرحمۃ حضرت مؤلف رحمہ اللہ کے مختصر حالات دے دیے گئے ہیں کہ ما لا یدرك کله لا یترك کله۔

دعا ہے اللہ پاک اس کتاب کو اپنے بندوں کے لیے مفید بنائے اور حضرت قاری صاحب موصوف اور محترم ایس حاجی عبداللطیف محمد اکبر صاحب کو جزائے خیر سے نوازے جن کی مساعی سے یہ کتاب دوبارہ منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوئی۔

((کثر اللہ فینا امثالھم و وفقنا کلنا لما یحبہ و یرضاہ۔ و صلی اللہ علی سیدنا محمد و الہ و اصحابہ و سلم صلوۃ و سلاما کثیرا کثیرا.))

خاکپائے اہل اللہ

خاکسار: محمد عطاء اللہ حنیف لا زال علیہ فضل اللہ

ناظم المکتبۃ السلفیہ لاہور جمادی الاخری ۱۳۹۸ھ (مئی ۱۹۷۸ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحقیق عمرِ عائشہ رضی اللہ عنہا

از: سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ

آج سے تقریباً پچپن سال پہلے (۲۶، ۱۹۲۹ء غیر منقسم ہندوستان) میں صغرسنی کی شادی کے جواز اور غیر مسلموں کے بعض معاندانہ اعتراضات کے سلسلے میں ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے نکاح اور رخصتی کے وقت کی عمر مبارک علمی حلقوں میں زیرِ بحث آئی تھی چنانچہ مرحوم اخبار ''اہل حدیث'' امرتسر میں بھی اس سے متعلقہ بعض مضامین شائع ہوئے تھے۔

ایک سلسلۂ بحث موقر علمی مجلّہ ''معارف'' اعظم گڑھ (ہند) اور لاہوری مرزائیوں کے اخبار ''پیغام صلح'' میں بھی چلا تھا۔ جس کو حضرت علامہ سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ نے اپنے موقر مجلّہ ''معارف'' (جولائی ۱۹۲۸ء نمبر ۱ جلد ۲۲ اور جنوری ۱۹۲۹ء نمبر ۱ جلد ۲۳) میں شائع کر دیا تھا۔

ان پرزور اور مدلّل مقالوں میں حضرت سید صاحب رحمہ اللہ نے ثابت کر دیا ہے کہ صحیح بخاری وغیرہ کی احادیث صحیحہ اور مستند تاریخی روایات سے جو ثابت ہے وہ یہی ہے کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عمر ان کے نکاح کے وقت چھ سال کی تھی۔ رخصتی کے وقت آپ نو سال اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت اٹھارہ سال کی تھیں، لیکن اس کے خلاف جو کچھ کہا گیا ہے وہ سراسر ایک غیر متعلقہ روایت اور بے نتیجہ تاریخی استنباطات پر مبنی ہے۔

واضح رہے کہ امیر جماعت احمدیہ لاہور نے جس طنزیہ عبارت کی اپنے مضمون (حاشیہ ۱۴) میں شکایت کی ہے وہ معارف نمبر ۱ جلد ۲۲ کے شذرات میں ہے۔ جو یہ ہے:

''مولوی محمد علی صاحب (لاہوری میرزائی) کے اس بیان کو پڑھ کر حیرت ہوئی کہ معتبر احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ (یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) اپنی بڑی بہن اسماء رضی اللہ عنہا سے دس برس چھوٹی تھیں اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی عمر اس وقت جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کو ہجرت کی ستائیس سال تھی، اس لحاظ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر اس وقت جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت سے ایک سال قبل ان سے شادی کی سولہ سال تھی۔'' ؎

غلطی ہائے مضامین مت پوچھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق ان متعدد امور میں سے ایک بھی صحیح ہے؟ کیا معتبر احادیث میں سے کسی ایک کا بھی حوالہ دیا جا سکتا ہے جس سے ثابت ہو کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے صرف دس برس چھوٹی تھیں، ہجرت سے ایک سال پہلے نکاح ہونا صرف لفظی اشتباہ ہے۔

''شاید مولوی صاحب (محمد علی مرزائی) کو اس غیر ذمہ دارانہ مضمون سے دھوکا ہوا ہے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سن نکاح کے متعلق اشتہار کی صورت میں شائع ہوا ہے جس میں مشکوۃ المصابیح کے مصنف شیخ ولی الدین خطیب رحمہ اللہ کے رسالہ اکمال فی اسماء الرجال کے حوالہ سے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے سنین و سال حیات کو جوڑ توڑ کر یہ ثابت کیا گیا ہے کہ نکاح کے وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر سولہ برس تھی، حالانکہ یہ تمام تر غلط بلکہ جھوٹ ہے اور تمام معتبر احادیث واخبار وسیر اور مسلمات تاریخی کے خلاف ہے۔

حالیہ سالوں میں بعض سطحی قسم کے لکھنے والے حضرات نے سیدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عمرِ مذکور کو پھر تختۂ مشق بنایا ہے۔ بنا بریں مناسب خیال کیا گیا ہے کہ ''معارف'' کے اس جامع اور علمی مبحث کو الگ سے کتابی صورت میں شائع کر دیا جائے، تاکہ اہلِ علم و تحقیق اور متلاشیانِ حق کو استفادہ کرنے کے لیے سہولت ہو جائے اس لیے کہ ''معارف'' کی فائلوں تک رسائی ہر ایک کے بس کی بات نہیں امید ہے اس حقیر علمی اور تبلیغی کوشش کو مستحسن قرار دیا جائے گا۔

((و باللہ التوفیق و بیدہ الھدایة و علیه التکلان.))

خاکسار محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی

ذوالقعدہ ۱۳۹۸ھ (اکتوبر ۱۹۷۸ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک مجلس کی تین طلاقیں

از: مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ

غیر مسنون اور نامناسب ''تین طلاق'' (جس کا پریشان کن رواج ہو چکا ہے) کے مسئلے پر اب سے چھ سال پہلے (نومبر ۱۹۷۳ء) ہندوستان کے مشہور شہر احمد آباد (گجرات کاٹھیاواڑ) میں ایک مجلس مذاکرہ (سیمینار) کا اہتمام کیا گیا جس میں حنفی اور اہلحدیث کے چند جید اور دردمند علماء شامل ہوئے تھے۔ حضرت مولانا مفتی عتیق الرحمٰن صاحب دیوبندی مدظلہ العالی سربراہ ندوۃ المصنفین دہلی نے صدارت فرمائی تھی۔

اس سیمینار میں اس موضوع پر متعدد تحقیقی مقالے پڑھے گئے اور آخر میں بطور محاکمہ حضرت مفتی صاحب موصوف نے صدارتی خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس مجلس مذاکرہ کی روداد بعض ضروری اضافوں کے ساتھ اسلامک ریسرچ سنٹر احمد آباد نے ''ایک مجلس کی تین طلاق کتاب وسنت کی روشنی میں'' نامی کتاب کی صورت (اکتوبر ۱۹۷۴ء) میں چھاپ دی تھی۔

علیٰ ہذا پاکستان میں بھی گزشتہ کئی سال اوپر ''دعوت فکر ونظر'' عنوان سے ہمارے ملک کے ایک فاضل اہلِ قلم جناب مولانا کرم شاہ صاحب فاضل جامعہ ازہر آف بھیرہ نے بھی جو (حنفیت کی شاخ) بریلوی مکتبِ فکر کے ایک روشن خیال عالم اور ممتاز راہ نما ہیں، اس مسئلے میں ایک پُر مغز مدلل اور تفصیلی مقالہ بڑی دردمندی ودلسوزی سے شائع کر دیا تھا۔

☆......☆......☆

ان مقالات میں اس اہم متنازعہ فیہ مسئلے کے سارے متعلقہ پہلو اور ہر مکتبِ فکر کے دلائل پوری تفصیل سے آگئے ہیں۔ بنابریں علمی مقالات اور تحریروں کا یہ مفید مجموعہ جمعیت اہلحدیث لاہور افادۂ عام کی غرض سے شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو نافع بنائے اور قبول فرمائے۔ آمین

و صلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ و صحبہ و سلم تسلیم کثیرا کثیرا.

خاکسار: محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی

امیر جمعیت اہل حدیث لاہور شہر۔ ۱۵ اکتوبر: ۱۹۷۹ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تائید آسمانی

از: مولوی محمد جعفر تھانیسری رحمہ اللہ

مولوی صاحب موصوف (ولادت ۱۸۳۸ء وفات ۱۹۰۵ء) تحریکِ مجاہدین ہند سے متعلقہ علمی حلقوں میں اب غیر متعارف نہیں رہے، وہ ''کالا پانی'' (خودنوشت حالاتِ زندگی) اور سوانح احمدی (حضرت سید احمد شہید رحمہ اللہ کے سوانح حیات) دومشہور کتابوں کے مصنف ہیں۔ تھانیسر ضلع انبالہ (ہند) کی ارائیں برادری کی ایک دین دار خوشحال اور زمیندار شخصیت میاں جیون کے ہاں پیدا ہوئے۔ دس بارہ سال کے تھے کہ والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا، طبیعت محنتی اور ذہین پائی تھی جلد جلد منازلِ ترقی طے کرتے گئے۔ بتقاضائے حالاتِ گردو پیش، قانون کے پیشے میں حسبِ ضرورت قابلیت پیدا کر لی اور عرائض نویسی شروع کر دی۔ تھوڑے ہی عرصے میں ان کا اپنا اچھا خاصہ حلقہ پیدا ہو گیا۔

سیاسی اعتبار سے مسلمانوں کے لیے وہ دور بڑا پر آشوب تھا۔ ہنگامۂ ۱۸۵۷ء کے بعد مسلمان بحیثیت قوم سراسیمہ اور گویا دبکے بیٹھے تھے۔ البتہ سرفروشوں یعنی ''وہابیوں'' کی ایک جماعت تھی جو شہیدین بالاکوٹ کی تحریکِ جہاد کو زندہ رکھے ہوئے اور سارے ہندوستان میں تنہا برطانوی سطوت و جبروت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے علمِ جہاد اٹھائے کھڑی اور میدان ہائے جنگ میں دادِ شجاعت دے رہی تھی اور انگریز بہادر کا ناک میں دم کر رکھا تھا...... اور یہ تھی صادقین صادق پور کی جماعت اہل حدیث......!

سارے ملک (ہندوستان) میں اس انقلابی دینی تحریک کا غلغلہ تھا۔ کسی مجاہد کی وساطت سے ہمارے یہ مولوی صاحب بھی اس میں شامل ہو گئے اور مردانہ وار حصہ لینے کے سبب جلد ہی علمائے صادق پور کے معتمد علیہ اور تحریک میں نہایت سرگرم عمل ہو گئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ برطانوی حکومت نے ان کو گرفتار کر لیا (۱۸۶۳ء) مقدمہ چلا جس کے دوران مختلف جیلوں میں رکھے گئے۔ ۱۸۶۴ء میں پھانسی کی سزا ہوئی جو بعد میں ''حبسِ دوام بہ عبور دریائے شور'' تبدیل کر دی گئی چند ماہ لاہور جیل وغیرہ میں رکھا گیا۔ پھر ۱۸۶۶ء کو جزائر انڈیمان (کالا پانی) بھیج دیے گئے۔ بہت سکون اور صبر وتحمل سے سترہ سال کی قید کاٹی اور ۱۸۸۳ء میں باعزت رہائی پا کر وہاں سے واپس انبالہ پہنچ گئے۔

مولوی محمد جعفر کو باقی اوصافِ حسنہ کے ساتھ مطالعہ کا بھی ذوق تھا، پڑھنے، پڑھانے اور تالیف وتصنیف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بھی بہت شغف تھا، زمانۂ اسیری میں بھی، بھر پور علمی شغل رکھا، چنانچہ وہاں کی (لکھی گئیں) اور وطن واپسی کے بعد کی ان کی تحریری یادگاریں حسبِ ذیل ہیں:

۱۔ ترجمہ آئین پورٹ بلنیرز (ایک دفعہ طبع ہوا تھا)

۲۔ تاریخ پورٹ بلنیر (تاریخی نام تاریخ عجیب ۱۲۹۶ھ غالباً ایک دفعہ طبع ہوئی)

۳۔ سوانح احمدی (تاریخی نام تواریخِ عجیبہ) حضرت سید احمد شہید رحمہ اللہ اور ان کے رفقاء کے حالات وسوانح (متعدد مرتبہ شائع ہو چکی ہے)

۴۔ کالا پانی (تاریخی نام تواریخِ عجیب ۱۳۰۲ھ (یہ کتاب بہت دلچسپ اور سبق آموز ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں طبع ہوئی اور تاحال شائع ہو رہی ہے)

۵۔ نصائح جعفری یہ بھی اپنے ہی حالات انھوں نے لکھے تھے اور انگریزی حکومت کے افسروں کے ہتھے چڑھ گئے تھے، تاہم اس کا خلاصہ ان کے مقدمہ انبالہ میں پیش ہوا اور ''ہمارے ہندوستانی مسلمان'' (ترجمہ کتاب ولیم، ولسن ہنٹر) میں آ گیا ہے۔ (دیکھیے صفحہ ۱۳۶-۱۳۸ طبع ۱۹۵۵ء قومی کتب خانہ لاہور)

۶۔ برکات الاسلام رسالہ ''تائید آسمانی'' کے اشتہار سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب طبع ہو گئی تھی، جس میں اسلام کی خوبیاں، اسلامی اخلاق، ترجمہ رسالہ ''الاربعین فی احوال المهديين'' اسلام کے روشن مستقبل اور مرزائے قادیانی کے جھوٹے دعاوی کی حقیقت کا بیان تھا۔ غالباً ۱۸۹۸ء میں طبع ہوئی، لیکن ہماری اس تک رسائی نہیں ہو سکی۔

۷۔ رسالہ تائیدِ آسمانی بجواب رسالہ ''نشانِ آسمانی'' از مرزائے قادیانی ۱۳۰۹ھ میں تالیف اور ۱۳۱۰ھ (۱۸۹۲ء) میں اختر ہند پریس ہال بازار امرتسر (مشرقی پنجاب) طبع ہوا۔

اور قصہ آخر الذکر تالیف کا یہ ہے کہ مرزائے قادیانی کو مولوی محمد جعفر کے ہاں سے ایک (عربی) رسالہ بنام الاربعین فی احوال المهديين ہاتھ آ گیا۔ جس کے ساتھ ''نعمت اللہ ولی'' نامی کسی شاعر کی طرف منسوب ایک قصیدہ بھی تھا جس میں پیشگوئیوں کی بھر مار تھی۔

مرزا صاحب نے جو مسیح دجال کا مظہرِ اتم ہونے کے ناطے سے عوام کی نفسیات سے کھیلنے میں خوب ماہر تھے ان پیشگوئیوں کے لیے ''نشان آسمانی'' کے طور پر رسالہ دھر گھسیٹا مولوی محمد جعفر نے ''تائید آسمانی'' میں اسی رسالے کا سب تار و پود بکھیر دیا ہے، مولوی صاحب موصوف دیباچہ میں لکھتے ہیں:

''رسالہ نشان آسمانی جس میں مرزا صاحب قادیانی نے اپنے کو مسیح زمان اور مہدی دوران اور مجدد الوقت قرار دے کر ...... چند اشعار مؤلفہ شاہ نعمت اللہ ولی ہانسوی سے اپنے دعووں پر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استدلال کر کے اس شہادت کو نشانِ آسمانی ٹھہرایا ہے میری نظر سے بھی گزرا، چونکہ اس رسالہ میں مرزا صاحب نے بے حد خود ستائی کر کے دھوکہ بازی سے مسلمانوں کو گمراہ کرنا چاہا ہے اس واسطے بنظر اظہار حق ایک مختصر جواب اس رسالہ کا میں بھی عرض کرتا ہوں۔'' (ص ۹)

''آٹھ نو برس ہوئے (شاید ۸۲-۱۸۸۳ء) اربعین فی احوال المہدیین جس کے اخیر میں یہ اشعار بھی چھپے ہوئے ہیں خود میرا بھیجا ہوا عرصۂ دراز تک مرزا صاحب کے ملاحظہ میں رہ چکا ہے اور مرزا صاحب نے جس قدر اپنی پیشینگویوں تولد فرزند وغیرہ کو نوٹوں میں زیر اشعار مذکور اپنے رسالہ میں تحریر کیا ہے وہ پیشین گوئیاں قریب تمام کے ان اشعار کے ملاحظہ کے بعد مرزا صاحب نے تحریر کی ہیں۔'' (ص ۷)

مولوی صاحب مرحوم نے مرزا صاحب کی نفسیات کا بحیثیت معاصر خوب جائزہ لے کر ان کو کریڈٹ دیا ہے کہ وہ:

''عمدہ فلاسفر مسرف، فضول خرچ، خوش پوش، نفیس خوار، نہایت دور اندیش باوجود پیری اور بے مائیگی باکرہ خواتین کے حریص بڑے گہرے اور ڈھنگے عقلمند، خوش تقریر، خوش تحریر اور مسکین صورت اور طرح طرح کے حیلوں سے طالب زر ہیں۔'' (ص ۲۶، ۲۷)

مرزائی حضرات اپنے ''مجدد و نبی'' کی اتباع میں ''شاہ نعمت اللہ ولی'' کی ''پیشینگوئیوں'' کا شگوفہ موقع بے موقع چھوڑتے رہتے ہیں۔ اس لیے مناسب معلوم ہوا کہ ''تائید آسمانی'' کو پھر سے شائع کر دیا جائے تا کہ نئی نسل کو پتہ چلے کہ بجوائے اذا خرجت العقرب فالنعل حاضرہ اس ''نشانِ دجال'' کو اسی وقت بے نشان کر دیا گیا تھا جس وقت اس نے سر نکالا تھا۔

رہا یہ کہ ''شاہ نعمت اللہ ولی'' کون تھے؟ تو اس پر ''ریسرچ'' کرنے کی کوشش تو بہت کی گئی مگر کثرتِ تعبیر ہا سے اس خواب کو ہنوز پریشان ہی کہا جا سکتا ہے۔

مرزائی اہلِ قلم اربعین فی احوال المہدیین کو مولانا محمد اسمٰعیل شہید رحمہ اللہ کی تالیف ظاہر کیا کرتے ہیں حالانکہ وہ ایک چھوٹا سا رسالہ ہے جس میں جناب مہدیٔ موعود کے متعلق چالیس ۴۰ روایات (رطب و یابس) جمع کی گئی ہیں اور آخر میں صحیح بخاری کی ہرقل ابوسفیان مکالمے والی حدیث پر اس کو ختم کیا ہے یہ مولانا ولایت علی صادق پوری رحمہ اللہ کی تالیف ہے اور ''مجموعہ رسائل تسعہ مولانا ولایت علی وغیرہ'' مطبوعہ (فاروقی) دہلی مع ترجمہ شائع ہوا جو اس وقت ہمارے سامنے ہے۔ مولانا شہید رحمہ اللہ کی طرف اس انتساب کا کہیں اشارہ تک نہیں ملتا۔ دعویٰ تو یہ مدت سے کیا جاتا ہے کہ ۱۲۶۸ھ میں کلکتہ سے طبع ہوا تھا۔ لیکن باوجود مطالبے کے آج

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک دکھایا نہیں گیا۔ جو عکس مرزائی شائع کرتے ہیں، وہ بوجوہ مشکوک ہے۔

بہر حال یہ کتابچہ "بقامت کہتر بقیمت بہتر" کا مصداق ہے اور گو سفر کی حالت میں قلم برداشتہ لکھا گیا (ص ۳۲-۳۳) مگر ہے معلوماتِ نادرہ اور فوائد علمیہ پر مشتمل۔ امید ہے اہل علم و فضل اس سے محظوظ اور عوام مستفید ہوں گے۔

((و باللہ التوفیق و ھو الھادی الی سواء الطریق .))

مدیر "الاعتصام" لاہور ۲- محرم ۱۴۰۰ھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المقالة الحسنٰی فی سنیة المصافحة بالید الیمنٰی

از: مولانا عبدالرحمٰن مبارک پوری رحمہ اللہ

اللہ تبارک وتعالیٰ کی توفیق سے ہندوستان (متحدہ) میں رسول اللہ ﷺ کی جن سنتوں کا اہل حدیث کے ذریعہ احیاء ہوا۔ ان میں ایک مسئلہ ایک ہاتھ سے مصافحہ بھی ہے۔ بلکہ عام رواج یہاں دو ہاتھ سے مصافحہ کرنے کا تھا۔ علماء اہل سنت نے دلائل سے ثابت کیا کہ مصافحہ کا مسنون طریق مصافحہ ایک ہاتھ سے ہے۔

خاکسار کے علم میں سب سے پہلا رسالہ اِس مسئلہ میں شیخ حسین بن محسن انصاری، یمانی نزیل بھوپال (ہندوستان) متوفی ۱۳۲۷ھ نے تالیف کیا۔

القول الحسن المتیمّن فِی ندب المصافحة بالید الیمنی وان الّذی اظهرها اهل الیمن.

جس کا نام ہے اور سنن الدارقطنی مع التعلیق المغنی کے ساتھ ۱۳۱۰ھ میں مطبع فاروقی سے شائع ہوا تھا۔

جس کی تلخیص ان کے تلمیذ رشید مجدّ دِعلوم سیّد محمد صدیق حسن خان (ت ۱۳۱۷ھ) کی کتاب ہدایۃ السائل الی ادلۃ المسائل مطبع شاہ جہانی بھوپال ۱۲۹۲ھ میں آ گئی ہے۔ (ملاحظہ ص: ۱۰۴)

اس موضوع پر چالیس صفحہ کا ایک عمدہ رسالہ بسط المائدہ (للمصافحۃ) بالید الواحدہ بھی ہے۔ جو مولانا جمیل احمد سہسوانی رحمہ اللہ (ت ۱۳۵۴ھ/ ۱۹۳۵ء) کی تالیف ہے اور ۱۳۰۳ھ میں مطبع مفید عام آگرہ (ہند) سے طبع ہوا تھا۔ یہ کتاب ایک مقدمہ دو (۲) باب اور خاتمہ پر مشتمل ہے۔ کتاب گو اُردو میں ہے۔ لیکن علمی ہونے کی وجہ سے اہل علم ہی اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ اسی رسالہ کے آخر میں مسئلہ زیر بحث پر مصنف کی ایک عمدہ نظم بھی ہے۔

نظم ملاحظہ فرمائیں:

کیجیے ہم ہمیشہ بکثرت مصافحہ
ہے باعث وفورِ محبت مصافحہ
دو ہاتھ سے مصافحہ کرنا ہے بے سند
کرتے تھے ایک ہاتھ سے حضرت ﷺ مصافحہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپس میں جب کسی سے ملو تم ملاؤ ہاتھ
پیغمبر ﷺ خدا کی ہے سنت مصافحہ
وقت مصافحہ جو دُعا چاہے وہ مانگ
ہے موجب اجابت دعوت مصافحہ
جھڑتے ہیں یوں گناہ کہ جیسے خزاں میں برگ
ہے مومنوں کے واسطے رحمت مصافحہ
اللہ کی طرف سے تمہیں اے مصافحین
دیتا ہے مغفرت کی بشارت مصافحہ
کیسی ہنسی خوشی سے کیا کرتے تھے بہم
اصحابِ رضی اللہ عنہم پاک ، فخر نبوت ﷺ مصافحہ
پڑھیے درود ، مانگیے بخشش کی یہی دعا
کیجیے بخندہ روئی و فرحت مصافحہ
تیرا خدا نے چاہا تو روزِ جزا جمیل،
ہو گا دلیل جادۂ جنت مصافحہ

بنا بریں ایک عام فہم کتاب کی اس موضوع پر ضرورت تھی۔ شاید اسی احساس کے پیش نظر اپنے دور کے ایک محقق حضرت مولانا محمد عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ نے ایک رسالہ تالیف فرمایا تھا جو بڑا مدلل، اور عام فہم ہے یہ رسالہ ایک مدت سے نایاب تھا۔ اہل علم وفہم اور عوام کو ہمارے مولانا محمد علی صاحب جانباز صدر مدرس جامعہ ابراہیمیہ (سیالکوٹ) کا ممنون ہونا چاہیے کہ جن کی لگن اور تبلیغی جذبہ صادقہ کے ذریعہ اس رسالہ کی تازہ طباعت عمل میں آ رہی ہے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ خیراً، ما یجزی عبادہ الصالحین!

مولانا جانباز موصوف نے حضرت مؤلف کا مختصر تعارف بھی دے دیا ہے۔ دُعا ہے اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو عوام وخواص کے لیے مفید بنائے اور جانباز کو اس قسم کے قدیم مفید رسائل طبع کرنے کی توفیق بخشے۔

راقم

خاکسار ابو الطیب محمد عطاء اللہ حنیف

مدیر ''الاعتصام'' لاہور

یکم ذوالقعدہ ۱۴۰۰ھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الکلمۃ الکافیہ

از: حافظ محمد اسماعیل رحمہ اللہ

مسئلہ سورۃ فاتحہ خلف الامام میں بڑی مدلل و مفصل کتابیں تو بحمد اللہ بکثرت موجود ہیں، لیکن ضرورت تھی کہ ایک مختصر لیکن دلائل میں ٹھوس کتابچہ بھی تصنیف کر دیا جاتا، تاکہ اس اختصار پسند دور میں تھوڑے سے وقت میں مسئلہ کی صحیح صورت سامنے آ جائے۔ بنا بریں ہمارے فاضل دوست ''مولانا حافظ محمد اسماعیل صاحب'' زید مجدہ نے ''الکلمۃ الکافیہ'' کتاب جو ''دریا بہ حباب اندر'' کا مصداق ہے، تحریر فرما کر بہت عمدہ طریقے سے یہ خلا پورا کر دیا ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء.

کتاب دعوتی انداز کی ہے۔ ضمناً بعض دوسرے مباحث بھی احسن طریق سے آ گئے ہیں۔ ؎

اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

دعا ہے اللہ تعالیٰ حافظ صاحب کے علم و عمر میں برکت عنایت کرے اور توفیقِ مرضیات اور مزید تالیفات سے نوازے۔ آمین۔ یہ مفید کتابچہ زیادہ سے زیادہ حلقوں تک پہنچانا چاہیے، تاکہ ارواحِ سعیدہ اس سے فیض یاب ہوں۔ واللہ الموفق

راقم

خاکسار محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی

از دفتر دار الدعوۃ السّلفیہ، لاہور

یکم جمادی الاولیٰ ١٤٠١ھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدِ رجم کی شرعی حیثیت

از: حافظ صلاح الدین یوسف

یہ کتاب جو قارئین کرام کے سامنے ہے دراصل تین مقالے ہیں جنھیں موجودہ حالات کے بعض ضروری تقاضوں کے تحت لکھا گیا ہے۔

پہلا مقالہ ماہ نامہ ''فاران'' کراچی کے ایک مضمون کا جواب ہے جو حنفیت کے مدعی ایک صاحب نے مسلمانوں کے اجماعی اور متفقہ مسئلہ...... شادی شدہ زانی کے لیے حدِ رجم ..... کے خلاف لکھا تھا۔ یہ لکھا تو گیا تھا ہفت روزہ ''الاعتصام'' میں اشاعت کے لیے، لیکن بوجوہ اس میں شائع نہیں کیا جا سکا۔

اور دوسرا مقالہ تنقیدی تبصرہ ہے ایک تجدُّد زدہ مشہور مولانا صاحب کی تفسیر ''تدبُّرِ قرآن'' کے مبحثِ حدِ زنا پر۔ جس میں انھوں نے بڑی دیدہ دلیری سے رجم کے حدِ شرعی نہ ہونے کے بارے میں دلائل نما مغالطوں کا انبار لگا دیا ہے۔

تیسرا مقالہ ایک ریٹائرڈ جسٹس کے ایک مضمون کے جواب میں ہے جو حال ہی میں ایک انگریزی روزنامہ میں نکلا تھا۔ یہ تینوں پر زور مقالے ہماری المجلس العلمی السلفی لاہور کے ایک رفیق عزیزم مولانا حافظ صلاح الدین یوسف صاحب ایڈیٹر ''الاعتصام'' لاہور سلمہ اللہ تعالیٰ کے قلم سے ہیں جو راقم خاکسار کے ایماء اور ہدایت پر انھوں نے تحریر کیے ہیں۔ ؏

اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

علاوہ ازیں ہمارے ملک کی ایک فاضل شخصیت مولانا محمد حنیف ندوی صاحب کی بھی ایک پرمغز فاضلانہ تحریر بطور مقدمہ شاملِ کتاب کر دی گئی ہے جس میں حدِ رجم کی عقلی ونقلی حیثیت اور اس کی شرعی اہمیت و نوعیت کو اختصار، جامعیت اور بڑی خوبی کے ساتھ اجاگر کیا گیا ہے۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جس عظیم مقصد کے لیے یہ کتاب شائع کی جا رہی ہے اس میں ہمیں کامیابی عنایت اور قبولیت سے سرفراز فرمائے اور حدیث پاک پر مخالفانہ حملوں کے دفاع کی مزید توفیق بخشے۔ آمین

خادم الحدیث واہلہ

خاکسار محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی عفی عنہ

مدیر ادارہ ''دار الدعوۃ السلفیۃ'' لاہور/ رجب ۱۴۰۱ھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلیم الصیام

از: نواب سید صدیق حسن خاں رحمہ اللہ

حضرتِ والا جاہ مولانا نواب سید محمد صدیق حسن خاں (متوفی ۱۳۰۷ھ) قدس اللہ روحہ نے علمی اور ضخیم تصانیف کے علاوہ چھوٹے چھوٹے تبلیغی رسائل بھی تحریر فرمائے تھے جن میں سے ایک رسالہ روزہ کے احکام پر بھی ہے جس کے بعض عنوانوں میں ضروری اصلاح اور عبارت کا قدیم انداز ہونے کے باعث اس کی قدرے تسہیل کر دی گئی ہے۔

موصوف کا رسالہ ''تعلیم الزکوۃ'' اس سے قبل شائع کر دیا گیا ہے۔ بتوفیقہ تعالیٰ اس رسالے میں غالباً اختصار کی وجہ سے قیامِ رمضان کا ذکر نہیں تھا۔ لہٰذا ان کو بھی آخر میں لگا دیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں ''جود وسخا'' کا عنوان بھی زیادہ کر دیا گیا ہے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے نفع بخشے۔ آمین

خاکسار

محمد عطاء اللہ حنیف لاہور

(شعبان ۱۴۰۱ھ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسئلہ رفع الدین پر ایک نئی کاوش کا تحقیقی جائزہ

از: مولانا ارشاد الحق اثری

ادھر کئی سال ہوتے ہیں کہ ضلع گوجرانوالہ کے ایک حنفی صاحب علم فقیہ مولانا سرفراز خاں صاحب نے بلا کسی ضرورتِ واقعی کے مسئلہ قرأت فاتحہ خلف الامام میں ایک بھاری بھرکم کتاب تالیف فرمائی تھی۔ اس زعم کے ساتھ کہ تیسری صدی ہجری کے حضرت امام بخاری رحمہ اللہ سے لے کر چودھویں صدی ہجری کے مولانا محمد عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ کے بیان فرمودہ دلائل فرضیت و رکنیت سورۂ فاتحہ خلف الامام سب کا جواب دے دیا گیا ہے جبکہ اس ضخیم کتاب میں نئی کوئی خاص بات نہیں۔ ہاں ادّعات و مغالطات البتہ اس میں ہیں جیسا کہ اس کے ایک ناقدانہ تجزیے سے، ان شاء اللہ۔ معلوم ہو سکے گا جو حضرت مولانا ارشاد الحق صاحب اثری رفیق ادارہ علوم اثریہ وخطیب محمدی جامع اہل حدیث خالد آباد (فیصل آباد) نے حال ہی میں لکھا ہے۔ اور زیر طبع ہے۔

اُن ہی مولانا سرفراز خاں صاحب بالقابہ کے ایک تلمیذ رشید کا ایک کتابچہ ''نور الصباح'' کے نام سے گذشتہ دنوں طبع ہوا تھا جس میں صدیوں کے منقح شدہ مسئلہ مواضع ثلثہ کی رفع یدین پر مشق فرمائی گئی ہے اور تلمیذ باتمیز نے بھی کارنامہ یہ سرانجام دیا ہے کہ عموماً وہی باتیں دہرادی ہیں جو عاملین و تارکین رفع یدین میں بار بار زیر بحث آ چکی ہیں۔ البتہ بڑے ادّعاء اور تفصیلات لا طائلہ کے ساتھ دو ایک ''نئے دلائل'' کا اکتشاف فرمایا ہے چونکہ اس ''اکتشاف'' سے کچھ کھلبلی سی مچانے کی کوشش کی گئی ہے اس ضرورت سے مولانا ارشاد الحق اثری نے مذکورہ کتابچے پر ایک سرسری نظر کے بعد مولانا موصوف کے صرف نئے ''انکشافی دلائل'' کو طشت ازبام کر ڈالا ہے۔ اور ''معلوماتی تمہید'' کے بعد اس تالیف ''لطیف'' کا خوب خوب جائزہ لے لیا ہے جس کا نام ہے:

"التحقيق والايضاح (للبس) ما في نور الصباح ."

یہ تحقیقی مقالہ موصوف نے جلد ہی لکھ لیا اور ''الاعتصام'' کو اشاعت کے لیے دے دیا تھا مگر بعض مجبوریوں کے سبب اس میں شائع نہ ہو سکا پھر اس کو الگ سے شائع کرنے کا ارادہ ہوا تو بعض قدرتی موانع کی وجہ سے تاخیر در تاخیر ہوتی چلی گئی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والحق ان الامور مرهونة باوقاتها .

دُعا ہے اللہ تعالیٰ اپنے حق پسند بندوں کے لیے اس کو نافع بنائے اور ہم سب کو راہِ سنت پر چلائے۔

ویرحم الله عبدا قال اٰمین .

الصّلوٰة والسّلام علی سیّدنا محمّد واٰلہٖ واصحابه وسلّم .

خاکسار

محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی

دارالدعوۃ السلفیہ، لاہور

۱۲/ذوالقعدہ ۱۴۰۱ھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"هادي" شرح زرادی

از: مولانا فخر الدین رحمہ اللہ

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِيَدِهٖ تَصْرِيْفُ الْاَحْوَالِ وَ تَخْفِيْفُ الْاَثْقَالِ وَ كَشْفُ الْاَعْلَالِ وَ تَحْسِيْنُ الْاَعْمَالِ وَ الْاَفْعَالِ الَّذِيْ اَمَرَ الْاِنْسَانَ بِالسُّجُوْدِ فَمَنْ اَطَاعَهٗ فَهُوَ صَحِيْحٌ سَالِمٌ مَسْعُوْدٌ وَ مَنْ عَصَاهُ فَمُعْتَلٌّ نَاقِصٌ مَرْدُوْدٌ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدِ الْمُضَاعَفِ قَدْرِهٖ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهِ الْاَتْقِيَاءِ الْمُعَظَّمِيْنَ غَيْرَ مَهْمُوْزٍ سَبَحَايَاهُمْ اِلٰى يَوْمِ الْجَزَاءِ.))

اما بعد فقیر پُر تقصیر محمد زکریا محمدی جھوک دادوی ثم الالکفوری الفنجابي اخلصه الله لخدمة دينه اہل فن کی خدمت میں ملتمس ہے کہ زرادی صرف عربی کی ابتدائی کتاب بوجہ اختصار وطرز مفید، نہایت مقبول اور صدہا برس سے داخل درس ہے، مگر چونکہ خود فارسی زبان میں ہے اور اس کے جملہ شرح وحواشی بھی فارسی بلکہ بعض عربی زبان میں تھے اور یہ بدیہی بات ہے کہ تعلیم وتعلم کے لیے جو سہولت ملکی ووطنی زبان میں میسر ہوسکتی ہے، وہ غیر ملکی زبان میں نہیں ہوسکتی۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے نوآموز مبتدی طلباء فارسی زبان سے ناواقفیت اور قلت استعداد نیز قیود وقواعد کی پیچیدگیوں، عبارتی الجھنوں اور دیگر مشکلات کے باعث گھبرا اٹھتے ہیں اور ملکی زبان (اردو) میں کوئی حاشیہ وشرح نہ پاکر کافی دقتوں کا سامنا کرتے ہیں، اس لیے یہ مختصر سی شرح اردو میں تحریر کی جاتی ہے جو حل مطالب کے لیے کافی وافی ہے۔ علاوہ ازیں آسان اور عام فہم ہے۔ اللہ عزوجل قبول فرمائے اور اس کے فوائد کو عام تر کرے۔ اس کا نام ھادی شرح زرادی تجویز کیا جاتا ہے۔

سوانح مصنف زرادی مولانا فخر الدین زرادی:

مولانا فخر الدین زرّادی ایک جامع علوم وتقویٰ، صاحب ذوق اور متدین بزرگ تھے۔ بچپن سے ہی تحصیل علم کا شوق دامن گیر رہا۔ ابتداءً مولانا فخر الدین ہانسوی کے ہاں دہلی میں تعلیم پائی اور اکثر علوم وفنون میں مہارت تامہ حاصل کرلی۔ آپ نہایت فصیح اللسان تھے۔ ابتداءً تصوف وصوفیہ سے شدید نفرت تھی۔ مگر ایک دفعہ خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی کی مجلس میں حاضر ہوئے تو عشق الٰہی کے جذبہ میں کچھ ایسے جذب ہوئے کہ خواجہ صاحب کے ہی ہورہے، ان کے مرید وخلیفہ بن کر اہل سلوک میں داخل ہوئے اور انھیں سے خرقۂ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلافت حاصل کیا، حتی کہ اپنے مرشد کی وفات تک انہی کی خدمت میں رہے اور ساتھ ہی درس وتدریس کا مشغلہ بھی جاری رکھا، چنانچہ بڑے بڑے علماء وصوفیاء آپ کے حلقہ درس سے مستفیض ہو کر نکلے۔ شیخ سراج الدین عثمانی اودھی، مولانا رکن الدین اندرپتی، مولانا صدر الدین اندرپتی، محمد بن مبارک کرمانی اور مولانا حسین بن محمود اودھی وغیرہم جیسے علماء وفضلاء اور صوفیاء وعارف باللہ لوگ، آسمان علم وتصوف پر آفتاب جہاں تاب بن کر چمکے۔ کشف القناع عن وجوه السماع اور اصول سماع تصوف میں خمسین مشکل مباحث کلام میں اور عثمانیہ(۱) وزرادی ❶ علم صرف میں یادگار چھوڑیں۔ آخر الذکر یہی زرادی ہے جو آج تک درس نظامی میں کئی صدیوں سے چلی آ رہی ہے۔

شكر الله سعيه

قیام دہلی میں ہی محمد تغلق شاہ دہلی نے اہل دہلی کو دیوگیر میں منتقل کرنا چاہا تو آپ بھی وہاں گئے۔ پھر زیارت کعبہ کے لیے حجاز گئے اور وہاں سے بغداد پہنچ کر علم حدیث حاصل کیا، واپس بادبانی جہاز پر وطن تشریف لا رہے تھے کہ طوفان نے جہاز کی تہہ میں آب پہنچا دیا اور مولانا بدرجۂ شہادت دار القرار میں جا پہنچے۔ تاریخ ولادت معلوم نہیں۔ تاریخ وفات ۷۴۸ھ جو اس قطعہ کارسی سے ظاہر ہے۔ ❷

چو رفت از دہر در خلد معلیٰ جناب شیخ فخر الدین مطلوب

چو پرسیدم ز تاریخ وصائش خود گفت بگو مخدوم ومحبوب

اور زرادی کا وجہ تسمیہ شاید یہ ہو کہ زردہ عربی میں زرہ بننے کو کہتے ہیں اور مصنف بھی زراد یعنی زرہ باف ہوں، لیکن کسی تحریر سے اس کی توثیق نہیں ہوئی۔

---

❶ جہاں تک خاکسار کا خیال ہے عثمانیہ ہی زرادی کے نام سے موسوم ہو گیا ہے، دوسری کتاب نہیں سراج الدین عثمان کے لیے لکھے جانے کی وجہ سے ''عثمانیہ'' اس کا نام تھا۔ (ع، ح)

❷ مولانا زرادی کے تفصیلی حالات کے لیے دیکھئے: سیر الاولیاء ص ۲۷۲-۲۸۵ طبع لاہور ۱۳۹۸ھ اخبار الاخیار (شیخ عبدالحق) ۹۱ (مجتبائی) تقصار من تذکار جنود الابرار (از نواب صدیق حسن خاں) ص ۱۴۴ طبع بھوپال ۱۲۹۸ھ اور نزہۃ الخواطر (از مولانا عبدالحی حسنی ج ۲ ص ۱۰۳-۱۰۶۔

آخر الذکر کتاب میں مولانا زرادی کی ایک تالیف کے حوالے سے ایک قابل ذکر بات یہ لکھی ہے کہ وہ تقلید مذہب معین کے قائل نہ تھے اور اس کو اسلام میں تنگی قرار دیتے تھے۔ (ع، ح)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابراء اھل الحدیث والقرآن
مما فی جامع الشواھد من التھمة والبھتان

از: مولانا عبداللہ غازی پوری رحمہ اللہ

قیام پاکستان کے چند سال بعد لاہور میں ایک رسالہ چھپا جس کے نام اور تعارف میں درج ذیل عبارت ہے:

((جامع الشواھد فی اخراج الوھابیین عن المساجد.))

''تمام گمراہوں کو اہل سنت والجماعت کی مسجدوں سے نکال دینے کا فتویٰ'' مصنفہ مولانا وصی احمد محدث سورتی رحمہ اللہ ناشر مکتبہ نبویہ لاہور سال طباعت ۱۹۵۸ء۔

فتویٰ حاصل کرنے کے لیے سوالات قائم کیے گئے ہیں کہ:

۱۔ کیا فرماتے ہیں علمائے اہل سنت والجماعت اس امر میں کہ یہ گروہ غیر مقلدین اہل سنت والجماعت میں داخل ہے یا مثل اور فرق ضالہ کے اہل سنت سے خارج ہے۔

۲۔ ان کے ساتھ مخاطبت اور مجالست اور ان کو اپنی مسجدوں میں آنے دینا درست ہے یا نہیں۔

۳۔ اور ان کے پیچھے نماز پڑھنی درست ہے یا نہیں۔ بینوا و توجروا (ص ۳)

اور جواب لکھا گیا ہے کہ:

''فرقہ غیر مقلدین کی علامت ظاہری اس ملک میں آمین بالجہر یعنی آمین پکار کے کہنا اور رفع الیدین اور نماز میں سینے پر ہاتھ باندھنا اور امام کے پیچھے الحمد پڑھنا ہے۔ اہل سنت سے خارج ہیں اور مثل دیگر فرق ضالہ، رافضی، خارجی وغیرھا کے ہیں، کیونکہ ان کے بہت سے عقائد اور مسائل اہل سنت کے مخالف ہیں۔'' (ص ۴)

پھر وہ ''عقائد اور مسائل'' لکھ کر نتیجہ فتویٰ یہ دیا گیا ہے کہ:

''غیر مقلدوں (یعنی اہل حدیث) سے مخاطبت اور مجالست کرنا اور ان کو اپنی خوشی سے اپنی مسجد میں آنے دینا شرعاً غیر ممنوع ہے۔'' (ص ۹)

اور کہ: ''ان غیر مقلدوں کے پیچھے نماز درست نہیں۔'' (ص ۱۱)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واضح رہے کہ رسالہ یا فتویٰ مذکورہ ۱۸۸۳ء (۱۳۰۴ھ) کے لگ بھگ (تقریباً ایک صدی قبل) صادق پور (عظیم آباد پٹنہ بھارت) کے علاقے میں اس زمانے میں چھاپ کر عوام میں تقسیم کیا گیا تھا جب کہ مجاہدین صادق پور کے ایک بقیۃ السلف اور صاحب علم و فضل فرزند فرزندِ فرید مولانا عبدالرحیم صادق پوری رحمہ اللہ جزائر انڈیمان (کالا پانی) میں تھے۔ سال کی قید فرنگ سے رہا ہو کر صادق پور اس پابندی کے ساتھ آئے تھے کہ وہ دو وقت روزانہ انگریزی تھانے میں اپنی حاضری لکھوائیں۔ اس پر آشوب دور میں جب کہ وہابی (اہل حدیث) انگریز کے مظالم کا خاص ہدف تھے۔ مذکورہ بالا فتویٰ (ایک ایسے ہی اور رسالے کے ساتھ انگریزی حکومت کی سرپرستی میں تقسیم کرایا گیا۔ چنانچہ انگریزوں کا مقصد پورا ہوا کہ اس علاقہ بہار وغیرہ) میں اہل حدیث کو جبراً مسجدوں سے نکالنے کی پوری کوشش کی گئی۔ جس سے مذہبی فسادات شروع ہو گئے اور نوبت عدالتوں میں مقدمات جانے تک پہنچ گئی، جن کی تفصیل ان روئدادوں میں موجود ہے جو اس سلسلے میں رسالوں کی شکل میں شائع ہو چکی ہیں۔

مذکورہ فتویٰ میں وہابیوں (یعنی اہل حدیثوں) کی طرف جن ''عقائد اور مسائل'' کا انتساب کیا گیا ہے چونکہ وہ سب الزامات غلط بیانی اور مغالطوں پر مبنی تھے۔ اس لیے جید اور فاضل علمائے اہل حدیث نے ان کے مندرجہ ذیل مفصل جوابات تحریر فرمائے اور شائع کیے۔

۱۔ ابراء اهل الحديث والقرآن مما فى جامع الشواهد من التهمة والبهتان: تالیف مولانا حافظ عبداللہ غازی پوری رحمہ اللہ

۲۔ كاشف المكائد فى ردمن منع عن المساجد (مؤلف کا اسم نہ مل سکا)۔

۳۔ صيانة المؤمنين عن تلبيس المبتدعين (تالیف عبداللہ میواتی از بھرت پور ہند)

۴۔ عمارة المساجد بهدم اساس جامع الشواهد (تالیف مولانا محمد سعید بنارسی متوفی ۱۳۲۲ھ)

۵۔ جامع الفوائد (تالیف مولانا عبیداللہ پائلوی متوفی ۱۳۱۰ھ۔ مصنف کتاب تحفۃ الہند وغیرہ)

یہ پانچوں رسائل اس دور میں سعید المطابع بنارس سے شائع ہوئے تھے (جو بحمد اللہ راقم کے پاس موجود ہیں) ان میں ہر مؤلف نے اپنے اپنے انداز میں ان سب بے بنیاد الزامات کے جو ''جامع الشواہد'' میں اہل حدیث پر لگائے گئے تھے، مدلل طریقے سے جوابات دے دیے اور ثابت کر دیا کہ وہ سب خلافِ واقعہ ہیں اور اس سلسلے میں بیان کردہ مغالطوں کی بڑی وضاحت سے قلعی کھول دی گئی۔ و للہ الحمد

وہ ایک پر آشوب دور تھا۔ اس میں علمائے کرام کی جو آپس میں چپقلش اور نوک جھونک تھی اب پاکستان میں خصوصاً ان مردہ بحثوں کو اکھیڑنا ہرگز مناسب نہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْـَٔلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾

معلوم نہیں ایسے اشتعال انگیز فتویٰ کی پاکستان میں اشاعت کی کیا ضرورت تھی۔ تاہم چونکہ وہ شائع ہو چکا ہے جو تصویر کا صرف ایک ہی رخ حقائق وواقعات سے بے خبر عوام کو دکھاتا ہے جس سے عوام کا مغالطے میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے۔ بنابریں تصویر کے دوسرے پہلو کو بھی (جو اس کا صحیح اور حقیقی رخ ہے) منظر عام پر لانا ضروری ہوگیا۔ اسی ضرورت کے پیش نظر محبّ مکرم مولانا محمد یوسف صاحب مدظلہ العالی مہتمم مدرسہ دارالحدیث کمالیہ راجووال ضلع ساہیوال پنجاب پاکستان مذکورہ پانچ جوابی رسائل میں سے اول الذکر ابراء اهل الحديث والقرآن مما فى جامع الشواهد من التهمة والبهتان . کو دوبارہ شائع کررہے ہیں، تاکہ ملک وملت کے بداندیش بعض حضرات جماعت اہل حدیث کے خلاف آج کل بھی ایسے بے سروپا اشکلے چھوڑتے رہتے ہیں، ان کا مناسب توڑ امکانی حد تک مہیا ہو سکے۔

فَجَزَاهُ اللّٰهُ اَحْسَنَ الْجَزَاءَ .

حالیہ اشاعت میں مشہور صاحب علم وفضل محقق جناب مولانا حافظ عبداللہ غازی پوری رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۳۷ھ) (مؤلف رسالہ ہذا) کے مختصر حالات بھی شامل کردیے گئے ہیں۔

((اللهم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه والباطل باطلاً وارزقنا اجتنابه .)) آمین

خادم الحدیث واھلہ

خاکسار ابوالطیب محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی

مدیر ہفت روزہ ''الاعتصام'' لاہور

دارالدعوۃ السلفیہ لاہور

جمادی الاولیٰ ۱۴۰۲ھ مارچ ۱۹۸۲ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چند باتیں...... طباعتِ کتاب کے بارے میں:

منتقی الأخبار

ترجمہ: مولانا داؤد راغب رحمانی رحمہ اللہ

- محترم مولانا محمد داؤد راغب رحمانی مرحوم شاید صرف ترجمہ طبع کرانا چاہتے تھے، لیکن ہم نے ضروری سمجھا کہ ترجمہ کے ساتھ متن بھی شائع ہونا چاہیے جس کے لیے طریقہ یہ اختیار کیا گیا کہ مصری طبع کا فوٹو لے کر اس کو ہر صفحے کے اوپر کے حصے میں لگا دیا گیا۔ چنانچہ متن اور ترجمہ صفحہ بہ صفحہ اوپر نیچے آ گئے ہیں۔
- ترجمہ میں احادیث کا نمبر شمار متن کے مطابق ہے۔ اگر متن میں کسی جگہ نمبر رہ گیا ہے تو متن کی متابعت میں ہی ترجمہ میں نمبر متروک نظر آئے گا۔ نئے نمبر لگانے میں طولِ عمل زیادہ تھا جب کہ اصل مقصد کو اس سے کوئی خاص تعلق ہے بھی نہیں۔
- کہیں کہیں ''فقہ الحدیث'' کے عنوان سے تشریحی نوٹ ہیں جو مصنف اور مترجم کے ہیں۔ تاہم بعض مقامات پر حسب گنجائش ادارہ کی طرف سے بھی ہیں۔
- ہمارے ہاں متن با اعراب ہونا چاہیے، لیکن مصری طبع میں اعراب برائے نام تھے۔ مولانا ابو بکر صدیق السّلفی موصوف نے بڑی دیدہ ریزی سے مکمل اعراب لگانے کی کوشش کی ہے۔ تاہم شاید کچھ رہ بھی گئے ہیں۔ دوسری اشاعت میں ان شاء اللہ کوشش کی جائے گی کہ ان کی تکمیل کر دی جائے۔
- اصحاب علم و تجربہ جانتے ہیں کہ ترجمہ میں حرفیت قائم رکھنا بڑا مشکل ہے۔ خصوصاً جب اصطلاحات کو عام فہم بنانا ہو، لہٰذا اس کے پیشِ نظر ترجمہ کتاب میں بعض ایسی الجھنیں اگر محسوس ہوں تو اس کو مجبوری خیال کیا جانا چاہیے۔ اس کے باوجود نشاندہی پر دوسری اشاعت میں بتوفیقہ تعالیٰ اصلاح کر دی جائے گی۔
- حدیث پاک کی جن کتابوں سے مصنف ''المنتقٰی'' نے احادیث و روایات لی ہیں، ان کا ذکر انھوں نے دیباچہ کتاب میں کر دیا ہے۔ مترجم مرحوم نے ان میں سے اکثر مصنفین کا تعارف دے دیا تھا، جو رہ گئے تھے، ان کی تکمیل بحمد اللہ کر دی گئی ہے اور خود مصنف ''منتقی'' کا تعارفی خاکہ شامل کر دیا گیا ہے۔

مترجم مرحوم نے مصنف رحمہ اللہ کا مختصر تذکرہ کر دیا تھا اور فاضل مترجم کا نہایت اجمالی تعارف مولانا قاری عبدالخالق رحمانی کے قلم سے شامل کر دیا گیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حدیث پاک کی اس خدمت کو قبول فرمائے، اس میں محنت اور کوشش کرنے والوں کے لیے صدقہ جاریہ بنائے اور اپنے بندوں کو اس سے نفع پہنچائے۔

((ویرحم الله عبدا قال آمينا وصلى الله على رسوله محمد واله وسلم.))

خاکسار: ابو الطیب محمد عطاء اللہ حنیف
خادم دار الدعوۃ السلفیہ شیش محل روڈ لاہور
(۲ محرم الحرام ۱۴۰۳ھ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

12

تنقید سدید بر رسالہ اجتہاد وتقلید

از: بدیع الدین شاہ راشدی رحمہ اللہ

''تقلید اور عمل بالحدیث'' کے مباحث صدیوں پرانے ہیں۔ تقلیدِ جامد کے رسیا اور امت کا درد رکھنے والے مصلحین اس موضوع پر سیر حاصل بحثیں کر کے خوب دادِ تحقیق دے چکے ہیں۔

خیر القرون کے سیدھے ساد ھے دور کے مدتوں بعد ایجاد ہونے والے مذاہبِ اربعہ کے بعض مقلد فقہاء نے اپنے اپنے مذہب کی ترجیح میں کیا کیا گل نہیں کھلائے۔ حتیٰ کہ اپنے مذہب کے جنون میں اپنے مخالف امام تک کو نیچا دکھانے سے بھی دریغ نہیں کیا گیا۔ جیسا کہ ساتویں آٹھویں صدی کے شافعی اور حنفی فقیہوں کی بعض کتابیں جن لوگوں کی نظر سے گزری ہیں وہ اس سے بخوبی واقف ہیں۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ نے ''حجۃ اللہ البالغۃ'' میں اسلام کے صدرِ اول کے علماء کی دو قسمیں قرار دی ہیں۔ فقہائے محدثین اور فقہائے اہل الرائے۔ اول الذکر میں امام احمد رحمہ اللہ اور امام بخاری رحمہ اللہ وغیرہما کا ذکر فرمایا۔ جب کہ حضرت امام ابراہیم نخعی رحمہ اللہ اور امام ابو حنفیہ رحمہ اللہ وغیرہما کو اہل الرائے کا سرخیل بتلایا۔ ساتھ ہی دونوں کے طریقِ استدلال کی تفصیل دے دی ہے۔ اس طرح انھوں نے فقہ حنفیہ پر جمود کی اس سرزمین میں عمل بالحدیث کی طرح ڈال دی، کیونکہ موصوف نے حجۃ اللہ البالغہ اور مصفیٰ، مسویٰ (مؤطا امام مالک رحمہ اللہ کی دونوں شرحوں) میں عموماً اول الذکر کی موافقت کی ہے۔

شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کے بعد ان کے پوتے مولانا محمد اسمٰعیل شہید رحمہ اللہ نے ''تنویر العینین'' اور ''ایضاح الحق'' اپنی دو کتابوں کے ذریعے سے اس مسلک کو آگے بڑھایا بلکہ عملاً اس کو نافذ فرمایا۔ پھر حضرت شاہ محمد اسحٰق رحمہ اللہ (نواسہ وفیض یافتہ شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ) کے جانشین اور تلمیذِ خاص حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ کے پون صدی کے درسِ حدیث کی برکت سے اس مسلک (عمل بالحدیث) نے نشو ونما پائی، تو اس کی وسعت پذیری کو تقلیدِ جامد کے حامل حنفی حضرات برداشت نہ فرما سکے، چنانچہ اس رو پر بند باندھنے کی مختلف تدبیریں کی گئیں جن میں سے ایک یہ تھی کہ کتاب ''تنویر الحق'' تالیف کی گئی جس کا اصل ہدف ''ایضاح الحق'' اور ''تنویر العینین'' (تالیف مولانا شہید رحمہ اللہ موصوف) کا توڑ مہیا کرنا تھا کیونکہ ان دونوں کتابوں سے تقلیدِ جامد کی انحصاری دیوار ٹوٹتی نظر آ رہی تھی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ حضرت مولانا سید میاں محمد نذیر حسین رحمہ اللہ (شیخ الکل) کو ''معیار الحق'' کتاب میں تنویر الحق کا تفصیلی جائزہ لینا پڑا جو تحقیق و سنجیدگی کا شاہکار ہے۔

اندریں صورت ولی اللّٰہی فکر کے حامل اصحاب دو حلقوں میں بٹ گئے۔ اہلِ تقلید اور اہلِ حدیث' اول الذکر بعد میں دیوبندی احناف کی صورت اختیار کر گئے۔ جنھوں نے اہل الرائے کی نمائندگی و ترجمانی کو اپنی تدریس و تالیف کا ہدف بنا لیا اور روایتی تاویلات کو خوب کام میں لائے اور اس کو اصلی حنفیت قرار دیا جب کہ اصحاب الحدیث کی تائید اور صدرِ اول کے طرزِ علم و عمل کی تبلیغ و اشاعت اہلحدیث کے حصے میں آئی۔ فللّٰہ الحمد.

وہ دن جاتا ہے اور یہ دن آتا ہے کہ آج تک ان دو طبقوں کی متقابل تالیفات کا ایک انبار لگا ہوا ہے اور یوں دونوں طرف کے دلائل و متمسکات پورے طور پر سامنے آ گئے ہیں، مزید کاوش کی بالکل ضرورت نہیں رہی لیکن حنفی بزرگ ابھی تک حدیث پر عمل کو برداشت کرنے کے لیے تیار نہیں اور آئے دن کسی نہ کسی بہانے ''غیر مقلدیت'' کے خلاف فرسودہ اور مردودہ بحثیں چھیڑتے رہتے ہیں۔

اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے کہ گزشتہ قریبی سالوں میں ''اجتہاد و تقلید'' عنوان سے لاہور کے ایک حنفی دیوبندی مرحوم بزرگ نے بےضرورت کاوش فرمائی تھی جس میں ترکِ تقلید ہی کا رونا رویا گیا ہے اسی کتاب کا تنقیدی جائزہ زیرِ تالیف ...... تنقید سدید بر اجتہاد و تقلید ...... میں لیا گیا ہے۔ تقلیدِ جامد کی حمایت میں لکھی گئی اس کتاب میں کوئی نئی بات نہیں، وہی عامۃ الورود مغالطات جو علمائے دیوبند کی کتابوں اور رسالوں میں آج تک آتے رہے ہیں۔ یعنی حنفی مذہب کے جذبات پر مبنی فضائل، مذاہبِ اربعہ پر اس کی ترجیح کا سفسطہ، متبوع و مقلد ہونے کی حیثیت سے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مناقب میں غلو اور مبالغہ آرائی، اصحاب الحدیث پر اہل الرائے کے تفوّق کا طنطنہ، محدثین پر مقلد ہونے کا الزامِ بے ثبوت، مذاہبِ اربعہ میں حق کے انحصار کا دعوائے بلا دلیل، ترکِ تقلید کے مزعومہ مفاسد اور یہ کہ اجتہاد کا دروازہ اب مدتوں سے بند ہے وغیرہ وغیرہ۔

ہماری جماعت کے فاضل محقق اور سندھ کے نامور راشدی خاندان کے گلِ سرسبد حضرت مولانا سید بدیع الدین شاہ صاحب (پیر آف جھنڈا) دامت برکاتہم وعمت فیوضھم نے ''تنقیدِ سدید'' میں مقلدینِ احناف کے ان سب متمسکات پر مدلّل و مبرہن اور سیر حاصل گفتگو فرمائی ہے۔ انداز ایسا متین اور دل نشین ہے کہ اہلِ ذوق مطالعہ شروع کریں تو چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ طعن و تشنیع سے احتراز کیا گیا ہے، بس نفس موضوع کو سامنے رکھا ہے، غیر ضروری باتوں سے اجتناب ہے اور ہر بات باحوالہ ہے، اہلِ علم اور عوام دونوں کے لیے یکساں مفید، یقین افروز اور بصیرت افزا۔ امید ہے کہ یہ کتاب دلچسپی سے پڑھی جائے گی۔ واللّٰہ الموفق

آخر میں دیوبندی حضرات سے دردِ دل سے استدعا ہے کہ شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کی مساعی اس سلسلے میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لیے تھیں کہ حدیث پر عمل کرنے کو برداشت کر کے آپس میں مل جل کر رہنا چاہیے اور مل کر اسلام کے وسیع تر مفاد میں مشترکہ طور پر کام کرنا چاہیے کہ یہی اس دور میں ملتِ اسلامیہ کے مفاد کا تقاضا ہے۔ جماعت اہل حدیث اس کے لیے ہمیشہ تیار رہتی ہے اور عمل کی حد تک مسلک حنفیت کو برداشت کرتی ہے۔ تاہم اس پر اور اس کے اکابر پر حملہ ہو تو اس کو حقائق سامنے لانے پڑتے ہیں۔ جیسا کہ رسالہ ''تنقیدِ سدید'' میں آپ دیکھیں گے۔ هذا و صلی الله علی سیدنا محمد و آله و صحبه و سلم.

خادم الحدیث واہلہ

خاکسار: ابو الطیب محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی

دار الدعوۃ السلفیہ لاہور

۹ ربیع الاول ۱۴۰۳ھ...... ۲۶ دسمبر ۱۹۸۲ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکتوبات

از: شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ

غالباً ہشتاد سال قبل در مطبع احمدی دہلی کتابے طبع شدہ بود از حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی بنام ''مکتوبات مع مناقب بخاری وفضیلت ابن تیمیہ رحمہ اللہ'' ہر چند کتاب مذکور مشتمل است بر بسے حقائق ودقائق تصوف ونکاتِ غریبہ ونگارشات نادرہ وفوائد نفیسہ ومنظومات عجیبہ مگر از مدتے مدید نایاب ودرحکمِ مخطوط گشتہ لہٰذا بتوفیقہ تعالیٰ فقیر خواست کہ آں را بارِ دگر بزیور طبع آراستہ می باید کرد۔ لیکن بہ ترتیب جدید وتنقیح سدید واطلاح غلطیہائے چاپ سابق بعد از مراجعت مصادر میسر آمدہ واستطاعتِ ممکنہ مع ہذا برائے افادہ اہل علم مکتوباتے چند کہ بنام میرزا مظہر جان جانان وحضرت شاہ ابوسعید رحمہ اللہ نوشتہ بودند از کتاب کلمات طیبات (صفحات ۱۵۸-۱۷۹) مطبوعہ مجتبائی دہلی برآں افزودہ بر تعلیقات حوالہ جات آیات واحادیث ومختصر تعارف اعلام واعیان رانشان دادہ شد امید دارم کہ اصحابِ علم ازیں سعی حقیر محظوظ شوند ان شاء اللہ۔

((و بیدہ التوفیق و صلی اللہ علی سیدنا محمد و الہ و سلم تسلیما کثیرا کثیرا.))

بندۂ ضعیف ونحیف

ابو الطیب محمد عطاء اللہ حنیف

مدیر المکتبۃ السلفیۃ لاہور

رجب الرجب ۱۴۰۳ھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کشف الشبہات

ترجمہ: مولانا ابوبکر صدیق سلفی حفظہ اللہ

شیخ الاسلام امام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ کی تالیفات میں سے کتاب ''کشف الشبہات'' بہت عمدہ درجے کی کتاب ہے، جس میں شرکیہ و بدعیہ وسوسوں اور شبہوں (جو عام طور پر توحید خالص کے آئینہ شفاف پر غبار ڈالنے کے مترادف ہوتے ہیں) کو رفع کیا گیا ہے۔

اس کتاب میں حضرت امام رحمہ اللہ نے بڑے سادہ اور عام فہم انداز میں انھیں صاف کر دیا ہے اور مسئلہ توحید خالص و ردِ شرک و بدعت نکھر کر سامنے آ جاتا ہے اور سعید روحیں ان شبہات سے شفایاب ہوتی اور ہدایت پاتی ہیں۔

یہ کتاب بارہا اردو میں طبع ہو چکی ہے اور واقعی اس کو بھی کتاب التوحید کی طرح عوام میں خوب پھیلانا چاہیے۔ ''کشف الشبہات'' کے ترجمہ کے صحیح و درست ہونے کے لیے مولانا ابوبکر صدیق زید مجدہ کا نام کافی ہے۔ مولانا ابوبکر عربی و فارسی کے فاضل اور اردو کے منجھے ہوئے مصنف ہونے کے ساتھ ساتھ ترجمۂ اردو کے ماہر ہیں۔

خاکسار محمد عطاء اللہ حنیف

مدیر دار الدعوۃ السلفیہ

لاہور ۲۳ ذی قعدہ ۱۴۰۳ھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا شمس الحق عظیم آبادی

از: محمد عزیر شمس حفظہ اللہ

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ نے جو اصلاحات فرمائی ہیں، ان میں ایک بڑی اصلاح اس دور کے نصاب تعلیم کی اصلاح بھی ہے۔ انھوں نے درس نظامی کے ساتھ فقہ الحدیث کی اہم کتابوں کی درس و تدریس کو داخل فرمایا اور موطا امام مالک، صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن نسائی، سنن ابی داود، جامع ترمذی اور سنن ابن ماجہ درساً پڑھنے پڑھانے کی طرح ڈالی اور اپنی بے نظیر کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں خیر القرون کے اہل علم کی دو قسمیں: اہل الحدیث اور اہل الرائے قرار دے کر اول الذکر کے طرز استدلال کی ترجیح کی طرف واضح اشارات فرمائے۔

تاہم اہل الرائے کو بھی اپنی جگہ مفید اور معذور ہونے کا تصور دیا۔ اس کا قدرتی نتیجہ یہ ہوا کہ تقلیدی جمود ٹوٹنے لگا اور آزادی فکر نے راہ پائی جو شاید حسب تجزیہ شاہ صاحب موصوف، اہل الرائے کو گوارا نہ تھا۔ چنانچہ حضرت شاہ محمد اسحق کے بعض تلامذہ نے وقت کی خدمت سمجھ کر جہاں کتب احادیث کی اشاعت کا مفید اہتمام کیا، وہاں ان پر ایسے حواشی بھی چڑھا دیے جو تقلیدی جمود کے ٹوٹنے کا مداوا ہو سکیں اور اپنے مدارس میں صحاح ستہ پڑھانے کا رواج تو باقی رکھا، لیکن اس طرح کہ فقہ حدیث کے برعکس اہل الرائے کی ترجمانی ہو سکے۔

چنانچہ شاہ محمد اسحاق رحمہ اللہ کے تلامذہ میں شاہ عبدالغنی مجددی رحمہ اللہ اور ان کے بعد میں علمائے سہارنپور و دیوبند اور مولانا احمد علی سہارنپوری رحمہ اللہ کا انداز تدریس و تحریر یہی تھا۔ البتہ شاہ محمد اسحق رحمہ اللہ کے ایک تلمیذ رشید جنھوں نے شاہ محمد اسحق رحمہ اللہ کی مہاجرت مکہ معظمہ کے بعد ان کے بطور جانشین دوسرے علوم کے ساتھ صحاح ستہ کا درس دیا۔ یعنی حضرت مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی معروف بہ ''میاں صاحب'' یہ اصحاب الحدیث کے طریقے پر تھے۔ ان کے یہاں اصحاب صحاح کے منہج کے مطابق ان کتابوں کا درس دیا جاتا تھا۔ تاہم یہ مساعی تدریس کی خدمت تھی۔

حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ کے فیض یافتہ تلامذہ میں سے مولانا محمد شمس الحق ڈیانوی عظیم آبادی رحمہ اللہ نے بہ توفیق الٰہی ایک قدم آگے بڑھایا اور تہیہ فرمایا کہ مدارس میں صحاح ستہ کے جو متون پڑھائے جاتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں، ان کے شروح و تعلیقات و حواشی بھی ایسے ہونے ضروری ہیں جو حسب منشاء شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ اصحاب الحدیث کی ترجمانی کی خدمت سرانجام دیں اور اس طرح مصنفین صحاح کے مقصد اور فقہی وفنی حیثیت کو بروئے کار لایا جائے۔ لہٰذا مولانا محمد شمس الحق رحمہ اللہ نے سنن ابوداؤد کا انتخاب فرمایا اور اس کی دو ایسی شرحیں لکھیں (غایۃ المقصود۔ مبسوط اور عون المعبود۔ مختصر) جو بہ لحاظ متن حدیث اور بہ لحاظ فقہ الحدیث آٹھویں صدی ہجری کے کسی محدث و محقق کی تالیف معلوم ہوتی ہیں۔ ہر حدیث کا فنی مرتبہ، ابواب و اسناد کا تدریسی حل جو ہمارے مدارس کے اعتبار سے بالکل نیا انداز ہے اور ایسا مفید ہے کہ جس کی بعد میں آنے والے اصحاب الرائے قسم کے شارحین نے بھی پیروی فرمائی ہے۔ حدیث پاک سے فقہی استنباطات کی راہ بھی ان شرحوں میں وا کر دی گئی ہے اور بڑے غیر مسبوق فقہی مباحث عون المعبود میں آ گئے ہیں۔

عون المعبود کی تالیف سے قبل مولانا نے ہمارے یہاں کی ایک غیر متداول اور نہایت اہم غیر مطبوعہ کتاب سنن دارقطنی پر نہایت عمدہ شرح تحریر فرمائی، جس نے طبقہ اہل علم و تحقیق میں خوب باریابی حاصل کی۔ علاوہ ازیں محدثین کے اس طریق کے احیاء کے لیے بصرف زرکثیر حدیث و رجال کے مخطوطات و مطبوعات جمع فرمائے۔ اس وقت کے متعدد نوجوان علماء کو عملی تربیت دی، تاکہ تعلیق و حواشی کا یہ کام جاری رہ سکے۔ متعدد حدیثی رسالے اور فن حدیث و رجال کی اہم کتابیں اور رسالے طبع کروا کر شائع کرائے اور اس طرح عملی کام کا یہ خلا اللہ تعالیٰ نے مولانا شمس الحق رحمہ اللہ کے ذریعہ پورا فرمایا۔

شاید مولانا شمس الحق کے اخلاص کا یہ ثمرہ تھا کہ عون المعبود کے بعد تحفۃ الاحوذی اور حواشی جدیدہ علی سنن النسائی اور عین الحاجہ علی سنن ابن ماجہ، تنقیح الرواۃ فی تخریج احادیث المشکوٰۃ وغیرہ شروح و حواشی معرض وجود میں آ گئے اور موجودہ دور کی بہترین شرح مرعاۃ المفاتیح جس کو ایک حیثیت سے فقہ الحدیث کا دائرۃ المعارف کہا جا سکتا ہے، وہ بھی صاحب عون المعبود کے حسنات میں ایک ہے۔

ایسے میں ضرورت تھی کہ ایسی بہت سی خدمات و صفات کی حامل شخصیت کا تعارف ہمارے علماء و طلباء کے سامنے لایا جائے، جس سے بہ وجوہ ہم اب تک قاصر رہے ہیں۔ شاید بفحوائے کل الامور مرهونة بأوقاتها.

یہ سعادت جناب محمد عزیر صاحب کو حاصل ہوئی جنھوں نے پہلے عربی میں "حیاۃ المحدث شمس الحق واعمالہ" تحریر فرمائی اور اب اس کو باضافات متعددہ وجدیدہ اردو میں منتقل کر دیا ہے۔ جناب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عزیر صاحب کا اس کے علاوہ ایک تو کارنامہ یہ ہے کہ مولانا موصوف کی گم شدہ اور بعض نوفراموش شدہ اہم حدیثی و تاریخی اور فقہی تالیفات تاریکی سے روشنی میں لائے اور دوسرے یہ کہ مولانا شمس الحق رحمہ اللہ کی اولاد و احفاد میں جناب عبدالرقیب صاحب سلمہ کو اس کے لیے تیار کر دیا کہ وہ اپنے جد امجد کے پسندیدہ مشن کو زندہ کریں اور ان کی تالیفات کو شائع کر کے نوجوان علماء و طلباء کے لیے حدیث پاک کی خدمت و اشاعت کا نمونہ پیش کریں۔ واللہ الموفق والمعین!

خاکسار محمد عطاء اللہ حنیف

۸/ ذی الحجہ ۱۴۰۳ھ ستمبر ۱۹۸۳ لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تذکرۂ علماءِ بھوجیاں

از: مولانا عبدالعظیم انصاری رحمہ اللہ

''تذکرہ علمائے بھوجیاں'' بہت پہلے مرتب ہو جانا چاہیے تھا۔ ۱۹۴۷ء کے ہنگامۂ فسادات میں استاذنا حضرت مولانا عبدالرحمٰن خاں، حضرت مولانا عبداللہ خاں اور مولانا عبدالرحیم رحمہم اللہ چونکہ سکھوں کے ہاتھوں مردانہ وار مقابلہ کے بعد شہید ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

ان کے صدمہ سے موضع بھوجیاں کی جماعت اہل حدیث کے بقیۃ السلف حضرات سالہا سال تک نڈھال رہے اور کچھ قلم بند کرنے کا ہوش نہ رہا۔ اب مولانا عبدالعظیم انصاری دام مجدہ نے ہمت کر کے لخت لخت جمع کیا ہے۔ جس کے لیے وہ ہم سب کے شکریہ کے مستحق ہیں کہ انھوں نے ہمارا سب کا فرض کفایۃ ادا فرمایا ہے کہ:

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

مذکورۃ الصدر علی الترتیب تین بھائی تھے۔ حلم و حیا اور عفت و پاکبازی کے پیکر، قابل ترین مدرس، علم و فضل کے گنجینۂ، شجاعت و بسالت سے مزین، زہد و ورع سے متصف، اعمال صالحہ کے مجسمہ، اوصاف عالیہ کے حامل تھے۔ رحمھم اللہ فی جنتہ النعیم۔

ان کے والد حضرت مولانا ابوعبداللہ محمد المعروف بہ فیض محمد خاں (یہ الفاظ ان کے دستخط ہوتے تھے) المتوفی ۱۹۲۵ء (۱۳۴۳ھ) تقریباً، خاندان غزنویہ کے تلمیذ رشید اور فیض یافتہ تھے۔ ان چاروں بزرگوں کے نہایت مختصر سوانح ہی اصلاً ''تذکرہ علمائے بھوجیاں'' کی زینت ہیں۔

افسوس! اس خاندان کا قیمتی کتب خانہ اور اس میں کچھ یاداشتیں اس ہنگامہ رستخیز میں ضائع ہو گئیں۔ صرف ایک چھوٹا سا رسالہ نماز میں قراءت فاتحہ کے بارے میں ایک بحث سے متعلق سندھ کے ایک دور افتادہ قصبے کنری ضلع تھرپارکر میں پڑا رہ گیا۔ جو بمقام جیمس آباد ضلع تھرپارکر سندھ کے ایک بزرگ حکیم فضل الدین مرحوم سے ربع صدی سے زائد پہلے بطور یادگار اس خاکسار نے حاصل کر لیا تھا۔ ''التحفۃ السندھیۃ'' نام سے یہ رسالہ حضرت مولانا حکیم محمد عبداللہ خاں بھوجیانی شہید رحمہ اللہ کا تالیف کردہ ہے۔ جو اب بتوفیقہ تعالیٰ اشاعت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پذیر ہو رہا ہے۔

مولانا فیض محمد خاں رحمہ اللہ ہمارے اس علاقہ میں جماعت اہل حدیث کی مرکزی شخصیت تھے۔ دیہات کے ماحول کی ستم رسیدہ مسلمان اقلیت کے سعید فطرت بعض مزدور پیشہ حضرات مولانا مرحوم سے متاثر ہوئے۔ مسلک اہل حدیث قبول کیا تو اپنے اپنے گاؤں چھوڑ کر بھوجیاں میں مولانا موصوف کی قیادت پر ایک مختصری جماعت کی صورت اختیار کر لی اور سبحان اللہ! کیا جماعت تھی۔ پیشتر ازیں جہالت و رسومات کی دل دادہ اس علاقے میں ایک مشعل تھی۔ جو توحید وسنت کی روشنی پھیلا رہی تھی۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

انصاری صاحب نے جستہ جستہ جو حالات جمع کر لیے ہیں۔ سب کو بالاستیعاب تو خاکسار نہیں پڑھ سکا، تاہم تفصیلات سے قطع نظر یہ کوشش بہت غنیمت اور قابلِ قدر ہے۔ گو بہت کچھ شنید پر مبنی ہے اور فرطِ عقیدت سے شاید کہیں مبالغہ بھی ہو کہ عبرت اور دلچسپی سے پڑھا جائے۔ بجوائے عند ذکر الصالحین تنزل الرحمة ، ثواب بھی حاصل ہوگا۔

اس سلسلے میں خواہ مخواہ خاکسار کا نام بھی شامل کر لیا گیا ہے۔ جس کا عاجز اہل نہیں۔ گو بنیادی طور پر خدمت دین کا جو تھوڑا ذوق ہے وہ برکت اسی چشمۂ ''فیض محمدی'' کی ہے۔ مگر زمرہ علماء میں شمار ہونے کے لائق نہیں۔ لیکن اس امید سے خاموش رہا کہ شاید ان اہل اللہ کی محبت وعقیدت اور دوستوں کا حسن ظن ذریعہ نجات بن سکے۔ کما قال الشاعر:

احب الصالحین و لست منهم
لعل الله یرزقنی صلاحا

((وما ذلك علی الله بعزیز ، هذا و صلی الله علی سیدنا محمد و علی اله و سلم .))

خاکسار ننگ اسلاف
ابو الطیب محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی لاہور
یکم محرم الحرام ۱۴۰۴ھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل الخطاب

از: نواب سید صدیق حسن خاں رحمہ اللہ

مجدد علومِ اسلامی جناب مولانا نواب سید محمد صدیق حسن خاں رحمہ اللہ (متوفی ۱۳۰۷ھ) نے علومِ قرآن و حدیث اور ان کے متعلقات میں جو سینکڑوں کتابیں تالیف و تصنیف فرمائیں ان میں حسبِ ذیل صرف قرآن مجید سے متعلق ہیں:

تفسیر فتح البیان فی مقاصد القرآن (عربی) چار ضخیم جلدیں، پہلے بھوپال (ہند) میں طبع ہوئی۔ پھر بعض اضافوں کے ساتھ مطبع بولاق (مصر) میں دس جلدوں میں چھپی۔

- ❀ اکسیر فی اصول التفسیر (فارسی) اس میں الفوز الکبیر (شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ) کی تلخیص فرمائی ہے اور اس کے بعد سینکڑوں عربی، فارسی وغیرہ تفاسیر اور ان کے مؤلفین کا تعارف پھر ان کے طبقات کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔
- ❀ نیل المرام فی تفسیر آیات الاحکام (عربی) ہندوستان پھر عرب ممالک میں متعدد بار طبع ہوئی۔
- ❀ افادة الشیوخ بمعرفة مقدار الناسخ و المنسوخ (فارسی) ایک باب میں آیاتِ قرآنی اور دوسرے میں احادیث کے ناسخ و منسوخ کا بیان۔
- ❀ تذکیر الکل فی تفسیر سورة الفاتحه و اربعة قل (قل یایها الکافرون، سورة الاخلاص و معوذتین اردو)
- ❀ تفسیر ترجمان القرآن، بلطائف البیان (اردو) بڑے سائز کی پندرہ جلدیں ہر جلد ۶۰۰ صفحات تقریباً۔

یہ تفسیر حضرت نواب صاحب رحمہ اللہ نے ۱۳۰۲ھ میں لکھنی شروع کی۔ دو پارے آخری اور اول سے ۱۵ پارے (سورۃ الکہف تک) لکھ پائے تھے کہ پیغامِ اجل آ پہنچا۔ آپ کے بعد اس کا تکملہ سورۂ تحریم تک ان کے تلمیذِ رشید مولانا ذوالفقار احمد بھوپالی رحمہ اللہ نے اسی انداز سے تالیف فرمایا۔ جس کی کیفیت خود موصوف نے ۲۸ ویں پارے کے آخر میں تفصیل سے لکھ دی ہے۔ کھڈیاں خاص ضلع لاہور (حال ضلع قصور) کی ایک فاضل شخصیت حضرت مولانا محمد صاحب مرحوم و مغفور نے بھی اس تفسیر کا تکملہ لکھنا شروع کیا تھا۔ بعض حصے لاہور میں طبع بھی ہوئے تھے۔ معلوم نہیں مکمل ہوئی یا نہیں۔ (۱۳۱۶ھ میں تکمیل ہوئی)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ فصل الخطاب فی فضل الکتاب (اردو) یہ رسالہ ۱۳۰۵ھ میں تحریر فرمایا گیا۔ مؤلف امام رحمہ اللہ کی زندگی میں متعدد بار طبع ہوا، میرے سامنے مطبع فاروقی دہلی کا مطبوعہ ۱۸۹۶ء (۱۳۱۴ھ) ہے جو حضرت مولانا حمید اللہ سراوی (وفات ۱۳۳۰ھ) میرٹھی کے حواشی ''حدیث التفاسیر'' کے ساتھ چھپا تھا۔ بتوفیقہ تعالیٰ تفسیر احسن التفاسیر کی تازہ طباعت کی تکمیل کے بعد قرآن مجید کے فضائل اور اس سے متعلقہ خواص و فوائد میں جامع اس رسالہ کی تازہ اشاعت کی سعادت عمل میں آ رہی ہے۔

یادش بخیر:

کئی سال ہوئے ایک مرحوم دوست مولوی ثناء اللہ آف قلعہ میہاں سنگھ مقیم لاہور نے اس رسالہ کی تازہ اشاعت کی تحریک کی تھی۔ خیال تھا رسالہ میں مذکور آیات واحادیث وآثار کی تخریج، اعراب اور ان کے اردو ترجمے بھی دے دیے جائیں۔ تاکہ اس کی افادیت زیادہ ہو جائے۔ لیکن بوجوہ اس کی توفیق نہ مل سکی۔ اب خاکسار تقریباً دو سال سے بعارضہ فالج بیمار ہے۔ بس ایک سرسری نظر ہی ڈالی جا سکی ہے۔ کئی مناسب نوٹ بھی رہ گئے ہیں۔ قدرے ممکن تنقیح وحواشی کے ساتھ مرحوم کے ارشاد کی تعمیل کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس ولالت خیر کا ان کو اجر دے اور جنت میں درجاتِ عالیہ سے سرفراز فرمائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لیے اس کو نافع اور ناشر کے لیے ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین و صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا محمد و اله و سلم.

خاکسار

ابو الطیب محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی عفا اللہ عنہ

مدیر المکتبۃ السلفیہ، لاہور

(شوال ۱۴۰۴ھ، جولائی ۱۹۸۴ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تذکرۂ علماءِ خان پور

از: محمد عبداللہ خان پوری رحمہ اللہ

صوبہ سرحد (پاکستان) کے ضلع ہزارہ میں ہری پور ایک تاریخی قصبہ ہے۔ جو راولپنڈی سے مانسہرہ جانے والی سڑک پر واقع ہے۔ اس تاریخی قصبہ میں قاضیوں کا ایک خاندان آباد تھا۔ جو علم و دانش میں بہرہ وافر رکھتے تھے۔ اسی وجہ سے ان کو کئی پشتوں سے اس علاقہ میں مذہبی سیادت و قیادت کا رتبہ حاصل تھا۔ چودھویں صدی ہجری کے اوائل میں عارف باللہ حضرت عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ کی وساطت سے اس قاضی خاندان کا رشتۂ تلمذ حضرت شیخ الشیوخ ہند شیخ الکل میاں سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی رَوَّحَ اللّٰهُ رُوْحَهٗ سے ہوگیا۔

بحمدہ تعالیٰ اس خاندان کو ذہانت و فطانت ورثے میں ودیعت ہوئی تھی۔ لہٰذا انھوں نے حضرت شیخ الکل رحمہ اللہ سے قرآن و حدیث اور علومِ عربیہ خوب خوب حاصل کیے اور علومِ دینیہ میں کامل ہونے کے بعد اپنے آبائی علاقے میں واپس آ گئے۔ یہاں انھوں نے قرآن و سنت کا فیضان تدریساً جاری فرمایا اور ہر ممکن طریقے سے قرآن و حدیث کی اشاعت علاقے بھر میں شروع کر دی۔

یہ علاقہ قرآن و سنت کی اصل تعلیم سے تہی دامن تھا۔ اس لیے قاضی صاحبان کو علومِ دین کی اشاعت میں خاصی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ مگر انھوں نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ان مشکلات کا مردانہ وار مقابلہ کیا۔ خدا کے ان جانباز بندوں نے تدریس، وعظ، مناظرے کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف کے میدان میں بھی کارہائے نمایاں سرانجام دیے۔

((جزاهم الله و ضاعف اجورهم .))

جماعتِ اہلِ حدیث کی مسلکی فضا اور بعض دیگر ناگزیر وجوہ کی بنا پر قاضی خاندان کی علمی خدمات خصوصاً ان کی مسلکی خدمات سے جماعتِ اہلِ حدیث کی نئی نسل عام طور پر ناواقف ہے۔ بنابریں علمی ذوق رکھنے والوں کو مدت سے اس کا احساس تھا کہ تلامذۂ حضرت شیخ الکل رحمہ اللہ کی شاخ ہزارہ کے اس خاندان کی خدماتِ دین کو قلم بند ہو جانا چاہیے۔

یادش بخیر میرے بزرگ دوست مولانا ابو یحییٰ امام خاں نوشہروی مرحوم نے قاضی خاندان کے بقیۃ السلف بزرگ قاضی محمد عبداللہ صاحب وکیل (مانسہرہ ضلع ایبٹ آباد) سے بہ اصرار درخواست کی کہ وہ اس خلا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو پر کریں۔ مرحوم کے بعد خاکسار راقم بھی قاضی محمد عبداللہ مرحوم سے درخواست کرتا رہا۔ قاضی صاحب کی سعی و محنت سے یہ اہم کام سرانجام پا گیا۔ انھوں نے ''فتح الغفور فی ذکر علمائے خانفور'' کے نام سے ایک کتاب ترتیب دے ڈالی جو انھوں نے طباعت کے لیے اس خاکسار کے سپرد کر دی۔ میں اس کتاب کی طباعت کی تیاری کرتا رہا۔ جس میں بوجوہ کچھ تاخیر ہوتی گئی۔ اس دوران قاضی صاحب مذکور کتاب کے انتظار میں ۲۰-اپریل ۱۹۷۹ء مطابق ۲۲-جمادی الاولیٰ ۱۳۹۹ھ کو اللہ کو پیارے ہو گئے۔ رحمہ اللہ و جزاہ احسن الجزاء اور ستمبر ۸۲ء میں خاکسار شدید بیمار ہو گیا۔

محترم قاضی محمد عبداللہ صاحب مرحوم نے یہ کتاب ''فتح الغفور'' بڑی محنت، قابلیت اور اعتدال سے مرتب فرمائی ہے۔ قاضی عبدالاحد کے تذکرے میں ''قاضی صاحب اور مولوی ثناء اللہ صاحب'' کے عنوان کے تحت انھوں نے قاضی صاحب کی تالیفات کا ذکر کیا ہے۔ اس سلسلے میں اس نازک موضوع پر بڑی ہوش مندی اور سلامت طبع کا ثبوت دیا ہے۔ قاضی صاحب کی کتابوں کے سلسلے میں کسی نام کا ذکر آیا تو اس کی درشتیِ الفاظ کی وجہ سے اس کا ذکر نہیں کیا۔ مثلاً ''کتاب التوحید والسنۃ'' کے متعدد ناموں میں سے صرف اسی ایک نام کا ذکر کیا ہے اور باقی کو چھوڑ دیا ہے۔ ایسے ہی باقی مناقشات کے بیان میں بھی یہی احتیاط ملحوظ رکھی ہے۔ حالانکہ پیر مہر علی شاہ مرحوم اور مرزا قادیان وغیرہ سے متعلق قاضی عبدالاحد صاحب کی تالیفات میں ان کا اپنا انداز رہنے دیا گیا۔

تاہم چونکہ یہ نزاع عربی تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن پر تنقیدی کتاب طبع کردہ علمائے غزنویہ امرتسر رحمہم اللہ ''الاربعین......'' سے شروع ہوا تھا۔ جس کا جواب مولانا ثناء اللہ صاحب نے ''الکلام المبین'' کے نام سے لکھا۔ اس پر علمائے آرہ کا ایک فیصلہ ''فیصلہ آرہ'' کے نام سے مولانا عبدالغفار حسن کے دادا مولانا عبدالجبار حسن عمرپوری رحمہ اللہ کے رسالے ''ضیاء السنہ'' کلکتہ میں شائع ہوا۔ اس فیصلہ آرہ کے منصفین تین بزرگ مولانا محمد شمس الحق ڈیانوی (مصنف عون المعبود)، مولانا شاہ عین الحق پھلواروی اور مولانا عبداللہ صاحب غازی پوری تھے اور اس کو شائع کرنے والے مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی۔ ان تفصیلات کو قاضی محمد عبداللہ صاحب نے نہیں چھیڑا، تاہم ریکارڈ کو محفوظ کرنے کے لیے ''فتح الغفور'' میں ان کا ذکر اب اس لیے کر دیا گیا کہ یہ آئندہ کے سارے مناقشات کی بنیاد تھا۔ مولانا ثناء اللہ مرحوم نے فیصلہ آرہ کے عنوان سے وہ رسالہ خود بھی چھاپ دیا تھا۔ جس میں ۱۴ اعتراضات کو درست تسلیم کیا تھا اور باقی ۲۶ ان کے خیال میں الاربعین کے اعتراضات درست نہ تھے۔

مولانا ثناء اللہ صاحب نے جب ''فیصلہ آرہ'' شائع کیا تو انھوں نے ان (۲۶) اعتراضات پر اپنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تنقیدی نوٹ دے دیے تھے۔اس قصے کا ذکر بھی ''فتح الغفور'' میں نہیں کیا گیا۔

مگر ریکارڈ کو محفوظ کرنے کے لیے یہ تینوں چیزیں اشاعت کے وقت ''فتح الغفور'' میں استدراک کے عنوان سے دی جارہی ہیں۔تاکہ اصل مسئلہ کی ساری صورتِ حال سامنے آجائے اور نئی نسل کو بھی ان حالات سے آگاہی حاصل ہو جائے۔

''فیصلہ آرہ'' آج کل نایاب ہے اس کو مجلّہ ''ضیاء السنۃ'' سے حاصل کیا گیا ہے جو مولانا عبدالغفار حسن صاحب (فیصل آباد) کے پاس محفوظ ہے اور مولانا موصوف کے شکریے کے ساتھ درج اشاعت کیا جارہا ہے۔اللہ تعالیٰ ان سارے علمائے کرام کی مساعی حسنہ قبول فرمائے،جن کے ہاتھوں اسلام اور مسلک اہل حدیث کی خوب خوب اشاعت ہوئی ہے اور ہم اخلاف اہل حدیث درجہ بدرجہ ان سب کے ممنون ہیں۔

﴿رَبَّنَآ اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ (الحشر: ۱۰)

قاضی عبدالاحد صاحب کے تلمیذِ رشید مولانا حکیم محمد یحییٰ خاں صاحب شفا خان پوری نے مؤلف فتح الغفور قاضی محمد عبداللہ صاحب کے حالات بھی تحریر فرما دیے ہیں جن کو شاملِ اشاعت کیا جارہا ہے۔اس کے لیے میں حکیم صاحب موصوف کا تہ دل سے ممنون ہوں کہ انھوں نے اپنے ضعفِ طبع اور موسم گرما کی شدت کے باوجود خاکسار کی درخواست کو شرفِ قبول بخشا۔فجزاہ اللہ تعالی.

((ھذا و صلی اللہ علی سیدنا محمد و اصحابه و اتباعه و حشرنا فی زمرتھم.)) امین

خاکسار خاک پائے بزرگاں

محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی امرتسری

مدیر ہفت روزہ ''الاعتصام'' لاہور

جولائی ۱۹۸۵ء/شوال ۱۴۰۵ھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوانح علماء واعیان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا کی تراجم علماء سے دلچسپی

ڈاکٹر سفیر اختر حفظہ اللہ

صاحب العلم و الفضیلۃ حضرت مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی کی علمی و دینی خدمات میں ایک بڑی اور اہم خدمت یہ ہے کہ انھوں نے عمل بالحدیث کی نسبت سے متعدد کتابوں کی طباعت و اشاعت میں حصہ لیا۔ بعض کتابیں تو انھوں نے اپنے مکتبے ...... المکتبۃ السلفیۃ، لاہور ...... سے شائع کیں اور متعدد دوسری کتابیں اور رسائل ان کے ایماء اور تشویق پر دوسرے ناشرین نے شائع کیے۔ مولانا رحمہ اللہ نے اپنے علمی اور تحقیقی ذوق کے تحت ان کتابوں کا تعارف لکھا اور ان کے مولفین اور (بصورتِ ترجمہ) مترجمین کے بھی مختصر اور جامع احوال شامل کیے۔ زیرِ نظر سوانحی تحریروں کی تسوید کا سبب یہی رہا ہے۔

زیرِ نظر سوانحی تحریریں اصحاب تذکرہ کی سنین وفات کے مطابق ترتیب دی گئی ہیں۔ اولین تحریر مولانا محمد حیات سندھی (م ۱۱۶۳ھ) کے رسالہ الایقاف فی سبب الاختلاف کے اردو ترجمے کے ساتھ شائع کی تھی جسے مولانا محمد حسین بٹالوی (م ۱۳۳۸ھ) نے اردو کا جامہ پہنایا تھا۔ مولانا محمد عطاء اللہ حنیف رحمہ اللہ نے رسالے کے عربی متن کے ساتھ ترجمہ و حواشی کو تصحیح اور جزوی اصلاح کے ساتھ مرتب کیے تھے۔ مولانا محمد حیات سندھی کے معاصر مولانا محمد فاخر زائر الٰہ آبادی (م ۱۱۶۴ھ) کے رسالہ نجاتیہ (جس کا موضوع عقائد سے متعلق ہے) کے ساتھ اُن کا تعارف لکھا گیا اور بالخصوص اُن کے زاویہ نظر پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

اس مجموعے کی نسبتاً طویل تر تحریر حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی (م ۱۱۷۶ھ) کے بارے میں ہے جو کسی کتاب کے تقدمے کے طور پر نہیں لکھی گئی، بلکہ اردو دائرۂ معارف اسلامیہ (پنجاب یونیورسٹی، لاہور) کے کارپردازوں کی خواہش کے نتیجے میں وجود میں آئی۔ مولانا رحمہ اللہ کو حضرت شاہ ولی اللہ اور ان کے افرادِ خانوادہ بالخصوص شاہ اسماعیل شہید (ش ۱۲۴۶ھ) کی تحریروں سے بڑی دلچسپی تھی، اسی طرح ان حضرات کی خدمات کو عام کرنے کی بھی شدید خواہش رکھتے تھے۔ شاہ صاحب کی تالیف الفوز الکبیر (فارسی) کو اپنے زمانۂ تالیف اور خاص طور پر اولیں اشاعت (ہوگلی: مطبع اخری، ۱۲۴۹ھ) سے اب تک اہل علم کی مسلسل توجہ حاصل رہی ہے۔ اس توجہ اور اعتماد کا اظہار اس کے تراجم کی صورت میں بھی ہوا ہے۔ اس کا اولیں عربی ترجمہ علامہ محمد منیر دمشقی کے مطبع منیریہ سے شائع ہوا تھا۔ وطن عزیز میں اسے پہلی بار مولانا رحمہ اللہ نے حواشی و تعلیقات کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ عربی ٹائپ میں شائع کیا تھا اور شاہ صاحب کے ذاتی حالات سے متعلق اُن کے رسالے الجزء اللطیف فی ترجمۃ العبد الضعیف (فارسی) کا عربی ترجمہ بھی شامل کر دیا تھا۔ نیز رسالے میں جو اہم معلومات نہیں آ سکی تھیں، انھیں التعلیق المنیف علی الجزء اللطیف کے نام سے بطور ضمیمہ شامل کر دیا تھا۔

شاہ صاحب کی تالیف الانتباہ فی سلاسل أولیاء اللّٰہ کا ایک حصہ تو مطبوعہ تھا (اولیں اشاعت، دہلی، مطبع احمدی، ۱۳۱۱ھ) اور معروف بھی، مگر اس کا دوسرا حصہ "اتحاف البینۃ فیما یحتاج الیہ المحدث و الفقیہ" (عربی و فارسی) غیر مطبوعہ چلا آ رہا تھا۔ مولانا رحمہ اللہ نے دوسرے حصے کے خطی نسخوں کا سراغ لگانے کی کوشش کی تو انھیں دو نسخوں تک رسائی حاصل ہو گی۔ ایک نسخہ تو خاصا ناقص تھا، دوسرا نسخہ جو بظاہر کامل نظر آتا تھا، درمیان میں اس کے کچھ حصے مفقود تھے، بہر حال مولانا رحمہ اللہ نے دونوں خطی نسخوں کو سامنے رکھتے ہوئے اور اپنے پسندیدہ مصنف نواب سید صدیق حسن خان (م ۱۳۰۷ھ) کی تالیفات سے استفادہ کرتے ہوئے (جنھوں نے الانتباہ کے اس حصے کے اقتباسات نقل کیے تھے) متن تیار کیا اور مفصل حواشی و تعلیقات کا اضافہ کیا تھا۔

تحفۃ الموحدین (جسے شاہ صاحب کی جانب منسوب کرنے میں بعض اہلِ علم متردد ہیں) کا اردو ترجمہ حافظ رحیم بخش (مولف حیات ولی) نے کیا تھا جو افضل المطابع دہلی سے شائع ہوا تھا۔ مولانا رحمہ اللہ نے اسے فارسی متن کے ہمراہ شائع کیا۔ حافظ گوہر دین نے شاہ صاحب کے وصیت نامہ کا پنجابی منظوم ترجمہ راہ نجات کے عنوان سے کیا تھا، یہ بھی مولانا رحمہ اللہ کی توجہ سے فارسی متن کے ساتھ شائع ہوا۔ اس طرح شاہ صاحب کے مکتوبات جو کبھی مطبع مجتبائی دہلی سے اشاعت پذیر ہوئے تھے نظرِ ثانی کے ساتھ مولانا رحمہ اللہ کی توجہ سے دوبارہ سامنے آ گئے۔ حیات ولی کی اشاعت بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی تھی۔

مولانا رحمہ اللہ نے شاہ ولی اللہ دہلوی کے بارے میں جو تحریر اردو دائرہ معارف اسلامیہ کی Entry (اندراج) کے طور پر لکھی تھی، یہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ کی متعلقہ جلد کی اشاعت (ستمبر ۱۹۸۹ء/ ۱۴۱۰ھ) کے ساتھ اہلِ علم کی نظر سے گزری، مگر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اشاعت سے بہت پہلے لکھی گئی تھی۔ انھوں نے اپنے مآخذ میں "القول الجلي في ذكر آثار الولي" کے بارے میں لکھا ہے: ''اس کتاب کا ذکر شاہ ولی اللہ نے الجزء اللطیف" میں بھی کیا ہے، لیکن یہ نایاب ہے۔''

"القول الجلي في ذكر آثار الولي" شاہ صاحب کی سوانح حیات ہے جو ان کے ماموں زاد بھائی، نیز برادرِ نسبتی شاہ محمد عاشق پھلتی (م ۱۱۸۷ھ) نے تالیف کی تھی۔ ایک دور تک یہ کتاب متداول رہی تھی۔ نواب سید صدیق حسن خاں نے ابجد العلوم اور اتحاف النبلاء میں اس سے اخذ و اقتباس کیا ہے اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی رحمٰن علی (م ۱۳۲۵ھ) مولف ''تذکرہ علمائے ہند'' (تالیف: ۱۳۰۵ھ-۱۳۰۸ھ) نے اسے اپنے مآخذ و مصادر میں شامل کیا ہے، تاہم پھر یہ کتاب نایاب ہوگئی۔ حیات ولی کے مولف مولوی رحیم بخش کو نہ مل سکی تھی۔ ۱۳۹۸ھ میں پروفیسر خلیق احمد نظامی (م ۱۴۱۸ھ) نے خانقاہ کاکوری (اتر پردیش) میں محفوظ اس کے ایک نسخہ کا ذکر کیا تھا، مگر ۱۴۰۸ھ سے پہلے شائع نہ ہوسکی۔ (فارسی متن کی اشاعت سے کچھ پہلے خانقاہ کاکوری کے متولی خاندان کے ایک فرد محمد تقی انور تلمیذ علوی کے قلم سے اس کا اردو ترجمہ بھی چھپ گیا تھا)

مولانا مرحوم کے قلم اٹھانے کے بعد نہ صرف القول الجلی کی بازیافت ہوئی، بلکہ اردو اور انگریزی میں چند دوسری قابل ذکر کتب بھی شائع ہوئی ہیں۔

بارہویں صدی ہجری کے بزرگوں کے بعد دو تحریریں مولانا ولایت علی صادق پوری (م ۱۲۶۹ء) کے بارے میں بھی مولانا رحمہ اللہ نے پہلی تحریر مولانا ولایت علی کے رسالہ عمل بالحدیث کے فارسی متن اور اردو ترجمہ (بہ قلم مولانا ابوبکر صدیق) کی اشاعت کے لیے لکھی تھی، جو شائع ہوگئی، بعد ازاں انھیں مولوی عبدالمالک آروی (م ۱۳۷۱ھ) کی ایک تحریر علمائے اہل حدیث بہار (ہند) کی خدماتِ حدیث ہاتھ آئی جو ماہنامہ جامعہ (دہلی) میں اکتوبر ۱۹۳۴ء میں شائع ہوئی تھی۔ مولانا رحمہ اللہ اسے ''قدرے منقح کر کے شائع کرنے کا ارادہ رکھتے تھے، چنانچہ اس کی ایک قسط الاعتصام میں شائع ہوئی تھی (۱۷ جولائی ۱۹۷۰ء) کہ پروفیسر محمد ایوب قادری (م ۱۴۰۴ھ) کا مضمون ''سرسید احمد خاں اور وہابی تحریک'' ماہ نامہ البلاغ (کراچی) کے توسط سے سامنے آیا جس میں انھوں نے مولانا ولایت علی صادق پوری عظیم آبادی کے مسلک پر گفتگو کرتے ہوئے انھیں حنفی ثابت کیا، چنانچہ مولوی عبدالمالک آروی کے مضمون کی اگلی قسط روک کر بطور استدراک مولانا صادق پوری کے بارے میں کچھ سوانحی معلومات کے ساتھ ان کے مسلک کے بارے میں بعض اہل علم کے بیانات نقل کیے گئے (یہ تحریر مولانا رحمہ اللہ کے اس مضمون کے اقتباسات کی ذرا مختلف شکل تھی جو رسالہ عمل بالحدیث کے ساتھ شائع ہوا تھا۔ اس لیے تکرار سے بچنے کی خاطر اسے حذف کیا جا رہا ہے) تاہم اگلی قسط ''مولانا ولایت علی صادق پوری (۱۱۰۵-۱۲۶۹ھ) کا مسلک، اُن کی تالیفات کی روشنی میں'' شائع ہوئی جو رسالہ عمل بالحدیث کے ساتھ ان کے ایک دو اور رسالوں کے مطالعے کا حاصل تھی۔

زیر نظر مجموعے سے معلوم ہوتا ہے کہ پروفیسر قادری کے تعاقب میں مولوی عبدالمالک آروی کا مضمون دب گیا اور اس کے ابتدائی حصے کے سوا کچھ شائع نہ ہوسکا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجموعے کی تحریریں چوں کہ مختلف کتابوں کے مصنفین و مؤلفین کے تعارف کے طور پر لکھی گئی ہیں۔ اکثر تحریروں میں متعلقہ کتاب کے بارے میں مولانا نے ایک دو جملوں میں اظہارِ خیال کیا ہے۔

نواب شاہ جہاں بیگم (م ۱۳۱۹ھ) کی تہذیب نسواں و تربیۃ الانسان کے بارے میں لکھا ہے:

''اس کتاب پر حضرت نواب (سید صدیق حسن خاں) صاحب قدس اللہ روحہ نے ایک نظر ڈالی اور اس کی توثیق و تصویب فرمائی۔''

حقیقت تو یہ ہے کہ نواب شاہ جہاں بیگم کی تصنیف و تالیف کی جانب توجہ نواب صاحب سے عقد نکاح کے بعد ہی ہوئی تھی۔

حافظ سید احمد حسن (م ۱۳۲۸ھ) صاحبِ ''احسن التفاسیر'' کی کاوش کے بارے میں لکھا ہے:

''یہ تفسیر بڑی قابلیت سے مرتب کی گئی ہے جس میں بہت سی تفاسیر کا خلاصہ آسان اور عام فہم انداز میں کر دیا گیا ہے۔''

حافظ عبدالعزیز رحیم آبادی (م ۱۳۳۸ھ) کی تالیف حسن البیان فیما فی سیرۃ النعمان کی اشاعت جدید کی تقریب ان کا سوانحی تعارف لکھا گیا۔ کتاب کے بارے میں مولانا رحمہ اللہ نے اطلاع دی ہے:

''(یہ) علامہ شبلی کی مشہور کتاب سیرۃ النعمان کا جواب ہے جس کا جواب آج تک نہ ہو سکا، بلکہ موصوف نے ان سخت مسامحات (جن کی ''حسن البیان'' میں نشان دہی کی گئی تھی) سیرۃ النعمان کے دوسرے ایڈیشن سے نکال دیں۔''

حضرت مولانا رحمہ اللہ نے جن بزرگوں کے احوال پر قلم اٹھایا، ان سب کی خدمات کے معترف تھے، مگر مولانا عبدالجبار کھنڈیلوی (م ۱۳۸۲ھ) اور مولانا نذیر احمد رحمانی اعظم گڑھی (م ۱۳۸۵ھ) سے ذاتی تعلق بھی رکھتے تھے۔ مولانا عبدالجبار سے انھوں نے علمی استفادہ کیا تھا اور تحریر کے آخر میں ان کے ساتھ اپنے تعلق تلمذ کا اظہار کیا ہے۔ مولانا نذیر احمد سے میل ملاقات رہی تھی اور خط کتابت بھی چنانچہ ان دونوں حضرات کے بارے میں تحریروں میں ذاتی تعلق (Personal Touch) کا احساس نمایاں ہے۔

مولانا عبدالجبار کھنڈیلوی کی بیاضوں کی ترتیب و تدوین اور ان کے کاغذات میں موجود مکاتیب مشاہیر کے تحفظ کی جانب خصوصی توجہ دلائی ہے۔ بیاضوں کے حوالے سے لکھا ہے:

''اگر ان بیاضوں کو یک جا مرتب کرا یا جائے تو ایک نظر اندازہ ہو جائے گا کہ کس ذوق و انہماک کے ساتھ کم و بیش چالیس سال تک کہاں کہاں سے یہ تنکے مولانا نے فراہم کر کے تحقیق و تدقیق

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور معلومات کا حامل یہ مرقع طلباء اور اہل علم کے لیے تیار کر دیا ہے۔''

مولانا نذیر احمد رحمانی کے بارے میں مقطع کی بات ہو چکی ہے:

''واقعہ یہ ہے کہ مولانا نذیر احمد رحمانی جامع الاوصاف شخصیت تھے، ان سے آخری ملاقات ۱۹۴۶ء کے لگ بھگ دہلی، دارالحدیث رحمانیہ میں ہوئی تھی۔ ۱۹۴۷ء کے بعد گاہے گاہے خط کتابت ہو جاتی تھی۔''

حضرت مولانا رحمہ اللہ کی دوسری تحریروں کی طرح ان مختصر مختصر سوانحی تحریروں میں بھی مآخذ و مصادر کا حسب ضرورت ذکر کیا گیا ہے۔ نیز ان کے اسلوب تصنیف و تالیف کی خصوصیات کی جھلک دیکھی جا سکتی ہے۔ مولانا رحمہ اللہ مزاجاً اختصار پسند واقع ہوئے تھے۔ جو کچھ ایک جملے یا ایک پیراگراف میں کہا جا سکتا ہے اسے وہ ایک جملے اور ایک پیراگراف ہی میں قلم بند کرنے کے قائل تھے، نیز کتاب اور رسالے کی ضخامت کے مطابق ہی تعارفی تحریر لکھتے تھے، ان کے ہاں اصل زر ہی کی زیادہ اہمیت ہوتی تھی اور تعارفی تحریر (سود) کو اصل زر سے کم ہی رکھتے تھے۔ ان کے ہاں بے جا طوالت کبھی پسند نہیں کی گئی۔

رب کریم مولانا رحمہ اللہ کی کاوشوں کو قبول فرمائے، ان کے درجات بلند فرمائے اور جس ذوق کو وہ اہل علم میں دیکھنے کی خواہش رکھتے تھے، اللہ کرے وہ دن دونا اور رات چونا بڑھتا رہے۔ آمین!

سفیر اختر

۷ مارچ ۲۰۱۷ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام شوکانی رحمہ اللہ

امام شوکانی رحمہ اللہ کے حالات، علمی کارناموں، خصوصیات اور علمی دنیا پر ان کے احسانات کا تذکرہ، ساتھ ہی اس عہد کے اکابر علماء کے مختصر سوانح نیز بعض ایسے علماء حدیث کے سوانح حیات، جو یمن میں تحریک اہل حدیث کے بانی سمجھے جا سکتے ہیں۔

تقدمہ

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ كَفٰى وَ سَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى .))

یہ ایک فطری جذبہ معلوم ہوتا ہے کہ جب قومیں اور جماعتیں رجال العلم سے خالی ہوتی ہیں، خَلْف سَلَف کی جگہ پُر کرنے سے قاصر ہوتے ہیں، تو سلف کے تذکروں اور ماضی کے اعمال سے دلوں کو تسکین دینے کی کوشش کرتے ہیں، بے شک اس میں تأسف کا اثر کارفرما ہوتا ہے، لیکن یہی تذکرے کبھی حال کی اصلاح اور مستقبل کی تعمیر میں بے حد مفید اور کارآمد ثابت ہوتے ہیں۔ مصنف علام نے اسی قسم کی حساس طبیعت پائی ہے، غالباً ان کے قلم میں یہ مختصری جنبش اسی لیے ہوئی ہے، دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مصنف کو اپنے مقصد میں کامیاب فرمائے اور جماعت اہل حدیث کے لیے یہ کوشش نشو وارتقاء کا پیش خیمہ ثابت ہو، جدل ومناظرات کی عادت لیے جو غیر متوازن ذہنی کیفیت پیدا کی ہے، اس کے لیے یہ تذکرے داروئے شفا ثابت ہوں۔

یہ تذکرہ امام شوکانی رحمہ اللہ کے مقامِ اجتہاد وعزیمت سے بہت کم ہے، لیکن جہاں تک محسوس ہوتا ہے، یہ نقشِ اوّل ہے، آئندہ اس میں بہت کچھ زیادت واضافہ کی توقع کی جا سکتی ہے، دنیا کی طے کردہ راہوں سے الگ راہ بنانا مشکل، پھر اس پر چلنا مشکل، پھر اس راہ کی مشکلات کو صبر وعزیمت سے برداشت کرنا اور بھی مشکل ہے۔

امام شوکانی اس راہ کے شاہ سوار ہیں، امام ابن حزم رحمہ اللہ کے بعد امام شوکانی رحمہ اللہ ان خوش نصیب لوگوں سے ہیں، جن کی مساعیِ اصلاح کو ظاہری اور مادی اعانت بھی نصیب ہوئی، عہدۂ قضاء کی وجہ سے اشرار کو فتنہ انگیزی کا کم موقعہ ملا، تاہم وہ فتنوں کی دستبرد سے محفوظ نہیں رہ سکے، ان کی زندگی کا یہ حصہ ہم ایسے کم سواد اور بے صبر لوگوں کے لیے ایک اُسوہ ہے، مسلک اہل حدیث حکومتِ وقت کی نگاہوں میں تو ۱۸۵۷ء سے پہلے ہی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معتوب تھا، ۵۷ء نے اسے اور بھی اُجاگر کر دیا، سرسید کی مصلحت اندیشیوں اور مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی مرحوم کی سوءِ تدبیر سے کسی قدر ظاہری آرام تو ملا، مگر روحِ حریت موت کی آغوش میں جا بسی، اس پر جدل و مناظرات کی عادت نے قبرِ مُشَیَّد کی صورت پیدا کر دی، اب وقت ہے کہ نیا خون اپنی منزل کی طرف بڑھے، ہندوستان کی لادینی تحریکات میں اپنے مقام کو پہچانے، ان بزرگانِ ملت کے اُسوہ کا تتبع کرتے ہوئے راہ کی مشکلات سے بے نیاز ہو کر کتاب و سنت کے علم کو بلند کرے، اشاعتِ سنت کے لیے اپنی تمام کوششوں کو وقف کر دے، آنے والے ہندوستان میں ایک ایسے انقلاب کی تیاری کی جائے کہ سلف کی مٹی ہوئی یادگاریں پھر اُبھرنے لگیں، آزادی ہو، کتاب و سنت کی محفلیں ہوں اور کلمۃ اللہ کی سربلندی کا موقع ملے، مگر......

؎ مدغمِ عشق بو الہوس راند ہند
سوزِ دل پروانہ مگس راند ہند
عمرے باید کہ یار آید بکنار
ایں دولت سرمد ہمہ کس راند ہند

بزدل، طماع، اور ہوس پرستوں کے لیے مناسب ہے کہ کوئی دوسری راہ تلاش کریں۔

﴿وَ سَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ﴾

والسلام

محمد اسماعیل مدرس مدرسہ محمدیہ گوجرانوالہ

۱۳ شوال ۱۳۶۵ھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام ونسب

محمد نام، ابوعلی کنیت، سلسلۂ نسب یہ ہے:

محمد بن علی بن عبداللہ بن الحسن بن محمد بن صلاح بن ابراہیم بن محمد ن العفیف اپنے سلسلہ نسب کو علامہ نے حضرت نوح علیہ السلام تک پہنچایا ہے ❶

محمد بن علی الشوکانی رحمہ اللہ:

قاضی شوکانی کے والد ❷ بھی نہ صرف یہ کہ ایک جید عالم تھے، بلکہ برابر چالیس سال تک عہدۂ قضاء پر سرفراز رہے۔ یمن کے پایہ تخت صنعاء میں ''شوکانی'' ہی کے نام سے مشہور تھے، علمی شغف کا یہ حال کہ ملازمت کے دنوں میں بھی تدریس کا چشمہ فیض بدستور جاری تھا، جس سے تشنگانِ علوم برابر سیراب ہوتے رہتے اور حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کا اندازہ آپ اس سے لگا لیجیے کہ آخری عمر میں اپنے قابلِ فخر بیٹے (امام شوکانی رحمہ اللہ) سے صحیح بخاری پڑھی۔ تقویٰ ایسا کہ ذاتی مکان تک نہیں بنایا بلکہ جدی جائیداد بھی علم کی راہ میں قربان کردی۔ ❸

مسکن ونسبت:

صنعاء سے تقریباً ایک دن کی مسافت کے فاصلہ پر شوکان نامی ایک قصبہ ہے جس کے متصل ایک پہاڑ کے دوسری طرف ایک مقام ہے، جسے ''ہجرۃ شوکان'' کہا جاتا ہے، یہ مقام شوکانی خاندان کا قدیمی مسکن ہے، قاضی شوکانی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ یہ مقام قدیم الایام سے مردم خیز رہا ہے، ہمیشہ سے کوئی نہ کوئی صاحب نظر و ہمت وہاں موجود رہا ہے۔ ❹

قاضی شوکانی رحمہ اللہ کے والد صاحب نے اپنا گاؤں (ہجرۃ شوکان) چھوڑ کر صنعاء ہی میں بود و باش اختیار کر لی تھی۔ ❺

مولد ومنشاء:

لیکن قاضی شوکانی کی ولادت ان کے آبائی مسکن ہی میں ہوئی، اتفاق ایسا ہوا کہ آپ کے والد صاحب چند دن کے لیے مراجعت فرمائے وطن ہوئے، تو انھیں ایام میں بروز سوموار ۲۸/ ذوالقعدہ ۱۱۷۳ھ دوپہر کے

❶ البدر الطالع بمحاسن من بعد القرن السابع للعلامة الشوكاني: ۱/ ۴۷۸.

❷ ولادت ۱۱۳۰ھ وفات ۱۲۱۱ھ پورے حالات کے لیے دیکھو: البدر الطالع: ۱/ ۴۷۸ ـ ۴۸۵.

❸ البدر الطالع: ۱/ ۴۸۴. ❹ البدر: ۱/ ۴۸۱. ❺ البدر: ۲/ ۲۱۵.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت یمن کی یہ بے نظیر ہستی جلوہ آرائے شہود ہوئی۔ ❶

تربیت:

بچپن کے حالات اگرچہ تفصیل سے نہیں مل سکے، لیکن معلوم ہوتا ہے یہ ہونہار پودا نہایت صاف وشفاف اور پاکیزہ ماحول میں پروان چڑھا (نشأ علی العفاف والطھارۃ) ❷ صنعاء ہی میں پرورش پائی۔

ابتدائی تعلیم:

عام دستور کے مطابق قرآن حکیم پڑھا، چھوٹی عمر میں ہی قراۃ وتجوید میں مہارت پیدا کر لی، قرآن مع تجوید ضبط کر کے مندرجہ تحت مختلف علوم وفنون کے متون حفظ کر لیے۔

الازہار (فقہ زیدیہ)، مختصر الفرائض، ملحۃ الاعراف، کافیہ، شافیہ، تہذیب (منطق)، تلخیص المفتاح (معانی)، غایۃ السؤل (اصول فقہ)، مختصر ابن حاجب (اصول فقہ) منظومہ جزری (تجوید) منظومہ جزاز (عروض) آداب البحث۔ رسالۃ الوضع۔ وغیرہ۔

شوق مطالعہ:

یہ متون حفظ کرنے کے علاوہ تاریخ کی متعدد کتابیں، مختلف فنون کے رسالے، کئی ایک ادبی دواوین، اپنے مکتبی دور میں دیکھ ڈالے اور اس طرح علوم میں وسعت نظر پیدا کر کے آئندہ علمی ترقی کی بنیاد مضبوط کر لی۔

ثانوی اور انتہائی تعلیم:

اب اپنے عہد کے اکابر اساتذہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا اور ہر فن کے ماہرین پر مندرجہ تحت کتب نہایت محنت اور محققانہ انداز سے پڑھیں:

(فقہ زیدیہ) شرح الازہار مع حواشی۔ متعدد دفعہ۔ شرح الناظری۔ دو دفعہ

(صرف ونحو) ملحۃ الاعراب للحریری مع شرح قواعد الاعراب مع شرح وحواشی۔ شرح السید المفتی علی الکافیہ دو دفعہ۔ شرح الخبیصی علی الکافیہ مع حواشی دو دفعہ۔ شرح الجامی مع حواشی۔

(منطق) شرح ایساغوجی، شرح تہذیب للشیرازی ویزدی قطبی مع حاشیہ نمبر وغیرہ

(معانی) مختصر المعانی مع حاشیہ۔ مطوّل مع حاشیہ چلپی وحاشیہ سید شریف وغیرہ۔

(اصول فقہ) شرح العضد علی المختصر مع حاشیہ تفتازانی۔ شرح جمع الجوامع للمحلی مع حاشیہ شرح غایۃ السؤل۔ کامل مع شرح۔ وغیرہ

---

❶ البدر الطالع: ۲/۲۱۵، و ابجد العلوم، ص: ۸۷۷، بحوالۂ نفخ العود، لیکن اس میں ۱۱۷۲ھ درج ہے، واللہ اعلم۔

❷ ابجد، ص: ۸۷۷، بحوالہ نفح العود فی ایام الشریف حمود، للعلامۃ عبدالرحمن البھکلی من اکابر تلامذۃ الشوکانی رحمہ اللہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(علم کلام) شرح العقائد، شرح مواقف

(تفسیر) تفسیر کشاف مع حاشیہ سعد تفتازانی وغیرہ۔

(علم حدیث و اصول حدیث) صحیح بخاری، صحیح مسلم، مؤطا امام مالک، سنن ابی داؤد، جامع ترمذی، مقاماتِ متفرقہ شرح ابن رسلان علی سنن ابی داؤد، معالم السنن شرح سنن ابی داود للخطابی، سنن نسائی، جامع الاصول، سنن ابن ماجہ، شفاء قاضی عیاض، نووی شرح مسلم، فتح الباری، البدر التمام شرح بلوغ المرام، منتقی الاخبار، شرح عمدۃ الاحکام، شفاء الاوام (حدیث زیدیہ کی معتبر ومتداول کتاب) تنقیح الانظار ❶ شرح النخبہ، الفیہ مع الشرح للمصنف۔

(لغت) صحاح جوہری اور قاموس کے بعض حصے، فلک القاموس، ان کے علاوہ مختلف فنون کے چھوٹے موٹے اور رسائل کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ ❷

طلب علم میں انہماک:

علامہ کو علمی شغل کے سوا کوئی شغل نہ تھا، گھر تک کے امور سے دلچسپی نہ تھی، ❸ یہاں تک کہ اپنے والد محترم کے قضاء کے کاموں سے بھی کوئی سروکار نہ تھا۔ ❹

پڑھنے کا طریق:

فقہ زیدی علامہ رحمہ اللہ نے خوب تحقیق سے پڑھی، یمن میں فقہ زیدیہ کے بہترین عالم علامہ احمد بن محمد الحزاری المتوفی ۱۲۲۷ھ کی خدمت میں پورے تیرہ سال تک حاضری دیتے رہے۔ الازہار، اس کی شرح، شرح کے حواشی، تین دفعہ ان سے پڑھیں، تیسری دفعہ خوب چھان بین اور بحث وتمحیص سے پڑھی، استکملنا الدقیق والجلیل من ذلك مع بحث و تحقیق ❺ پھر کتب فرائض کے پڑھنے کا ذکر کرتے ہوئے خود لکھتے ہیں۔ وکانت هذه القراءة قراءة بحث واتقان و تحریر و تقریر. ❻

یعنی خوب تحقیق وتنقید سے پڑھیں۔"

ایک جگہ اپنے استاذ علامہ عبدالقادر بن احمد المتوفی ۱۲۰۷ھ سے اپنے پڑھنے کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

((وکانت القراءة جمیعها یجری فیها من المباحث الجاریة علی نمط

---

❶ یہ اصول حدیث کے ایک مختصر متن کی شرح ہے، جو نخبۃ الفکر کو دیکھ کر اسی طرز پر لکھا گیا تھا، پھر اس نام سے اس کی شرح لکھی گئی۔ متن اور شرح علامہ محمد بن ابراہیم الوزیر کی تصنیف ہیں۔

❷ البدر. ❸ البدر الطالع: ۱/۴۸۴.

❹ البدر: ۱/۴۶۵. ❺ البدر: ۱/۹۷.

❻ البدر: ۱/۹۷.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الاجتهاد والاصدار والايراد على ما تشد اليه الرحال و ربما انجز البحث الى تحرير رسائل مطولة و وقع من هذا كثير .))

''سب اسباق، خوب خوب بحث وتمحیص، ردوقدح اور قابل رشک مجتہدانہ انداز سے ہوتے، بعض دفعہ بحث ونظر، تحریری رسائل کی شکل اختیار کر جاتے حتی کہ ایام طالب علمی ہی میں اچھا خاصا رسالوں کا ذخیرہ جمع ہوگیا۔''

امام رحمہ اللہ بعض مسائل پر اپنی تحقیق لکھ کر اپنے استاذ علامہ کوکبانی پر پیش کرتے، کبھی تو استاذ اس پر تقریظ لکھ کر قابل شاگرد کی حوصلہ افزائی فرماتے اور ایک دفعہ ہمارے اس طرح کے مذاکرات سات رسالوں کی صورت اختیار کر گئے اور یہ سب کچھ طالب علمی اور پڑھنے کے دنوں میں ہوتا رہا۔ ❶

❶ البدر: ۱/۳٦۳.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام شوکانی کے اساتذہ

امام صاحب نے مختلف فنون ہر صاحب فن سے پڑھے۔ والد بزرگوار کو آپ کی جدائی گوارا نہیں تھی۔ اس لیے آپ وطن سے باہر نہیں جا سکے، تاہم اللہ تعالیٰ نے وطن ہی میں آپ کے لیے قابل اساتذہ کا انتظام فرما دیا جن میں سے چند اکابر کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں:

قاضی علی بن محمد الشوکانی المتوفی ۱۲۱۱ھ (والد علامہ شوکانی رحمہ اللہ) علامہ عبد الرحمٰن بن قاسم مدائنی، علامہ احمد بن عامر حدائی، علامہ احمد بن محمد حزاری، علامہ اسماعیل بن حسن مغربی، عبد اللہ بن اسماعیل نہمی، قاسم بن یحییٰ بن محمد الحوتی، یوسف بن محمد الزبیدی الحنفی اور علامہ عبد القادر بن احمد کوکبانی (ف۔ ۱۲۰۷ھ) وغیرہ۔

امام شوکانی نے اپنے سب اساتذہ کے تراجم البدر الطالع میں لکھے ہیں اور حق یہ ہے کہ ہر استاذ کے ذکر میں ہر جگہ دادِ انصاف دی ہے، بعض اساتذہ نے امام صاحب کی مخالفت میں حصہ بھی لیا لیکن اس مخالفت و اختلاف کے ذکر کرنے میں کہیں بھی دامنِ انصاف چھوٹنے نہیں پایا۔ ❶

علامہ عبد القادر بن احمد کوکبانی:

لیکن امام رحمہ اللہ اپنے استاذ علامہ عبد القادر کوکبانی کا ذکر نہایت ہی والہانہ انداز سے فرماتے ہیں۔

اس کی وجہ ایک تو یہ معلوم ہوتی ہے کہ علامہ عبد القادر، یمن کے ایک درخشاں ستارے سے روشنی یافتہ تھے، یعنی محمد بن اسماعیل الامیر صاحب سبل السلام کے بہترین شاگرد تھے ❷ سب علوم میں بلند پایہ رکھنے میں صاحب سبل السلام کے صحیح جانشین، سارے یمن میں یہی تھے، دوسری وجہ یہ کہ بخلاف علمائے یمن کے علامہ عبد القادر کا اندازِ تحقیق مجتہدانہ ہوتا تھا، تیسری وجہ یہ کہ خود علامہ سے استاذ کو غایت درجہ محبت تھی، فرماتے ہیں:

((يميل اليّ كل الميل و يؤثرني ابلغ تأثير .))

''میری طرف خوب توجہ مبذول تھی جس کا مجھ پر خاص اثر تھا۔

اسی محبت ہی کی بناء پر استاذ و شاگرد کے مابین خوب خوب مذاکراتِ علمی جاری رہتے، نظم میں اور نثر میں بھی اور یہ سلسلہ آخر تک قائم رہا۔ ❸

طالب علمی میں تدریس و افتاء کا سلسلہ:

امام شوکانی رحمہ اللہ نے پڑھنے کے ساتھ پڑھانے کا سلسلہ بھی جاری کر رکھا تھا، ادھر کتاب پڑھی، ادھر

❶ دیکھو البدر الطالع، ص: ۲۳۵، وص: ۳۸۰ جلد اوّل۔ ❷ البدر: ۱/ ۳۶۰.

❸ البدر، ص: ۳۶۰۔ ۳۶۸، جلد اوّل۔ ترجمہ علامہ عبد القادر الکوکبانی.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھا دی۔ امام رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''تعلیم و تعلم کے اسباق ملا کر بعض دفعہ تیرہ سبق ہو جاتے تھے۔'' ❶

اور طالب علمی کے ایام میں تعلم اور تعلیم کے ساتھ افتاء کا کام بھی کرتے تھے، دور دُور علاقوں سے استفتاء آتے، فرماتے ہیں: ''بیس برس کی عمر سے ہی میں نے فتویٰ نویسی شروع کر دی تھی۔'' ❷

علوم میں قابلیت:

بچپن کی محنت و انہماک، والد محترم کی تربیت، قابل اساتذہ کی صحبت اور ان سے استفادہ ان سب اسباب کا نتیجہ قدرۃً یہی ہونا چاہیے تھا اور ہوا بھی، کہ حضرت امام رحمہ اللہ کو علومِ عربیہ و علوم حدیث و فقہ میں مجتہدانہ قابلیت پیدا ہو گئی۔

استقلالِ نظر:

اگرچہ یمن کی عام فضا تقلیدی جمود سے منجمد تھی، ایسی حالت میں فقہ زیدی اور تقلید کی جکڑ بندیوں سے نجات کا اعلان آسان کام نہ تھا، لیکن اللہ تعالیٰ نے جن مقدس ہستیوں کو جس کام کے لیے پیدا کیا ہو، ان سے ہی کام لیتا ہے۔ حضرتِ امام رحمہ اللہ کی عمر نے ابھی تیس منزلیں بھی طے نہیں کی تھیں کہ آپ نے تقلید سے گلو خلاصی حاصل کر لی اور براہِ راست کتاب و سنت کو اپنا مشعل راہ بنا لیا۔

نیل الاوطار کی تصنیف:

ان ہی ایام میں آپ نے اپنے بعض اساتذہ کے ایماء سے ❸ امامِ مجد الدین عبد السلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۶۵۲ ہجری) کی کتاب منتقی الاخبار کی ایک بہترین شرح ۱۲۱۰ھ میں جب کہ امام صاحب کی عمر ۳۷ برس کی تھی، مجتہدانہ انداز سے تصنیف فرمائی، یمن کے علماء کی ایک جماعت بھی اس شرح کی تصنیف کے وقت مشوروں میں شامل رہی ❹ لیکن یہ شرح اتنی لمبی تھی کہ شاید بیس جلدوں میں ختم ہوتی۔ ابتدائی حصہ اپنے محبوب ترین استاذ علامہ کوکبانی رحمہ اللہ پر پیش کیا تو ان ہی کے مشورے اور ارشاد پر اس کو مختصر کر دیا ❺ جو اس وقت آٹھ جلدوں میں ہے۔ اس کتاب پر خود حضرتِ امام کو بھی فخر تھا ❻ اور مقبولیت کا یہ عالم تھا کہ آپ کے

---

❶ البدر: ۲/۲۱۸. ❷ البدر، ص: ۲۱۹. ❸ البدر: ۱/۲۶۵، ۱/۲۱۹، ۱/۱۹۷.

❹ ونحن نملی فی شرحی للمنتقی مع حضور جماعة من العلماء و كان تاليفه فی ايام مشائخه فنبهوه على مواضع منه حتی تحرر (ابجد العلوم، ص: ۸۷۸) (البدر: ۲/۳۴۶) آپ کے اساتذہ اور دوسرے علماء کی موجودگی میں منتقی کی شرح لکھی جاتی رہی، حتی کہ تنقید و بحث سے خوب منقح ہو گئی۔''

❺ البدر: ۱/۳۶۵.

❻ وكان (الشوكانی) يقول انه لم يرض عن شئی من مؤلفاته سواه لما هو عليه من التحرير البليغ (ابجد العلوم، ص: ۸۷۸) امام کو اپنی سب تصانیف سے سب سے زیادہ پسند یہی نیل الاوطار تھی۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم سبق علامہ ذماری رحمہ اللہ نے امام صاحب سے اس کا ایک نسخہ منگوا بھیجا، تو کوئی نسخہ موجود نہ تھا ❶ آپ کی مجتہدانہ قابلیت کی یہی دلیل کیا کم ہے کہ آپ کے متعدد قابل تریں اساتذہ اور ماہر علوم ہم عصروں نے منتقی کی شرح لکھنے کی آپ سے درخواست کی، پھر بہت سے اہل علم و فضل نے اس کو آپ پر پڑھا اور اس سے مستفید ❷ ہوئے۔ اور آپ کے متعدد ہم عصروں نے آپ کی تصنیف پر بہترین تبصرے کیے۔

منصب قضاء پر تقرر:

امام شوکانی رحمہ اللہ تحصیل و فراغت کے بعد بلا معاوضہ درس و تدریس، افتاء و تصنیف میں مشغول ہو گئے، اور اس میں اس قدر انہماک کہ کچھ خبر نہیں امراء کی، کہاں ہیں، یکسوئی کا یہ حال ہے کہ والد محترم کے قاضی ہونے کے باوجود قضاء تک کے کاموں سے دلچسپی نہیں، علوم عقلی و نقلی کی تدریس میں ہمہ تن مصروف، تفسیر کشاف مع حواشی، مطول، مختصر المعانی مع حواشی، کافیہ مع شروح رضی وغیرہ، مغنی ابن ہشام، اصول فقہ، فقہ، صحیحین وغیرہ اسباق ایک دن میں تیرہ تک پہنچ جاتے تھے، ۱۲۰۹ھ یعنی ۳۶ سال کی عمر تک یہی سلسلہ رہا۔ ان ہی دنوں وہاں کے قاضی علامہ یحییٰ بن صالح رحمہ اللہ ❸ انتقال فرما گئے، ان کے انتقال پر منصور باللہ علی بن عباس نے (جو اس وقت وہاں کے حاکم تھے) امام صاحب رحمہ اللہ کو قضاء کا عہدہ قبول کرنے کی درخواست کی، علامہ رحمہ اللہ نے یہ عذر کر کے انکار کر دیا کہ مجھے علمی شغل سے فرصت نہیں ہے، امام یمن نے کہا: ''کوئی بات نہیں، صرف دو دن قضاء کا کام ہوگا، اس سے دونوں کام ہو سکتے ہیں اور اس سے آپ کے اشغال علمی میں فرق نہ آئے گا'' ادھر یہ خبر آناً فاناً سارے شہر بلکہ سارے علاقہ میں پھیل گئی، قریب و بعید کے سب علماء و اعیان نے علامہ رحمہ اللہ کو مجبور کیا کہ وہ یہ عہدہ ضرور قبول فرما لیں، ایسا نہ ہو کوئی نا اہل اس پر قابض ہو جائے، تو سب کو مصیبت کا سامنا ہو، آخر اللہ تعالیٰ سے استخارہ اور اہل علم و فضل سے استشارہ کے بعد اس عہدہ کو قبول فرما لیا۔ ❹

علامہ شوکانی رحمہ اللہ امام یمن کی نظر میں:

منصور باللہ ❺، علامہ شوکانی رحمہ اللہ کی بہت عزت کرتا تھا اور نہایت تعظیم سے پیش آتا تھا۔

((والخليفة ما ترك شيئاً من التعظيم الا وفعله و كان يجلى اجلالا عظيما .)) ❻

---

❶ البدر، ص: ۲۳۳، جلد: اوّل. ❷ ابجد العلوم بحواله عبد الرحمن البهكلي، ص: ۸۷۸.

❸ یہ بزرگ نہایت قابل قاضی تھے، شوکانی رحمہ اللہ نے ان کی بڑی تعریف کی ہے اور قابلیت کی داد دی ہے، ان کا ترجمہ (البدر الطالع، ص: ۳۲۳۔ ۳۲۸) میں لکھا ہے۔

❹ البدر: ۱/ ٤٦٥، التاج المكلل، ص: ۲۷۲.

❺ منصور باللہ علی بن عباس یمن کا حاکم تھا، ۱۱۵۱ھ میں ولادت ہوئی، اپنے والد مہدی باللہ کے انتقال پر ۱۱۸۹ھ میں برسرِ اقتدار آیا، ۱۲۲۴ھ میں انتقال ہوا۔ بقول شوکانی رحمہ اللہ بڑا ہی سمجھدار حاکم تھا۔''

❻ البدر، ص: ۱/ ٤٦٥.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نواب صدیق حسن خاں مرحوم لکھتے ہیں:

((حاکم آنجا در تعظیم و اجلال مبالغہ میکرد، در ہر باب امر و نہی مقتدیٰ او بود، ومجال نداشت کہ سر مورائے او در فصلِ خصومات و دیگر مہماتِ ملک و مال تجاوز کند، ومیگفت آنقدر خوف کہ مرا از دو کس مے آید، از ہیچک میست، یکے او تعالیٰ دوم شوکانی رحمہ اللہ.)) ❶

''یمن کا حاکم، شوکانی رحمہ اللہ کی بے حد عزت کرتا ہے، اوامر ونواہی کے معاملات میں انھی کے مشوروں کا پیرو ہے، ملکی مہمات اور شرعی فیصلوں میں کیا مجال کہ شوکانی رحمہ اللہ کے مخالف چلے، کہتا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ کے بعد صرف شوکانی رحمہ اللہ کا ڈر ہے۔''

حضرت امام رحمہ اللہ پورے چالیس سال اسی عہدہ پر سرفراز رہے، منصور کے بعد اس کا بیٹا متوکل (۱۲۲۴ھ۔ ۱۲۳۱ھ) اور متوکل کے بعد اس کا بیٹا عبد اللہ (۱۲۳۱ھ۔ ۱۲۵۱ھ) یکے بعد دیگرے تخت نشین ہوتے رہے، ان تینوں کے زمانوں میں علامہ ہی قاضی رہے، ورنہ شخصی حکومتوں اور ان کے استبداد، سیاسی جوڑ توڑ کا حال، تاریخ کا مطالعہ رکھنے والوں پر مخفی نہیں ہے، اس قسم کے ماحول میں ایک جلیل القدر عہدہ پر علامہ کا مستقل رہنا، علامہ رحمہ اللہ کے تدبر، معاملہ فہمی، حسن کارکردگی کی ایک روشن دلیل ہے اور اگر اہل علم کا تنافس اور علامہ رحمہ اللہ کی مخالفت کو بھی سامنے رکھا جائے، تو معلوم ہوتا ہے، کہ علامہ رحمہ اللہ کا علمی اثر ورسوخ عوام میں بھی اس قدر تھا کہ مخالفتِ باہمی کے باوجود کوئی معقول شکایت پیدا نہیں ہوئی، اس سے یہ نتیجہ نکالنا بجا ہوگا کہ علامہ شوکانی رحمہ اللہ نہ صرف یہ کہ ایک جید عالم باعمل تھے، بلکہ سیاسی معاملات میں بھی آپ کو کافی فہم وبصیرت حاصل تھی، فافھم و لا تغتر بما قاله بعض العلماء من قصور نظره سامحه الله تعالىٰ.

ایک فتنہ اور امام صاحب کا حسن تدبر:

ایک دفعہ کا ذکر ہے، ایک زیدی فقیہ نے (جو صرف فرائض کے علم سے واقف تھا) کسی کے کہے کہائے، صنعاء کی ایک مسجد میں رافضیوں کی ایک کتاب سے وعظ کرتے ہوئے، علمائے سلف پر سب وشتم شروع کر دیا، حکومت نے روکنے کی کوشش کی، تو فتنہ پردازوں نے شور مچا دیا، رافضی فقہاء اور بدخواہانِ حکومت نے بھی اس شورش کو خوب اچھالا، حکومت پریشان ہوئی، منصور باللہ نے امام صاحب رحمہ اللہ سے حسب عادت مشورہ چاہا، امام صاحب رحمہ اللہ نے مشورہ دیا، کہ اس فتنہ کے سرغنوں کو گرفتار کر کے ظالموں اور دست درازی کرنے والوں کو سزا دی جائے، چنانچہ امام ہی کے حسن تدبیر اور مشورہ سے حکومت کو اس آگ کے فرد کرنے میں کامیابی ہوئی، ورنہ حکومت کے اندر ایک ایسا طبقہ موجود تھا، جو سلف پر سب وشتم کے حق میں تھا اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ سلف پر

❶ اتحاف النبلاء، ص: ٤٠٩.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب وشتم کی روک تھام ہو۔ ❶

مسلک:

یمن، توحید وسنت کی سامعہ نواز صداؤں سے اگرچہ ناآشنا نہ تھا، تاہم زیدیت اور اس کے جامد فقہاء اور سرکاری مذہب زیدی ہونے کی وجہ سے عمومی طور پر یمن کا مطلع غبار آلود تھا، ان وجوہ کی بناء پر طبعًا امام رحمہ اللہ کی ابتدائی تعلیم وتربیت زیدی ماحول میں ہوئی اور سچ یہ ہے کہ آپ نے زیدی فقہ کو خوب منجھ اور سمجھ کر پڑھا، اور ان کو اس وجہ سے بھی پڑھنا چاہیے تھا کہ قضاء کا محکمہ ان کے خاندان میں تھا، لیکن امام رحمہ اللہ ان نادرۂ روزگار ہستیوں سے ہیں، جنھیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے غیر معمولی دل ودماغ کی ارزانی ہوتی ہے، جن کی شاہراہ الگ ہوتی ہے۔ چنانچہ امام صاحب رحمہ اللہ کی شاہراہِ تحقیق ابتداء ہی سے آزادانہ رہی، پھر حق تعالیٰ نے خاص ایسے سامان بھی مہیا فرما دیے، جو آپ کے لیے مشعل راہ بنے، چنانچہ علامہ محمد بن اسماعیل الامیر (ف۔۱۲۱۱ھ) ایسے محققین کے تلامذہ اور تصانیف سے تلمذ واستفادہ کا موقعہ ہاتھ آ گیا، ان بزرگوں سے کتب احادیث برطریق اہل حدیث پڑھیں، گویا ذہنی تشنہ کامی کے لیے کتاب وسنت کا آبِ زلال مل گیا! جس سے خوب خوب سیراب ہوئے، بس پھر کیا تھا، تقلید کی جکڑ بندیاں خود بخود ٹوٹنے لگیں، ہر مسئلہ پر مجتہدانہ بصیرت سے بحث ہونے لگی، چونکہ فقہ زیدی ہی حکومت اور فقہاء زیدیہ کا اوڑھنا بچھونا تھی، اس لیے قدرۃً سب سے پہلے گولہ باری کا نشانہ وہی بنی، زیدی فقہ کی بنیاد پر لکھے ہوئے مسائل وفتاویٰ پر کتاب وسنت کی روشنی میں تنقیدیں لکھیں، زیدی عوام شیعیت سے کافی متاثر ہو چکے تھے، ان کی اصلاح کے سلسلہ میں متعدد رسالے لکھے اور اپنی تحقیق کی بنیاد مسلک اہل حدیث پر رکھی اور جا بجا اس مسلک کو سراہا، فقہاء کے تعصب اور جمود کا یہ حال ہے کہ ظاہر نصوص پر عمل کرنے والوں کو ترچھی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ایسے لوگوں کی تحقیقات عالیہ تک کو نظر انداز کرنے کا بہانہ یہ بنا لیتے ہیں کہ اس قسم کے محققین مذاہبِ اربعہ کے پابند نہیں، اس لیے پایہ اعتبار سے ساقط ہیں، ایسی اندھیاری میں علامہ شوکانی رحمہ اللہ کا یہ فیصلہ مشعل راہ ہے:

((فمذهب اهل الظاهر هو اوّل الفكر اٰخر العمل عند من منح الانصاف و لم يرد على فطرته ما يغيرها عن اصلها۔ و ليس هو مذهب داود الظاهري و اتباعه فقط بل هو مذهب اكابر العلماء المتقدمين بنصوص الشرع من عصر الصحابة الى الآن ، و داود واحد منهم و انما اشتهر عند الجمود في مسائل وقف فيها على الظاهر حيث لا ينبغي الوقوف واهمل من انواع

❶ البدر الطالع ٥/٣٤٤-٣٤٨ ترجمه يحيىٰ بن محمد.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

القیاس ما لا ینبغی لمنصف اهماله و بالجملة فمذهب اهل الظاهر هو العمل بظاهر الكتاب والسنة بجميع الدلالات و طرح التعويل على محض الرأی و القیاس الذی لا يرجع اليهم بوجه من وجوه الدلالة وانت اذا امعنت النظر فی مقالات اكابر المجتهدين المشتغلين بالادلة وجدتها من مذهب الظاهر بعينه بل اذا رزقت الانصاف وعرفت العلوم الاجتهادية كما ينبغی و نظرت فی علوم الكتاب والسنة حق النظر كنت ظاهر يا ۔ ای عاملا بظاهر الشرع و هذه النسبة هی مساوية للنسبة الی الايمان و الاسلام والی خاتم الرسل عليه افضل الصلوٰة والتسليم و اليه اشار ابن حزم وما انا الاظاهری علی ما بدا لی حتی يقوم دليل انتهٰی .)) ❶

''ظاہری مسلک بدیہی اور عملی مسلک ہے، لیکن یہ چیز صرف وہی تسلیم کر سکتا ہے، جو منصف ہو، اور جس کی فطرت (حزبی تعصب وغیرہ آلائشوں سے) بدل نہ چکی ہو، یہ صرف داود ظاہری کا مسلک ہی نہیں، بلکہ صحابہ کے زمانہ سے آج تک اکابر علماء کا یہ مسلک رہا ہے، جن میں (غریب) داؤد بھی ہے، ہاں! یہ ضرور ہے کہ امام داود کی طرف بعض ایسی چیزیں منسوب ہیں، جن میں الفاظ پر نامناسب جمود پایا جاتا ہے اور قیاس کی بعض ایسی چیزوں کو نظر انداز کر دیا گیا ہے، جو نظر انداز کرنے کے قابل نہیں ہیں، تاہم اس حقیقت کو ماننا ہوگا کہ اہل ظاہر کا مذہب سب دلالتوں کا لحاظ کرتے ہوئے، ظاہر کتاب وسنت پر عمل کرنا ہے اور یہ کہ فاسد قیاس ورائے کو کوئی وقعت نہ دی جائے، اگر بنظر غائر دیکھا جائے، تو اکابر امت کا مسلک یہی ہے کہ وہ ''ظاہریت'' کو پسند کرتے تھے اور انصاف یہ ہے کہ علوم اجتہادیہ پر جس شخص کی نظر ہے، وہ ظاہری کے سوا اور ہو ہی کیا سکتا ہے؟ کیونکہ اپنے استدلال کی بنیاد براہِ راست کتاب وسنت پر رکھنے کا نام ہی ظاہریت ہے، حافظ ابن حزم رحمہ اللہ نے اپنے ایک شعر میں اس معنی سے اپنے آپ کو ظاہری کہا ہے اور اس حیثیت سے ظاہری کہلانا بالکل ایسا ہی ہے، جیسے مومن، مسلم، محمدی ہونا ہے۔''

ہمارے فقہاء کی ''جدلی'' تاریخ پر جن لوگوں کی نظر ہے، وہ جانتے ہیں کہ کس طرح نجات کے ان ٹھیکداروں نے اپنے ہی گروہ کو جنت کا ٹکٹ دلوانے کی کوشش کی اور بزعمِ خویش باقی مسلمانوں کے لیے

---

❶ البدر الطالع، ۲/ ۲۹۰.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنت پر پہرے بٹھا دیے، علامہ رحمہ اللہ کا یہ بیان کس قدر پُر از صداقت ہے، فرماتے ہیں:

((انهم ليسوا بعض هذه المذاهب الاسلامية على التعيين بل هم من تمسك بالشريعة المطهرة واهتدى بهدى المصطفى صلى الله عليه وسلم على اى مذهب كان و فى اى عصر وجد۔ ثم رد على من زعم انهم فرقة كما وقع لكثير من المتعصبين انتهى.)) ❶

''گروہ بندی کے لحاظ سے کوئی فرقہ بھی اسلامی فرقوں میں نجات یافتہ نہیں ہے، بلکہ جو شخص بھی شریعت کا متبع اور اسوۂ محمدی کا پابند ہو، وہ ''ناجی'' ہے، جس فرقہ کا بھی ہو، اور جس زمانہ میں ہو، جو لوگ اپنے ہی ''فرقہ'' کو ناجی سمجھتے ہیں، وہ متعصب ہیں۔''

ایک ستم ظریفی یہ بھی ہے کہ تقلید کو جو جہل کا ''علمی'' نام ہے، ''دلائل'' سے ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، علامہ رحمہ اللہ نے اس قسم کے سارے ''دلائل'' کو اپنے رسالہ ''القول المفيد فى أدلة الاجتهاد و التقليد'' میں جمع کر کے ان کا تار و پود بکھیر دیا ہے، عقائد و کلام میں ''التحف فى مذاهب السلف'' اور ''اجراء الصفات'' لکھ کر مسئلۂ صفات میں بھی محدثین کے مسلک کی ہمنوائی کا اعلان کر دیا، خوبی یہ ہے کہ مقلدین اور فقہاء پر تنقید میں انصاف کو بھی ہاتھ سے نہیں جانے دیتے، ہر مسئلہ پر منصفانہ تبصرہ ہوتا ہے، کسی طرح کی مذہبی جانبداری نہیں ہوتی۔

((كلامه مع الجميع من اهل المذاهب.)) ❷

''سب مذاہب سے ایک سا سلوک کرتے ہیں۔''

اور یہ انصاف پسندی ان کا ایسا وصف ہے کہ ان کے ایک نئے نقاد کو بھی اعتراف ہے۔

مولانا عبید اللہ سندھی حنفی لکھتے ہیں:

((انه عالم منصف مجتهد فى الفروع و الاصول.)) ❸

''شوکانی رحمہ اللہ انصاف پسند اور مجتہد کامل ہیں۔''

پھر لطف یہ ہے کہ ائمہ اربعہ کے مختارات سے خروج بہت ہی کم کرتے ہیں، اس لیے کہ مذاہبِ اربعہ من حیث المجموع مدلل و مبرہن ہیں، اگرچہ ان کے بھی بعض مسائل بروئے دلیل کمزور ہیں، ظاہر ہے

❶ البدر الطالع: ۱/۸۳.

❷ ابجد العلوم، ص: ۸۷۹.

❸ شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریک، ص: ۱۳۹.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ کوئی صاحبِ نظر ان میں ان کا ساتھ نہیں دے سکتا۔ امام شوکانی رحمہ اللہ نے بھی ایسے مسائل میں مذاہب اربعہ کی پرواہ نہیں کی، پھر وہ ان مسائل میں منفرد بھی نہیں، کچھ نہ کچھ متقدم اہل علم اپنی تائید میں رکھتے ہیں سید علامہ نواب صدیق حسن خان صاحب قدس سرہ لکھتے ہیں:

''شوکانی با آنکہ رتبۂ اجتہاد داشت در کتب مؤلفہ خود ہیچ جا از دائرہ مذاہب اربعہ بیروں نہ رفتہ، الا ماشاء اللہ تعالیٰ دراں خلاف جماعتے از سلف واکابر اہل حدیث ہمراہِ اوست.'' ❶

''مجتہد ہونے کے باوجود علامۂ شوکانی رحمہ اللہ عام طور پر مذاہبِ اربعہ سے باہر نہیں جاتے، لیکن جہاں مخالفت کی ہے، وہاں دلائل کی بناء پر کی ہے، پھر وہ ان مسائل میں منفرد (تنہا) بھی نہیں ہیں۔''

ایک لطیفہ:

علامہ شوکانی رحمہ اللہ ''البدر الطالع'' میں بسلسلۂ ترجمہ علامہ صدیق بن علی زبیدی حنفی لکھتے ہیں کہ ہم دونوں نے ایک دوسرے سے سند اجازت لی ہے اور لکھا ہے کہ ہم دونوں آپس میں کئی مسائل پر تبادلہ خیالات کرتے رہتے ہیں، ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ اہل علم کی ایک جماعت میں چند مسائل پر ہماری دوستانہ گفتگو ہوئی، تو میں نے حنفی مسائل پر مدلل اعتراضات کیے، خیر مجلس برخاست ہوگئی، میں نے خلوت میں ان سے پوچھا: سچ بتائیے! مجلس میں آپ جن مسائل میں حنفی فقہ کی حمایت کر رہے تھے، وہ سب دل سے کر رہے تھے؟ اور یہ سوال میں اس وجہ سے کر رہا ہوں کہ مجھے آپ کے علم اور دیانت پر اعتماد ہے، میں یہ باور نہیں کرتا کہ صحیح سنت نبوی ﷺ مل جانے پر بھی آپ خواہ مخواہ رائے وقیاس ہی کے مسلک پر رہیں! تو انھوں نے فرمایا: بات تو ٹھیک ہے، میں صحیح حدیث کے مخالف کسی کی بات تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں، اگرچہ امام ابوحنیفہ اور مذہب حنفی ہی کیوں نہ ہو، لیکن آپ جانتے ہیں، انسان کو اپنے مذہب کی پچ کرنی ہی پڑتی ہے۔ ❷

روحانیت:

تصوف و سلوک کی طرف بھی میلان تھا، ایک بزرگ عالم سے نقشبندی ❸ طریقہ کی شاید مشق بھی کی تھی ❹ لیکن صوفیوں کے مسلک وحدۃ الوجود سے متفق نہیں تھے، عنفوانِ شباب میں ''اتحادی'' صوفیوں پر ایک رسالہ "الصارم الحداد القاطعة للعلائق مقالات ارباب الاتحاد" نامی لکھا تھا، جس میں

---

❶ اتحاف النبلا، ص: ٤١٢. ❷ البدر الطالع: ١/ ٢٩٣.

❸ اختیار شوکانی از برائے طریقہ نقشبندیہ بنا برآں است کہ ایں طریقہ درمیان جملہ طرق مخصوص باتباع سنت مطہرہ" (حاشیہ التاج المکلل، ص: ٢٦٨).

❹ البدر الطالع: ١/ ٤٠٨.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتحادی صوفیوں پر بڑا تبصرہ فرمایا [1] لیکن چالیس سال بعد اتحادی صوفیوں کی تکفیر سے رجوع [2] کر لیا۔ البدر الطالع (ص: ۳۷) میں لکھتے ہیں:

((و انا الآن اتوقف فی حال هٰؤلاء واتبرؤ من کل ما کان من اقوالهم و افعالهم مخالفاً لهذه الشریعة و لم یتعبدنی الله بتکفیر من صار فی ظاهر امره من اهل الاسلام .))

''ان (اتحادی صوفیوں) کے معاملہ میں اب میں متوقف ہوں، مجھے اللہ تعالیٰ نے کسی بظاہر متدیّن مسلمان کو کافر بنانے کا مکلّف نہیں کیا ہے، ہاں! ان کے کتاب و سنت سے مخالف اقوال وحالات سے بیزار ہوں۔''

اس مقام پر علامہ نے مسئلہ تکفیر پر ایک نہایت ہی نفیس تقریر فرمائی ہے، اس تقریر کو نقل کر کے نواب صدیق حسن خان صاحب رحمہ اللہ مرحوم لکھتے ہیں:

''ایں تحریریست کہ انصاف راہراں نازش است.'' [3]

''یہ ایسی تحریر ہے کہ اس پر انصاف کو بھی فخر ہے۔''

یہاں اس قدر عرض کر دینا مناسب ہوگا کہ حضرت امام رحمہ اللہ تصوف کے بارے میں بھی معتدل رائے رکھتے تھے، تصوف، طہارت پاکیزگی کے اسی قدر قائل اور اس پر عامل تھے، جس قدر قدماءِ صوفیا قائل و عامل تھے، متأخرین صوفیہ کی جدتوں اور ریاضتوں کے وہ قائل نہیں ہیں، ایک مقام پر اسلام پر مصیبتوں کا ذکر کرتے ہوئے تیسری مصیبت کے متعلق لکھتے ہیں:

((هو ما صار علیه هذه الطائفة المدعوة بالمتصوفة..... الیٰ ان قال...... و من هذا القبیل ما یقع من کثیر من المتصوفة من فرارهم عن زینة الدنیا مع مایلا زمونه من وظائف التخشع و الانکسار والتلهف والتأسف والصراخ تارة و الهد و أخری والریاضات والمجاهدات و ملازمة اذکار لم ترد فی الشرع علی صفات لم یأذن بها الله عزوجل مع ملازمة تلك الثیاب الخشنة الدرنة وغیر ذلك من الخرافات التی لو کان فیها ادنی خیر لکان

---

[1] ابجد العلوم، ص: ۷۵۹۔۷۶۳ پر اس رسالہ کا اقتباس دیا ہے، نیز اس رسالہ کی ایک نظم البدر الطالع، ص: ۳۵ جلد دوم میں خود ذکر کی ہے۔

[2] التاج المکلل، نواب صاحب، ص: ۱۱۳، ریاض المرتاض، ص: ۱۲۷.

[3] التاج، حاشیہ، ص: ۳۷۸.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ واصحابہ الذین ھم خیر القرون اولی بھا و لا انکران فی ھذہ الطائفة من قد بلغ فی تھذیب نفسه و غسلھا من الطواغیت الباطنة کالحسد والکبر والعجب والریاء مبلغا عظیما و لکنی اکرہ له ان یتداوی بغیر الکتاب والسنة۔ انتھی ۔)) [1]

''ان غالی صوفیوں کا وجود بھی اسلام کے لیے ایک مصیبت ہے، یہ لوگ ایک طرف تو دنیا کی زینتوں سے بھاگتے ہیں، دوسری طرف اپنے زہد؛ انکساری، گونا گوں ریاضتوں کی نمائش کرتے ہیں، (تاکہ وجاہت حاصل ہو) ایسے وظیفے کرتے ہیں، جو شریعت میں نہیں آتے۔ حالانکہ ایسی ''خرافات'' سے اگر حق تعالیٰ خوش ہوتے، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور کے صحابہ یہ طریقے اختیار کرتے۔ یہ میں مانتا ہوں کہ ان میں سے ایک سچا گروہ بھی موجود ہے، جو واقعی حسد، عجب، ریا ایسی بیماریوں سے پاک ہے۔ بات یہ ہے کہ ان امراض کا علاج کتاب وسنت ہی سے کرنا چاہیے۔''

اس کے بعد ہدایت وتصوفِ صحیح کا مختصر نصاب تجویز فرماتے ہیں:

(۱)......قرآن حکیم کا بغور مطالعہ۔

(۲)......سیرتِ محمدی پر بکثرت نظر۔

(۳)......حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دن اور رات کے معمولات واذکار کا علم اور ان پر چلنے کا عزم۔

(۴)......سلف صالحین، قدماء اور صوفیاء عظام کے طریقۂ عمل اختیار کرنے کی سعی۔ [2]

غرض امام صاحب کی تصانیف سے پتہ چلتا ہے کہ امام صاحب مسلکاً عامل بالحدیث، علماً مجتہد، مشرباً صوفی منش تھے، طبیعت سلیم اور منصف پائی تھی۔

ابتلاء ومحن:

حق و باطل کی کشمکش کا معاملہ جو ہمیشہ سے چلا آتا ہے، ہمارے امام صاحب رحمہ اللہ کے زمانہ میں بھی پیش آیا، جونہی امام رحمہ اللہ نے فقہاء کے جمود اور ان کے تقلیدی طلسم کو توڑا اور براہِ راست کتاب وسنت پر اپنے مسلک کی بنیاد رکھی، فقہاء کا ایک خاصہ گروہ آپ پر ٹوٹ پڑا اور اس مخالفت کا شرمناک پہلو یہ ہے کہ امام رحمہ اللہ نے جب ایک رسالہ ''ارشاد الغبی الی مذھب اھل البیت فی صحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم'' تالیف فرمایا، جس سے عوام زیدیہ اور شیعہ تو مشتعل ہوئے ہی تھے، زیدی فقہاء نے بھی اودھم مچا دیا اور اس

---

[1] ملخصاً۔ طلب الادب، ص: ۳۲۔۳۳.

[2] طلب الادب.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسالے کی تردید شروع کردی اور امام رحمہ اللہ پر سبّ وشتم اور بہتان طرازی کی گولہ باری کی، حالانکہ اس رسالہ میں کسی پر سبّ وشتم نہیں تھی، صرف صحابہ کے فضائل تھے، وہ تو خوش قسمتی کہیے کہ امام صاحب کا رسوخ شاہی دربار میں کافی تھا اور ویسے بھی امام رحمہ اللہ اپنی خاندانی وجاہت اور علمی وقار کے باعث کافی با ہیبت تھے، اس بناء پر کھل کر سامنے آنے کی بہت کم لوگوں کو ہمت ہوئی، گمنام ہی تیر چلاتے رہے، الغرض کچھ دن خوب گرما گرم بحث رہی، ہر کہ دمہ میں اس کا چرچا تھا، بعض وابستگانِ حکومت نے بھی اس فتنہ کو ہوا دی، اگرچہ امام صاحب رحمہ اللہ کے بعض اساتذہ اور گہرے دوست بلکہ ہم سبق دوست بھی اس سے اپنا دامن نہ بچا سکے اور محض اس وجہ سے امام صاحب رحمہ اللہ کے مخالف محاذ میں شامل ہونے پر مجبور ہو گئے کہ مخالفت کا اعلان نہ کرنے پر امام رحمہ اللہ کی موافقت کا ''دھبہ'' آتا تھا، گو آخر الذکر کو امام صاحب رحمہ اللہ سے معذرت بھی کرنی پڑی، یہ دشواری ایسے رسالہ پر تھی جس میں صرف صحابہ کے مناقب اور ان کو سبّ وشتم کے گناہ ہونے کا ذکر تھا، نفس زیدی مسلک پر کچھ ردّ وکدّ نہ تھی۔ ❶

فقہاء نے لڑکیوں کو ورثہ نہ دینے کے لیے کچھ حیلے گھڑ رکھے تھے، اس پر امام رحمہ اللہ نے تنقیدکی، تو بھی بعض فقہاء بلبلا اُٹھے، بڑا فتنہ اُٹھانے کی ٹھان لی، آخر حق منصور ہوا۔ ❷

''فرقہ ناجیہ'' کے متعلق ایک تحریر دیکھ کر شوکانی رحمہ اللہ کے ایک شاگرد (جس نے دس سال تک امام رحمہ اللہ کی خدمت میں گزارے تھے) نے فتنہ بپا کرنے کی کوشش کی۔ ❸

فقہ زیدیہ کی سب سے زیادہ مقبول و معتمد علیہ کتاب "الازھار فی فقہ الائمۃ الاطھار" ہے، امام صاحب رحمہ اللہ نے جب اس پر تنقیدی شرح لکھی، تو مقلدین میں پھر خوب شور برپا ہوا، محض اس واہمہ کی بناء پر کہ امام صاحب رحمہ اللہ اہل بیت کا مذہب ختم کرنا چاہتے ہیں۔ ❹

اس قسم کے فتنوں کی نوبت یہاں تک پہنچی کہ:

''بارہا بصورت بلوہ برآمدہ خانۂ اورا محاصرہ کردند، چوں وے یکبار از خانہ برآمد، ہمہ بگریختند۔'' ❺

''کئی دفعہ بلوائیوں نے امام رحمہ اللہ کے مکان کا محاصرہ کرلیا، اگرچہ ہیبت کا یہ حال تھا کہ ایک دفعہ

---

❶ البدر، ص ۲۳۳. ❷ حاشیۃ طلب الادب من ادب الطلب، ص: ۲۶، ۳۱۹.

❸ البدر: ۸۳/۱.

❹ ابجد العلوم، ص: ۸۷۹۔ امام رحمہ اللہ کی اس شرح کا نام السیل الجرار المتدفق علی حدائق الازہار ہے، اس شرح کے متعلق خود ہی تبصرہ فرماتے ہیں۔ ملاحظہ ہو: البدر الطالع: ۲۳۳/۲ نیز ایک اہل علم کا اس پر بہترین تبصرہ دیکھیے: ابجد العلوم، ص: ۸۷۹.

❺ اتحاف النبلاء، ص: ۴۰۹.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ گھر سے نکلے، تو سب بھاگ گئے۔''

غرضیکہ امام رحمہ اللہ کو:

((ایـذا هـادادند، و تکلیفها رسانیدند، لیکن حق تعالیٰ بفحوائی ﴿فَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ﴾ رتبه اور روز افزون فرمود .)) ❶

''زیدیوں نے تکلیفیں پہنچانے میں کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑا، لیکن آخر حق کو فتح اور سنت کو کامرانی نصیب ہوئی۔''

اس قسم کے اَن گنت واقعات اور مصیبتیں جو زیدیہ کی طرف سے امام کو پہنچیں، ان کا کچھ حصہ ادب الطلب میں ذکر فرمایا ہے ❷

امام شوکانی اور ان کے بعض ہندوستانی ناقد

امام شوکانی رحمہ اللہ کے تبحر علمی، مجتہدانہ بصیرت، استقلالِ نظر، سلامت طبع، انصاف پسندی ایسے اوصاف ہیں، جو آج تک عالم اسلام میں مسلّم چلے آ رہے ہیں، لیکن جس طرح امام رحمہ اللہ کے زمانہ میں فقہاء مخالفت پر تُل گئے تھے، اسی طرح ہندوستان کے فقہاء کے بعض حلقوں میں (جو شاید مسلک حدیث کی وسعت اور قبول عام سے بوکھلا گئے ہیں) امام شوکانی رحمہ اللہ پر کچھ لے دے کی گئی ہے، نامناسب نہ ہوگا، اگر اس سلسلہ میں کچھ مختصراً عرض کر دیا جائے۔

ایک صدی سے زائد مدت کے بعد ایک ''مفکر'' نے (جن کو مستشرقانہ طرز پر لکھنے لکھوانے میں کمال حاصل ہے) اپنے ایک مخصوص نظریہ کو ثابت کرنے کے لیے یہ اُپج نکالی ہے کہ امام شوکانی رحمہ اللہ زیدی المسلک تھے اور پھر اس پر ایک لمبی چوڑی عمارت بنائی ہے، خدا بھلا کرے محترم مولانا مسعود عالم صاحب مدظلہ کا، جنھوں نے اپنی بے نظیر کتاب'' مولانا عبید اللہ صاحب سندھ کے افکار و خیالات پر ایک نظر'' میں اس بنیاد ہی کو اکھیڑ پھینکا ہے، جس سے موصوف کی ساری عمارت دھڑام سے نیچے آ رہی ہے، اس بحث کے لیے تو اس رسالہ کا مطالعہ کافی ہوگا ❸ مجھے یہاں اس دلیل کا ذکر کرنا ہے، جو حضرت امام کے زیدی ہونے کے ثبوت میں دی گئی ہے۔

---

❶ دلیل الطالب، ص: ۷٦۰.

❷ دلیل الطالب، ص: ۷٦۰، و حاشیه طلب الادب، ص: ۲٦.

❸ دیکھیے: رسالہ محولہ، ص: ۹۱۔۱۰۱.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ مفکر اپنے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں:

''امام شوکانی رحمہ اللہ نے زیدی امام کی نہ صرف کہ خود ہی بیعت کی، بلکہ لوگوں سے بھی بیعت لی اور پھر زیدی حکومت کے قاضی رہے اور کوئی غیر زیدی یہ کام نہیں کرسکتا۔ ❶

سمجھ میں نہیں آتا کہ ایسی بودی دلیل اور اس کے پیش کرنے والے کے متعلق کیا رائے قائم کی جائے؟

اب سنیے اس کی حقیقت:

۱۔ سب سے پہلے زیدی مذہب کی اصلیت سنیے اور وہ بھی اپنے مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی کی زبان قلم سے، تحفہ اثنا عشریہ میں فرماتے ہیں:

مذہب (قدماء) ایشاں موافق مذہب اہل سنت بود در جمیع مسائل، الا درہمیں قدر کہ ایشاں فاطمی بودن امام را شرط دانند، لیکن متاخرین ایشاں بسبب اختلاط با معتزلہ و شیعہ دیگر تحریف مذہب خود کردہ اند'' ❷

خلاصہ یہ ہے کہ قدماءِ زیدیہ اور اہل سنت میں کوئی خاص فرق نہیں، متاخرین زیدیہ پر شیعیت اور رفض بلکہ باطنیت کا اثر پڑنے کی وجہ سے عوام زیدیہ اقرب الی الرفض ہوگئے، عام زیدی صحابہ پر طعن و تشنیع کرنے لگ گئے اور ان میں وہ خبث گھس گیا جس سے متقدمین زیدیہ پاک تھے۔

۲۔ امام شوکانی رحمہ اللہ سے قبل یمن کے علاقہ میں باطنیت کافی پھیل چکی تھی اور باطنیت کے چند علم بردار اس پر قابض ہوگئے تھے، جس کی وجہ سے عوام میں شیعیت اور رفض کا زہر گھر کیے ہوئے تھا اس طرح کہ موقعہ ملتے ہی یہ فتنہ سر نکال لیتا تھا۔ ❸

۳۔ حسن اتفاق سے ان باطنی اور رافضی سرداروں پر یمن کا ایک ایسا خاندان غالب آگیا، جو قدماء زیدیہ کے مسلک پر تھا، جن میں اور اہل سنت میں بقول شاہ صاحب دہلوی کوئی خاص فرق نہیں، یہ خاندان اہل علم بھی تھا اور نسلاً بعد نسلٍ ماہرین علوم چلے آرہے تھے، ان ائمہ زیدیہ نے سب باطنیوں کو بھگا دیا، اور ان کی جگہ پر اب انھیں معتدل زیدیوں کا پرچم اقتدار لہرایا کیے۔

۴۔ اگرچہ برسرِ اقتدار خاندان سمجھ دار اور عالم زیدی تھے، تاہم عوام اور بعض غرض پسند علماء زیدیہ اسی مروجہ ڈگر پر جا رہے تھے، تعلیمی نظام وہی زیدی بنیادوں پر تھا، عالم اور فقہاء اسی سانچے میں ڈھل رہے تھے، جو عوام کا پسندیدہ اور پہلے سے چلا آرہا تھا۔

❶ خطوط مولانا عبید اللہ سندھی رحمہ اللہ مندرجہ رسالہ ''مولانا عبید اللہ سندھی کے افکار''

❷ ملخص،: ۲۱۰. ❸ البدر: ۲/ ۴۴۔۳۴۸، دیکھیے رسالہ ہذا، ص: ۱۷.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ ان حالات میں یمن میں چند ❶ اہلحدیث علماء کا ظہور ہوا، جن کی برکت سے یمنی فقہاء کے جمود میں حرکت پیدا ہوئی، انھی بزرگوں میں آخری بزرگ امام شوکانی رحمہ اللہ ہیں، امام صاحب رحمہ اللہ نے زیدی فقہ پر دل کھول کر تنقید فرمائی، زیدیوں میں دو کتابیں بنیادی حیثیت رکھتی تھیں۔ ایک اصول میں، دوسری فروع میں، اصول کی کتاب شفاء الادام ❷ تھی، جو اعظم کتب زیدیہ تھی، ۱۲۱۳ھ میں ❸ (جب کہ امام کی عمر چالیس سال کی تھی) اس پر ایک ناقدانہ حاشیہ لکھا اور اس طرح کہ آپ نے علامہ شوکانی ایں اصول را از اصل برکنہ کہ اس اصل کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا۔ ❹ پھر فروع پر توجہ فرمائی اور حدائق الازھار پر السیل الجرار ❺ لکھ دی، جو زیدیت پر کڑی تنقید تھی، ان کتابوں کے علاوہ بھی بہت سارے مستقل رسالے اور اپنی کتابوں میں متفرق طور پر زیدیہ پر تنقید کرتے چلے جاتے ہیں، حتی کہ بعض جگہ ایسے الفاظ سے یاد کیا ہے، جو گمراہ فرقوں پر ہی چسپاں ہو سکتے ہیں۔

''بالفاظے یاد کردہ کہ محمل آں جز فرقِ ضالہ دیگرے نمے تواند''۔ ❻

''جس کی وجہ سے انھیں کافی مشکلات اور تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جیسا کہ گزشتہ صفحات پر اس کی تفصیل کی گئی ہے۔

۶۔ شوکانی رحمہ اللہ کے والد صاحب قاضی چلے آ رہے تھے، اس وجہ سے امام شوکانی رحمہ اللہ کی ذاتی قابلیت اور شرافت و نیکی اور الٰہی وجاہت کے باعث امام یمن ان کی بہت عزت کرتا تھا، جیسا کہ گزر چکا ہے، معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص بڑا ہی مردم شناس، غیر متعصب اور صاحب بصیرت تھا۔

اب آپ ہی بتلایئے، کہ مذکورہ بالا وجوہ کی بناء پر اگر امام شوکانی رحمہ اللہ نے حالات کی نزاکت کے پیش نظر اصلاح کے موقعہ کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا اور موجودہ حکمرانوں کے بقاء میں اس لیے مدد کی کہ رافضی گروہ برسر اقتدار نہ آ جائے اور منصب قضاء پر قبضہ کر کے اپنی اصلاحی مساعی کو نہ صرف جاری رکھا، بلکہ تیز کر دیا، تو کونسا جرم کر دیا، اور آپ کے اس دانشمندانہ اقدام کو ''حزبیت'' اور ''زیدیت'' سے آلودہ کرنا کونسی علمی یا تاریخی خدمت ہے، حقیقت یہ ہے کہ حضرت امام رحمہ اللہ نے زیدی قلعہ میں بیٹھ کر مسلک حدیث کی اشاعت کے لیے یہ راستہ صاف فرمایا اور حق یہ ہے کہ دنیائے فقہ پر حدیث کا موجودہ غالب اثر بہت حد تک ان ہی کی مساعی کا رہین منت ہے۔

---

❶ علامہ محمد بن ابراہیم الوزیر، معاصر حافظ ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ ۔ علامہ محمد بن اسماعیل الامیر، صاحب سبل السلام وغیرہ۔

❷ شفاء الادام تالیف علامہ حسین بن محمد بن یحییٰ۔ شوکانی کے حاشیہ کا نام وبل الغمام ہے، قلمی ہے، ابھی طبع نہیں ہوا۔

❸ البدر: ۱/۲۹۹۔ ❹ دلیل الطالب، ص: ۷۵۹۔

❺ دلیل الطالب، ص: ۷۵۹۔ ❻ دلیل الطالب، ص: ۷۶۰۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخر میں ہم امام صاحب رحمہ اللہ کی ایک تحریر درج کرتے ہیں، جس سے اس الزام کی جڑ ہی کٹ جائے گی ان شاء اللہ۔ آپ نے اپنی کتاب ''ادب الطلب'' میں ایک ضروری نصاب تجویز فرمایا ہے، جس میں دوسرے علوم کی کتابوں کا ذکر کرنے کے بعد، علم تفسیر میں، تفسیر کشاف، تفسیر اتقان، الدر المنثور، وغیرہ کا ذکر کر کے لکھتے ہیں:

((اعلم ان اعظم العلوم فائدة و اكثرها نفعاً و اجلها خطرا هو علم السنة المطهرة فانه الذى تكفل ببيان القرآن المجيد ينبغي للطالب ان يقبل على سماع جامع الاصول والمشارق و كنز العمال والمنتقى لابن تيمية رحمہ اللہ و بلوغ المرام و العمدة و نحوها مما جمع فيها المتون ثم يسمع الكتب التى فيها الاسانيد كالامهات الست و مسند احمد و صحيح ابن خزيمة و ابن حبان و ابن الجارود و سنن البيهقى والدارقطنى فاذا قضى وطره من سماع كتب المتن والاسناد اشتغل بشروحها سماعًا و مطالعةً و يستكثر من النظر فى مؤلفات علم الجرح والتعديل مثل النبلاء و تاريخ الاسلام و تذكرة الحفاظ والميزان و تهذيب الكمال و هذا بعد ان يشتغل بشئى من علم اصطلاح اهل الحديث كمؤلفات ابن الصلاح والالفية للعراقى او شروحها(۱) انتهى ملخصاً.)) ❶

''میاں دیکھو! سب سے ضروری علم سنت کا علم ہے کیونکہ قرآن حکیم کی عملی تفسیر ہے، تھوڑی بہت نحو کے بعد (متون حدیث مشارق الانوار، جامع الاصول، کنز العمال، منتقى الاخبار، بلوغ المرام عمدة الاحكام) پر توجہ کرنی چاہیے پھر صحاح ستہ۔ مسند احمد، صحیح ابن خزیمہ، ابن حبان، منتقی ابن جارود۔ سنن بیہقی۔ سنن دار قطنی طالب علم پڑھے۔ پھر (کتب جرح و تعدیل، سیر و رجال۔ تذكرة الحفاظ۔ ميزان الاعتدال۔ تهذيب الكمال، سير النبلاء) وغیرہ کتب کا مطالعہ جاری رکھے، اصول حدیث کی کتابوں (مثلاً: مقدمه ابن الصلاح الفيه عراقى مع شروح) پر عبور حاصل کرے۔''

---

❶ طلب الادب من ادب الطلب، ص: ۱۵، یہ کتاب امام رحمہ اللہ کی کتاب ''ادب الطلب ومنتہی الارب'' کا خلاصہ ہے، جو مولانا عبدالصمد پشاوری نے نواب صاحب رحمہ اللہ کے حکم سے کیا تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر سلسلۂ فقہ میں لکھتے ہیں:

((و ما انفع الاطلاع علی المصنفات البسیطة فی حکایة مذاهب السلف و اهل المذاهب و حکایة ادلّتهم کمؤلفات ابن المنذر و ابن قدامة و ابن حزم و ابن تیمیة رحمهم الله و من سلك مسالکهم ، انتهی ملخصاً .)) ❶

''فقہ میں مذاہب سلف اور اختلاف ائمہ سے واقفیت ضروری ہے، اس سلسلہ میں امام ابن المنذر، ابن قدامہ، ابن حزم، ابن تیمیہ وغیرہ کی تصانیف بڑی مفید ہیں۔''

اس سے قبل فنون آلیہ کا نصاب ذکر کر کے آخر میں لکھتے ہیں:

((اقول بعد هذا انه لا ینبغی لعالم ان یدین بغیر ما دان به السلف الصالح من الصحابة والتابعین و تابعیهم من الوقوف عندنا تقتضیه ادلة الکتاب والسنة الخ .)) ❷

''بس صحابہ اور تابعین کا طریقہ استدلال قابل اعتماد و استناد ہے۔ اسی کو اختیار کرنا ضروری ہے۔''

ان واضح تصریحات کے بعد کون عاقل شک کر سکتا ہے کہ شوکانی رحمہ اللہ کے متعلق یہ ''نیا خیال'' پا در ہوا نہیں ہے، دیکھئے! اس سارے نصاب میں زیدیوں کی ایک کتاب کا بھی ذکر نہیں ہے، اہل حدیث ہی کی کتابوں اور انھی کے نصاب کا ذکر ہے، یہ الگ بات ہے کہ کسی اصولی یا فروعی مسئلہ میں امام رحمہ اللہ لغزش کھا گئے ہوں کہ انسان خطا و نسیان سے مبرا نہیں ہے، اور ہم ان شاء اللہ کسی وقت ان کے بعض مخصوص نظریوں کو زیر بحث لائیں گے، لیکن اس سے ان کے مسلک پر تو حرف نہیں آ سکتا۔

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشا دیکھے
دیدۂ کور کو کیا آئے نظر؟ کیا دیکھے؟

امام شوکانی کے تلامذہ

شوکانی رحمہ اللہ کو تدریس سے خاص شغف تھا، طالب علمی کے زمانہ میں کئی کئی سبق پڑھاتے تھے، پھر کچھ مدت باقاعدہ تدریس کا سلسلہ بھی شروع رکھا، انتہا یہ کہ قضاء کی ذمہ داریوں کے ساتھ ہی تصنیف کا شغل جاری رہا، تو تدریس کو بھی نہیں بھولے، اس کا نتیجہ قدرۃً یہی نکلنا چاہیے تھا کہ آپ کے تلامذہ کی فہرست سینکڑوں تک پہنچ گئی، بہت سارے شاگردوں کے تراجم تو خود البدر الطالع میں لکھ دیے ہیں، ذیل میں چند ان مشہور تلامذہ کا ذکر درج کیا جاتا ہے، جن کو کسی نہ کسی طرح ہندوستان سے بھی تعلق ہے یا خود ہندوستانی ہیں۔

❶ طلب الادب، ص: ۱٦. ❷ طلب الادب، ص: ١٤.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) محمد بن نصر الحازمی النجدی ❶ ۔ شوکانی رحمہ اللہ کے ارشد تلامذہ سے ہیں، بہت سے اساطین علم کے علاوہ، شیخ محمد عابد سندھی، مدنی، مولانا محمد اسحاق دہلوی مہاجر مکہ وغیرہما سے کسب کمال کیا، ہندوستان کے بہت سے علماء کے شیخ اجازۃ مولانا شیخ حسین بن محسن انصاری الخزرجی رحمہ اللہ کے استاذ ہیں، عقیدۃً ومسلکاً حنبلی اور اہل حدیث تھے، ۱۲۸۳ھ میں وفات پائی۔ ❷

(۲) عبدالرحمٰن بن سلیمان الاہدل ❸ ۔ ۱۱۷۹ھ میں زبید میں پیدا ہوئے، اپنے والد علامہ سلیمان الاہدل سے تحصیل کی، شوکانی رحمہ اللہ کے قریباً ہم عمر ہیں، ان کے والد صاحب کے ترجمہ میں ان کا ذکر البدر الطالع میں اچھے لفظوں میں کیا ہے۔ ❹

علامہ عبدالرحمٰن نے اپنے مشائخ میں ملتان کے باشندے علامہ معز الدین الہندی رحمہ اللہ کا ذکر کرتے ہوئے، علوم میں ان کی قابلیت (خصوصاً اصول اور منطق میں) کا ذکر کیا ہے، شیخ محمد حیات سندھی، علامہ سید مرتضی بلگرامی زبیدی بھی آپ کے مشائخ سے ہیں، آپ ہی نے شوکانی قضاۃ پر "النفس الیمانی والروح الریحانی فی اجازۃ القضاۃ بنی الشوکانی" نامی ایک بہترین کتاب لکھی، اس کے علاوہ بھی مختلف فنون پر کتابیں یادگار چھوڑی ہیں، آپ کا خاندان گو شافعی ہے، لیکن آپ مسلکاً اہل حدیث ہیں، اور شوکانی رحمہ اللہ کا تذکرہ والہانہ انداز سے کرتے ہیں۔ مفصل حالات کے لیے دیکھئے۔ التاج المکلل ❺ ۔ ابجد العلوم ❻ ۱۲۵۰ھ میں وفات پائی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

(۳) عبدالرحمٰن بن احمد البہکلی رحمہ اللہ (۱۱۸۰ھ) میں پیدا ہوئے۔ شوکانی رحمہ اللہ کے ہم درس بھی ہیں، علامہ عبدالقادر بن احمد کوکبانی، علامہ عبداللہ بن محمد بن اسماعیل الامیر وغیرہم اساطینِ علم وفضل آپ کے شیوخ سے ہیں، خود شوکانی رحمہ اللہ سے کافی استفادہ کیا، شوکانی رحمہ اللہ خود کہتے ہیں:

((واختص لی اختصاصاً کاملاً.))

"مجھ سے خاص خصوصیت پیدا ہوگئی۔"

---

❶ آپ کی جائے پیدائش سندھ کا ایک گاؤں سیون ہے۔ ہندوستان۔ حجاز وغیرہ ملکوں سے تحصیل علم فرمائی، عمر کا زیادہ حصہ ان ہی مبارک دیار میں بسر ہوا، درمیان میں ایک آدھ دفعہ مراجعت فرمائے وطن بھی ہوئے، لیکن پھر مدینہ طیبہ واپس تشریف لے گئے۔ اور وہیں ۱۲۵۷ھ میں انتقال فرمایا اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ حنفی مسلک پر شروح حدیث وفقہ کے ابجد العلوم وغیرہ کے مصنف ہیں صنعاء یمن میں ایک مدت تک رہے، نواب صدیق حسن خاں رحمہ اللہ نے آپ کو بھی شوکانی رحمہ اللہ کے تلامذہ سے شمار کیا ہے (دیکھئے تقصار، ص: ۲۱۱)

❷ اتحاف النبلاء نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم، ص: ٤١٩.

❸ الاهدل الادنی الاقرب وقیل اصل هذه الكلمة علی الله دل۔ وهذا اصح (ابجد العلوم، ص: ٨٥٢).

❹ البدر الطالع: ١/٢٦٨۔ ❺ ص ٣٣٦۔٣٤٠۔ ❻ ص: ٨٦٥۔٨٨٧۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کئی دفعہ صنعاء آئے، ہر اہم معاملہ میں اپنے استاذ کی ہمنوائی کا دم بھرتے رہے، بہت سے علوم میں ماہرانہ قابلیت رکھتے تھے، مختلف تاریخی، حدیثی، فنی، تالیفات یادگار چھوڑی ہیں، شوکانی رحمہ اللہ نے ان کا ترجمہ البدر الطالع میں ذکر کیا ہے ❶ آپ علامہ شیخ عبدالحق بن فضل اللہ بنارسی کے شیوخ سے ہیں، ۱۲۳۸ھ میں آپ سے سند حدیث حاصل کی۔ ❷ سنہ وفات کا پتہ نہیں چل سکا۔

(۴) احمد بن محمد بن علی الشوکانی رحمہ اللہ۔ علامہ شوکانی رحمہ اللہ کے صاحبزادے ہیں، مفصل حالات نہیں مل سکے، سیدنا نواب سید محمد صدیق حسن خان مرحوم کی جو سند بواسطہ علامہ شیخ محمد بن محسن الانصاری رحمہ اللہ ہے، اس میں علامہ احمد بن محمد کا اسم گرامی آتا ہے۔ اس مناسبت سے یہاں ذکر کیا گیا، آپ نے اپنے والد صاحب رحمہ اللہ کے فتاویٰ کو ۱۲۶۲ھ میں الفتح الربانی کے نام سے جمع کیا ❸ ۱۲۸۱ھ میں وفات پائی۔ ❹

(۵) مولانا عبدالحق بن فضل اللہ بنارسی۔ تاریخی نام فضل رسول (۱۲۰۶ھ)، ساکن قصبہ نیوتن ضلع اناؤ۔ آپ کے والد صاحب نے بنارس میں بود و باش اختیار کی تھی، آپ کو بہت سارے اکابرِ مشرق سے تلمذ حاصل ہے، مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رحمہ اللہ محدث، مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رحمہ اللہ، مولانا شاہ محمد اسماعیل صاحب شہید، مولانا محمد عابد سندھی رحمہ اللہ، علامہ عبداللہ بن محمد بن اسماعیل الامیر رحمہ اللہ، علامہ عبدالرحمن بن احمد البھکلی رحمہ اللہ، وغیرہم۔

بچپن ہی سے حدیث کا شوق دامن گیر تھا، اس سلسلہ میں سفر کی بہت سی صعوبتیں برداشت کیں، سات دفعہ حج بیت اللہ سے مشرف ہوئے، ایک حج مولانا محمد اسماعیل شہید اور سید احمد صاحب قدس سرہٗ کے ہمراہ نصیب ہوا، ترک تقلید میں ایک کتاب بھی ''الدر الفرید فی المنع عن التقلید'' نامی تصنیف فرمائی، ۱۲۳۸ھ کو صنعاء جا کر براہِ راست امام شوکانی سے سند حدیث حاصل کی۔ اس سند کے الفاظ یہ ہیں:

((قال الشوكاني۔ انی اجزت للشيخ العلامة ابی الفضل عبد الحق بن الشيخ العلامه محمد فضل الله المحمدی الهندی كثر الله تعالىٰ همته و كرمه و فوائده و نفع بمعارفه، فليرو عنی ما اشتمل عليه اتحاف الاكابر من كتب الاسلام على اختلاف انواعها و لم اشترط عليه شرطاً فهو اجل من ذلك و اعلٰى حرر يوم الجمعة بتاريخ (١٠) جمادى الآخر ١٢٣٨ه

❶ ۱/ ۳۱۸۔۳۲۱، نیز التاج المکلل، ص: ۲۵٦.

❷ سلسلة العسجد ص: ۳۵.

❸ دلیل الطالب، ص: ۷٦۸.

❹ شروع تفسیر فتح القدیر: ۱/ ۲، مطبوعه مصر.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كتبه محمد بن على الشوكانى .)) ❶

ہندوستان کے بہت سے علماءِ حدیث نے آپ سے سند حدیث حاصل کی، آپ کی وساطت سے حاصل کی ہوئی سند ہندوستان میں عالی شمار کی جاتی ہے، ۸/ ذی الحجہ ۱۲۸۶ھ کو ۷۰ ستر برس کی عمر میں آخری حج پر بمبئی میں وفات پائی، فرحمہ اللہ تعالیٰ۔ ❷

حال ہی کے بعض حضرات نے اپنے ایک مخصوص وہمی نظریہ کی کڑیاں ملانے کو آپ کے متعلق ''زیدیت'' کا دھبہ لگایا ہے، لیکن یہ بہتان طرازی ہے، مولانا مرحوم مسلکاً اہل حدیث تھے، جیسا کہ ان کے حالات اور ان کی اس سند سے پتہ چلتا ہے، جو نواب سید نا محمد حسن خاں رحمہ اللہ کو لکھ کر دی ہے ❸

(۶) شیخ الاسلام مولانا عبدالحی صاحب بڈھانوی رحمہ اللہ، متوطن موضع بڈھانہ ضلع مظفر نگر۔ آپ نسباً صدیقی اور شاہ عبدالعزیز صاحب رحمہ اللہ کے داماد تھے، مولانا سید احمد صاحب رحمہ اللہ قدس سرہٗ کے خاص خلفاء میں سے تھے، فقہ حنفی پر خوب نظر تھی، مجاہدین کی تحریکِ جہاد میں مولانا شہید رحمہ اللہ اور آپ کو سید صاحب رحمہ اللہ کے دو وزراء کی حیثیت حاصل تھی، تبحر علمی میں اپنا نظیر نہ رکھتے تھے، ❹ آپ بھی مسئلہ رفع الیدین میں مولانا شہید کے ہمنوا تھے، اثبات رفع الیدین مطابق مسلک اہل حدیث کے ایک فتویٰ پر آپ کے دستخط ❺ ثبت ہیں، ۳۷۔۱۲۳۸ھ کے سفرِ حج میں علامہ سے سند حدیث حاصل ہوئی، آپ ہی کی بدولت امام شوکانی رحمہ اللہ کی تصانیف درر البہیہ اور الفوائد المجموعہ پہلی دفعہ ہندوستان آئیں۔

تصنیف اور تدریس کا موقعہ زیادہ نہیں مل سکا۔ زیادہ مصروفیت سلوک اور جہاد کی تحریک میں رہی، ۸/ شعبان ۱۲۴۳ھ میں انتقال فرمایا۔ تغمدہ اللہ بغفرانہ۔

(۷) مولانا ولایت علی صاحب رحمہ اللہ عظیم آبادی۔ ۱۲۰۵ھ میں پیدا ہوئے۔ صوبہ بہار کے رئیس خاندان کے ایک معزز رکن، حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب شہید رحمہ اللہ کے تلمیذِ خاص، حضرت سید احمد صاحب شہید کے مخصوص خلیفہ، ڈاکٹر ہنٹر وغیرہ عیار فرنگیوں کی بدنام ''وہابی'' تحریکِ مجاہدین کے روحِ رواں، متبحر عالم، بے نظیر محدث، ولایت کے مرتبۂ علیا پر فائز، فقہ وحدیث وسلوک کے جامع، اسلاف کی واحد یادگار، اسلام کے بے لوث مبلغ، توحید خالص کے پرجوش علمبردار، کفن بر سر مجاہد، غرض آپ کی کن کن خدمات پر لکھا جائے۔

علامہ نواب سید محمد صدیق حسن خاں مرحوم لکھتے ہیں کہ مولانا ولایت علی رحمہ اللہ نے ''جامع مسجد قنوج میں چند جمعہ تک وعظ کیا، مجھ سے کہہ گئے کہ تم کتاب بلوغ المرام ضرور پڑھنا، میں اس وقت بارہ تیرہ برس کی عمر کا

❶ ابجد العلوم، ص: ۸۷۰.

❷ دیکھیے: تذکرۂ علماء ہند فارسی صفحہ ۱۱۰۔ سلسلة العسجد ص: ۳۵۔

❸ تفصیل کے لیے دیکھیے مولانا مسعود عالم صاحب ندوی کی کتاب: ''مولانا عبیداللہ سندھی کے افکار وخیالات پر ایک نظر'' صفحہ: ۴۹ تا ۵۶۔

❹ سیرۃ سید احمد شہید ص: ۳۱۵۔۳۲۲۔ ❺ اتحاف النبلاء، ص: ۴۴۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں گا، اس کہنے کا نتیجہ ایک مدتِ دراز کے بعد یہ ظاہر ہوا کہ میں نے بلوغ المرام کی شرح (مسک الختام) لکھی، جو اثر سریع میں نے مولوی ولایت علی مرحوم کے وعظ میں پایا، کسی کے وعظ میں دیکھا نہ سنا، ان کے پاس بیٹھنے سے دل دنیا سے بالکل سرد ہو جاتا تھا اور دین کا جوش تہہ دل سے اٹھتا تھا، یہ مصرع میں نے انھیں سے یاد کر لیا تھا،

ہم طرز جنوں اور ہی ایجاد کریں گے ❶

آپ نے اسلام کی ہر نوع کی خدمات سرانجام دی ہیں، جہاد کے سلسلہ میں تو آپ سر عسکر تھے ہی، تبلیغی اور تدریسی خدمات میں بھی کوتاہی نہیں فرمائی، اشاعت علوم دینیہ میں بقدرِ وسعت کوششیں جاری رکھیں، حضرت شاہ عبدالقادر کا ترجمہ قرآن اور مولانا شہید رحمہ اللہ کے رسائل سب سے پہلی مرتبہ آپ ہی کی مساعی سے طبع و شائع ہوئے، غالباً ۱۲۴۸ھ میں آپ حج کے لیے تشریف لے گئے اور اس سفر میں نجد وغیرہ ممالکِ اسلامیہ کی سیر کرتے یمن پہنچے اور ۱۲۴۹ھ میں امام شوکانی رحمہ اللہ سے حدیث کی سند حاصل کی اور "درر بهيه" کا ایک نسخہ ساتھ لائے، جو اس وقت صادق پور میں موجود ہے۔ ❷

آپ کی ہی وجہ سے آپ کا سارا خاندان (صادق پور) جہاد کی تحریک میں شامل ہوا اور آخر ہندوستان میں خالص اسلامی حکومت کے قیام اور انگریزی اقتدار کے ختم کرنے کی دھن میں ہی محرم ۱۲۶۹ھ میں اپنی جان، جاں آفریں کے سپرد کر دی! چونسٹھ برس عمر پائی۔

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را ❸

(۸) مولانا منصور الرحمٰن صاحب مرحوم دہلوی۔ آپ کے متعلق مولانا عبدالجلیل صاحب سامرودی مدظلہٗ کے ایک مضمون کا خلاصہ درج ذیل ہے، جو موصوف نے میرے ایک استفسار کے جواب میں اخبار اہل حدیث ۱۶/ اپریل ۱۹۴۶ء میں شائع کرایا ہے:

"الشیخ ابو عبداللہ منصور الرحمٰن بن الشیخ عبداللہ بن الشیخ النواب جمال الدین الانصاری الدہلوی، نزیل ڈھاکہ بنگال۔ از تلامذۂ شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی۔ آپ نے میرے دادا مولانا محمد بن ہاشم المتوفی ۱۳۱۵ھ کی سند میں لکھا ہے کہ ہم جب حج بیت اللہ کے لیے بمعیت حضرت امیر المومنین السید احمد شہید رحمہ اللہ، مولانا شہید رحمہ اللہ، مولانا عبدالحیٔ رحمہ اللہ ۱۲۳۷ھ میں گئے تھے۔ حج کے بعد ہم اور مولانا عبدالحی دہلوی، امام شوکانی رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، وہ بیرون

❶ ابقاء المنن بالقاء المحن، ص: ۱۲۔ از نواب صاحب قدس سرہٗ.

❷ ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک از مولانا مسعود عالم ندوی، ص ۵۴۔

❸ آپ کے مفصل حالات کے لیے دیکھیے سوانح احمدی، ص ۱۵۵۔۱۶۷ و سیرت سید احمد شہید، طبع دوم، ص: ۳۶۲۔۳۷۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکہ ٹھہرے ہوئے تھے، امام شوکانی رحمہ اللہ نے ہم دونوں کو ایک ایک نسخہ اتحاف کا عنایت فرمایا اور اجازت تحریر فرما دی، آپ کے بظاہر دو تلمیذ نظر آتے ہیں، ایک مولانا محمد بن ہاشم سامرودی رحمہ اللہ دوسرے مولوی عبدالوہاب صاحب الملتانی الدہلوی۔ انتہی ملخصاً

مولانا سامرودی کے مضمون پر ایک خدشہ ہے اور وہ یہ کہ حضرت نواب صاحب رحمہ اللہ نے مولانا عبدالحیٔ کے متعلق لکھا ہے کہ ''ان کو اجازۃ بالمکاتبۃ حاصل ہوئی اور مولانا کے مضمون سے معلوم ہوتا ہے کہ ''حج کے موقع پر ہی بالمشافہ اجازت حاصل ہوگئی۔'' فاللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ امام شوکانی کے براہِ راست تلامذہ ہندوستان میں چار ثابت ہو سکے ہیں (۱) مولانا عبدالحی رحمہ اللہ (۱۲۳۷ھ)، مولانا منصور الرحمٰن (۱۲۳۷ھ)، مولانا عبدالحق محمد (۱۲۳۸ھ) اور مولانا ولایت علی (۱۲۴۹ھ) یہ سنین بلحاظ تحصیل اسناد ہیں۔

مولانا نواب سید محمد صدیق حسن خاں مرحوم لکھتے ہیں: شوکانی رحمہ اللہ کے اکثر تلامذہ محققانہ اور مجتہدانہ قابلیت رکھتے ہیں، مذاہب و مسالک میں کسی کے پابند نہیں رہتے، براہِ راست کتاب و سنت سے استدلال کرتے ہیں اور یہ سب امام رحمہ اللہ کے تلمذ اور تربیت کی برکت ہے۔

علوم شوکانی رحمہ اللہ ہندوستان میں

جن دنوں ہندوستان میں علماء حدیث اصلاح و تجدید کے کارنامے سرانجام دے رہے تھے، تقلید کی بندشیں ٹوٹ رہی تھی، عوام میں مذہبی بیداری پیدا کرنے کے لیے ہندوستان کے اس سرے سے اُس سرے تک علمائے حدیث کی ایک جماعت سرگرم عمل تھی، اسی زمانہ میں علامہ شوکانی رحمہ اللہ ان ہی بنیادوں پر ملکی رسوم و عقائد، فقہی تقلید و جمود، معاشرتی خرابیوں، اخلاقی قباحتوں، صوفیانہ بدعتوں اور حکام کی بدعنوانیوں کے خلاف مصروفِ جہاد تھے، مشن کی وحدت نے ایک دوسرے کا شیدا بنا دیا، اسی شیدائیت نے تعلقات کا بیج بویا، جو آئندہ چل کر بارآور درخت بنا، جو اس وقت سارے ہندوستان پر سایہ فگن ہے:

﴿كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ تُؤْتِيْ أُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ﴾[1]

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ سید احمد صاحب شہید قدس سرہٗ کا قافلہ ۱۲۳۷ھ کو حج کے لیے گیا، اس قافلہ میں مولانا عبدالحی قدس سرہٗ بھی تھے، وہاں سے علامہ شوکانی رحمہ اللہ کا شہرہ سن کر علامہ رحمہ اللہ سے خط و کتابت کی اور بذریعہ خط ان سے ان کی کتاب ''الفوائد المجموعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ'' طلب فرمائی، علامہ شوکانی رحمہ اللہ نے خط کا جواب عنایت فرمایا اور کتاب بھی بھیج دی، نیز حجاز سے فقہ حدیث کا بہترین مختصر ''دُرر بہیۃ'' للشوکانی رحمہ اللہ ساتھ لائے، اس طرح یہ کتاب پہلی دفعہ ہندوستان آئی، بلکہ بذریعہ مکاتبت سند

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجازت بھی حاصل کر لی ❶ جس پر فخر کیا کرتے تھے ❷ حج سے واپسی پر مولانا عبدالحی علامہ رحمہ اللہ کی تعریف میں رطب اللسان تھے، چنانچہ مولانا محمد اسماعیل شہید رحمہ اللہ کے ایک بہترین شاگرد مولانا عبداللہ خان رحمہ اللہ نے مولانا عبدالحیٔ کا مندرجہ ذیل بیان نقل فرمایا ہے:

''در اطراف صنعاء عالمے ست متورع محمد شوکانی رحمہ اللہ نام کہ قریب چند ہزار حدیث از بر دارد و مہارتش در علم حدیث بآں مرتبہ رسیدہ کہ از سی سال حاکم آں ولایت بآنکہ زیدیہ است، اقما و را بر منصبِ قضاء وافتائے آں ملک مقرر داشتہ واو گاہے بر موجب کتب فقہیہ افتاء نہ کردہ بلکہ اکثرے از سوانح کہ بروغرض مے کنند، حدیثے درآں باب یاد دارد، وفتویٰ برطبقِ حدیث مے دہد۔'' ❸

''صنعاء (یمن) کے علاقہ میں ایک پرہیزگار عالم ہیں، جن کا اسم گرامی محمد شوکانی رحمہ اللہ ہے، ان کو کئی ہزار حدیث از بر یاد ہیں، علم حدیث میں مہارت کا یہ حال ہے کہ ہر فیصلہ حدیث ہی کی روشنی میں کرتے ہیں، کتب فقہیہ سے کچھ سروکار نہیں رکھتے، قریباً تیس سال سے وہاں کے قاضی چلے آرہے ہیں باوجودیکہ وہاں کی حکومت کا مذہب زیدی ہے۔''

مولانا عبداللہ خاں فرماتے ہیں کہ مولوی عبدالحی صاحب رحمہ اللہ نے وہ خط مجھے دکھایا اور الفوائد المجموعہ کا وہ نسخہ بھی مجھے عنایت فرمایا۔ ❹

علامہ نواب سید محمد صدیق حسن خان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''ازینجا دریافتہ باشی کہ اوّل کسیکہ از علماء متدین بہند بایں سعادت فائز گشت شیخ عبدالحی مرحوم است۔'' ❺

''اس سے معلوم ہوا کہ علامہ شوکانی رحمہ اللہ سے تعلق وسند کی سعادت ہندوستان میں سب سے پہلے مولوی عبدالحی مرحوم کے حصے میں آئی۔''

لیکن یہاں ایک امر اور بھی قابل غور ہے، سید احمد شہید رحمہ اللہ کا قافلہ (جس میں مولانا عبدالحی رحمہ اللہ تھے) شعبان ۱۲۳۷ھ میں جدہ کے ساحل پر لنگر انداز ہوتا ہے اور یکم ذوالقعدہ ۱۲۳۸ھ کو مکہ معظمہ سے عازم ہند ہوتے ہیں۔

دوسری طرف معاملہ یہ ہے کہ علامہ عبدالحق بن فضل اللہ البناری کی جو سند حدیث نواب محمد صدیق حسن خان

---

❶ اتحاف، ص: ۴۰۹.

❷ دلیل الطالب، ص: ۷۶۱ و ابقاء المنن، ص: ۴۷ و ابجد العلوم: ۹۱۶.

❸ دلیل الطالب، ص: ۷۶۱.

❹ دلیل الطالب، صفحہ: ۷۶۱.

❺ دلیل الطالب، ص: ۷۶۲.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب نے ابجد العلوم میں نقل فرمائی ہے، اس پر علامہ شوکانی نے تاریخ ۱۰/ جمادی الاخریٰ ۱۲۳۸ھ ثبت کی ہے۔

بہرکیف ان دونوں گرانقدر ہستیوں کی مساعی اور حسن عقیدہ سے اس تعلق کی بنیاد پڑی، پھر تو ایک طرح کا تانتا بندھ گیا۔

((ثم تتابع الناس علی ذلك وانتشر فضله فی الناس و اذعن لهٗ كل موافق و مخالف.)) ❶

نواب ❷ محمد مصطفیٰ خاں بہادر (ف: ۱۲۸۷ھ) اپنے سفر حجاز کی سرگزشت کے سلسلہ میں لکھتے ہیں:

''از شوکانی رحمہ اللہ کہ قاضی القضاۃ صنعاء بود، شاید کہ خبرے داشتہ باشی، میگوئی کہ بعد از سلف بوفور احاطہ و اطلاع او درفن حدیث کے برخاستہ، درفروع تقلید ائمہ نمے کرد وعمل باجتہاد خویش داشت، وایں معنی نہ خاصِ اواست کہ ہمہ اہل حدیث آنجا بدیں شیوہ خرامش دارند۔'' ❸

''شوکانی رحمہ اللہ کے متعلق شاید تمھیں کچھ معلوم ہو وہ یمن کے چیف جسٹس ہیں، علمائے سلف کے بعد وسعتِ معلومات میں شاید ہی کوئی ان کے ہمسر ہوا ہو، مقلد نہیں ہیں، خود براہِ راست کتاب و سنت سے استنباط کرتے ہیں اور یہ چیز کوئی انھی سے خاص نہیں ہے، وہاں کے اہل حدیث کا طریق استدلال ہی یہ ہے۔''

علامہ عبدالحق بن فضل اللہ محمدی البنارسی:

ف ۱۲۸۶ھ نے دہلی سے تکمیل کے بعد یمن جا کر حدیث پڑھی اور علمائے یمن، خصوصاً امام شوکانی رحمہ اللہ سے سند حاصل کی، ان دونوں بزرگوں کے بعد تیسرے بزرگ مولانا ولایت علی صاحب قدس سرہٗ صادقپوری ہیں، جنھوں نے حادثہ بالاکوٹ کے بعد سفر حج کیا اور یمن ہوتے ہوئے علامہ شوکانی رحمہ اللہ سے ۱۲۴۹ھ میں سند واجازتِ حدیث حاصل کی، چوتھے بزرگ مولانا منصور الرحمٰن صاحب دہلوی مرحوم ہیں، جنھوں نے بمقام مکہ شریف امام رحمہ اللہ سے سند حاصل فرمائی، اس تعلق میں اور وسعت پیدا ہوئی کہ حضرت مولانا نواب سید محمد صدیق حسن خان مرحوم کے زمانہ میں یمن کے دو محدث، زین العابدین بن محسن الانصاری رحمہ اللہ (ف......... ھ) اور علامہ شیخ حسین بن محسن الانصاری رحمہ اللہ (ف......... ھ) بھوپال آئے اور نواب صاحب رحمہ اللہ اور شیخ حسین

❶ دلیل الطالب، ص: ۷۶۲.

❷ نواب محمد مصطفیٰ خاں بہادر کے متعلق مولانا نواب سید محمد صدیق حسن خاں صاحب مرحوم کا بیان ہے: ''امراء دہلی میں سرکردہ آدمی تھے، علم وفضل، صدق ومتانت اور بلندیٔ اخلاق کے لحاظ سے بہترین انسان تھے۔ مولانا محمد اسحاق رحمہ اللہ کے مرید اور مولانا شیخ عبدالغنی مجددی رحمہ اللہ کے شاگرد اور میرے مخلص احباب میں سے تھے۔'' (دلیل الطالب، ص: ۷۶۲)

❸ دلیل الطالب، ص: ۷۶۲) بحوالہ ترغیب السالك.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی مساعی سے ہندوستان میں علامہ شوکانی رحمہ اللہ کی تصانیف کا ورود اور ان کے مضامین کی اشاعت ہوئی، جن سے ہندوستان کی علمی دنیا اس وقت مستفیض ہو رہی ہے۔

برّد اللّٰہ مضاجعهم و نفعنا تعالیٰ بعلومهم.

وفات:

آخر فیض پاشیاں کرتا ہوا یہ آفتاب علم غروب ہو گیا! انا للّٰہ و انا الیه راجعون۔

آپ کے سنِ وفات میں اختلاف ہے، آپ کے عاشق صادق جناب مولانا سید نواب محمد صدیق حسن خاں قدس سرہٗ نے ابجد العلوم میں ۱۲۵۰ھ اور اتحاف النبلاء میں ۱۲۵۵ھ تحریر فرمایا ہے لیکن التاج المکلل کے حاشیہ ص: ۲۹۷ اور تقصار ص: ۸۲ پر صاف طور پر فیصلہ دے دیا ہے، کہ صحیح یہی ہے کہ شوکانی کا انتقال جمادی الاخریٰ ۱۲۵۰ھ میں ہوا، سن ولادت' میں بھی اختلاف ہے لیکن اس کے متعلق علامہ رحمہ اللہ کا خودنوشت بیان ۱۱۷۳ھ موجود ہے، اس لحاظ سے حضرت علامہ رحمہ اللہ کی عمر ۷۷ سال کی ہوتی ہے۔ رحمه اللّٰہ رحمةً واسعةً

اولاد:

امام صاحب کی اولاد کے متعلق تفصیل کہیں نہیں مل سکی، صرف ان کے تین صاحبزادوں کا ذکر مل سکا ہے جو تینوں کے تینوں صاحب علم تھے، جن میں سے ایک کا ذکر خود امام رحمہ اللہ نے البدر الطالع میں کیا ہے، جیسا کہ نواب صاحب رحمہ اللہ نے البدر الطالع ہی کے حوالہ سے التاج المکلل ص: ۲۷۴ میں ذکر کیا ہے، اگرچہ مجھے مطبوعہ نسخے میں نہیں مل سکا۔

(۱) جمال الاسلام علی بن محمد الشوکانی رحمہ اللہ۔ یہ امام صاحب کے بڑے صاحبزادے ہیں، محرم ۱۲۱۷ھ میں ولادت ہوئی، علوم کی تکمیل والد ہی سے فرمائی، چھوٹی عمر میں ہی نادرۂ روزگار ہو گئے، افسوس! اپنے والد (امام شوکانی رحمہ اللہ) سے ایک ماہ قبل ہی بوڑھے والد کو داغ مفارقت دے گئے اور اپنے شباب میں یہ پھول مرجھا گیا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ [1]

(۲) صفی الاسلام احمد بن محمد الشوکانی رحمہ اللہ: سنہ ولادت معلوم نہیں ہو سکا، جملہ علوم میں قابلیت اور فنون میں مہارت تامہ کا اندازہ اسی سے لگا لیجیے کہ والد رحمہ اللہ کی گدی پر بیٹھے، درس وافتاء کی خدمات جلیلہ پر فائز رہے، آپ کے فتاوی جمع کیے، ۱۲۸۱ھ میں انتقال فرمایا: [2]

(۳) عماد الاسلام یحییٰ بن محمد الشوکانی رحمہ اللہ۔ ان کا التاج المکلل ص: ۴۳۸ میں نواب صاحب رحمہ اللہ نے النفس الیمانی کے حوالہ سے ذکر کیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے، کہ یہ بھی صاحب علم تھے، سن ولادت و وفات

[1] اتحاف، ص: ٤١٢.
[2] مقدمہ تفسیر فتح القدیر شوکانی رحمہ اللہ ص: ۲ از ناشر۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلوم نہیں ہو سکے۔

اخلاق و عادات:

افسوس ہے کہ علامہ شوکانی رحمہ اللہ کے ذاتی اوصاف و اخلاق و عادات کے متعلق موجودہ تراجم کی کتابیں ہماری رہنمائی نہیں کرتیں، صرف ایک جملہ نواب صاحب مرحوم نے ابجد العلوم میں نقل کیا ہے:

((نشأ علی العفاف والطهارة و ما زال يجمع النشأت؟ و يحرز المكرمات.)) ❶

''عفت پاکیزگی پر آپ کی نشو و نما ہوئی، فضائل و مناقب کے جامع تھے۔''

یا خود اپنے حالات میں لکھتے ہیں، اور وہ بھی صرف چالیس سال سے قبل کی زندگی کے متعلق:

((وكان متجنبا عن بنی الدنيا لم يقف بباب امير و لا قاض و لا صحب احدا من اهل الدنيا و لا خضع لمطلب من مطالبها بل كان مشتغلاً فی جميع اوقاته بالعلم درسا و تدريسا.)) ❷

''دنیا پرست لوگوں سے بالکل الگ تھلگ کسی قاضی، رئیس کے ہاں نہیں گئے، نہ کسی مطلب کے لیے کسی دنیا دار کی خوشامد کی، بلکہ سارا وقت علمی شغل میں صرف ہوتا رہا۔

زہد و تقویٰ:

فتویٰ نویسی اور تدریس پر کوئی معاوضہ نہیں لیتے تھے، اگر کوئی مجبور کرنے کی کوشش کرتا تو فرماتے:

((انا اخذت العلم بلا ثمن فاريد انفاقه كذلك.)) ❸

''میں نے علم بلا قیمت حاصل کیا ہے، ایسے ہی بلا قیمت خرچ کرنا چاہتا ہوں۔''

بے مثال صبر:

آپ کے ایک قابل ہونہار فرزند علامہ علی بن محمد عنفوان شباب ہی میں مسند تدریس پر جلوہ افروز ہو کر انتقال فرما گئے تو:

((لم يظهر و الده جزعا ولا حزنا.)) ❹

''آپ نے خوب برداشت کیا اور گھبراہٹ اور غم کا اظہار تک نہیں ہونے دیا۔''

علامہ نواب سید محمد صدیق حسن خاں مرحوم کی البدر الطالع ❺ سے ان کی ایک دعا اور خواہش جس کے ساتھ کچھ روحانی اشعار ہیں، لکھنے کے بعد لکھتے ہیں کہ:

❶ ابجد العلوم، ص: ۸۷۷۔ ❷ البدر: ۲/۲۲٤۔ ❸ التاج المکلل، ص: ۳٦۰۔

❹ ابجد العلوم، ص: ۸۸۱ ❺ البدر الطالع، ص: ۲۲۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’ایں عبارت است در حصول مقام تسلیم و رضا و بلوغ درجات فنا و بقا، حصول بمنازل حقائق علا۔‘‘ ❶

’’اس سے معلوم ہوتا ہے امام ولایت کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔‘‘

تصانیف

امام رحمہ اللہ کے تبحر علمی اور وسعت علوم کا اندازہ ان کی تصانیف سے ہوتا ہے، اکثر علوم معقول و منقول پر ان کی تصانیف موجود ہیں، جن سے ان کی مجتہدانہ شان ظاہر ہوتی ہے، عربی ادب میں بھی ید طولیٰ رکھتے تھے، البدر الطالع میں اپنے اساتذہ، تلامذہ، ہمعصر علماء سے ادبی مذاکرات، نظم و شعر میں مطارحات کا بکثرت ذکر فرماتے ہیں، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شعر و سخن پر آپ کو کافی دسترس تھی، البدر الطالع میں اپنے ادبی دیوان کا ذکر کرتے ہیں، لیکن افسوس ہے اس کا پتہ نہیں چل سکا۔ دوسرے علوم میں ان کی تصانیف کا ذکر فن وار درج ذیل ہے:

عدد مسلسل	عدد	اسمائے کتب	کیفیت
		تفسیر	
۱	۱	فتح القدير الجامع بين فن الرواية والدراية من التفسير	۴ ضخیم جلد۔ حال ہی میں مصر میں طبع ہوئی ہے، ربیع الآخر ۱۲۲۳ھ کو شروع کر کے رجب ۱۲۲۹ھ کو ختم کر دی۔
۲	۲	البحث الملم لقوله تعالىٰ "الا من ظلم"	
۳	۳	جواب السائل عن تفسير تقدير المنازل	
۴	۴	وبل الغمامة فى تفسير و جاعل الذين اتبعوك فوق الذين كفروا الى يوم القيامة	
۵	۵	جيد النقد فى عبارة الكشاف والسعد	
		حدیث وفقہ حدیث	
۶	۱	نيل الاوطار شرح منتقى الاخبار	
۷	۲	درر بهية	حدیث کے مسائل فقہی رنگ میں مدوّن کیے گئے ہیں۔ پھر خود ہی اس پر دراری مضیہ کے نام سے شرح لکھی۔ مصر میں طبع ہو گئی ہے۔

❶ تقصار، ص: ۸۳۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸	۳	دراری مضیئة	
۹	۴	تحفة الذاکرین فی شرح عدة حصن الحصین	علامہ محمد بن محمد الجزری کے خلاصہ عدۃ حصن الحصین کی بہترین شرح
۱۰	۵	الفوائد المجموعة فی الاحادیث الموضوعة	متعدد مرتبہ طبع ہو چکی ہے
۱۱	۶	الابحاث الوضیئة فی الکلام علی حدیث "الدنیا رأس کل خطیئة"	
۱۲	۷	التوضیح فیما جاء فی المنتظر وانمسیح	یہ رسالہ ۱۲۱۸ھ میں تصنیف ہوا، اس میں مہدی کے بارے میں ۵۰، دجال کے بارے میں سو اور حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق ۲۹ حدیثیں ذکر کر کے آخر میں فرمایا ہے: فتقرر فیما سقناہ ان الاحادیث الواردة فی المهدی المنتظر والدجال و نزول عیسیٰ متواترة انتهی (اتحاف النبلاء، ص: ۴۵)
۱۳	۸	المهرة فی الکلام علی حدیث "لا عدویٰ و لا طیرة"	
۱۴	۹	قطر الولی فی حدیث الولی	
۱۵	۱۰	نثر الجوهر فی شرح حدیث ابی ذر رضی اللہ عنہ	
۱۶	۱۱	کشف الشبهات عن حدیث المشتبهات	مصر اور ہندستان میں طبع ہو چکی ہے
۱۷	۱۲	کشف الرین عن حدیث ذی الیدین	
۱۸	۱۳	رسالة علی حدیث "الدنیا ملعون و ملعون ما فیها الا ذکر الله و ما والاه	

فقہ ❶

۲۰	۱	ارشاد السائل الی دلیل المسائل	مصر میں بضمن مجموعہ رسائل منیریہ طبع ہو چکی ہے۔

❶ یمن کے علاقہ میں چونکہ زیدی فقہ ہی مروج ہے، اس لیے قدرۃً علامہ کے مباحث کا زیادہ تعلق وہیں کے پیش آمدہ مسائل سے ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۱	۲	تحریر الدلائل علی مقدار ما یجوز بین الامام والمؤتم من الارتفاع والانخفاض والبعد والحائل	
۲۲	۳	کشف الاستار عن حکم الشفعه بالجوار	
۲۳	۴	اشراق النیرین فی بیان الحکم اذا تخلف عن الوعد احد الخصمین	
۲۴	۵	رفع الریبة عما یجوز و ما لا یجوز من الغیبة	متعدد مرتبہ طبع ہو چکی ہے
۲۵	۶	شرح الصدور فی تحریم رفع القبور	متعدد مرتبہ طبع ہو چکی ہے
۲۶	۷	شفاء الغلل فی زیادة الثمن لمجرد الاجل	
۲۷	۸	طیب النشر فی مسائل العشر	ایک اہل علم کے دس مختلف سوالوں کا جواب
۲۸	۹	الصوارم الهندیة المسلولة علی الریاض الندیة	
۲۹	۱۰	القول الصادق فی الامام الفاسق	
۳۰	۱۱	تشنیف السمع بإبطال الجمع	
۳۱	۱۲	القول المحرر فی لبس المعصفر	
۳۲	۱۳	ابطال دعوی الاجماع علی تحریم السماع	
۳۳	۱۴	البحث المسفر عن تحریم کل مسکر و مفتر	
۳۴	۱۵	الرسالة المکملة فی أدلة البسملة	
۳۵	۱۶	تنبیه ذوی الحجا علی حکم بیع الرجاء	

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۶	۱۷	عقود الجمان فی بیان حدود البلدان	
۳۷	۱۸	ارشاد الاعیان الی تصحیح ما فی عقود الجمان	
۳۸	۱۹	حل الاشکال فی اخبار الیہود علی التقاط الازبال	
۳۹	۲۰	تفویق النبال الی ارشاد المقال	
۴۰	۲۱	الوشی المرقوم فی تحریم التحلی بالذھب للرجال علی العموم	
۴۱	۲۲	منحۃ المنان فی اجرۃ القاضی والسبحان	
۴۲	۲۳	اطلاع ارباب الکمال علی ما فی رسالۃ الجلال فی الھلال من الاختلال	
۴۳	۲۴	رفع الجناح عن نافی المباح	
۴۴	۲۵	فتح القدیر فی الفرق بین المعذرۃ والتعذیر	
۴۵	۲۶	رفع الخصام فی الحکم بالعلم من الاحکام	
۴۶	۲۷	ایضاح الدلات علی احکام الخیارات	
۴۷	۲۸	دفع الاعتراضات علی ایضاح الدلالات	
۴۸	۲۹	القول الجلی فی لبس النساء الحلی	
۴۹	۳۰	ھدایۃ القاضی الی نجوم الاراضی	
۵۰	۳۱	ایضاح القول فی اثبات العول	
۵۱	۳۲	اللمعۃ فی الاعتداد برکعۃ من الجمعۃ	

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۲	۳۳	تنبیه الامثال علی عدم جواز الاستعانة من خالص المال	
۵۳	۳۴	فتح الخلاق فی جواب مسائل عبد الرزاق	
۵۴	۳۵	وبل الغمام خاشیه شفاء الاوام	نواب صاحب رحمہ اللہ نے عرف الجادی نام سے اس کا خلاصہ کر دیا ہے
۵۵	۳۶	السیل الجرار المتدفق علی حدائق الازهار	یہ کتاب آپ کی آخری تصنیف ہے (ابجد العلوم ص:۸۷۹) نواب صاحب نے بدور الاہلہ میں اس کی تلخیص کر دی ہے
۵۶	۳۷	الابحاث البدیعة فی وجوب الاجابة الی حکام الشریعة	
۵۷	۳۸	رسالة فی احکام الاستجمار	
۵۸	۳۹	رسالة فی احکام النفاس	
۵۹	۴۰	رسالة فی کون تطهیر الثیاب والبدن من شرائط الصلوٰة ام لا	
۶۰	۴۱	رسالة فی الکلام علی وجوب الصلوٰة علی النبی ﷺ فی الصلوٰة	
۶۱	۴۲	رسالة فی صلوٰة التحیة	
۶۲	۴۳	رسالة فی اسباب سجود السهو	
۶۳	۴۴	رسالة فی وجوب الصوم علی من لم یفطر اذا وقع الاشعار فی دخول رمضان فی النهار	
۶۴	۴۵	رسالة فی زیادة من باشر العبادة مع مشقة	
۶۵	۴۶	رسالة فی کون اجرة الحج من الثلث	
۶۶	۴۷	رسالة فی کون الخلع طلاقاً او فسخاً	

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۷	۴۸	رسالة فی حکم الطلاق ثلاثاً	
۶۸	۴۹	رسالة فی الطلاق البدعی	
۶۹	۵۰	رسالة فی نفقة المطلقة	
۷۰	۵۱	رسالة فی کون الرضیع الکبیر یقتضی التحریم لعذر و فیما یقتضی التحریم من الرضاع	
۷۱	۵۲	رسالة فی من حلف لیقضین دینه غداً ان شاء اللّٰه	
۷۲	۵۳	رسالة فی بیع الشئی قبل قبضه	
۷۳	۵۴	رسالة فی الهبة لبعض الاولاد	
۷۴	۵۵	رسالة فی جواز استناد الحاکم فی حکمه الی تقویم العدول	
۷۵	۵۶	رسالة فی الوصیة بالثلث ضرارا	
۷۶	۵۷	رسالة فی القیام للواصل لمجرد التعظیم	
۷۷	۵۸	رسائل فی احکام لبس الحریر	
۷۸	۵۹	رسالة فی حکم المخابرة	
۷۹	۶۰	رسالة فی حکم بیع الماء	
۸۰	۶۱	رسالة فی حکم صبیان اذا مات ابوهم	
۸۱	۶۲	رسائل علی مسائل من السید علی بن اسماعیل	
۸۲	۶۳	رسالة فی حکم طلاق المکره	
۸۳	۶۴	رسالة فی حکم الجهر بالذکر	
۸۴	۶۵	رسالة فی الکسوف هل لا یکون الا فی وقت معین علی القطع ام یتخلف	

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۵	۶۶	رسالة على مسائل بعض اهل الحجاز	
۸۶	۶۷	فی مسائل وقع الاختلاف فيها بين علماء كوكبان	
۸۷	۶۸	رسالة فی لحوق ثواب القراءة المهداة من الاحياء الى الاموات	
۸۸	۶۹	رسالة فی حکم المولد	
۸۹	۷۰	رسالة فی حکم التسعير	
۹۰	۷۱	رسالة فی ان الطلاق لا يتبع الطلاق	
۹۱	۷۲	رسالة فی اختلاف العلماء فی تقدير مدة النفاس	
۹۲	۷۳	رسالة فی حد السفر الذی يجب معه قصر الصلوٰة	
۹۳	۷۴	رسالة فی حکم الاتصال بالسلاطين	
		توحید وعقائد	
۹۴	۱	الدر النضيد فی اخلاص كلمة التوحيد	
۹۵	۲	التحف الى مذاهب السلف	
۹۶	۳	المقالة الفاخرة فی اتفاق الشرائع على اثبات الدار الآخرة	
۹۷	۴	ارشاد الثقات الى اتفاق الشرائع على التوحيد والمعاد والنبوات	
۹۸	۵	كشف الاستار فی ابطال القول بفناء النار	
۹۹	۶	الصوارم الحداد القاطعة لعلائق مقال اهل الالحاد	صنفه فی اوائل الشباب (حاشیہ طلب الادب، ص:۳۳)
۱۰۰	۷	البغية فی مسائل الرؤية	

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۱	۸	ارشاد الغبی الی مذهب اهل بیت النبی ﷺ	
۱۰۲	۹	در السحابة فی فضائل القرابة والصحابه	
۱۰۳	۱۰	التشكيك على التفكيك	
۱۰۴	۱۱	المختصر البديع فی الخلق الوسيع	
۱۰۵	۱۲	العقد الثمين فی اثبات وصاية امير المؤمنين	
۱۰۶	۱۳	رسالة فی وجوب التوحيد	
۱۰۷	۱۴	امنية المتشوق فی تحقيق حكم المنطق	
۱۰۸	۱۵	رسالة اجراء الصفات على ظاهرها	طبع ہو چکا ہے۔
		اصول فقہ اور اس کے متعلقات	
۱۰۹	۱	ارشاد الفحول الی تحقيق الحق من علم الاصول	مصر میں متعدد مرتبہ چھپ چکی ہے
۱۱۰	۲	ارشاد المستفيد الی دفع كلام ابن دقيق العيد فی الاطلاق والتقييد	
۱۱۱	۳	القول المفيد فی الاجتهاد والتقليد	طبع ہو چکی ہے
۱۱۲	۴	بغية المستفيد على من انكر الاجتهاد من اهل التقليد	
		علم الاسناد	
۱۱۳	۱	اتحاف الاكابر باسناد الدفاتر	حیدرآباد میں طبع ہو چکی ہے
۱۱۴	۲	القول المقبول فی رد خبر المجهول من غير صحابة الرسول	
۱۱۵	۳	رسالة فی قول المحدثين "رجاله ثقات"	

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لغت، معانی، اشتقاق			
۱۱۶	۱	بغية الاريب من مغنى اللبيب	
۱۱۷	۲	نظم كفاية المتحفظ	
۱۱۸	۳	الروض الوسيع فى الدليل المنيع على عدم انحصار علم البديع	
۱۱۹	۴	نزهة الاحداق فى علم الاشتقاق	
عام اصلاحی تصانیف			
۱۲۰	۱	ادب الطلب و منتهى الارب [1]	
۱۲۱	۲	الدواء العاجل لدفع العدو الصائل	مجموعہ رسالہ منیریہ مصر میں طبع ہو چکا ہے
۱۲۲	۳	رسالة عجيبة فى وقع المظالم والمائم	
تاریخی			
۱۲۳	۱	البدر الطالع بمحاسن من بعد القرن السابع	۱۲۱۳ھ میں لکھی، بعد میں الحاقات ہوتے رہے، مصر میں طبع ہو چکی ہے۔
۱۲۴	۲	الاعلام بالمشائخ الاعلام والتلامذة الكرام	
متفرق			
۱۲۵	۱	الطور المنيف فيما وقع بين السعد والشريف	
۱۲۶	۲	المختصر الكافى من الجواب الشافى	
۱۲۷	۳	العقد المنضد فى مسائل علامة ضمد	

[1] یہ بڑی نفیس کتاب ہے، علم کے فوائد، تعلم اور انتفاع کے طریقے، طلباء و علماء کے لیے راہِ عمل، علم اور علماء کی آفتیں، ان پر مفصل نظر ہے، خلاصہ بھی طبع ہو چکا ہے، جو قابل مطالعہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: ......ابجد العلوم وغیرہ سے پتہ چلتا ہے کہ علامہ کا فتاویٰ، جس کا نام الفتح الربانی فی فتاویٰ الامام الشوکانی رحمہ اللہ ہے، اس میں مندرجہ مسائل و ابحاث، ان تصانیف سے علاوہ ہیں۔ الفتح الربانی کا ہر مبحث بجائے خود ایک رسالہ ہے۔ افسوس! احقر کی آنکھیں ابھی تک اس کے مطالعہ سے محروم ہیں، ورنہ کچھ عرض کیا جا سکتا تھا۔" ﴿لَعَلَّ اللّٰهَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا﴾

((هـذا آخـر مـا اردنا ایراده فی هذه الكراسة والحمد لله الذی بنعمته تتم الصالحات و صلى الله على سيدنا محمد و آله و صحبه و سلم .))

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا شیخ محمد فاخر زائر الہ آبادی رحمہ اللہ

۱۱۲۰ھ ۱۱۶۴ھ

''محمد فاخر'' نام، ''زائر'' تخلص، والد کا نام شیخ محمد یحییٰ المعروف بہ شیخ خوب اللہ الہ آبادی ۱۱۲۰ھ میں الہ آباد میں پیدا ہوئے۔ تاریخ ''خورشید'' سے نکلتی ہے، جب سن شعور کو پہنچے تو اپنے والد ماجد شیخ محمد یحییٰ اور بڑے بھائی شیخ محمد طاہر سے تعلیم حاصل کرنا شروع کی۔ ذہن رسا پایا تھا، پیچیدہ مسائل اور کتابوں کے مشکل مقامات تک بہ آسانی پہنچ جاتے تھے، آپ کے نانا شیخ محمد افضل الہ آبادی بڑے صاحب کمال بزرگ تھے۔ آپ کا نسب حضرت عباس رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔ ہزارہا بندگان خدا جن کے حلقہ ارادت میں داخل ہوکر ظاہری و باطنی فیوض سے سرفراز ہوئے، شیخ مذکور نے علامہ محمد فاخر کو صغرسنی ہی میں اپنا مرید کر لیا تھا، لیکن ان کی تربیت کے فرائض ان کے والد ماجد شیخ محمد یحییٰ (جو شیخ محمد افضل کے حقیقی بھتیجے اور داماد تھے) کے سپرد کر دیئے، شیخ محمد یحییٰ بہت بڑے عالم تھے۔ صاحب مآثر الکرام ان کے متعلق لکھتے ہیں ''بحر مواج علوم شریعت وطریقت بود'' یعنی علم شریعت اور علم سلوک کا ایک لہریں مارنے والا سمندر تھے، متعدد رسائل وکتب کے مصنف ہیں، بہت سی خرق عادت کرامات ان سے ظہور پذیر ہوئیں۔

آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ ان دونوں بزرگوں کے صوری ومعنوی کمالات نے علامہ محمد فاخر کی طبیعت پر کتنا گہرا اثر ڈالا ہوگا اور علامہ موصوف نے اپنے آپ کو ان کی جانشینی اور خلافت کا کس قدر بہتر مستحق بنا لیا ہوگا۔

سند فراغت کے بعد:

علوم مروجہ اور کتب متداولہ سے فارغ ہوکر نہ صرف یہ کہ مسند تدریس کو رونق بخشی بلکہ صدر مدرسی کے عہدہ جلیلہ پر فائز ہوئے۔

تحصیل علم حدیث:

سالہا سال علوم میں تدریس کے بعد ۱۱۴۹ھ کو حجاز تشریف لے گئے اور وہاں مدینہ طیبہ میں مشہور محدث علامہ محمد حیات سندھی المتوفی ۱۱۶۳ھ سے علم حدیث حاصل کیا اور غالباً وہیں سے مسلک اہل حدیث کا فیض پایا۔ حجاز سے واپسی پر آپ صحیح مسلم کا ایک نسخہ ساتھ لائے تھے، جو اب تک کتب خانہ حبیب گنج علی گڑھ (ہند)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں موجود ہے۔

جود وسخا:

شیخ صاحب موصوف طبیعت کے فیاض تھے، دل مستغنی پایا تھا جو کچھ ہاتھ آیا، یگانہ و بیگانہ سب پر خرچ کر ڈالا، اکثر سفر میں رہتے تھے، مسافروں کی ایک بڑی تعداد ساتھ ہو جاتی تھی اور شیخ موصوف ہی ان کے طعام ولباس کے کفیل ہوتے تھے، جب تک تمام رفیقوں کو کھانا نہیں مل جاتا تھا خود نہیں کھاتے تھے۔

زیارت حرمین شریفین:

مولانا زائر کو حرمین شریفین سے خاص دل بستگی اور شیفتگی تھی، چنانچہ نہ صرف دو دفعہ حج ہی سے مشرف ہوئے بلکہ کئی سال تک وہاں قیام بھی فرمایا، لیکن شوق کا یہ عالم کہ دوسرے حج سے جب ۱۱۵۹ھ میں واپس آئے تو پھر رخت باندھ لیا لیکن اس دفعہ ناکام رہے۔

چوتھے سفر کی تیاری اور انتقال:

تاہم چوتھے سفر کی تیاری کر کے گھر سے نکل کھڑے ہوئے۔شہر برہانپور پہنچے تھے کہ موت کا بلاوا آ گیا اور مورخہ ۱۱ ذی الحجہ ۱۱۶۴ھ کو انتقال فرمایا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون ”زوال خورشید ۱۱۶۴ھ سے تاریخ نکلی۔

خاص وصیت:

چونکہ شیخ صاحب مسلکاً پختہ اہل حدیث تھے، گور پرستی کی بدعات سخت ناپسند تھیں، اس لیے انتقال سے پہلے وصیت کر گئے کہ مجھے شیخ عبداللطیف قدس سرہ کے جوار میں دفن کیا جائے، وجہ یہ بیان کی کہ مشائخ برہان پور میں وہ بڑے پابند شرع بزرگ گزرے ہیں اور صرف ان ہی کی قبر پر گور پرستی وغیرہ بدرسمیں عمل میں نہیں لائی جاتیں۔لہٰذا یہی جگہ مجھے مرغوب ہے۔ چنانچہ ان کی وصیت کے مطابق شیخ عبداللطیف کے پہلو میں ان کے جسد اطہر کو سپرد خاک کیا گیا۔

موت العالِم موت العالَم:

شیخ صاحب کے انتقال پر اپنوں اور بیگانوں سب کو بڑا صدمہ پہنچا اور عین عالم شباب میں ان کی وفاتِ حسرت آیات سے وہ جگہ خالی ہوئی جس کے پر ہونے کی مستقبل میں کوئی امید نظر نہیں آتی تھی۔مولانا آزاد بلگرامی رحمہ اللہ اپنے تاثرات کا یوں اظہار فرماتے ہیں:

> ”واحسرتا! کہ ایں چنیں صاحب کمال در ایام شباب ازیں عالم رحلت کرد و داغ مفارقت بر دلِ یاراں گذاشت، سپہر دوار اگر عمر ہا چرخ زند مشکل کہ چنیں ذات قدسی صفات بہم رساند“ ❶

❶ تاثرات الکرام ۲/۲۱۸.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ صاحب کی علم حدیث سے والہانہ محبت:

جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ شیخ صاحب عنفوان شباب میں ہی صوری ومعنوی کمالات حاصل کر چکے تھے، نانا کی توجہ اور پھر والد بزرگوار کی تربیت نے ان کی طبیعت پر گہرا اثر ڈالا تھا۔ نظافت ظاہر اور تزکیہ باطن کی وجہ سے ان کی ذات مرجع خلائق بن گئی تھی، لوگ ہر طرح کا فیض حاصل کرنے کے لیے ان کے گرد جمع رہتے تھے اور شیخ بھی ظاہری اور باطنی فیض پہنچانے میں بخل سے کام نہیں لیتے تھے۔ مزاج پہلے ہی صاف اور مصفا پایا تھا۔ سفر حجاز میں تحصیل علم حدیث نے سونے پر سہاگہ کا کام دیا۔ اسوہ رسول اللہ ﷺ میں اس طرح رنگے گئے کہ حدیث اور عمل بالحدیث کے بغیر ہر چیز سے نفرت ہوگئی۔ سنت میں جو اسوہ رسول اللہ ﷺ کا نظر آیا، اس پر عمل کر دکھایا اور مخالف کی مخالفت کی کبھی پرواہ نہیں کی۔

شیخ کے متعلق اکابر علماء کی شہادتیں:

بڑے بڑے اکابر نے ان کے علم حدیث سے شیفتگی اور اس پر عمل کرنے اور جملہ علوم میں ان کی جامعیت کی شہادت دی ہے، چنانچہ مرزا مظہر جان جاناں رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

> ''بسیارے از کبرائے دین رامشاہدہ نمودم، بعداز دہ صد سال یک شخص کہ عبارت از شیخ محمد فاخر است موافق کتاب وسنت دریافتم۔'' ❶

> ''بڑے بڑے اکابر دین کو دیکھنے کا اتفاق ہوا، مگر گیارہ سو سال کے بعد صرف ایک شخص علامہ شیخ محمد فاخر کو صحیح معنی میں کتاب وسنت کے موافق پایا ہے''

حضرت علامہ نواب سید محمد صدیق حسن خان رحمہ اللہ اتحاف النبلاء میں فرماتے ہیں:

> ''شیخ محمد فاخر اگر چہ در جمیع فنون وتمام علوم ید بیضا داشت وعلم سبقت بر سابقین مے افراشت لیکن علم حدیث بروے بہ حدے غالب آمدہ کہ گویا غیر آں را آشنا نہ بودہ ست''

شیخ محمد فاخر کو تمام علوم میں کامل دسترس تھی، علوم عقلیہ ونقلیہ کے پڑھنے پڑھانے میں اکثر متقدین پر گوئے سبقت رکھتے تھے لیکن علم حدیث آپ پر اس طرح غالب آ گیا تھا، گویا اس کے بغیر دوسرا علم جانتے ہی نہیں۔''

تقصار میں لکھتے ہیں:

> ''وے رحمہ اللہ تعالیٰ امام ائمہ متبعین سرزمین ہند شیخ الشیوخ اکابر علمائے ارجمند ظاہرش محدث بود وباطنش صوفی'' ❷

---

❶ سرو آزاد، صفحہ ۲/۲۱۸. ❷ ص: ۱۱۵.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز لکھا ہے کہ:

''شاہ غلام علی نے حالات مظہریہ میں آپ کو کبار علمائے حدیث سے شمار کیا ہے۔'' ❶

اولاد:

مولانا نازائر کے دو لڑکے تھے، ایک شاہ قطب الدین جن کا ۱۱۸۷ھ کو مکہ معظّمہ میں انتقال ہوا، دوسرے شاہ محمد اجمل جوالہ آباد میں سکونت پذیر تھے، یہاں ان کا ''دائرہ'' بہت مشہور تھا۔ ۱۲۳۶ھ میں وفات پائی۔

تلامذہ:

آپ کے شاگردوں میں مولانا غلام حیدر خان کاکوروی اور ان کے بڑے بھائی مولانا غلام صفدر خاں کا نام آتا ہے۔ ❷

سلسلہ فیض:

حضرت نواب صاحب تقصار میں فرماتے ہیں ''آپ کے مرید شیخ بدرالدین کے ذریعہ سے آپ کا سلسلہ فیض (تصوف) اب تک جاری ہے، لیکن بقول مولانا آزاد بلگرامی ''تشرع بدرجہ کمال داشت و ہمیشہ ہمت بتعدیل قسطاس شریعت می گماشت'' اس میں بھی کمال درجہ کے متشرع اور جادہ اعتدال پر گامزن تھے۔

شیخ صاحب کے اخلاق:

شیخ صاحب کی شخصیت میں اتنی جاذبیت اور کشش تھی کہ لوگ خود بخود ان کی طرف کھنچے چلے آتے تھے جو ایک دفعہ ملاقات کر لیتا تھا، بار بار ان کی صحبت میں پہنچنے کو اپنا فخر سمجھتا تھا، مرزا مظہر جان جاناں دینی اور دنیاوی وجاہت کے باوجود خلاف معمول اکثر شیخ صاحب کی ملاقات کو جایا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ:

''بہت سے ارباب کمال سے ملا مگر جتنا شیخ محمد فاخر کے پاس اپنے آپ کو ہلکا پایا کہیں دوسری جگہ ایسا نہیں ہوا، یعنی لوگ مجھے ملنے آتے ہیں اور میں شیخ کی ملاقات کو جاتا ہوں۔''

تصانیف:

متعدد تصانیف مولانا نازائر کی یادگار ہیں، جو عام طور پر سنت کی حمایت اور بدعت، اہل بدعت کے رد میں لکھی گئی ہیں، آپ نے مسلک اہل حدیث کی پورے زور سے تائید کی ہے، فہرست یہ ہے۔

(۱) قرۃ العین فی اثبات رفع الیدین (۲) نظم سفر السعادۃ۔ (۳) رسالہ نجاتیہ (جو عقائد میں ہے اور مع ترجمہ آئندہ صفحات کی زینت ہے) (۴) مثنوی در تعریف علم حدیث (۵) دیوان یعنی فارسی مجموعہ کلام۔

اس دیوان میں حدیث کو رائے و قیاس پر ترجیح دی گئی ہے اور بدعت کی بجائے سنت کو اختیار کرنے پر

❶ ص: ۱۱۵۔ ❷ تراجم علمائے حدیث ہند۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زور دیا ہے، عقائد میں متکلمین اور معقولیوں کی روش پر چلنے سے منع فرمایا اور کتاب وسنت سے ماخوذ عقائد کو قبول کرنے کی ترغیب دی ہے اور لطف یہ ہے کہ شاعرانہ نقطہ نگاہ سے بھی آپ کا کلام بلند مرتبہ پر فائز ہے۔ ان کی یہ بلند پروازی دیکھ کر عقل دنگ ہے۔ ❶

حضرت نواب صاحب تقصار میں لکھتے ہیں "تصنیفہا دارد، سخن منظومش در مدح حدیث و ذم رائے نور بخش دلہا تاریک ست وانکار صحیحہ اور اتباع قرآن وحدیث بغایت لطیف وباریک" ❷

عنوان ذیل کے تحت ہم ان کے اس نوع کے کلام کا نمونہ پیش کرتے ہیں، افسوس ہے ان کے دیوان تک براہ راست ہماری رسائی نہیں ہو سکی۔

شیخ صاحب کی شاعری اور علم حدیث:

مولانا زائر جہاں ایک بڑے جید، جامع معقول ومنقول عالم تھے۔ وہاں بلند پایہ، قادر الکلام شاعر بھی تھے لیکن دوسرے شعراء کی طرح ان کی شاعری گل ولالہ، جام وسبو اور آہو وغزال کی تعریف وتوصیف میں الجھ کر نہیں رہ گئی، نواب صدیق حسن خاں مرحوم نے اتحاف النبلا میں ان کی شاعری کے چند اقتباسات دیئے ہیں لیکن یہاں ہم ان ہی کی ایک دوسری کتاب "نفح الطیب من ذکر المنزل والحبیب" سے چند اشعار نقل کرتے ہیں، جن سے پتہ چلتا ہے کہ علم حدیث اور اس پر عمل کی محبت ان کے رگ وریشہ میں اس طرح سما گئی تھی کہ ان کی شاعری، ان ہی دو چیزوں کے ذکر کے لیے وقف ہو گئی تھی، جگہ جگہ رائے وقیاس سے بیزاری اور سنت رسول اللہ ﷺ سے محبت اور شیفتگی کا نہایت ہی سوز وگداز سے ذکر کیا ہے، چنانچہ فرماتے ہیں۔

زائر ہمہ علم و عمل او ز حدیث است
بیچارہ جزیں خانہ ہیچ ندارد

زائر کا تمام علم وعمل حدیث رسول کریم ﷺ سے ماخوذ ہے۔ بیچارے کے پاس اُس کے سوا اور رکھا ہی کیا ہے:

بدل از رائے ایں مرداں تبرا کردہ ام زائر
ازاں روزے کہ باسنت دلم نقشِ تو لارا

اے زائر جس دن سے رسول کریم ﷺ کی حدیث سے تعلق اور لگاؤ پیدا ہوا ہے لوگوں کے رائے اور قیاس سے میرا دل بیزار ہو گیا ہے؛

---

❶ اتحاف النبلاء صفحہ: ٤٠٦.

❷ صفحہ: ١١٥.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

از سنت آنکہ بروں رفتہ زائر از پئے رائے
خدا گواہ کہ نشناختہ است ایمان را

جو حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر رائے وقیاس کے پیچھے دوڑا خدا گواہ ہے کہ وہ ایمان سے بے خبر ہے:

زائر بجز سنن نہ شناسیم راہ راست
از راہ اہل رائے حذر کنیم ما

سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر کوئی سیدھا راستہ نہیں ہے، اہل رائے کے طریقہ سے ہمیں سخت پرہیز ہے۔

رائے وقیاس کے مقابلہ میں سنت کو چھوڑ دینے والوں کے متعلق فرماتے ہیں۔

بخدا ہر کہ بہ آرائے کندرد حدیث
بدل بے ہودہ اش بہرہ از ایمان نیست

واللہ! جو رائے اور قیاس کے مقابلہ میں حدیث کو رد کر دیتا ہے، اس کے بے ہودہ دل میں ذرہ بھر ایمان نہیں ہے:

ما اہل حدیثیم دغارا نہ نشناسیم
صد شکر کہ در مذہبِ ماحیلہ و فن نیست

ہم اہل حدیث ہیں، دغابازی اور دھوکہ وفریب سے واقف نہیں ہیں، ہزار ہزار شکر ہے کہ ہمارے مذہب میں مکر وفریب کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔

سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنے سے نزع کے وقت خلاصی حاصل ہوتی ہے:

ہمیں بود بدل زائر از حدیث امید
کہ دستگیر مرا وقت انتقال باشد

دل میں یہی امید ہے کہ انتقال کے وقت سنت رسول ہی میری دستگیر ہوگی، قیامت کے دن حدیث ہی کام آئے گی:

بروز حشر پرسند زائر از رائے
ہمیں حدیث در آنجا ترا بکار آید

قیامت کے دن رائے وقیاس کے متعلق سوال نہیں ہوگا، یہی حدیث وہاں کام آئے گی:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(کتب حدیث سے محبت)

خاطر زائر نہ سازد نساز د شاد آخر حدیث
خط یاراں از کتاب رائہا گر بودہ است

اگر دوسرے لوگوں کے حصہ میں رائے وقیاس سے بھری ہوئی کتابیں آئیں تو زائر کا دل تو کتب حدیث کے بغیر کسی بھی چیز میں محبت محسوس نہیں کرتا۔

(اتباع سنت ہی عین ایمان ہے)

بقول سرور عالم عمل بکن زائر
زدیگراں بکنار شوکہ عین ایمان ست

اے زائر سرور عالم ﷺ کے فرمان پر عمل کر اور دوسروں سے الگ ہو جا، کیونکہ یہی عین ایمان ہے۔

غرض کہاں تک بیان کیا جائے، ان چند اشعار سے جو بطور مشتے نمونہ از خروارے ذکر کیے گئے ہیں۔ آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ کس طرح شیخ محمد فاخر رحمہ اللہ کی محبت حدیث اور صاحب حدیث حضرت محمد ﷺ سے عشق کے درجہ تک پہنچی ہوئی تھی اور سنت رسول ﷺ کے ہوتے ہوئے کسی کے قول وفعل کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنا کس قدر ناپسند تھا، شیخ صاحب موصوف کا تذکرہ کچھ طویل ہی ہو گیا ہے۔

لذیذ تر بود حکایتے دراز تر گفتم

محمد عطاء اللہ حنیف غفرلہ
۲ رمضان المبارک ۱۳۷۴ھ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ محمد بن بارک اللہ لکھوی رحمہ اللہ

نام و نسب:

حافظ محمد بن حافظ بارک اللہ بن حافظ احمد بن حافظ محمد امین رحمہ اللہ (آپ کا سلسلہ نسب چھبیسویں پشت میں امام محمد بن الحنفیہ کی وساطت سے حضرت علی سے جاملتا ہے۔)

والدین نے محمد نام رکھا بعد میں حافظ محمد مشہور ہوئے۔ آپ کی ولادت متحدہ پنجاب کے ضلع فیروز پور کے ایک گاؤں لکھوکے میں ۱۲۲۱ھ یا ۱۲۲۵ میں ہوئی۔ صحیح سنہ ولادت معلوم نہیں ہو سکا۔

آپ کے پردادا حافظ محمد امین موضع ڈھنگ شاہ ضلع قصور کے رہنے والے تھے، ان کے بیٹے حافظ احمد خدا داد علم و فضل اور تقویٰ کے باعث علاقہ بھر میں مرجع عوام و خواص بن گئے تھے۔ اسی کا اثر تھا کہ موضع ''طور'' کے ایک رئیس نے اپنی نیک سیرت بیٹی آپ کے عقد میں دے دی جس کے بطن سے واحد فرزند حافظ بارک اللہ پیدا ہوئے، اس نیک ماں نے اپنے بیٹے کو کبھی بغیر وضو دودھ نہیں پلایا۔ حافظ بارک اللہ اپنے زمانہ کے مقتدر عالم، فقیہ اور ورع و تقویٰ میں اعلیٰ مقام کے حامل تھے۔

تعلیم و تربیت اور استعداد:

حافظ محمد مولانا حافظ بارک اللہ کے فرزند ارجمند تھے۔ حافظ محمد فارسی، صرف و نحو، معانی، منطق، اصول اور تجوید وغیرہ علوم عربیہ کی اکثر تعلیم گھر میں رہ کر اپنے والد بزرگوار سے حاصل کی۔ سلسلہ بیعت بھی اپنے والد صاحب سے تھا۔ سندِ حدیث حافظ محمد کو شاہ عبدالغنی رحمہ اللہ مہاجر مدنی اور مولانا احمد علی سہارنپوری رحمہ اللہ محشی صحیح بخاری شریف سے ان کو شاہ اسحٰق صاحب سے حاصل ہے۔ نیز حافظ محمد کو میر محبوب علی صاحب سے اور ان کو شاہ عبدالعزیز سے حاصل ہے۔ آپ نے حضرت میاں سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ سے بھی استفادہ کیا ہے۔ حضرت میاں صاحب آپ کی ذہانت اور قابلیت کے بے حد مداح تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ میرے حلقہ درس میں ایک طالب علم حافظ محمد پنجابی ہے۔ جو میرے منہ سے بات نکلنے سے پہلے ہی سمجھ جاتا ہے۔ قوتِ حافظہ کا یہ عالم تھا کہ ایک مرتبہ جو کتاب دیکھ لیتے اس کے حوالہ جات اور صفحوں کے صفحے، عبارتیں زبانی یاد ہو جاتیں، اس بنا پر حضرت میاں صاحب ازراہ تفنن آپ کو مہتمم کتب خانہ کے لقب سے یاد فرماتے۔ آپ کی علمی اور تصنیفی استعداد کا اندازہ آپ کی صاحبزادیوں کے اس بیان سے لگایا جا سکتا ہے کہ آخر عمر میں آپ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب تفسیر محمدی لکھا کرتے تھے تو ہم دیکھتی تھیں کہ لکھتے ہی جاتے تھے اور کچھ سوچا ہی نہیں کرتے تھے۔ مختلف کتب اردگرد پھیلائی ہوئی ہوتی تھیں، آنکھ اٹھا کر دیکھتے اور پھر لکھنے لگتے۔ یہ بھی روایت ہے کہ کبھی مسودہ پر نظر ثانی کی ضرورت محسوس نہیں کرتے تھے۔

اولاد:

آپ کے ایک ہی فرزند تھے جن کا نام تھا شیخ محی الدین عبدالرحمٰن۔ عمر بھر اپنے بیٹے کو دین کے لیے وقف رکھا، آپ کو فرزند سے اس قدر محبت تھی کہ پچاس سال کی عمر میں ان کے ساتھ دہلی خود گئے اور ان کو حضرت میاں صاحب کے حلقہ تدریس میں داخل کیا اور تکمیل تک ساتھ رہے۔

ذوق عبادت:

رمضان المبارک میں آپ کا معمول تھا کہ رات بھر قرآن مجید خود سناتے، شاگردوں کا سنتے، سحری کے وقت آ کر گھر والوں کو جگاتے، کھانا تیار ہونے تک آرام فرماتے اور پھر طلباء کے لیے خود کھانا لے جاتے یہاں تک کہ فجر ہو جاتی۔

خدمات:

آپ نے مدرسہ محمدیہ کے نام سے ایک درس گاہ کا بھی اجراء کیا، ابتدا میں خود اور حضرت مولانا عبدالقادر صاحب محدث تدریسی خدمات انجام دیتے رہے۔ آپ کے بعد آپ کی اولاد اور اعزہ نے یہ کام بہ طریق احسن نبھایا۔ چنانچہ آج تک جامعہ محمدیہ کے نام سے اوکاڑہ میں اور مدرسہ محمدیہ کے نام سے رینالہ خورد ضلع اوکاڑہ میں یہ سلسلہ فیض جاری ہے۔

تصنیفات:

آپ کی مشہور تصانیف ابواب الصرف، احوال آخرت زینت الاسلام اور تفسیر محمدی کے علاوہ تقریباً ۱۴ دیگر کتب ہیں۔

وفات:

آخری عمر میں آپ کو پتھری کا عارضہ ہو چکا تھا جس کے لیے آپریشن کرانا پڑا جو کامیاب نہ ہوا اور مورخہ ۱۳ صفر ۱۳۱۱ھ کو یہ آفتاب علم و عرفان ہمیشہ کے لیے غروب ہو گیا۔ رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ. ❶

---

❶ ماخوذ: طبع ۱۳۷۷ھ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ محمد حیات سندھی المدنی رحمہ اللہ

نام ونسب [1]:

اسم گرامی محمد حیات، والد مکرم کا نام "المرادی" نے ابراہیم لکھا ہے۔ لیکن مولانا آزاد بلگرامی کے استفسار پر اپنے والد کا نام آپ نے "فلاریہ" بتایا۔ ممکن ہے اصل نام یہ ہو، ابراہیم بعد میں رکھ لیا گیا ہو۔ سندھ کے مشہور قبیلہ چاچڑ سے آپ کا نسبی تعلق تھا۔

مسقط راس، وطن اور ابتدائی حالات:

قصبہ عادل پور، علاقہ بھکر کے اطراف کے کسی چھوٹے سے گاؤں میں آپ پیدا ہوئے۔ بالکل ابتدائی حالات پردۂ خفا میں ہیں،

اتنا پتا چلتا ہے کہ

ٹھٹھہ (سندھ) میں تحصیل علم:

سن شعور کو پہنچتے ہی سندھ کے مردم خیز اور تاریخی شہر ٹھٹھہ میں چلے گئے اور علامہ محمد معین بن محمد امین (متوفی ۱۱۶۱ھ) شاگرد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی مصنف دراسات اللبیب سے اکتساب فیض کیا۔ پھر عنفوان شباب ہی میں حجاز کی راہ لی۔

علمائے حرمین کی خدمت میں:

حج سے فارغ ہو کر مدینہ شریف کا رخ کیا، علمائے حرمین سے علوم وفنون میں کمال حاصل کیا، متعدد شیوخ حدیث سے حدیث شریف پڑھی اور اجازتیں حاصل کیں۔

اساتذہ حدیث:

مثلاً شیخ عبداللہ بن سالم بصری (متوفی ۱۱۳۴ھ) شیخ ابو طاہر محمد بن ابراہیم الکردی (متوفی ۱۱۴۵ھ) حسن بن علی العجیمی (متوفی ۱۱۱۳ھ) وغیرہ، لیکن حدیث پاک کا زیادہ تر درس صحاح ستہ کے شارح مولانا

[1] یہ حالات مندرجہ ذیل کتابوں سے لیے گئے ہیں: سبحة المرجان، ص: ۹۵-۹۶، مآثر الکرام: ۱/۱۶۴-۱۶۵، کلاهما للمولانا آزاد بلگرامی، سلك الدرر فی اعیان القرن الثانی عشر: ۴/۳۴، طبع مصر، للمرادی، اتحاف النبلاء، ص: ۴۰۳-۴۰۴، ابجد العلوم، ص: ۸۴۹، فهرس الفهارس: ۱/۲۶۴ از عبدالحی کتانی، نزهة الخواطر: ۶/۳۰۱-۳۰۲ از مولانا سید محمد عبدالحی مرحوم۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ ابوالحسن محمد بن عبدالہادی سندھی المدنی (متوفی ۱۱۳۹ھ) سے لیا اور ان ہی کے فیض صحبت سے علومِ حدیث میں آپ کو اختصاص کا درجہ حاصل ہوگیا۔

مدینہ کا توطن اور استاد کی جانشینی:

تحصیل و تکمیل علوم کے بعد مدینہ طیبہ میں ہی شادی کر لی اور وہیں کے ہو رہے۔

شیخ ابوالحسن سندھی کی جگہ مسند تدریس کو رونق بخشی اور استاد کی جانشینی کا شرف حاصل کرتے ہوئے ۲۴ برس تک توکلا علی اللہ حدیث پاک کا درس دیا اور ساری زندگی اس مبارک علم کی خدمت میں صرف کر دی۔

مسلک:

اس دور کے عام حالات کے مطابق ابتداء گو حنفی طریقہ پر گامزن ہوں گے، لیکن محقق علماء حدیث و فقہ کے فیض تربیت اور علوم حدیث میں براہ راست ممارست کی وجہ سے بالآخر تحقیق کی راہ پسند کر لی [1] اور تقلید سے دست بردار ہو گئے، جیسا کہ آپ کی تالیفات سے اندازہ ہو سکتا ہے۔

تصانیف:

① شرح ترغیب و ترهیب للمنذری (۲ جلد)، ②شرح اربعین نووی، ③مختصر الزواجر عن اقتراف الکبائر، ④شرح الحکم العطائیه، ⑤الحکم الحدادیه، ⑥الایقاف علی سبب الاختلاف ⑦تحفة الانام فی العمل بحدیث النبی علیه السلام۔ [2] ⑧فتح الغفور فی وضع الایدی فی الصلاة علی الصدور [3]، ⑨رسالة فی النهی عن عشق صور المرد و النسوان، ⑩رساله فی رد بدعة التعزیه.

تلامذہ:

مصر، شام و ہند وغیرہ ممالک میں شیخ کے فضل و کمال کا غلغلہ بلند تھا۔ ہر جگہ سے طالبان علوم و فنون تشنہ کام آتے اور سیراب ہو ہو کر جاتے تھے۔ تلامذہ میں مولانا آزاد بلگرامی (متوفی ۱۲۰۰ھ) مولانا ابوالحسن محمد صادق سندھی (متوفی ۱۱۸۷ھ) شارح شرح نخبہ، مولانا محمد فاخر زائر الہ آبادی (متوفی ۱۱۶۴ھ) کے اسمائے

---

[1] شیخ محمد حیات رتبہ اجتہاد یاد داشت تقلید ہیچکے نے کرد (اتحاف ص ۴۰۴)۔

[2] میرزا مظہر جان جاناں (متوفی ۱۱۹۵ھ) نے ایک فارسی مکتوب میں اس رسالہ کی ضروری تلخیص کر دی ہے۔ (کلمات طیبات، ص: ۲۸-۳۰)

[3] یہ رسالہ طبع ہو چکا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گرامی سرفہرست ہیں۔ مولانا زائر کی عقیدت کیشی اپنے استاذ سے کیسی تھی، ان کی مثنوی کے ان اشعار سے معلوم ہو سکتی ہے:

باد بر روئے صفحہ دوراں ۔۔۔ محفل آرائے حلقہ انساں
شیخ الاسلام عصر علامہ ۔۔۔ در فنون حدیث فہامہ
موشگاف دقائق ایماں ۔۔۔ راز دانِ حقائق ایماں
رستہ از حبس ربقہ تقلید ۔۔۔ بستہ بر اجتہاد رائے مزید
درس فرمائے مسجد نبوی ۔۔۔ بطریق رشیق مصطفوی
آں محمد حیات بخت بلند ۔۔۔ بحدیث نبی قوی پیوند
متع اللہ زمرۃ الاعیان ۔۔۔ فافاداتہ علی الازمان [1]

اخلاق و عادات:

ورع و تقویٰ میں اونچے مرتبہ پر فائز، نہایت درجہ خلوت پسند، تاہم مسند درس پر نشست باقاعدگی سے ہوتی تھی۔ پہلی صف میں شامل ہو کر نماز باجماعت ادا کرنے کی عادت تھی۔ مسجد نبوی میں نماز صبح سے قبل وعظ فرماتے تھے۔

وفات:

۲۶ صفر ۱۱۶۳ھ مدینہ منورہ میں وفات پائی اور بقیع میں مدفون ہوئے۔

روح اللہ روحہ و نور ضریحہ.

---

[1] اتحاف، ص: ۴۰۴۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا حافظ ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی مرحوم و مغفور

نام اور مولد:

ابو سعید محمد حسین بن شیخ عبدالرحیم عرف رحیم بخش۔ بٹالہ ضلع گورداس پور (مشرقی پنجاب) میں ۱۷ محرم ۱۲۵۶ھ کو پیدا ہوئے۔

تعلیم و تکمیل:

ابتدائی تعلیم اپنے وطن میں حاصل کر کے دہلی چلے گئے۔ وہاں مولانا مفتی صدر الدین آزردہ (متوفی ۱۲۸۵ھ)، مولانا گلشن علی جون پوری، مولانا نور الحسن رحمہ اللہ سے علوم معقول و منقول، فقہ اور اصول فقہ وغیرہ کی تکمیل کر کے ۱۲۸۱ھ میں سند حاصل کر لی۔ اساتذہ آپ کی ذہانت و قابلیت سے بہت متاثر تھے۔

تحصیل حدیث:

حدیث شریف کی سب کتابیں حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی قدس اللہ روحہ سے پڑھیں اور خوب اکتساب فیض کیا۔ حضرت میاں صاحب ممدوح رحمہ اللہ نے جب ۱۲۸۲ھ میں آپ کو علوم حدیث کی سند عنایت فرمائی تو اس میں خاص فقرہ یہ تحریر فرمایا تھا: "إن له زيادة صحبة معي و مزيد اختصاص بي على غيره من الطلبة." شاید اس "مزید اختصاص" کی وجہ سے حنفی اہل حدیث اختلاف کے سلسلے میں حضرت میاں صاحب کی معرکۃ الآرا کتاب معیار الحق کی تصنیف میں مولانا محمد حسین رحمہ اللہ کی مساعی و محنت کو بہت دخل تھا۔

بیعت:

حضرت میاں صاحب سے آپ بیعت بھی تھے۔ اگرچہ بعد میں حضرت شیخ عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۹۸ھ) سے بھی بیعت ہو گئے تھے۔ [1]

---

[1] اپنے بیعت ہونے کا ذکر مولانا نے خود اشاعۃ السنۃ ص ۳۵۱ نمبر ۱۱، جلد ۲۰ مجریہ ۱۳۲۳ھ/۱۹۰۴ء میں کیا ہے۔ واضح رہے سنت میں ایسے فعل کی قباحت کہیں وارد نہیں۔ و اللّٰہ أعلم فتامل!

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تدریس وتحریر:

دہلی سے واپس آ کر لاہور مسجد چینیاں والی میں درس و تدریس کا سلسلہ جاری کر دیا۔ اس کے علاوہ تحریری طور پر بھی تبلیغ کرتے رہے، جس کی صورت شروع شروع میں زیادہ تر یہ تھی کہ ایک عیسائی پادری رجب علی نامی کے اخبار ''سفیر ہند'' امرتسر میں بطور ضمیمہ دس صفحوں کے مضامین شائع کراتے تھے۔

اشاعۃ السنۃ کا اجرا:

بعدہ ۱۲۹۴ھ/ ۱۸۷۷ء میں اپنا ماہنامہ اشاعۃ السنۃ النبویۃ جاری کر لیا، جس سے اسلام اور اہل حدیث کے مذہب کی خوب اشاعت ہوئی۔ مرحوم کی تحریریں تبحر علمی اور تحقیقات بدیعہ کی آئینہ دار ہوتی تھیں۔ دقیق سے دقیق مبحث کو آسان پیرائے میں لکھنا آپ کا کمال تھا۔

مباحث اشاعۃ السنۃ کا موضوع:

اشاعۃ السنۃ میں ابتداءً آپ کا روئے سخن زیادہ تر احناف کی طرف رہا، اس کے بعد سر سید احمد خاں کے عقائد مسائل نیچریہ پر تنقید کی طرف متوجہ ہوئے۔ پھر قادیانی فتنہ کی سرکوبی کے لیے کمر باندھ لی۔ اس فرقہ کے تعاقب میں آپ نے جناب مرزا صاحب پر علمائے کرام کا ایک متفقہ، مدلل و مفصل فتویٰ بھی حاصل کیا جو اشاعۃ السنۃ میں شائع ہوا تھا۔

برادرانِ احناف کی طرف روئے سخن کی وجہ مولانا بٹالوی رحمہ اللہ نے یہ لکھی تھی:

> ''متشددین اہل تقلید کے خطاب و بحث کا مقصود یہ تھا کہ وہ لوگ عاملین بالحدیث پر بے جا تشدد کرنا چھوڑ دیں اور جن مسائل میں یہ ان کے برخلاف عمل کرتے ہیں ان مسائل کی قوت دلائل ملاحظہ فرما کر ان کے عمل و ترویج میں ان کو معذور سمجھ کر معافی دیں اور اس عمل کے سبب ان کو دین اسلام سے خارج نہ سمجھیں۔'' [1]

سر سید احمد خاں کی ''نیچر'' کی طرف متوجہ ہونے کی وجہ ''ضرر مذہب نیچری'' کے عنوان کے تحت یہ لکھی:

> ''مسلمانوں میں خصوصاً مسلمانانِ اضلاع لاہور، جالندھر، لدھیانہ وغیرہ میں کثرت سے پھیلتا جاتا ہے، جو لوگ اردو کے سوائے کسی فن میں لیاقت نہیں رکھتے وہ بھی عقل و نیچر کو احکامِ شرعیہ پر حاکم مانتے ہیں اور برملا کہتے ہیں کہ جس حکم شرعی یا خبر قرآن کو ہم خلاف عقل پائیں گے اس پر ایمان نہ لائیں گے...... بناء علیہ صدہا اخبار و احکامِ شرعیہ کو ہنسی میں اڑاتے ہیں۔ کوئی سود کو حلال

---

[1] ضمیمہ اشاعۃ السنۃ: ۱/ ۴۔ دیکھیے: تذکرہ علمائے حال، ص ۷۷ از مولوی محمد ادریس نگرامی مرحوم اور اخبار اہل حدیث امرتسر ص ۶، ۷، ۱۴/ ۴۰، جلد ۱۸ مجریہ اگست ۱۹۳۱ء۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بتاتا ہے، کوئی جواز استرقاق کو شریعت سے مٹاتا ہے، کوئی تعدد نکاح کو حرام و ہم سرزنا ٹھہراتا ہے۔ کوئی ٹخنے سے اونچے ازار پہننے کو ہنسی میں اڑاتا ہے، کسی کو وجود ملائکہ سے انکار ہے، کسی کو وجود جن وشیاطین میں تکرار ہے۔'' ❶

چنانچہ سرسید اور مولوی چراغ علی صاحبان اپنے ماہوار رسالہ تہذیب الاخلاق کے ذریعہ جتنی قسم کی گمراہیاں والحاد پھیلاتے تھے اشاعۃ السنۃ ان سب پر بھرپور لیکن سنجیدہ وعلمی تنقید کرتا تھا اور ایسا مدلل کہ سرسید تک اس کا لوہا مانتے تھے۔

مولانا مرحوم کو سرسید کے لٹریچر پر جو عبور حاصل تھا اس کی بنا پر ان کی رائے تھی کہ فتنہ قادیانی اور فتنہ انکارِ حدیث (چکڑالوی) فتنہ نیچریہ کے برگ و بار ہیں۔ ان کا احساس اس بارے میں اتنا نازک تھا کہ مولانا ثناء اللہ صاحب مرحوم امرتسری کی عربی تفسیر القرآن بکلام الرحمان اور بعض دوسرے اردو رسالوں میں جب ان کو سرسید کی بعض تاویلاتِ فاسدہ نظر آئیں تو آپ نے بھی ان علماء کا (جن میں منصفین فیصلہ آرہ، مولانا محمد شمس الحق صاحب عون المعبود وغیرہ بھی شامل تھے) ساتھ دیا جنھوں نے مولانا امرتسری مرحوم کی تفسیر کو محدثین کی روش کے خلاف قرار دیا تھا۔

تلامذہ:

الحیات بعد الممات (ص ۳۵۸) میں لکھا ہے کہ

''آپ کے مستفیدین اور تلامذہ بھی بہت ہیں۔''

تصانیف:

① البرہان الساطع المشروع فی ذکر الاقتداء بالمخالفین فی الفروع (غیر مطبوعہ)، ② منح الباری فی ترجیح البخاری، ③ التبیان فی رد البرہان، ④ الاقتصاد فی مسائل الجہاد، ⑤ ترجمہ رسالہ الایقاف، ⑥ التحذیر عن التدبیر، ⑦ مفتح الکلام فی حیاۃ المسیح علیہ السلام، ⑧ رسالہ مذہب و معاشرت، ⑨ رسالہ اثبات نبوت، ⑩ رسالہ النظر فی التفرقۃ بین الاسلام والزندقۃ للغزالی، ⑪ مذہب ولا مذہبی، ⑫ رسالہ تقدیر اور جبر واختیار، ⑬ اعاذہ رحمانی، ⑭ بغض وتہاجر، ⑮ ولادت مسیح، ⑯ تورات وانجیل کی نسبت اسلامی اعتقاد، ⑰ احکام نکاح و طلاق پر اعتراضات کے جواب، ⑱ رسالہ متعلقہ بحث امامت و پیری و مریدی، ⑲ نصیحت نامہ نمبر ۱، ۲، ۳، ۴، ۵ وغیرہ۔ لیکن اول الذکر تین کے سوا باقی رسالے وہ ہیں جو ''اشاعۃ السنۃ'' میں طویل مقالات کی شکل میں شائع ہوتے رہے، جنہیں آج کل کی صحافتی اصطلاح میں خاص نمبر کہنا چاہیے۔

❶ اشاعۃ السنۃ مجریہ ۱۲۹۶ھ/۱۸۷۹ء، ۲: ۶۶-۶۷، نمبر ۳۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اشاعۃ السنۃ'' (بعض طویل وقفوں کے باوجود) کم وبیش ۲۵ سال جاری رہا۔ ہر جلد کے تقریباً چار سو صفحات ہوتے تھے۔ مضامین و مقالات سب اپنے ہوتے تھے۔ شاذ و نادر ہی کسی دوسرے کے مضمون کے لیے گنجائش نکلتی تھی، اس طرح بلاشبہ مولانا بٹالوی رحمہ اللہ کی تحریرات ہزاروں صفحات پر پھیلی ہوئی ہیں۔

سفرِ کابل:

۱۸۹۵ء میں امیر عبدالرحمن کی دعوت پر آپ کابل بھی تشریف لے گئے تھے۔ ❶

وفات:

مورخہ ۶ جمادی الاولی ۱۳۳۸ھ/ ۲۹ جنوری ۱۹۲۰ء کو بیاسی سال کی عمر میں بعارضہ فالج انتقال فرمایا اور بٹالہ ہی میں دفن کیے گئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ

اولاد و احفاد:

اللہ تعالیٰ نے اولاد کافی عطا فرمائی تھی مگر افسوس ان کا علمی جانشین کوئی نہ ہو سکا۔ اس وقت ایک صاحب زادی بقید حیات ہیں جو بہت صالحہ بی بی ہیں۔ ایک پوتے جناب شیخ محمد اسلم صاحب اسلامیہ کالج لاہور کے پرنسپل ہیں جنھوں نے ...... پچھلے سال جامعہ سلفیہ لائل پور کو ایک ہزار روپیہ مرحمت فرمایا تھا۔

---

❶ اشاعۃ السنۃ: ۲۰/ ۲۶۹، نمبر: ۹، مجریہ ۱۹۰۴ء۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نواب شاہ جہان بیگم صاحبہ رحمہا اللہ

(مصنفہ: ''تہذیب النسواں وتربیۃ الانسان'')

نواب شاہجہان بیگم صاحبہ جن کے والد کا نامِ نامی نواب جہانگیر محمد خاں اور والدہ جن کی نواب سکندر بیگم صاحبہ تھیں۔ ۶- جمادی الاولیٰ ۱۲۵۲ھ مطابق ۳۰ جولائی ۱۸۳۸ء کو قلعہ اسلام نگر میں جو بھوپال سے قریباً نو کوس کے فاصلے پر تھا پیدا ہوئیں۔

تعلیم وتربیت والدہ نے کی۔ کیونکہ ان کی آٹھ برس کی عمر تھی کہ نواب جہانگیر محمد خاں کا انتقال ہو گیا۔ اس زمانے کے مقتضیات کے مطابق والدہ نے اپنی ہونہار بچی کی تعلیم وتربیت نہایت عمدہ طریقے سے کی، خصوصاً اس لیے بھی کہ وہ ریاست بھوپال کی ولی عہد بننے والی تھیں۔

حافظہ قوی، ذہن تیز اور طبیعت میں شوق تھا۔ چند ہی سال میں اردو، فارسی کی تکمیل کر لی۔ دوسری ہر طرح کی تربیتوں کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی ضروری حد تک بہت اچھے طریقے سے دلائے جانے کا انتظام کیا گیا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں کئی فاضل حضرات کے اسمائے گرامی ہمیں ملتے ہیں۔ مثلاً مولانا حیدر علی صاحب مصنف منتہی الکلام شاگرد شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی رحمہ اللہ، مولانا حسیب احمد صاحب، حاجی عبدالکریم صاحب انصاری وغیرہ۔

چھوٹی عمر میں قرآن حکیم یاد کیا اور ساتھ ہی ترجمہ بھی پڑھ لیا، بعدہ (یعنی دوسری شادی کے بعد) اپنے فاضلِ اجل شوہر علامہ نواب سید محمد صدیق حسن خاں رحمہ اللہ سے بلوغ المرام، مشکوٰۃ شریف اور مشارق الانوار بھی پڑھ ڈالیں۔

پہلی شادی اور بیوگی:

نواب شاہجہان بیگم، کی عمر تقریباً اٹھارہ برس کی ہوئی تو ذوالقعدہ ۱۲۷۱ھ میں جناب بخشی باقی محمد خاں صاحب سے ان کی شادی ہو گئی۔ مولانا عبدالقیوم بن عبدالحی بڈھانوی رحمہ اللہ نے خطبہ نکاح کی رسم ادا فرمائی، لیکن کرنا خدا کا یہ ہوا کہ شادی کی بارہ بہاریں ہی دیکھیں تھیں کہ صفر ۱۲۸۴ھ میں جب کہ آپ کی عمر ۲۹ برس کی تھی آپ کے شوہر نواب بخشی باقی محمد خاں انتقال کر گئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدر نشینی:

اس کے ڈیڑھ سال بعد آپ کی والدہ نواب سکندر بیگم صاحبہ بھی وفات پا گئیں اور آپ نے صفر ۱۲۸۵ھ میں والیۂ ریاست بھوپال کی حیثیت سے کاروبارِ ریاست کو اپنے ہاتھ میں لے لیا۔

دوسری شادی:

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ نواب سکندر بیگم مرحومہ کے عہد میں علامہ نواب سید محمد صدیق حسن خان صاحب رحمہ اللہ کا جب بطورِ ملازم ریاست میں تقرر ہوا تو نواب صاحب رحمہ اللہ کے علم و کردار، انتظامی قابلیت اور حسن کارکردگی سے متاثر ہو کر مرحومہ نے اس خیال کا اظہار کیا تھا کہ اگر شاہجہان بیگم کا تعلق ازدواج باقی محمد خاں سے نہ ہو گیا ہوتا تو یہ رشتہ صدیق حسن خاں سے کر دیا جاتا۔

اندریں حالات جب بیوگی کے تین سال گزر گئے تو ریاست کے مدار المہام (وزیر اعظم کہہ لیجیے) مولانا محمد جمال الدین خاں [1] صاحب بہادر کے مشورہ سے نواب صاحب سے نکاح ثانی کی بات کی گئی، چنانچہ ۱۷ صفر ۱۲۸۸ھ ۸ مئی ۱۸۷۱ء کو اس نکاح کی مبارک تقریب عمل میں لائی گئی اور علامہ نواب محمد صدیق حسن خاں صاحب رحمہ اللہ بحیثیت والیہ ریاست کے شوہر کے ریاست کے گویا سربراہ قرار پائے۔ لیکن افسوس کہ رجب ۱۳۰۷ھ مئی ۱۸۹۰ء کو حضرت نواب صاحب رحمہ اللہ بھی انتقال فرما گئے اور مرحومہ کو پھر بیوگی سے دوچار ہونا پڑا۔

قابلیت اور علمی ذوق:

نواب شاہ جہاں بیگم، ذہین و فطین اور علمی ذوق سے آراستہ تھیں۔ عربی و فارسی اور اردو پر خاصا عبور حاصل تھا۔ شعر و سخن سے بھی نہ صرف یہ کہ دلچسپی تھی بلکہ خود بھی شعر کہتی تھیں۔ تقویۃ الایمان (مولانا اسمٰعیل شہید رحمہ اللہ) اور ضمان الفردوس (سید احمد شہید رحمہ اللہ) کو اپنے ہاتھ سے لکھ کر رکھا ہوا تھا۔ حدیث و سنت کا لٹریچر مطالعہ میں رکھتی تھیں۔ بھوپال میں بہت سے مطابع جاری کرائے، بلکہ مطبع شاہجہانی کو تعلیمی کتابوں کے لیے مخصوص کر دیا تھا۔

عادات و خصائل:

طرزِ معاشرت پرانی وضع کی ہندوستانی بیگمات کی طرح بالکل سادہ تھی۔ لباس بھی متوسط طبقہ جیسا ہوتا تھا اور یہی حال تقریباً کھانے کا تھا۔ ریشمی کپڑا زیادہ پسند نہ تھا، زیور کا بھی خاص شوق نہ تھا۔ آواز رعب دار تھی

---

[1] مولانا محمد جمال الدین خاں بن منشی وحید الدین صاحب دہلوی نسباً صدیقی ولادت ۱۲۱۶ھ وفات ۱۲۹۹ھ شاگرد شاہ عبدالعزیز صاحب رحمہ اللہ علامہ سید محمد صدیق حسن خاں صاحب رحمہ اللہ کی پہلی بیوی آپ کی صاحبزادی تھیں۔ حالات کے لیے دیکھیے مآثر صدیقی: ج ۴۴، ص ۵۷، ج ۲ (محمد عطاء اللہ حنیف)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن اندازِ گفتگو دلنشین تھا۔ بڑی ملائمت اور نرمی سے گفتگو کرتی تھیں۔ فیاضی و سخاوت کی دولت سے بھی اللہ تعالیٰ نے بہرہ ور فرمایا تھا۔

مذہبی امور کی پابندی:

مذہبی امور و فرائض کی بڑی سختی سے پابند تھیں۔ نماز کبھی قضا نہ ہوتی تھی، گھر کی مسجد میں خود جماعت کراتی تھیں۔ جمعہ بھی محل کی مسجد میں ادا فرماتیں لیکن عید کے لیے عید گاہ میں تشریف لے جایا کرتی تھیں۔ حصن حصین اور الحزب الاعظم کا ورد بھی جاری رکھتی تھیں۔ وعظ کی مجلس میں شامل ہوتیں اور ابتداء سے انتہا تک نہایت توجہ سے وعظ سنا کرتی تھیں۔ دل پر اللہ تعالیٰ کے خوف کا بے انتہا غلبہ تھا۔ حشر ونشر اور عید کے بیانات پر آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے تھے۔

تصنیف وتالیف:

نواب سلطان جہاں بیگم (صاحبۂ ترجمہ کی دختر) لکھتی ہیں کہ ''نواب امیر الملک والا جاہ (سید محمد صدیق حسن) سے عقد کرنے کے بعد تصنیف وتالیف کی طرف توجہ ہوئی۔'' ❶

آپ کی تالیفات کا مختصر تعارف درج ذیل ہے:

تاج الاقبال:

یہ بھوپال کے گیارہ والیانِ ریاست اور ۱۶۹ سال کی مکمل تاریخ ہے طبع ہو چکی ہے۔

خزینة اللغات:

یہ کتاب چھ زبانوں یعنی اردو، فارسی، عربی، سنسکرت، انگریزی اور ترکی کے قریباً ساڑھے پانچ ہزار لغاتِ متعارفہ پر مشتمل ہے۔

تهذيب النسوان و تربية الانسان:

اس کتاب پر حضرت نواب صاحب قدس اللہ روحہ نے ایک نظر ڈالی اور اس کی توثیق وتصویب فرمائی۔

تنظیماتِ شاهجهانيه:

حضرت نواب سید محمد صدیق حسن خاں رحمہ اللہ نے اس کتاب کا ذکر فرمایا اور لکھا ہے کہ یہ کتاب حکومتی نظامِ سیاسیات وانتظامات پر ہے جو عمومی طور پر احکامِ شرعیہ پر مبنی ہے۔

((جمعت كتابا في السياسة الدولية سميتها التنظيمات الشاهجهانية اكثر ضوابط هذا الكتاب توافق الشرح المستطاب .)) ❷

---

❶ حیاتِ شاهجهانی: ص ۱۵۰۔ ❷ التاج المكلل: ص ۳۸۰۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاج الکلام، دیوانِ شیریں:

ان دونوں میں ان کے شاعرانہ کلام کو جمع کیا گیا ہے پہلے شیریں تخلص تھا بعد میں تاجور۔

مثنوی صدق البیان:

یہ کتاب فلکیات، جغرافیہ وغیرہ متفرق مضامین پر مشتمل ہے۔

وفات:

تینتیس برس حکمرانی کر کے نواب صاحب رحمہ اللہ کی وفات کے بارہ سال بعد صفر ۱۳۱۹ھ، ۱۶ جون ۱۹۰۱ء میں بہ عمر تریسٹھ سال آپ کا انتقال ہوگیا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ.

اولاد:

نواب بخشی باقی محمد خاں سے ایک لڑکی ہوئی۔ نواب سلطان جہاں بیگم صاحبہ (مرحومہ) جو آپ کے بعد ۱۹۰۱ء میں صدر نشین ریاست ہوئیں جن کے شوہر نواب احمد علی خاں صاحب تھے۔ نواب حمید اللہ خاں صاحب مرحوم والی ریاست بھوپال جن کا پچھلے چند سال ہوئے کہ انتقال ہوا ہے وہ انہی نواب سلطان جہاں بیگم کے صاحب زادۂ بلند اقبال تھے۔

دعا ہے کہ اس علم پرور اور محبّ اسلام و مسلمین خانوادے کو اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہِ رحمت میں شرفِ پذیرائی بخشے۔

((و یرحم الله عبدا قال امینا .)) [1]

خادم العلم و اہل اللہ

احقر ابو الطیب محمد عطاء اللہ حنیف

مدیر المکتبۃ السّلفیہ لاہور

۶ صفر المظفر ۱۳۸۳ھ جمعہ

---

[1] یہ حالات حیاتِ شاہجہانی مؤلفہ نواب سلطان جہان بیگم مرحومہ، مطبوعہ فیض عام آگرہ ۱۳۳۳ھ ۱۹۱۴ء اور التاج المکلل از مجددِ علومِ توحید و سنت علامہ نواب سید محمد صدیق حسن خاں (قدس اللہ روحہ) وغیرہ سے ماخوذ ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا حافظ عزیز الدین صاحب مراد آبادی رحمہ اللہ ❶

خودنوشت:

مراد آباد میں جماعت اہل حدیث کا مرکز رہ چکا ہے۔ ڈپٹی امداد العلی صاحب مرحوم ڈپٹی کلکٹر مراد آباد کی سرپرستی میں بڑے بڑے مشاہیر علماء قیام پذیر رہے ہیں۔ اس دور کے بعد جناب قاضی مولانا احتشام الدین صاحب مرحوم بڑے جید عالم صاحبِ تصانیف کثیرہ مثل اختیار الحق بجواب انتصار الحق تھے۔ اور مولانا حکیم ہدایت العلی صاحب ایک فاضل جید نامور طبیب حاذق چند سال ہوئے جو گذر چکے۔ یہ دونوں عالم حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ مرحوم دہلوی کے تلامیذ تھے۔ مؤخر الذکر اہل حدیث مراد آباد کے صدر بھی تھے۔ علاوہ بریں چند موحدین خالص بزرگ ہستیاں مراد آباد میں تھیں۔ جن کے فیوض و برکات تاحال نمایاں ہیں۔ مثلاً: مولانا سیّد عبدالرشید صاحب مرحوم مہتمم مدرسہ شاہی مسجد اور عُمدۃ الازکیاء مولانا حافظ محمد حسین صاحب مرحوم اور مرزا امام الموحدین سرآور محققین مولانا حفیظ اللہ صاحب مرحوم اور جناب حاجی محمد اکبر صاحب مرحوم اور مولانا عبدالعزیز صاحب جو انجمن اہل حدیث کے مہتمم و مدرس بھی تھے حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ کے شاگرد بھی تھے۔

یہ احقر ناچیز بندہ عزیز عفی عنہ چاروں حضرات بابرکات کی خدمات سے مستفید رہا اور یہ حضرات دلی توجہ کے ساتھ متوجہ رہے۔ چنانچہ سب سے پہلی کتاب تقویۃ الایمان آٹھ نو سال کے سن میں بغور و تامل پڑھ کر بحمد اللہ تعالیٰ گوہر مقصود ہاتھ آیا۔ اور اس فیض مکمل کی نسبت تام اور لذت تا ایں دم حاصل ہے۔ والحمد للہ علی ذٰلک حمدًا کثیرًا۔

پھر حضرات علمائے دیوبند میں مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمہ اللہ سے حسن عقیدت رہی۔ آپ نے مسائل اہل حدیث کے مسلک کی تائیدات فرمائیں۔ اور مولانا اشرف علی تھانوی سے بھی حسن عقیدت ہے۔ الا وہ چند مسائل تقلیدی جو نصوص صریحہ کے خلاف ہیں بندہ کو ان سے خلاف رہا اور اسی بنا پر مجھ سے ناراض ہیں۔

مراد آباد میں انجمن اہل حدیث و مدرسہ محمدیہ کا ۱۳۲۹ھ میں بمشورہ مولانا حمید اللہ صاحب مرحوم سراوی

---

❶ خودنوشت و بروایت مولانا حکیم محمد عبدالغفار صاحب مسعودی بستوی، مدرس مدرسہ عزیزیہ محمدیہ، زیر اہتمام انجمن اہل حدیث مراد آباد۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے قیام ہوا۔ چند اراکین وعہدہ داران تجویز ہوئے۔ اکثر تحریرات واشتہارات مجھ بندۂ ناچیز کے نام سے شائع ہوئیں۔ یہ بناء مخالفت حضرت مولانا تھانوی کو پیدا ہوئی۔ مگر آپ کو مقدس بزرگ مانتا ہوں۔

ہمارے محلّہ کی مسجد جس کی سرپرستی ومتولیانہ خدمات ہمارے خاندانی نانا صاحب اور والد صاحب مرحومین کی سپردگی میں تھیں، ان کی حیات ہی میں مجھ بندۂ ناچیز کی سپردگی میں رہی اور اب تک ہے۔ بحمد اللہ تعالیٰ جس کو عرصہ ۴۵ سال کا ہوتا ہے۔ ۲۹ھ سے تسلط اہلِ حدیث ہوا۔ جو انجمن و مدرسہ محمدیہ ﷺ کا افتتاحی سال ہے۔ پھر اس کی توسیع بتمام وکمال ہوئی۔ مدرسہ کا اجراء ۳۷ھ تک رہا۔ مگر (پھر) مدرسہ تنزل میں آ گیا..... بحمد اللہ..... چند مخلصین کی سعی سے کچھ کم ایک سال ہوتا ہے کہ ایک مدرس کا قیام ہے.....۔

انجمن میں بقدرِ ضرورت کافی مقدار میں کتب دینیہ بھی ہیں۔ جو وقف ہیں جس سے تمام ضروریات پوری ہوتی ہیں۔ فی الحال انجمن کے صدر جناب منشی انعام رسول صاحب سلمہ مراد آبادی ہیں۔ انجمن سے مقامی ضروریات کے متعلق رسائل وتحریرات کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ جو مجھ ناچیز کی سپردگی میں رہا ہے۔ اب تقریباً پانچ سال سے سلسلہ مضمون اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان مستقل طور پر حسب تجویز اراکین انجمن بارشاد جناب مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری جاری ہے اور حضرات خواص وعوام میں قبولیت کا درجہ رکھتا ہے۔

کاش! حضرات اہلِ حدیث جماعت اس کی طرف کتابی صورت میں اشاعت کے لیے ملتفت ہوں۔ تاکہ اس کا نفع عام حاصل ہو۔ ❶

بروایت مولانا حکیم محمد عبد الغفار صاحب مسعودی ❷:

حاجی حافظ مولانا مولوی عزیز الدین رحمہ اللہ بن سراج الدین احمد رحمہ اللہ۔

ولادت ۱۲۹۵ھ۔ وفات ۸/ فروری ۱۹۴۸ء (۱۳۶۷ھ)۔

چاندی کے برتنوں کا کاروبار تھا۔ شاید اسی وجہ سے آپ کا گھر ''چاند والے'' کے نام سے مشہور تھا۔

مدرسہ شاہی و مدرسہ امدادیہ مراد آباد میں قرآن مجید حفظ کیا اور وہیں حسب ضرورت علوم عربیہ کی تعلیم حاصل کی (تفصیلات نہیں معلوم ہوسکیں) آپ کے اساتذہ میں مولانا گل محمد خان پشاوری حنفی بہت مشہور عالم

---

❶ ملتقط از تراجم علمائے حدیث ہند [ص: ۵۶۳ ..... ۵۶۵] از مولانا ملک ابو یحییٰ امام خان صاحب زید مجدہ العالی مطبوعہ ۱۳۵۶ھ/ ۱۹۳۸ء۔

❷ مولانا عبد الغفار صاحب ضلع بستی (یو۔ پی ہندوستان) کے رہنے والے ہیں۔ مختلف مدارس اہل حدیث ہند میں تدریس کی خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں اور اب کچھ مدت سے مسجد اہل حدیث سبزی منڈی مراد آباد کے امام وخطیب اور مدرسہ عزیزیہ محمدیہ ﷺ رزاق العلوم کے صدر مدرس کے منصب جلیل پر فائز ہیں۔ (محمد عطاء اللہ حنیف)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گذرے ہیں۔

عربی، فارسی اور اُردو تینوں پر حافظ صاحب کو اچھا عبور تھا۔ مطالعہ کافی معلومات سے لبریز تھا۔ اپنے ماحول میں مسائل مختلفہ پر مناظرات فرماتے۔ اور تبلیغی رسائل و اشتہارات شائع کرتے رہتے تھے۔ اس قسم کے بہت سے مسودات مرحوم کے کتب خانے میں اب تک موجود ہیں۔ ذوق علمی اور سلیم رکھتے تھے۔ اہل علم سے مکاتبات کا سلسلہ بھی جاری رہتا تھا۔ چنانچہ ان کے نام لکھے ہوئے اصحابِ علم کے عربی و اُردو مکتوبات کا خاصا ذخیرہ اب تک موجود ہے۔ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس دہلی کے زعماء علمی اور تبلیغی امور میں مرحوم سے مشورے لیتے رہتے تھے۔ مرحوم کو توحید و سنت سے بے پناہ شغف تھا۔

مراد آباد مسجد مغلاں میں ان کے ماموں وزیر الدین صاحب امام مسجد تھے۔ وہی متولی و منتظم بھی تھے۔ حافظ عزیز الدین جب حلقہ بگوشِ دعوت توحید و سنت ہو گئے اور مختلف فیہ مسائل میں پوری بصیرت سے گفتگوئیں کرنے لگ گئے اور حدیث پر علانیہ عمل بالحدیث شروع کر دیا۔ تو مذکورہ ماموں صاحب نے مسجد کی تولیت سے دست برداری اور امامت سے علیحدگی اختیار کر لی۔ تو حافظ صاحب مرحوم نے امامت، تولیت اور انتظام کی ساری کی ساری ذمہ داریاں خود ہی سنبھال لیں۔

مسجد مغلاں جیسا کہ نام سے ظاہر ہے، مغل بادشاہوں کی تعمیر کردہ ہے۔ اس کے ساتھ کافی جائیداد وقف تھی۔ لیکن مغلوں کی بربادی کے بعد انگریزوں نے جب سارے اوقاف فروخت کر دیے تو اس میں یہ جائیداد بھی فروخت کر دی گئی۔ اب مسجد کے کل اخراجات کی کفالت مراد آباد کی جماعت اہل حدیث ہی کر رہی ہے۔

حافظ صاحب مرحوم کے تعلقات اہل حدیث ہونے کے باوجود مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی مرحوم و مغفور سے بہت زیادہ تھے اور مولانا سے بذریعہ سوالات و استفسارات استفادہ کرتے رہتے تھے۔ چنانچہ فتاویٰ رشیدیہ میں بہت سے فتاویٰ مرحوم ہی کی کاوش کے رہینِ منت ہیں۔ بلکہ اس فتاویٰ کو مرحوم ہی نے خود مرتب کیا اور مناسب مواقع میں تحقیقی حواشی کے ساتھ سنہ ۱۳۲۳ھ و ۱۳۲۴ھ و ۱۳۲۸ھ میں تین حصوں میں یہ فتاویٰ شائع کیے۔ بہ تفصیل ذیل:

۱۔ حصہ اوّل ۱۸۰ صفحات، ساڈھورہ پریس مراد آباد۔

۲۔ حصہ دوم تقریباً دوسو (۲۰۰) صفحات (چھ سو مسائل پر مشتمل)۔

۳۔ تیسرا حصہ ۱۸۰ صفحات (چار سو مسائل پر مشتمل) افضل المطابع پریس مراد آباد۔

حافظ صاحب نماز با جماعت ٹھیک اوّل وقت، سنت کے مطابق نہایت خشوع و خضوع اور ارکان کو خوب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذوق وشوق سے ادا فرماتے تھے۔آپ کا رکوع وسجود، قومہ وجلسات بالکل سنت کے موافق ہوتے تھے۔

۸؍فروری ۱۹۴۸ء (۱۳۶۷ھ) کو تہتر (۷۳) سال کی عمر میں یہ مردِ مجاہد اور عاشقِ توحید وسنت رہ گرائے عالم جاودانی ہوا۔ تغمده الله بغفرانه وادخله بحبوبة جنانه.

نرینہ اولاد میں اس وقت جناب محمد جمیل الدین بقید حیات اور ماشاء اللہ بہت صالح آدمی ہیں اور وہی مسجد کے اب متولی بھی ہیں۔

تالیفات:

جیسا کہ اوپر لکھا گیا آپ نے جماعت توحید وسنت اور تردید شرک و بدعات میں بہت کچھ لکھا ہے۔ ہمیشہ کچھ نہ کچھ لکھتے اور شائع کرتے رہا کرتے تھے۔ چھوٹے موٹے رسالہ جات اور اشتہارات حسب ضرورت بکثرت طبع اور تقسیم کرتے تھے۔ جن کی تفصیلات مہیا نہیں ہوسکیں۔ اب بھی کافی حصہ غیر مطبوعہ ان کے کتب خانے میں موجود ہے۔ جو افسوس ہے دوسرے قیمتی اور نایاب و نادر ذخیرے کے ساتھ کس مپرسی کی حالت میں پڑا ضائع اور دیمک کی نذر ہو رہا ہے۔

اکمل البیان ومطرق الحدید:

البتہ اسی سلسلہ میں آپ کی دو کتابیں بڑی اہمیت کی حامل ہیں۔ ایک تو یہی اکمل البیان ...... جسے آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں...... اور دوسری مطرق الحدید علی صاحب التحقیق الجدید۔ ثانی الذکر میں ایک ''دیو بندی حنفی'' کی اس ''تحقیق جدید'' کا فاضلانہ اور محققانہ جائزہ لیا گیا ہے۔ کہ حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کی کتابیں ''تقویۃ الایمان وایضاح الحق'' وغیرہ معاذ اللہ محرف ہیں۔ اور دلائل سے مذکورہ اُپج کا ابطال فرمایا ہے۔ یہ رسالہ ۱۳۵۱ھ میں ۱۲۰ صفحات پر دہلی سے شائع ہو کر اب نایاب ہو چکا ہے۔ ضرورت ہے کہ اسے دوبارہ منظرِ عام پر لایا جائے۔ (ع، ح)

شوال المکرّم: ۱۳۸۴ھ

فروری: ۱۹۶۵ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا حافظ عبدالعزیز رحیم آبادی رحمہ اللہ

نام و پیدائش:

نام عبدالعزیز ''امام المناظرین'' اور علامہ لقب، والد کا نام احمد اللہ رحمہ اللہ جو بڑے رئیس، دیندار، اہل علم سے محبت و عقیدت رکھنے والے اور دینی معاملات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ ۱۲۷۰ھ میں یہ مقام رحیم آباد (صوبہ بہار) پیدا ہوئے۔ علم کی طرف بچپن ہی سے میلان تھا، چنانچہ تیرہ برس کی عمر میں حفظ قرآن اور تعلیم فارسی سے فراغت حاصل کر چکے تھے۔ آپ بلا کے ذہین اور قوی الحافظہ تھے۔ والد ماجد نے عربی کی تعلیم نہایت اہتمام سے دلائی، اس مقصد کے لیے مولانا عظمت اللہ، مولانا محمود عالم اور مولانا یحییٰ بہاری رحمہ اللہ جیسے بڑے بڑے اہل علم کی خدمات حاصل کیں۔

شیخ الکل رحمہ اللہ کی خدمت اقدس میں:

درس نظامی کے پورے نصاب سے اکیس برس کے عمر (۱۲۹۱ھ) میں فارغ ہو گئے۔ تکمیلِ علوم اور تحصیل کے لیے دہلی گئے۔ شیخ الکل حضرت مولانا میاں نذیر حسین محدث رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تین سال کے عرصے میں صحاح ستہ، موطا امام مالک، دارمی شریف، جامع صغیر، ہدایہ، جلالین اور اصول حدیث وغیرہ پڑھ کر سند تکمیل واجازت حاصل کی۔ جناب میاں صاحب رحمہ اللہ کے مدرسہ میں آپ اول درجہ کے ذہین وفطین، لائق اور مستعد طلبہ میں شمار ہوتے تھے۔ مولانا عبدالحق صاحب تفسیر حقانی سے جو ان دنوں آپ کے ہم درس تھے، آپ کا اکثر مناظرہ رہتا اور بات کی بات میں مولوی عبدالحق صاحب کو آپ خاموش کرا دیتے۔

استاد کے نزدیک قدر و منزلت:

آپ حضرت میاں صاحب کے ارشد تلامذہ میں سے تھے اور استاد کے نزدیک خاص قدر و منزلت رکھتے تھے۔ جب کوئی طالب علم کسی عبارت کے مطلب میں یا کسی مسئلہ میں کج بحثی یا ضد کرتا تو حضرت میاں صاحب فرماتے: یہ نہیں سمجھے گا ''اس کو'' بلاؤ میاں صاحب پیار سے مولانا عبدالعزیز رحمہ اللہ کو ''اس کو'' فرماتے تھے۔ حضرت آپ کو بعض دفعہ وعظ کہنے کے لیے فرماتے۔ ایک دفعہ حضرت الاستاد کے ارشاد میں آپ نے سورہ القلم پر ایسی پرزور اور مؤثر تقریر فرمائی جس کا سامعین اور خود حضرت میاں رحمہ اللہ پر عجیب اثر ہوا۔

تدریس:

آپ نے ۱۲۹۳ھ میں علوم معقول ومنقول سے فراغت پائی اور سند تکمیل و اجازت لے کر وطن مالوف کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مراجعت فرما ہوئے آپ کے والد ماجد نے رحیم آباد میں ایک دینی مدرسہ کی داغ بیل ڈالی اور پچاس طلباء کے اخراجات کا ذمہ لیا۔ اس مدرسہ کی مسند تدریس آپ کے سپرد کی گئی ،آپ کی علمی دھاک وشہرت کے باعث طلباء جوق در جوق پہنچے اور فیض حاصل کیا۔

تقریر:

آپ کی تقریر ایسی زوردار، فصیح وبلیغ اور مؤثر ہوتی کہ "وجلت منها القلوب وذرفت منها العيون" دل دہل جاتے اور آنکھیں بہنے لگیں، کا ساماں پیدا ہو جاتا۔ بڑی خوبی یہ تھی کہ مشکل مضمون کو احسن وآسان الفاظ میں بیان فرماتے جس سے علماء وعوام یکساں مستفید ہوتے۔ قرآن وحدیث کے وہ وہ معارف و نکات بیان کرتے کہ علماء تک دنگ رہ جاتے۔ میاں صاحب رحمہ اللہ کے ارشاد میں جو آپ نے تقریر دہلی میں کی تھی، اس کا عجیب اثر سامعین اور خود میاں صاحب رحمہ اللہ پر ہوا تھا۔

علمی اور تبلیغی خدمات:

رحیم آباد میں درس وتدریس کے ساتھ ساتھ وعظ وتذکیر، تحقیق ومسائل ،افتاء ومناظرہ اور مخالفین کے رسالوں کے جواب دینے میں مشغول ہو گئے۔

حاضر جوابی خاص وصف تھا، ذہن ایسا رسا پایا تھا کہ مشکل سے مشکل عبارت اور الجھے ہوئے مسائل کو بلا تکلف حل فرما دیتے۔ مولانا شاہ عین الحق صاحب رحمہ اللہ بھی اس امر کی داد دیا کرتے تھے۔ مثال کے طور پر صرف دو واقعات بیان کیے جاتے ہیں۔

۱۔ مولانا عبدالسلام کو سیرت بخاری لکھتے وقت ایک عبارت کے فہم میں الجھن پیش آئی۔ حضرت مولانا حافظ عبداللہ غازی پوری اور مولانا شمس الحق محدث ڈیانوی اور شاہ عین الحق سب کے سامنے وہ عبارت رکھی گئی مگر الجھن حل نہ ہو سکی۔ صاحب ترجمہ پٹنہ تشریف لائے تو ان کے سامنے وہ عبارت پیش کی گئی تو آپ نے دیکھتے ہی حل فرما دیا۔

۲۔ حضرت مولانا شمس الحق محدث ڈیانوی رحمہ اللہ ابوداود کی شرح عون المعبود لکھ رہے تھے ،ایک حدیث کا مطلب واضح نہیں ہوتا تھا۔ حافظ عبداللہ غازی پوری غور فرما رہے تھے اور مولانا شاہ عین الحق سے اس بارہ میں گفتگو جاری تھی، مگر مطلب ابھی تک صاف نہ ہو سکا۔ آپ سے جب اس حدیث کا مطلب پوچھا گیا تو آپ نے ایسی دل نشیں تقریر کی کہ سب کی تسلی ہو گئی ۔ حافظ صاحب موصوف نے بھی داد دی۔ مولانا شمس الحق نے عون المعبود میں تصریح کر دی ہے کہ اس حدیث کی تشریح مجھ سے مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی نے بیان کی بلکہ خود ان کی تصانیف ان کے علمی تبحر کے شواہد عادلہ ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مناظرہ:

یوں تو آپ نے زندگی میں بہت سے مناظرے کیے اور آپ کامیاب رہے۔ مگر مرشد آباد کا مناظرہ ایک تاریخی حیثیت رکھتا ہے جس کی نظیر مشکل ہی سے ملے گی۔ ۱۳۰۵ھ کی بات ہے کہ اہل حدیث اور احناف کے درمیان وجوب تقلید شخصی پر ایک معرکۃ الاراء مناظرہ ہوا، فریقین کے سیکڑوں نامی گرامی علماء بلائے گئے۔ مجمع تقریباً چالیس پچاس ہزار کا تھا۔ اس عظیم الشان مناظرہ میں اہل حدیث کی طرف سے باتفاق حضرات علماء کرام آپ ہی مناظر مقرر ہوئے، مناظرہ کئی روز جاری رہا۔ آخر تک آپ ہی مناظر رہے، جبکہ احناف کی طرف سے کئی علماء بدلتے رہے۔

اس مناظرہ میں اللہ عزوجل نے آپ کو ایسی شاندار کامیابی اور فتح دی جس سے مسلک اہل حدیث کی صداقت ظاہر ہوگئی اور آپ کے علم کی دھاک بیٹھ گئی۔ اس مناظرہ میں آپ نے آیت کریمہ ﴿فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون﴾ کی جو تفسیر بیان کی۔ اسے اہل علم نے بے حد پسند کیا۔ حتی کہ حضرت میاں صاحب نے فرمایا کہ مولوی عبدالعزیز نے اس آیت کی ایسی تفسیر کی ہے جو متقدمین میں سے کسی نے نہیں کی اور امام رازی وغیرہ کو بھی نہیں سوجھی۔

اس مناظرہ میں احناف کے بڑے بڑے مناظر مثلاً مولوی ہدایت اللہ خاں صاحب منطقی جونپوری اور مولانا عبدالحق صاحب تفسیر حقانی آپ کے مقابلہ میں نہایت عاجز رہے۔ اس مناظرہ کی ''روئداد و مناظرہ مرشد آباد'' کے نام سے چھپ چکی ہے اور ایک بنگالی بزرگ نے صمصام الموحدین کے نام سے اس کا بنگلہ زبان میں ترجمہ بھی کر دیا تھا۔ اس مناظرہ کا یہ اثر ہوا کہ بنگال کے ہزارہا لوگوں نے مسلک (اہل) حدیث قبول کیا اور آپ امام المناظرین کے لقب سے مشہور ہوئے۔

وضع داری:

آپ دوستانہ تعلقات کو خوب نبھاتے۔ مولانا عبدالحق صاحب تفسیر حقانی کو جو آپ کے ہم درس بھی رہ چکے تھے اور مناظرہ میں آپ کے مدمقابل تھے، پرانے دوست کے الفاظ سے یاد فرمایا۔

شیر اسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری مرحوم نے آپ کی وفات پر یہ تاثرات ظاہر فرمائے تھے ''مولانا مرحوم میں جو خاص بات میں نے دیکھی تھی جس کی وجہ سے زار و زار رو رہا ہوں یہ تھی کہ آپ دوستوں کے نہایت قدردان اور مخلصوں پر فدا تھے۔

جماعتی خدمات:

مولانا ابراہیم صاحب آروی رحمہ اللہ جب حجاز حج کے لیے تشریف لے گئے تو مدرسہ احمدیہ سلفیہ آرہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا اہتمام آپ کے سپرد ہوا اس وقت سے تادم واپسیں آپ اس مدرسہ اور جلسہ مذاکرہ علمیہ کا اہتمام نہایت عمدگی سے کرتے رہے۔ آپ کے حسن انتظام کے باعث وہ عروج حاصل ہوا جو پہلے کبھی نہ دیکھا گیا۔ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے بانیوں سے تھے۔ آپ کی ہی تجویز سے یہ تبلیغی ادارہ وجود میں آیا اور باوجود پیرانہ سالی ہر جگہ کا سفر اختیار فرمایا۔

شعر و ادب:

عربی، فارسی، اردو تینوں زبانوں کے قادر الکلام اور فی البدیہہ شاعر تھے۔ نثر بھی نہایت شستہ ہوتی۔ فارسی لکھتے تو گلستان کا گمان ہوتا۔ فارسی کے اونچے اساتذہ آپ کی قابلیت کے معترف تھے۔ عربی بھی آپ خوب روانی سے بولتے تھے۔

جذبۂ جہاد:

آپ گھڑسواری، نشانہ بازی، کھانا پکانے میں پوری مہارت رکھتے تھے۔ غالباً آپ نے یہ سب کچھ جذبۂ جہاد کے تحت سیکھا ہوگا۔ آپ تحریک مجاہدین چمرکنڈ واسمس سے باقاعدہ وابستہ تھے اور خصوصاً اپنے صوبہ بہار میں اعلیٰ قابلیت سے مجاہدین کی خفیہ تنظیم کی قیادت فرماتے تھے۔ جماعت اہل حدیث میں انگریزوں کے خلاف جذبہ جہاد کی تحریک کے روح رواں تھے۔

تصانیف:

۱۔ سواء الطریق اس میں مشکوٰۃ شریف سے صحیحین کی احادیث کو جمع کیا گیا ہے۔ یہ کتاب چار جلدوں میں ہے، نایاب ہے۔ یہ کتاب پہلی دفعہ ۱۳۲۴ھ میں فاروقی دہلی سے شائع ہوئی تھی۔

۲۔ حسن البیان فیما فی سیرۃ النعمان علامہ شبلی کی مشہور کتاب سیرۃ النعمان کا جواب ہے جس کا جواب آج تک نہ ہو سکا بلکہ موصوف نے ان سخت مسامحات (جن کی حسن البیان میں نشان دہی کی گئی تھی۔) سیرۃ النعمان کے دوسرے ایڈیشن سے نکال دیں۔ یہ کتاب پہلی مرتبہ ۱۳۱۱ھ میں فاروقی دہلی سے شائع ہوئی تھی۔ بعد میں جید پریس دہلی سے محمد سعید صاحب نے چھاپی تھی۔ عرصہ سے وہ بھی نایاب تھی۔

۳۔ رسالۃ ھدایۃ المعتدی فی القراءۃ المقتدی قرأت فاتحہ خلف الامام کے موضوع پر حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ کے حکم سے لکھا گیا۔ ۱۳۱۰ھ میں مطبع فاروقی دہلی سے شائع ہوا تھا۔ اب نایاب ہے۔

۴۔ رسالہ (ایک شیعہ کا جواب) رسالۃ الوضوء کے جواب میں آیت کریمہ "یایھا الذین امنوا اذا قمتم الی الصلوٰۃ" آلایۃ کی تفسیر میں جر جوار اور فصل بین المعطوفین کی ایسی عمدہ بحث ہے جو شاید

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفسیر کبیر میں بھی ایسی نہ ملے گی، نایاب ہے۔

۵۔ رمی الجمرہ رسالہ الجمرہ کا جواب، نایاب ہے۔

۶۔ روئداد مناظرہ مرشد آباد آپ نے خود لکھا اس پر مولانا ابراہیم آروی رحمہ اللہ اور مولانا حافظ عبداللہ غازی پوری رحمہ اللہ کی تقاریظ ہیں۔

بیماری اور وفات:

ایک مدت سے ذیابیطس کے مریض چلے آرہے تھے۔ علاج معالجہ کچھ نہ کچھ ہوتا رہا۔ بالآخر مرض میں تیزی ہوگئی۔ آخری حملہ بڑا شدید تھا۔ اس اثناء میں کہ جسم نہایت کمزور اور نحیف تھا، آپ قرآن وحدیث کے معارف ومطالب اور نکات برابر بیان فرماتے رہے۔ آخر اس پیکر علم وعمل کو ۱۳۳۸ھ/ اپریل ۱۹۱۹ء میں پیغام اجل آ گیا اور آپ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس دارِفانی سے رخصت ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون فنور اللہ مرقدہ ورفع درجاته. [1]

ترتیب: حنیف بھوجیانی

(یکم ذوالحجہ ۱۳۸۵ھ)

---

[1] تلخیص از اخبار اھل حدیث: ۱۸۔۱۹۔۲۰، جلد ۱۷، محررہ جمادی الثانیہ ۱۳۳۸ھ / مارچ ۱۹۲۰ء۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا حکیم حافظ ابو یحییٰ محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

شاہ جہان پور (یوپی ہندوستان) میں پیدا ہوئے (تاریخ معلوم نہیں) آپ کے والد حضرت مولانا کفایت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی بڑے پایہ کے فاضل اہلِ حدیث عالم تھے (متوفی ۱۳۳۱ھ)۔ مولانا محمد نے ساری عربی دینی تعلیم اپنے والد سے حاصل کر لی تو منطق پڑھنے رام پور چلے گئے جہاں مولانا ارشاد حسین رام پوری (متوفی ۱۳۱۱ھ) سے منطق میں مہارت پیدا کی۔ یہ رام پوری بزرگ وہی غالی مقلد تھے جنھوں نے ''معیار الحق'' کا جواب ''انتصار الحق'' لکھا...... جس پر مصنف معیار کے تلامذہ کی طرف سے کم و بیش [1] چار تنقیدی کتابیں لکھی گئیں..... اثنائے تعلیم میں شاگرد نے استاذ سے گہرا تقلیدی اثر قبول کر کے اہلِ حدیث علماء سے مناظرے کرنے شروع کر دیے تا آں کہ ایک جید اہلِ حدیث عالم مولانا بدر الحسن سہسوانی مرحوم و مغفور سے تقلیدِ شخصی پر ایک مناظرہ کی ٹھن گئی۔ مگر چونکہ طبیعت نہایت سلیم پائی تھی۔ اس مناظرہ کے نتیجہ حسنہ میں نقد دل ہار بیٹھے اور نہ صرف کہ مسلک اہلِ حدیث قبول کر لیا، بلکہ مولانا بدر الحسن رحمہ اللہ سے شفا قاضی عیاض اور شرح عقائد پر عبور حاصل کیا اور صحیح بخاری کی سند بھی ان سے لے لی، نیز حضرت شیخ الکل مولانا سیّد محمد نذیر حسین صاحب نور اللہ مرقدہٗ (متوفی ۱۳۲۰ھ) کی خدمت میں حاضر ہو کر دوسری بار حدیث پڑھی۔ سند و اجازہ مولانا شیخ حسین (عرب) یمانی (متوفی ۱۳۲۷ھ) سے بھی حاصل ہو گیا۔ پھر دہلی میں کچھ مدت تدریس علوم کے فرائض بھی سر انجام دیے۔ اس کے علاوہ تالیف و تصنیف کا تحقیقی ذوق بھی رکھتے تھے۔ لیکن چند ہی تالیفات منظرِ عام پر آئیں:

۱۔ الارشاد الیٰ سبیل الرشاد: (یہی عظیم القدر محققانہ کتاب جو آپ کے سامنے ہے جس کو آپ نے مولانا بدر الحسن موصوف کے ملاحظہ کے بعد شائع کرایا تھا)۔

۲۔ عین المتانه فی تحقیق تکرار الجماعة: (یہ کتابچہ مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی مرحوم کے رسالہ ''الشمس اللامعه فی کراهة الجماعة الثانیه'' کا جواب ہے جس میں بدلائل موثقہ دوسری جماعت کرانے کا جواز ثابت کیا گیا، اور مولانا رشید احمد صاحب کے ایک ایک تمسک کو توڑ کر رکھ دیا گیا۔ ۱۳۱۷ھ/ ۱۸۹۹ء میں ۵۲ صفحوں کا یہ محققانہ رسالہ مطبع سعیدی کلکتہ (ہندوستان) سے باہتمام

[1] تراجم علمائے حدیث ہند، ص: ۲۴۰۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا ضیاء الرحمٰن مرحوم و مغفور شائع ہوا۔ یہ دونوں تصنیفیں اُردو میں ہیں، اس کے علاوہ علمائے اہل حدیث (ہند) کے حالات لکھنے کا بھی ارادہ ظاہر کیا تھا، جیسا کہ الارشاد طبع اوّل کے آخر میں اعلان موجود ہے، مگر اس کا عملی ظہور نہ ہو سکا۔

۳۔ عربی میں سنن نسائی طبع انصاری دہلی (۱۳۱۵ھ) کے حاشیہ کا بقدر ثلث (آخری) تکملہ تالیف فرمایا۔

۱۳۳۸ھ (۱۹۲۰ء) میں وفات ہوئی۔

تغمده الله بغفرانه وادخله بحبوبة جنانه . ۱۳۵۶ھ میں ان کے ایک لڑکے میاں یحییٰ شاہ جہان پور میں موجود تھے جو اچھے خوشحال تھے۔ اس کے بعد کا حال معلوم نہیں۔[1] ولله الامر من قبل ومن بعد...... افسوس! اس سے زیادہ حالات معلوم نہ ہو سکے۔

ربیع الثانی: ۱۳۸۶ھ

ستمبر: ۱۹۶۶ء

---

[1] ماخوذ اخبار اہل حدیث نمبرا، جلد: ۱۸۔ ۲۹ر صفر ۱۳۳۹ھ (نومبر ۱۹۲۰ء) و تراجم علمائے حدیث ہند ص: ۲۷۶، ۲۷۹۔ ومقدمۃ التعلیقات السلفیہ علی سنن النسائی، ص: ۲۸۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت مولانا ولایت علی رحمہ اللہ ❶

اور ان کا مسلک ان کی تالیفات کی روشنی میں

(۱۲۰۵......۱۲۶۹ھ)

مولانا ولایت علی بن فتح علی ۱۲۰۵ھ (۱۷۹۱ء) میں ہندوستان کے مشہور قصبہ صادق پور کے ایک زبیری خاندان میں پیدا ہوئے۔

صادق پور شہر عظیم آباد پٹنہ (بہار، ہند) کا ایک محلّہ ہے۔ یہاں ایک ہاشمی (زبیری) خاندان عرصہ دراز سے علم و فضل میں ممتاز رہا۔ حضرت سید احمد شہید رحمہ اللہ نے جب علمِ جہاد بلند کیا تو اس خاندان کے ایک ممتاز فرد مولانا ولایت علی (۱۲۶۹ھ، ۱۸۵۲ء) لبیک کہنے والوں کی صفِ اول میں تھے۔ پھر ان کی تبلیغ سے پورا خاندان اس دعوت کا علم بردار ہو گیا اور اس سلسلے میں ان لوگوں نے وہ کچھ کر دکھایا جو رہتی دنیا تک یاد رہے گا۔

ہرگز نہ میرد آنکہ دلش زندہ شد بہ عشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما

''مختصر طور پر کہا جا سکتا ہے کہ سید صاحب رحمہ اللہ کی شہادت ۱۲۴۲ھ (۱۸۳۱ء) سے لے کر ۱۸۷۱ء (۱۲۸۶ھ) تک حکومت (انگریزی) کی دارو گیر کے باوجود مسلسل چالیس سال تک صادق پور والوں نے جہاد کا علم سرنگوں نہیں ہونے دیا۔ پھانسی، جلا وطنی، حبس دوام، ضبطی اور ہر قسم کی ممکن اذیتیں دی گئیں۔ لیکن یہ اللہ کے بندے راہِ حق سے نہ ہٹے۔'' ❷

تحصیلِ علم:

ابتدائی تعلیم اپنے شہر کے علماء سے حاصل کی۔ پھر لکھنؤ گئے جہاں ہر ہر علم کے فاضل اساتذہ سے درسیات کی تکمیل کا مرحلہ طے کیا۔ مولانا اسماعیل صاحب شہید رحمہ اللہ سے حدیث پڑھی۔ ان ہی ایام میں مولانا شہید رحمہ اللہ کی تحریک اصلاح و جہاد میں شامل ہو گئے اور حضرت سید احمد شہید رحمہ اللہ سے جہاد پر بیعت کر لی۔

❶ مولانا سندھی کے افکار پر ایک نظر: ص ۵-۶۔

❷ مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی رحمہ اللہ نے مولانا ولایت علی رحمہ اللہ کی شخصیت اور ان کے مسلک سے متعلقہ مختلف اوقات میں لکھا ہے۔ مثلاً ۱۹۶۶ء میں پھر مستقل مضمون کی صورت میں بھی۔ ہم نے یہ مضمون ان تمام تحریروں سے یکجا کر کے اور ممکن حد تک تکرار ختم کر کے اسے ترتیب دیا ہے۔ (ادارہ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شوقِ جہاد:

تکمیل علوم کے بعد وطن میں آ کر تدریس، تبلیغ اور اصلاح میں مشغول ہو گئے۔ جب استاد اور امام نے یاغستان کی طرف جہاد کے لیے کوچ کیا تو ان کے ساتھ ہو لیے اور کافی مدت وہاں رہے۔ چونکہ حضرت سید صاحب رحمہ اللہ کے خاص معتمد علیہ تھے اس لیے ایک دفعہ کابل کی سفارت پر ان کو ہی بھیجا گیا۔ پھر سید صاحب کی رائے ہوئی کہ آپ بغرضِ تنظیم و تبلیغ حیدر آباد دکن کے علاقے بھی جائیں۔ اگرچہ آپ کے لیے جہاد سے جدائی مشکل تھی، لیکن امیر کے حکم کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتے ہوئے دکن کی طرف روانہ ہو گئے۔ کافی مدت مفوضہ فرائض جانفشانی سے سرانجام دیے۔ دعوتی نقطہ نظر سے یہ دورہ نہایت کامیاب رہا۔ حیدر آباد دکن کے دورانِ قیام ہی بالاکوٹ کے میدان میں استاذ و امام دونوں کے شہید ہو جانے کی خبر ملی، تو واپس صادق پور آ گئے۔ تحریک کو ہاتھ میں لینا پڑا۔ امیر جماعت مجاہدین ہو کر ساری قوت مجتمع کی اور سرحد پار ستھانہ (یاغستان) روانہ ہو گئے اور انگریزوں اور سکھوں سے جہاد شروع کر دیا۔

سفرِ حج اور سند حدیث:

لیکن غالباً ۱۲۴۸ھ میں حج پر چلے گئے۔ حج کے بعد ممالک عربیہ کی سیاحت کے لیے نکل گئے۔ اسی سفر میں مشہور مفتی احناف شیخ عبداللہ سراج رحمہ اللہ (مکہ معظمہ) اور یمن کے نامور محدث قاضی شوکانی رحمہ اللہ (۱۲۵۰ھ) سے علمِ حدیث کی اسناد اجازات حاصل کیں۔ آخر الذکر نے فقہ الحدیث میں تالیف کردہ اپنا ایک مختصر متن "الدرر البهية" بھی عنایت فرمایا چنانچہ وہ مخطوطہ صادق پور میں موجود ہے۔

مراجعت وطن اور جہادی سرگرمیاں:

سفر سے واپس آ کر اپنے بھائی مولانا عنایت علی رحمہ اللہ (۱۲۷۴ھ) کو سرحد پار جہادی مہم پر بھیجا اور کچھ دنوں بعد خود بھی ۱۲۶۳ھ (۱۸۴۶ء) میں ایک لشکر لے کر پہنچ گئے اور کمان اپنے ہاتھ میں لے لی۔ یہ جنگ گلاب سنگھ راجہ کشمیر سے لڑی جا رہی تھی جس کی پشت پر انگریز تھے۔ آپ کی سرکردگی میں گلاب سنگھ کو شکست فاش ہوئی اور میدان مجاہدین کے ہاتھ رہا۔ لیکن راجہ کو انگریزوں نے پناہ دی اور صاف طور پر سامنے آ گئے۔ مولانا کو گرفتار کر لیا اور لاہور لے آئے۔ بعدہٗ دو سال کے لیے آپ کو صادق پور میں نظر بند کر دیا۔ نظر بندی کی مدت میں بھی تدریس اور وعظ و تذکیر میں انہماک برابر رہا۔ مگر مدت نظر بندی ختم ہوتے ہی ہجرت کر کے سرحد پار پہنچ گئے۔ جہاں تلقینِ ذکر اور فنونِ حربیہ کی تعلیم کے علاوہ انگریز سے لڑائی لڑنے کی تیاریاں بھی برابر کرتے رہے۔

مسلک:

عمل بالحدیث سے والہانہ شغف تھا۔ صحیح، صریح، غیر منسوخ کے مقابلے میں کسی مذہب کی پرواہ نہ کرتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ بنا بریں آمین بالجہر اور رفع الیدین وغیرہ مسائل پر عامل ہوجانا قدرتی تھا، ایک بار فرقۂ مقلدین (احناف) نے ایک جید عالم مولانا محمد فصیح صاحب غازی پوری رحمہ اللہ (۱۲۸۵ھ) کو اہل حدیث سے متذکرہ مسائل اور تقلید پر مناظرہ کے لیے بلایا۔ اہل حدیث کی طرف سے آپ نے کامیاب مناظرہ کیا۔ جس میں خاص خاص لوگ ہی موجود تھے۔ مولانا نے اثناء گفتگو میں (جو الگ کمرے میں ہو رہی تھی) فرمایا یہ متفقہ اصول ہے کہ اگر کوئی حنفی کسی حدیث صریح غیر منسوخ کو دیکھ کر خلافِ مذہب، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اس پر عمل کرے، تو وہ مذہب حنفی سے خارج نہیں ہوتا۔ بمطابق قولِ امام (اترکوا قولی بخبر الرسول) میرا قول حدیث رسول کے مقابلہ میں ترک کردو۔

یہ رفع الیدین اور آمین بالجہر سنت ہیں۔ جن کا سنت ہونا بعض حنفیہ کے نزدیک بھی ثابت ہے۔ بعد اطمینان مولانا محمد فصیح یہ اعلان کرتے ہوئے کہ یہ لوگ (اہل حدیث) حق پر ہیں۔ مولانا کے مخلص مریدوں میں شامل ہو گئے۔ ❶

مولانا محمد جعفر تھانیسری (۱۹۰۵ء) لکھتے ہیں:

''ہندوستان میں عمل بالحدیث کا چرچا اسی (مولانا ولایت علی رحمہ اللہ) کے گھر سے شروع ہوا...... یہ لوگ کل مسائل حنفیہ پر جب تک کہ مخالف کسی حدیث صریح غیر منسوخ کے نہ ہوں عمل کرتے ہیں۔ ان کا مطلب یہ ہے کہ بذریعہ سلوک راہِ نبوت یا ولایت کے توحید اور اتباع سنت میں پختہ ہو کر اللہ کی محبت کو حاصل کرنا چاہیے۔ ❷

تذکرہ صادقہ (ص:۱۱۷) میں ہے:

آپ کی ترغیب، تحصیل قرآن و احادیث اور وعظ و نصائح سے ملک ہندوستان میں (متحدہ) ہیں۔ عمل بالحدیث کا چرچا ہوا اور تقلید و تعصب کی بنا کمزور و مضمحل ہونے لگی کیوں کہ قرآن و حدیث کی محبت اور ان کی ترویج نے حق کو روشن کردیا۔ جاء الحق وزھق الباطل۔

مولانا محمد عبدالحیٔ الحسنی لکھنوی (ف ۔ ۱۳۴۱ھ) الثقافۃ الاسلامی فی الہند (ص:۱۴۱) میں لکھتے ہیں:

((اخذ عن الشیخ اسماعیل بن عبد الغنی الدھلوی ثم عن القاضی الشوکانی و قصر ھمته ، علی تدریس الحدیث الشریف و اشاعة السنة المحضة ، انتھی .))

---

❶ سوانح احمدی، ص: ۲۱۸.

❷ سوانح احمدی، ص: ۲۲۵.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”مولانا ولایت علی رحمہ اللہ نے مولانا محمد اسماعیل شہید اور قاضی شوکانی رحمہ اللہ سے علم حدیث حاصل کیا۔ اور حدیث شریف کی تدریس و تعلیم اور خالص سنت (یعنی بلا واسطۂ مذہب حنفی) کی اشاعت پر خود کو وقف کر دیا۔“

مولانا محمد عبدالحی مرحوم سابق ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ لکھتے ہیں:

((کان حریصا علی اتباع السنة السلفیة تتبعا للسنن فی کتب الحدیث و السیر عاملا بها جامعا بین العلم و العمل و العبادة و الفتوة عالی الهمة بعید النظر رابط الجاش زاهدا فی الدنیا مقبلاً الی الله بقلبه و قالبه قوی التاثیر کثیر الابتهال و الدعآء .)) ❸

”الاعتصام (۱۷۔ جولائی ۱۹۷۰ء) میں مولانا ولایت علی رحمہ اللہ کی تالیفات کے بیان میں ان کے فارسی رسالہ ”عمل بالحدیث“ کا ذکر آ چکا ہے، جو تین فصلوں پر مشتمل ہے۔ یہ رسالہ متعدد دفعہ طبع ہو چکا ہے۔ اور آج بھی ”المکتبة السلفیه“ لاہور سے مع ترجمہ اردو دستیاب ہے۔ ”البلاغ“ کے ان محقق مضمون نگار تک بھی پہنچ گیا ہے، جنھوں نے ”عمل بالحدیث“ کے مولف کے ”حنفی“ ہونے کا انکشاف فرمایا ہے۔

”عمل بالحدیث“ بہت جامع اور پر مغز رسالہ ہے۔ یوں تو اس کا ہر مقام ”دامنِ دل می کشد“ کا آئینہ دار ہے، مگر پیش اس کے صرف ضروری اقتباسات ہی کیے جاتے ہیں۔ پھر طوالت سے بچنے کے لیے ترجمہ پر اکتفاء کرنا پڑا ہے۔ اصل عبارتیں رسالہ مذکورہ میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔ اس کی پہلی فصل میں تفقہ فی الدین کی فضیلت اس کی ضرورت اور حقیقت بیان کرنے کے بعد قرآن وحدیث میں غور و فکر کے بارے میں فقہاء زمانہ کے طرزِ عمل کی شکایت کرتے ہوئے، مولانا رحمہ اللہ اس فصل کے آخر میں لکھتے ہیں، کہ ان لوگوں نے......

”قرآن وحدیث کا دیکھنا، اور اس میں تامل کرنا بالکل موقوف کر دیا ہے۔ اور جو بات کسی کتاب میں لکھی ہوئی دیکھتے ہیں، قرآن وحدیث کے موافق ہو یا مخالف بے تکلف اس کے قائل ہو جاتے ہیں۔ ان میں بعض تو مطلق قرآن وحدیث کو نہیں دیکھتے ہیں۔ اور بعض اگر دیکھتے بھی ہیں، تو اس کے معنی میں تامل نہیں کرتے۔ اور بعض اگر تامل کرتے ہیں، تو قیامت، برزخ، اور ترکِ دنیا وغیرہ کی خبروں اور نصیحتوں کے مضامین کی طرف تو توجہ کرتے ہیں۔ لیکن جہاں تک احکامِ شرعیہ کا تعلق ہے ان کے متعلق یہ طے کر رکھا ہے کہ (پہلے فقہاء) اس پر غور کر کے فارغ ہو گئے ہیں۔ اس طرف بالکل دھیان نہ دینے کا ارادہ تک نہیں کرتے (بلکہ اگر قرآن و حدیث میں اپنی مسلکی کتابوں کے خلاف کوئی حکم پاتے ہیں، تو بعض لوگ تو قرآن وحدیث کے ظاہری معنی کو

❸ نزهة الخواطر: ص ۵۲۵/۷۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھیر پھار کر اپنی کتابوں کے موافق کر لیتے ہیں، اور اتنا نہیں سمجھتے ہیں کہ مقصودِ اصلی تو قرآن و حدیث کی تابعداری ہے۔ اور بعض آدمی ایسے مقام سے بھاگنا اور آنکھ چھپانا اختیار کر لیتے ہیں۔ ایسے فقہاء کے حال سے مخبرِ صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں خبر دی ہے:

((رُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرُ فَقِيْهٍ .))

''یعنی دانائی کی بات یاد رکھنے والے بہت سے غیر دانا (غیر فقیہ) ہیں۔''

معاذ اللہ عن کل ذلک عیاذًا کثیراً (ان تمام برائیوں سے خدا پناہ میں رکھے) پس ضروری ہوا کہ دوسری فصل میں اس بات سے آگاہ کروں کہ تقلید کس جگہ اختیار اور کسی جگہ اس سے انکار کرنا چاہیے۔'' [1]

پھر فصل دوم میں لکھتے ہیں: جو آدمی اَن پڑھ ہو، اور اپنے دوسرے مشاغل کی وجہ سے لکھنے پڑھنے سے دُور ہو اور علماء سے پوچھ لینے پر ہی اِکتفاء کرتا ہو، تو اس کے لیے مناسب یہ ہے، کہ علماءِ محدثین اور دیندار سے، جو دیانت خوفِ خدا اور قرآن و حدیث کے جاننے میں مشہور ہوں، اس طرح سوال کرے، کہ مجھے اس مسئلے کے بارے میں محمدی طریقہ بتایئے۔''

ان کی نظر میں کسی جاہل کے لیے بھی تقلید شخصی ضروری نہیں۔ نہ مسئلہ پوچھتے وقت وہ کسی اَن پڑھ کو یہ مشورہ دیتے ہیں کہ تم صرف کسی خاص امام کے ماننے والے سے اُسی کی فقہ کے مطابق مسئلہ دریافت کرو جس طرح اہلِ تقلید کا مسلک ہے۔ بلکہ وہ واضح الفاظ میں اس کو کہتے ہیں کہ صرف قرآن و حدیث کے عالم سے ہی بایں طریق مسئلہ پوچھے کہ اس بارے میں طریقہ محمدی کیا ہے؟ اس کے بعد لکھتے ہیں:

'' اور اگر کوئی علم کا طالب اور دل میں دینی علوم کی تحصیل کا شوق رکھتا ہے، تو اس کے لیے مناسب یہ ہے، کہ پہلے قرآن و حدیث پڑھے، اس کے بعد دوسری کتابوں پر نظر ڈالے، تاکہ آئینہ کی طرح ظاہر ہو جائے کہ کس بزرگ کی رائے نے کس جگہ امرِ حق کو پالیا ہے، اور کہاں غلطی ہوئی ہے؟ پس جو مسئلہ قرآن و حدیث میں صاف صاف پائے اس میں کسی مجتہد کی تقلید نہ کرے۔ کیونکہ کھلے ہوئے مسائل میں اجتہاد کو کچھ دخل نہیں ہے.......... جب تک قرآن و حدیث میں حکم صراحۃً پاوے تب تک اجتہاد کو دخل نہ دینا چاہیے۔ اور مجتہدوں کی کتابوں میں اگر اس کا خلاف نکل آئے، تو اس سے چشم پوشی کر کے قرآن اور حدیث کے ساتھ تمسک ضروری ہے۔ ورنہ مجتہدوں کے قول سے قرآن اور حدیث کا منسوخ ہونا لازم آوے گا۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ جو اجتہاد کی راہ پر چلنے والوں کے سردار تھے۔ ان سے دو قول مروی ہیں۔ اوّل یہ کہ:

[1] رسالہ عمل بالحدیث، ص: ۱۵، طبع المکتبۃ السلفیہ لاہور: ۱۳۸۵ھ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اگر میرا قول حدیث کے خلاف پاؤ تو دیوار پر پھینک مارو۔''

اس سے صاف معلوم ہوا کہ حدیث کی مخالفت میں مجتہدوں کا قول سننا، اُس امام کے دائرۂ تقلید سے نکل جانے کی راہ ہے۔ ایسا کرنے والا ہرگز حنفی نہیں ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ:

''میرے قول پر عمل کرنا کسی کو جائز نہیں جب تک یہ نہ جان لے کہ یہ قول میں نے کہاں سے کہا ہے۔''

پس معلوم ہوا کہ امام صاحب کے قول سے بے سوچے سمجھے تمسک کرنا، اور دلائل اور وجوہاتِ قیاس میں فکر و تامل نہ کرنا ہرگز امام صاحب کو پسند نہیں ہے۔ پس حضرت امام رحمہ اللہ تو اپنے ارشاد کے باعث قیامت میں مواخذۂ الٰہی سے نجات پائیں گے، لیکن ان کے مقلدین ناسمجھ مواخذۂ الٰہی میں گرفتار رہیں گے۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ اماموں کے شاگردوں کو جس مقام میں اپنے استادوں کے قول سے اطمینان حاصل نہ ہوا، وہاں سے اپنا دامن اٹھائے ہوئے گزر گئے۔ امام محمد رحمہ اللہ نے امامِ اعظم کے خلاف اس قدر کہا ہے، کہ اس کو ایک مذہب علیحدہ قرار دیا جا سکتا ہے..... خلاصہ یہ کہ جو قول قرآن و حدیث کے مخالف ہو، اس کے ترک کر دینے میں کسی طرح کا اندیشہ نہیں ہے......

علاوہ ازیں حدیثیں تو باسند ہیں اور مجتہدوں کے اقوال بلاسند ہیں۔ یعنی راویوں کے حال کی تحقیق اور ان کی ثقاہت و شہرت شرطوں کے ساتھ مذکور ہیں اور مجتہدوں کے قول جو ذکر کیے گئے ہیں تو اس کی کوئی سند نہیں بیان کی گئی کہ اماموں سے کس نے سنا؟ اور اس سے کون روایت کرتا ہے؟ اور راویوں کا کیا حال ہے؟ جب تک قول کی سند شرائطِ مذکورہ کے موافق نہ ہوگی، وہ قول کیا اعتبار رکھے گا؟ کوئی کیا جانے کہ یہ امام کا قول ہے، یا کسی دوسرے نے اپنے دِل سے باندھ لیا ہے۔ جیسا کہ بعض نادان وسوسوں کی نقول محض جھوٹ امامِ اعظم رحمہ اللہ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ تمام علماء اس بات پر متفق ہیں کہ مجتہد کی رائے کبھی خطا کرتی ہے اور کبھی حق پر ہوتی ہے۔ پس معلوم ہوا کہ حدیث جو ایک معصوم کا کلام باسند ہے۔ اس کے مقابل میں ایسا قول جو بے سند اور محتملِ خطا ہے کوئی وقعت نہیں رکھتا۔ [1]

ہم نہیں سمجھ سکتے کہ کوئی حنفی مقلد حدیث و فقہ کے بارے میں اس طرح کے واضح خیالات بھی رکھ سکتا ہے۔ یا اس طرح اس کا اظہارِ عام کر سکتا ہے؟ اگر احناف فی الواقع اسی نقطۂ نظر کے قائل ہیں، تو پھر یہ بات بھی ہماری سمجھ سے بالا ہے کہ اس کے بعد اہلِ حدیث اور حنفیت میں ما بہ الاختلاف مسئلہ کیا رہ جاتا ہے؟

اہلِ تقلید کی طرف سے حدیث صریح کی مخالفت کے جواز میں ایک بات عموماً یہ کہی جاتی ہے کہ ہمارے

---

[1] رسالہ مذکورہ، ص: ۱۷۔ ۲۰۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام نے بھی کسی حدیث ہی پر اپنے قول کی بنیاد رکھی ہوگی۔ اگر چہ وہ حدیث اب ہمارے سامنے نہیں۔ یعنی وہ اس بات کو تسلیم ہی نہیں کرتے کہ قولِ امام سے کسی حدیث کی مخالفت بھی ہوتی ہے۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے مولانا ولایت علی لکھتے ہیں کہ:

''مجتہدین کے بہت سے اقوال جو حدیث کے خلاف ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے دور میں احادیث منتشر تھیں۔ ان کی باقاعدہ تدوین اس وقت تک نہیں ہوئی تھی۔ اس لیے ان کے پیشِ نظر تمام احادیث نہ تھیں۔ اور وہ اجتہاد و قیاس پر مجبور تھے۔'' ❷

اس کے بعد لکھتے ہیں:

''بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ لوگوں میں حنفی کہلانا بھی ضروریاتِ دین سے ہے۔ اس لیے اگر امام صاحب کے ارشاد کی مخالفت ہوگئی، تو حنفیت باقی نہ رہے گی۔ اس کے جواب میں قدرے تفصیلی گزارش ہے کہ:

''جتنے مسائل حضرت امام رحمہ اللہ کی طرف منسوب ہیں، وہ دو طرح کے ہیں۔ ایک تو وہ جو امام صاحب رحمہ اللہ سے مروی ہیں۔ ایسی باتوں کو کتب فقہ میں ((عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ)) لکھتے ہیں۔ اور دوسرے وہ مسائل جن کو دوسرے فقہاء امام صاحب کی باتوں سے نکال کر ان کا مذہب قرار دیتے ہیں۔ اور ایسے مسئلوں کو کتب فقہ میں ((عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَةَ)) لکھتے ہیں۔ اور یہ اجتہاد در اجتہاد ہے۔ اوّل تو وہ (دوسری صورت کے) اقوال خود قرآن و حدیث سے استنباط کیے گئے تھے۔ پھر دوسری بات ان اقوال سے دوسرے مسائل نکالے گئے۔ اس طرح ان مسائل میں دو خطاؤں کا احتمال پیدا ہوگیا۔ کیونکہ ہر بار کے نکالنے میں احتمال ایک خطا کا ہے۔ اُور انہی وجوں سے امام صاحب کے شاگرد، اور دوسرے اہلِ علم بعض مقام میں مذہب امام سے علیحدہ ہوگئے ہیں۔ اور ان مقلدوں نے بھی اس مقام میں دوسرے اہلِ علم کے نقطۂ نظر کو اختیار کیا ہے اور امام رحمہ اللہ کی تقلید کو چھوڑ دیا ہے۔ پس بعض جگہ حنفی ہوتے ہیں اور بعض جگہ ابو یوسفی اور محمدی (امام محمد رحمہ اللہ کی طرف نسبت ہے) اور دوسری جگہ زُفری اور کسی جگہ ابولیثی، پس حنفیت ان کی کہاں باقی رہی... پس یہ گفتگو اس واسطے ہے، تاکہ معلوم ہو جائے کہ تحقیق والوں کو حق کی پیروی مقصود ہوتی ہے، نہ کہ لوگوں کی طرف انتساب۔'' ❶

---

❶ رسالہ مذکورہ، ص: ۲۱

❷ ص: ۲۲۔۲۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد انھوں نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے سرے سے کوئی کتاب ہی منقول نہیں ہے جس پر ان کے مذہب کی بنیاد رکھی جائے۔ حنفی فقہ کی کتابوں میں اکثر مسائل امام صاحب کے نہیں، دوسرے حضرات کے ہیں۔ بنا بریں اگر کسی شخص نے ان کتبِ مشہورہ سے کوئی مسئلہ بسبب مخالفتِ قرآن یا حدیث کے، یا بوجہ استنباط ناپسند کے نظر انداز کر دیا، تو اس سے کوئی نقصان لازم نہیں آئے گا۔ اس کے بعد انھوں نے قیاسی مسائل میں بھی قرآن و حدیث کو مدارِ فکر و نظر بنانے پر زور دیا ہے۔ ❶

تیسری فصل میں انھوں نے ثابت کیا ہے، کہ قرآن و حدیث کا سمجھنا، اور ان پر عمل کچھ مشکل نہیں آسان ہے۔ دو ایک اقتباس ملاحظہ ہوں:

> ”قیامت کے روز اسی قرآن و حدیث کے بارے میں سوال ہو گا، نہ کہ دوسری کتابوں کے متعلق۔ خوب سمجھ لیجیے کہ قرآن و حدیث کے علاوہ دوسری کتابوں کا مطالعہ یا تو منع ہے، یا فائدے سے خالی ہے۔ ❷

> ”اللہ تعالیٰ متقدمین محدثین کو غریق رحمت کرے، کہ انھوں نے موضوع احادیث کو غیر موضوع سے، اور قوی کو ضعیف سے جدا کر کے حسب مدارج اپنی کتابوں میں جمع کر دیا ہے۔ اور ہر مسئلے کے لیے علیحدہ علیحدہ باب اور فصلیں مقرر کر دی ہیں۔ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ احادیث میں جزوی مسائل بھی بے شمار ہیں۔ اب تو فن حدیث فقہ کی کتابوں کی طرح بالکل آسان ہو گیا ہے۔ جو مسئلہ پیش آئے اُس کے باب میں دیکھ لیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پسند معلوم ہو جائے گی۔ بلکہ علمِ حدیث تو فقہ سے بھی زیادہ آسان ہو گیا ہے۔ کیونکہ فقہ کی کتابیں بے شمار، اور ان کے مولفین ہزار ہا ہیں۔ اگر ایک مسئلہ ایک کتاب میں جائز لکھا ہے، تو گمانِ غالب ہے کہ دوسری کتابوں میں ناجائز لکھا ہو گا۔ تو اب کس کے کہنے پر عمل کیا جائے؟ اور اتنی کتابیں کہاں سے لی جائیں؟ اور اتنی فرصت و عمر کہاں سے آئے؟ کہ جس میں انسان ان کتابوں سے احکامِ الٰہی معلوم کر سکے۔“ ❸

ظاہر ہے، کہ کوئی مقلد اپنی فقہ کے بارے میں یہ طرزِ فکر اختیار نہیں کر سکتا جو ان اقتباسات سے ظاہر ہے۔

مولانا کا ایک دوسرا رسالہ ”تیسیر الصلوٰۃ“ ہے جو مجموعہ ”رسائل تسعہ“ میں شائع ہو چکا ہے۔ جس میں

---

❶ رسالہ مذکورہ، ص: ۲۳ تا ۲۵.

❷ ص: ۲۸.

❸ ص: ۳۰۔۳۱.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سات رسائل خود مولانا ولایت علی کے ہیں۔ یہ رسالہ آسان اردو میں ہے۔ جس میں نماز کے مسائل بیان کیے گئے ہیں۔ اس میں بھی ان کا جذبہ عمل بالحدیث بالکل نمایاں ہے۔ کئی مقامات پر انھوں نے حدیث کے پیش نظر حنفی فقہ کے مسائل کو نظر انداز کر دیا ہے قُـلَّتَیْن کا مسئلہ، شیر خوار لڑکے اور لڑکی کے پیشاب کے فرق کا مسئلہ، سفر کی حالت میں جمع تقدیم و جمع تاخیر کا مسئلہ، نمازِ جنازہ غائبانہ اور نمازِ جنازہ میں سورۃ فاتحہ کے پڑھنے کے مسائل وغیرہا ان تمام مسائل میں انھوں نے احادیث کے پیش نظر حنفی فقہ سے مختلف اہل حدیث نقطہ نظر اختیار کیا ہے۔ اس مجموعہ میں ایک کتاب ان کی ''رسالۂ دعوت'' ہے، اس میں ہر جگہ اپنی جماعت اور متبعین کو ''گروہِ محمدی'' سے تعبیر کیا ہے۔ اور اہل علم جانتے ہیں کہ سلفی، اثری، محمدی اور اہل حدیث ایک ہی مسمّٰی کے مختلف نام ہیں۔ اہل تقلید ان ناموں سے کبھی اپنے کو معنون نہیں کرتے۔ یہ نام اُس گروہ کے لیے مخصوص ہیں، جو براہِ راست قرآن و حدیث سے استدلال کا قائل اور کسی امام کی تقلید کو ضروری نہیں سمجھتا۔

شعر و سخن:

اردو اور فارسی میں نہایت عمدہ شعر فی البدیہہ کہتے تھے۔ لیکن شاعری بھی توحید و سنت کی تائید اور شرک و بدعت کی تردید میں فرمائی۔

ایک روز اثنائے وعظ میں ردِ شرک پر ایک نہایت عمدہ نظم فی البدیہہ کہہ ڈالی۔ سن کر لوگ تعجب سے کہنے لگے، یہ نظم کسی قدیم فارسی شاعر جامی وغیرہ کی معلوم ہوتی ہے۔

بطور نمونہ اس نظم کے چند اشعار درج ذیل ہیں:

فرمود رسول آشکارا
من نیز برادرم شمارا
ہرگز نہ عبادتم نمائی
نہ غوث و قطب انبیاء را
من مشکلِ خود نمی کشائم
بر غیر مرا کجاست یارا
طاقت نہ بود سوائے ایزد
درویش و فقیر و اولیاء را
کار پاکاں دعاست لیکن
تبدیل نمی کنند قضا را

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جز حق نبود کہ دست گیرد
مسکین و غریب و بے نوا را
مخصوص بحق بود عبادت
با بندہ بس است یک مدا را
غیر از درِ شاہ بندہ پرور
پیش کہ بریم التجا را
ہم درد تو دادۂ خدایا
ہم از تو طلب کنم دوا را
تو مشکل دشمنا کشائی
تا چند گزاری آشنا را
جز ذاتِ خدا بہ پیش دیگر
ہرگز نہ برید ماجرا را
تو بندۂ بندگاں چرائی
بگزاشتی درِ خدا را
حاجت طلبی بغیر مولا
عیب است غلام با وفا را
ہر کس کہ شریک با خدا کرد
در دوزخ و نار ساخت جارا
از شرک گریز صد منازل
دوزخ دائم مکن گوا را
فرمود خدا کہ مردہ و کر
نشنید گہے زکس ندارا
فریاد کنید آں خدارا
کاں مے شنود ز تو دعارا
تابوت و نشاں و قبر نیزہ
ایں جملہ بمثلِ سنگ خارا
در قبر بود سوال اعمال

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پرسند نہ حال کربلا را
عالم بہ نماز و روزہ مغرور
شرک و کفرش گرفت یارا
مشرک شدہ زاہد و مشائخ
گیرند برائے زر ریا را
صد حیف کہ عالماں ایں دہر
کردند شعار خود دغا را
قرآن و حدیث را بپوشند
تبدیل کنند مدعا را
اے مومن پاک اے مسلماں
گر خواستی رہ رضا را
قرآن و حدیث را بنہ
بگزار کلام ما سوا را [1]

پرتاثیر مواعظ:

وعظ بے حد پرتاثیر ہوتا تھا۔ نواب صدیق حسن خاں رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''مولوی ولایت علی رحمہ اللہ نے جامع مسجد قنوج میں چند جُمعہ تک وعظ کہا، مجھ سے کہہ گئے ''بلوغ المرام ضرور پڑھنا'' میں اس وقت بارہ تیرہ برس کا ہوں گا۔ اس کا مدت دراز کے بعد نتیجہ ظاہر ہوا کہ میں نے بلوغ المرام کی شرح (مسک الختام) لکھی جو اثر سریع میں نے وعظ مولوی ولایت علی مرحوم میں پایا کسی کے وعظ میں دیکھا نہ سنا۔ ان کے پاس بیٹھنے سے دل دنیا سے بالکل سرد ہو جاتا تھا اور دین کا جوش تہِ دل سے اٹھتا تھا۔ یہ مصرع میں نے انھیں سے یاد کرلیا: ع

ہم طرزِ جنوں اور ہی ایجاد کریں گے [2]

''بلوغ المرام'' نویں صدی ہجری کے ایک محدث حافظ ابنِ حجر عسقلانی رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) کی تالیف اور تقریباً دو ہزار احادیث پر مشتمل حدیث کی مختصر اور تحقیقی کتاب ہے جس سے: ''مولانا ولایت علی رحمہ اللہ کو خاص شغف تھا۔ اپنی مجالسِ درس میں قرآن مجید کے لفظی ترجمے کے ساتھ ''بلوغ المرام'' کا ترجمہ

---

[1] سوانح احمدی۔

[2] ابقاء المنن: ص ۱۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھوٹوں بڑوں سب کو پڑھواتے، تاکہ اللہ کی مرضی اور غیر مرضی سے آگاہ ہو جائیں۔‘‘ ❶

مولانا بشیر محمد صاحب تاجر کتب کراچی کے ذاتی کتاب خانے میں بلوغ المرام مترجم اردو ٹائپ کا چھپا ہوا ایک بہت قدیم نسخہ ہے۔ جو مولانا مرحوم کی ہی مساعی کا مرہونِ منت ہے اور اس مبارک کتاب کا سب سے پہلا اردو ترجمہ غالباً وہی ہے۔ ❷

حضرت نواب صدیق حسن رحمہ اللہ کی طرح حضرت میاں صاحب دہلوی رحمہ اللہ کو بھی اپنے وطن سورج گڑھ میں حضرت رحمہ اللہ کا وعظ سننے کا اتفاق ہوا۔ جس سے وہ بے حد متاثر تھے۔ ❸

اشاعتی اور تالیفی ذوق:

دعوت توحید و سنت کا والہانہ عشق حضرت رحمہ اللہ نے اپنے استاذ مولانا شہید رحمہ اللہ سے ورثے میں پایا تھا۔ اس جذبے کے تحت ہی مولانا شاہ محمد اسحاق رحمہ اللہ (۱۲۶۴ھ) سے شاہ عبدالقادر رحمہ اللہ (۱۲۳۰ھ) کا ترجمہ فوائد موضح القرآن اور مولانا شہید رحمہ اللہ کے رسائل حاصل کر کے طبع و شائع کرائے اور تنظیم جماعت نیز جہاد کی فوجی مہمات میں انہماک کے ساتھ ساتھ خود بھی کچھ نہ کچھ لکھتے ہی رہے۔ ان میں سے شائع شدہ رسالوں کے نام یہ ہیں: اربعین فی المهدیین (عربی)، رسالہ ردشرک (فارسی)، رسالہ عمل بالحدیث (فارسی) یہی جو آپ کے ہاتھ میں ہے۔ رسالہ دعوت (اردو)، رسالہ تیسیر الصلوۃ (اردو) رسالہ شجرہ باثمرہ (اردو)، رسالہ تبیان الشرک (اردو)۔ یہ سب رسالے مجموعہ رسائل تسعہ میں طبع ہو چکے ہیں۔ جس کو آپ کے بھتیجے مولانا عبدالرحیم صاحب صادق پوری رحمہ اللہ ۱۳۴۱ھ (۱۹۲۳ء) نے مطبع فاروقی دہلی میں طبع کرایا تھا۔

احیائے سنت:

آپ کی ذات سے جو احیائے سنت ہوا، اس کی تفصیل کے لیے ایک دفتر چاہیے۔ عہدِ حاضر کے ’’روشن خیال‘‘ حضرات کو...... یہ چیزیں معمولی اور حقیر معلوم ہوں گی لیکن جب آپ آج سے سو برس (سے زائد) پہلے کے حالات کا تصور کریں گے تو ان کی اہمیت معلوم ہو گی...... اور جذبہ اتباع سنت کا صحیح اندازہ ہو سکے گا۔‘‘ ❹

راہِ جہاد میں وفات:

آخری سالوں میں صادق پور سے ہجرت کر کے سرحد پار یعنی ستھانہ چلے گئے۔ وہاں تین چار برس

---

❶ سرگزشت مجاہدین: ص ۲۲۹ بحوالہ تذکرہ صادقہ: ص ۱۶۔

❷ سرگزشت: ص ۲۳۰۔

❸ یہ ترجمہ مولانا ولایت علی کے برادر صغیر مولانا عنایت علی کے قلم سے ہے۔ (مزید تفصیل کے لیے اردو نثر کے ارتقاء میں علماء کرام کا حصہ از ایوب قادری)۔ تنزیل

❹ ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک: ص ۱۵۱۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجاہد فوجوں کی عسکری تنظیم و تربیت میں مصروف رہے تاکہ پوری تیاری سے انگریزی حکومت سے دو دو ہاتھ کریں لیکن ابھی کوئی قدم اٹھانے نہ پائے تھے ۲۲-محرم ۱۲۶۹ھ (نومبر ۱۸۵۲ء) کو ۶۴ سال کی عمر میں...... سید صاحب کی شہادت سے ۲۲ سال بعد...... رہگرائے عالمِ جاودانی ہو گئے۔

انا للہ و انا الیہ راجعون.

''شدہ جائے سیرش بہ فردوس پاک'' اور طاب غازم مہاجر سے تاریخ نکلی۔'' ❶

۱۲۶۹ھ ۱۲۶۹ھ

((رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ.))

بندہ ضعیف و فانی: محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی

مدیر المکتبۃ السلفیہ لاہور

---

❶ تفصیلی حالات کے لیے ملاحظہ ہوں سوانح احمدی از مولانا محمد جعفر تھانیسری رحمہ اللہ ص: ۲۰۷-۲۶۶ (طبع فاروقی) نزہۃ الخواطر: ص ۵۲۴-۵۲۵/۷، ہندوستان کی پہلی اسلامی تاریخ ۴۸ تا ۵۶، طبع اول، مولانا عبید اللہ سندھی کے افکار پر ایک نظر از مولانا مسعود عالم ندوی رحمہ اللہ: ص ۲۸-۶۷ وغیرہ صفحات، سرگزشت مجاہدین: ۲۲۵-۲۸۱، از مولانا مہر اور رسالہ امام شوکانی از حنیف بھوجیانی: ص ۴۷۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت مولانا ابو الطیب محمد شمس الحق صاحب محدث عظیم آبادی رحمہ اللہ

۱۲۷۳ھ......۱۳۲۹ھ

''الاعتصام'' میں مولوی عبدالمالک مرحوم کے قلم سے صاحب عون المعبود کا جو تذکرہ شائع ہوا ہے۔ وہ غایت درجہ تشنہ ہے پھر ''عون المعبود'' پر بھی تبصرہ بہت ہی مختصر ہے ذیل میں حضرت موصوف کے قدرے تفصیلی حالات ترتیب دیے جا رہے ہیں۔ اُمید ہے دلچسپی سے پڑھے جائیں گے۔عون المعبود جیسی بلند پایہ شرح پر گفتگو ذرا فرصت کی متقاضی ہے۔ اگر کسی اہل علم و ذوق نے اس طرف توجہ نہ فرمائی تو شاید راقم ہی کسی وقت کچھ عرض کر سکے۔

یہ تذکرہ جمیلہ مرحوم اخبار ''اہلحدیث'' امرت سر شمارہ نمبر ۴۸ جلد ۱۶ مجریہ ۳۱ اکتوبر اور اخبار ترجمان دہلی (۱۵ جولائی ۱۹۶۰) سے ماخوذ ہے۔''

نام و نسب:

محمد شمس الحق نام، ابو الطیب کنیت والد ماجد کا اسم گرامی شیخ امیر علی سلسلہ نسب شیخ امیر علی بن شیخ مقصود علی بن مولانا فاضل شیخ غلام حیدر بن شیخ ہدایت اللہ بن شیخ محمد زاہد بن شیخ نور محمد بن شیخ علاء الدین۔ تا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔

بنابریں آپ صدیقی شیخ تھے۔

ولادت:

بتاریخ ۲۷ ذوالقعدہ ۱۲۷۳ھ عظیم آباد (پٹنہ ہند) کے محلہ رمنہ میں ولادت باسعادت ہوئی۔ بچپن میں یعنی ۱۲۸۴ھ میں والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا بڑے ماموں مولوی احسن کی زیرنگرانی تربیت پائی۔ وہی ہر طرح کے کفیل تھے۔ پانچ سال کی عمر تھی کہ والدہ ماجدہ اپنے بچوں کے ہمراہ اپنے میکے یعنی ڈیانواں (ضلع پٹنہ ہی کے ایک قصبہ) میں آ گئیں۔ چنانچہ آپ ہمیشہ وہیں کے ہو کر رہ گئے۔

۱۲۷۹ھ میں (جبکہ عمر چھ سال کی تھی) مقامی مکتب میں آپ کی بسم اللہ ہوئی اور مولانا محمد ابراہیم (ت: ۱۲۸۲ھ) نے پہلی دفعہ آیہ مبارکہ ﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ﴾ پڑھائی۔ پھر قرآن مجید ڈیانواں ہی میں حافظ اصغر علی مرحوم رام پوری سے ختم کیا پھر اس وقت کے مروجہ نصاب کی ابتدائی فارسی درسیات مولوی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیّد راحت حسین سے پڑھیں۔ اسی اثنا میں بعض ابتدائی مختصرات نحو اور معقول کے ایک ماہر عالم مولوی عبدالحکیم صاحب شیخ پوروی سے بھی پڑھنے کی نوبت آئی۔ ۱۲۸۸ھ میں عمدۃ العقول والمنقول حاوی فروع و اُصول مولانا لطف العلی البہاری المتوفی ۱۲۹۶ھ سے شرح جامی قطبی، میبذی، شرح وقایہ، اصول شاشی، نور الانوار اور کنز الدقائق وغیرہ متوسطات کتب کی تعلیم حاصل کی۔ ان کے علاوہ حدیث شریف میں سنن ترمذی پڑھی۔ ان مولانا لطف العلی رحمہ اللہ کو مفتی صدر الدین آزردہ دہلوی، مولانا فضل حق خیر آبادی رحمہ اللہ اور مولانا سید محمد نذیر حسین رحمہ اللہ سے شرف تلمذ حاصل تھا۔ اسی درمیان اپنے ماموں مولانا نور احمد ❶ صاحب سے کچھ نہ کچھ پڑھتے رہے۔ ۱۲۹۱ھ تک تو اپنے مسکن ڈیانواں ہی میں تعلیم جاری رکھی لیکن ۱۲۹۲ھ میں تحصیل علم کے لیے لکھنؤ چلے گئے اور تقریباً ایک سال تک مولوی فضل اللہ بن مولوی نعمت اللہ لکھنوی سے معقول کی مزید کتابیں پڑھا کیں۔ پھر ۲۶/محرم ۱۲۹۴ھ میں امام العلماء مولانا قاضی محمد بشیر الدین بن مولانا کریم الدین القنوجی رحمہ اللہ (۱۲۳۴ھ...... ۱۲۹۶ھ ❷) سے اکتساب کے لیے مراد آباد چلے گئے۔

قاضی صاحب کے ہاں...... بقیہ کتب درسیہ معقول ومعانی کی تحصیل وتکمیل میں مشغول ہو گئے بلکہ ترجمہ قرآن پاک اور قدرے مشکوٰۃ المصابیح بھی قاضی صاحب موصوف سے پڑھی، ۱۲۹۵ھ میں دہلی آ گئے جہاں حضرت مولانا سیّد محمد نذیر حسین صاحب محدث ❸ کی خدمت بابرکت میں پورا سال حاضر رہ کر علوم تفسیر و حدیث کی تحصیل اور ان کی سند تکمیل حاصل کر کے محرم ۱۲۹۶ھ میں اپنے مکان موضع ڈیانواں (ضلع پٹنہ) واپس آ گئے اور شغل تصنیف وتالیف میں مصروف رہے۔ ۱۳۰۲ھ و ۱۳۰۳ھ میں دوسری دفعہ پورے دو سال پھر حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ (مولانا سیّد محمد نذیر حسین رحمہ اللہ) کی خدمت اقدس میں رہے۔ ان تین برسوں میں آپ نے حضرت میاں صاحب سے خوب خوب اکتساب علوم کیا۔ ترجمہ قرآن مجید تفسیر جلالین صحاح ستہ مؤطا امام مالک، سنن دارمی، سنن دارقطنی اور شرح نخبہ وغیرہ کتب کمال ضبط واتقان اور تحقیق وتدقیق سے پڑھیں۔ اکثر تمام و کمال اور بعض کے اطراف اوّل وآخر ومواضع متفرقہ۔ اس اثنا میں بہت سے فتاویٰ بھی لکھے۔ (فتاویٰ نذیریہ میں آپ کے بعض فتاویٰ غالباً اسی دور کے ہوں گے) ان ہی سالوں (یعنی ۱۳۰۲ھ) میں شیخ العلماء قاضی حسین بن محسن الانصاری ❹ یمانی محدث ثم بھوپالی) سے صحاح ستہ کے اطراف پڑھ کر اجازہ حاصل کیا۔

---

❶ صاحب ترجمہ نے اپنے ان ماموں صاحب کا ذکر حضرت میاں صاحب کے تلامذہ میں کیا ہے۔ (مقدمہ غایۃ المقصود، ص: ۱۳، ع، ح)

❷ مولانا محمد بشیر الدین قنوجی کا تذکرہ صاحب ترجمہ نے مقدمہ غایۃ المقصود کے حاشیہ میں لکھا ہے۔

❸ یعنی حضرت میاں صاحب محدث دہلوی ف: ۱۳۲۰ھ جن کا والہانہ تفصیلی تذکرہ صاحب ترجمہ نے مقدمہ غایۃ المقصود میں تحریر فرمایا۔ (ص: ۸-۷)

❹ وفات ۱۳۲۷ھ آپ کا تذکرہ بھی مولانا نے مقدمہ غایۃ المقصود میں خوب لکھا ہے۔ اس خاکسار نے بھی محدث یمانی کا ترجمہ مناسب تفصیل کے ساتھ مقدمۃ التعلیقات السلفیہ میں ذکر کر دیا ہے۔ شائقین مراجعت فرما سکتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳۰۴ھ میں مستقل طور ڈیانواں میں قیام پذیر ہو گئے اور درس و تدریس، وعظ و تذکیر افتاء و تصنیف میں ہمہ تن مصروف ہو گئے بہت سے لوگوں نے آپ سے علم حاصل کیا۔ عرب و ایران کے طلباء تک نے آپ سے استفادہ کیا۔ فتاویٰ بے شمار لکھے۔ سارا وقت تذکیر، تدریس اور تالیف میں بسر ہوتا تھا معاشی طور پر اچھے صاحب حیثیت بھی تھے۔ کتب حدیث و رجال کے جمع کرنے سے بہت شغف تھا، شاید اسی وجہ سے آپ کے کتب خانے میں اس موضوع پر بڑی نادر کتابیں موجود ہو گئی تھیں پرانے عربی رسم الخط بلا تکلف پڑھتے تھے۔ حدیث و علماء حدیث سے بے حد محبت تھی۔ طلبہ پر بہت شفقت فرماتے تھے۔ اشاعت علوم حدیث کی سعی میں لگے رہتے۔ ۱۳۱۱ھ میں زیارت حرمین سے مشرف ہوئے۔ ۱۳۲۹ھ میں چھپن برس کی عمر میں انتقال فرمایا رحمہ اللہ۔

تصنیفات:

۱، ۲۔ سنن ابی داؤد کی دو شرحیں ایک مبسوط یعنی غایۃ المقصود جو صرف ایک بار شائع ہو کر رہ گئی۔ [1] دوسری اس کی تلخیص عون المعبود ان دونوں کا مختصر تذکرہ گزشتہ اشاعت میں آ چکا ہے۔

۳۔ مقدمہ غایۃ المقصود۔ یہ گو بطور مقدمہ ہے۔ بلحاظ اپنے مشتملات اور معلومات نادرہ کے مستقل تالیف کی حیثیت رکھتا ہے جو بڑے سائز اور باریک خط کے اٹھارہ صفحات تک پھیلا ہوا ہے پارہ اول غایۃ المقصود کے اول میں مطبوع ہے۔

۴۔ التعلیق المغنی علی سنن دار قطنی، دو جلدوں میں اس مبارک سنن کی غیر مسبوق شرح دہلی سے بڑے سائز پر اسے غالباً حضرت مصنف رحمہ اللہ نے شائع کرایا تھا اب دو سال ہوئے ہیں کہ مدینہ منورہ سے پھر عمدہ طریقے سے طبع ہو گئی ہے۔

۵۔ اِعلام اہل العصر باحکام رکعتی الفجر۔ تحقیقاتِ عالیہ اور محدثانہ طرز تالیف کا شاہکار، دہلی سے ایک مجموعہ کے ساتھ مولانا رحمہ اللہ نے غالباً خود ہی شائع کرائی تھی۔ اب نایاب ہے ضرورت ہے کہ الگ سے اس کو عمدہ ٹائپ پر طبع کرایا جائے۔

۶۔ غنیۃ الالمعی۔ اس کتابچے میں تین مسئلوں کی مدلل تحقیق ہے:

(ا)...... کسی حدیث کے بارے میں "لا یثبت" کہا جاتا ہے اور کہیں "لا یصح" کہا جاتا ہے ان دونوں میں کیا فرق ہے؟

(ب)...... حدیث وضع الایدی علی الصدر کے متعلق حافظ ابن القیم رحمہ اللہ کے اس قول کی تحقیق "لم یقل

---

[1] غایۃ المقصود کی آخری طبع جو ہمارے سامنے ہے یہ حدیث اکیڈمی اور مجمع العلمی کراچی کے باہمی تعاون کے ساتھ تین جلدوں میں ۱۴۱۴ھ میں فضیلۃ الشیخ عزیر شمس حفظہ اللہ اور ابو القاسم الاعظمی کی تحقیق سے پاکستان میں شائع ہوئی۔ (ادارہ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علی صدرہ غیر مؤمل بن اسماعیل" (اعلام الموقعین)۔

(ج)...... میت کی طرف سے قربانی اور اس کو وصولِ ثواب کا مبحث یہ رسالہ معجم صغیر طبرانی کے ساتھ ملحق ہو کر دہلی سے طبع ہو چکا ہے۔

۷۔ المکتوب اللطیف الی المحدث الشریف۔ یہ ایک طرح کا ثبت ہے۔ جس میں مسئلہ "اجازت عامہ" پر بھی سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ یہ کتابچہ بھی ایک مجموعے میں طبع ہو چکا ہے۔ یہ سب کتابیں اور کتابچے عربی میں ہیں اور مطبوع ہیں۔ عربی میں غیر مطبوعہ کتابوں، چند تالیفات کا پتہ چلا ہے لیکن کیفیت معلوم نہ ہو سکی۔

۸۔ نهاية الرسوخ فی معجم الشيوخ.

۹۔ هدية اللوزعی بنكات سنن الترمذی۔ معلوم نہیں کتنی لکھی اور کہیں موجود بھی ہے یا نہیں۔

۱۰۔ النجم الوهاج فی شرح مقدمة صحيح مسلم بن الحجاج۔

۱۱۔ تعليق اسعاف المبطا برجال الموطا۔ حافظ سیوطی کے رسالہ متعلقہ رجال موطا پر حاشیہ۔ [1]

۱۲۔ فضل الباری شرح ثلاثيات البخاری۔

۱۳۔ النور اللامع فی اخبار الصلوة يوم الجمعة على النبی الشافع (غیر مطبوعہ)۔

۱۴۔ تحفة المتهجدين الابرار فی اخبار صلوٰة الوتر و قيام رمضان عن النبی المختار (غیر مطبوعہ)۔

۱۵۔ تذکرة النبلاء فی تراجم العلماء (فارسی غیر مطبوعہ)۔

۱۶۔ تفريح المتذكرين فی ذكر كتب المتاخرين (فارسی غیر مطبوعہ)۔

۱۷۔ الاقول الصحيحه فی احكام نسيكه (فارسی) عقیقہ کے مسائل پر مشتمل (مطبوعہ)۔

۱۸۔ عقود الجمان فی جواز الكتابة للنسوان (فارسی) موضوع نام سے ظاہر ہے۔ فاضلانہ تحقیق سبل السلام طبع دہلی کے آخر میں مطبوع ہے۔

۱۹۔ القول المحقق فی تحقيق اخصاء البهائم (فارسی) مجموعہ اعلام اہل العصر کے ساتھ طبع ہوا ہے۔

۲۰۔ الكلام المبين فی الجهر بالتأمين (اردو مطبوع)۔

۲۱۔ التحقيقات العلى باثبات فرضية الجمعة فی القرىٰ (اردو غیر مطبوع)۔

۲۲۔ رسالہ ردِ تعزیہ۔

۲۳۔ المطالب الرفيعة في مسائل النفيسة.

---

[1] یہ ۱۳۲۰ھ میں دہلی سے طبع ہوئی تھی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمد عبدالحق ملتانی رحمہ اللہ

مولانا محمد عبدالحق ملتانی کا جو مختصر تذکرہ ہمارے بزرگ مولانا شیخ صدیقی صاحب کے قلم سے ۵ مارچ ۱۹۷۱ء کے ''الاعتصام'' میں شائع ہو چکا ہے..... اس پر بروایت مولانا محمد شمس الحق بن مولانا محمد عبدالحق صاحب رحمہ اللہ موصوف...... اضافہ ذیل میں درج ہے:

- مولانا محمد عبدالحق بن مولانا سلطان محمود بن شیخ فرید الدین رحمہ اللہ۔
- ولادت مولانا محمد عبدالحق رحمہ اللہ (تقریباً) ۱۸۷۰ء۔ وفات ۱۹۴۵ء (۱۳۶۵ھ)
- مولانا محمد عبدالحق رحمہ اللہ نے درسِ نظامی کی ساری متداول کتابیں اپنے والد سے پڑھیں۔ بعدہٗ حضرت میاں صاحب دہلوی رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔
- مولانا سلطان محمود رحمہ اللہ تحریک مجاہدین مولانا محمد اسماعیل شہید رحمہ اللہ کی کسی مہم کے سلسلے میں ۱۸۵۰ء اور ۱۸۶۰ء کی درمیانی مدت میں، ملتان وارد ہوئے پھر یہیں کے ہو رہے، اب وہیں مدفون ہیں۔ وفات ۱۹۰۹ء۔
- مولانا سلطان محمود کی تالیفات میں دو رسالوں کا پتہ چلتا ہے۔ ایک عربی رسالہ رد وحدت الوجود جو ''توقیفیہ'' نامی رسالہ کے جواب میں تھا، دوسرا رسالہ تقلید کی تردید میں تھا۔
- مولانا محمد عبدالحق کے ایک دوسرے فاضل بھائی تھے۔ عبدالعزیز بن مولانا سلطان محمود، جنھوں نے القول العلن نام سے ملا حسن (شرح مسلم) کا حاشیہ لکھا تھا۔ (تاریخ وفات معلوم نہ ہو سکی)
- شیخ صدیقی صاحب نے مولانا سلطان محمود رحمہ اللہ کے جس ہفتہ واری درسِ قرآن کا اپنے مضمون میں ذکر کیا ہے وہ ابتدائے قرآن مجید سے تسلسل کے ساتھ جاری تھا، اس کو ہر ہفتہ مولانا سلطان محمود فارسی میں نہایت خوش خط قید تحریر میں لے آتے تھے، لیکن پورا نہ کر پائے تھے کہ انتقال فرما گئے۔ ان کے بعد اُسی جگہ سے مولانا محمد عبدالحق نے بہ انداز سابق یوم جمعہ کے درس اور تحریر میں لانا شروع کر دیا تھا، مگر افسوس سالہا سال میں تکمیل وہ بھی نہ کر سکے۔ پھر ان کے صاحبزادہ ہمارے دوست مولانا شمس الحق صاحب دام مجدہ نے اُسی مقام سے اور اسی نہج سے آگے سلسلہ جاری رکھا تا آنکہ پچھلے چند سال ہوتے ہیں کہ ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ان مبارک مواعظ کی ہزاروں صفحات پر مشتمل ایک تفسیر قرآن مجید تکمیل کرا دی ہے۔ وللہ الحمد!

(ننگِ اسلاف: حنیف بھوجیانی)

(۲۳/ اپریل ۱۹۷۱ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا مسعود عالم ندوی مرحوم

آہ! کیسی یاد تازہ ہوئی۔ غالباً ۱۹۴۴ء کا لگ بھگ ہوگا کہ مشہور دیوبندی عالم و مفکر مولانا عبیداللہ سندھی مرحوم کی کتاب ''شاہ ولی اللہ کی سیاسی تحریک'' لاہور سے شائع ہوئی تھی، جس میں شاہ ولی اللہ کے فکر کو اپنے مخصوص سیاسی نظریات کے سانچے میں ڈھالنے کے علاوہ شہیدین رحمہما اللہ کی تحریکِ جہاد کے سلسلے میں تاریخ نویسی کے بجائے ''تاریخ سازی'' سے کام لیا گیا تھا خصوصاً مولانا محمد اسماعیل شہید رحمہ اللہ، صادقینِ صادق پور رحمہ اللہ، بعض اعاظم علمائے اہلِ حدیث ہند رحمہم اللہ اور امام شوکانی رحمہ اللہ وغیرہم کے بارے میں عجیب وغریب مغالطے پھیلانے کی کوشش کی گئی۔

اس کتاب کے مستشرقانہ قسم کے مندرجات پر ایک ندوی فاضل کے قلم سے مجلّہ ''معارف'' اعظم گڑھ (ہند) کے چند شماروں میں بھرپور علمی اور تحقیقی تنقید شائع ہوئی جسے حلقۂ علمائے حق میں بہت پسند کیا گیا اور یہ فاضل ندوی مولانا مسعود عالم ندوی ...... رحمہ اللہ ...... تھے جو ان دنوں عظیم آباد پٹنہ (ہند) کی مشہور ''خدا بخش لائبریری'' میں فہرست مرتب کرنے کی غرض سے مقیم تھے۔

اسی اثناء میں ''مولانا عبیداللہ سندھی کے افکار و تعلیمات'' عنوان سے ایک دوسری ایسی کتاب طبع ہوگئی جو دینی لحاظ سے انتشارِ فکری کا شاہکار تھی۔ اس کا بھی مرحوم ہی نے غیرتِ دینی سے بے قرار ہوکر ''ناقدانہ جائزہ'' لے ڈالا جو ''معارف'' ہی (غالباً ۱۹۴۴ء کے آخری کسی مہینے) میں اشاعت پذیر ہوا۔

راقم السطور ان دنوں فیروز پور شہر (مشرقی پنجاب) میں تھا۔ ارادہ ہوا کہ ''معارف'' کے ان بلند پایہ مقالات کو کتابی صورت میں شائع کر دیا جائے تاکہ ان کی افادیت کو عمومیت و پائندگی حاصل ہو جائے۔ گو سابق تعارف نہ تھا، تاہم خط و کتابت کی گئی۔ موصوف نے نفس تجویز سے اتفاق کیا، لیکن طے یہ پایا کہ کتاب مؤلف کی زیرِ نگرانی پٹنہ میں طبع ہو جس کے اخراجات ہماری طرف سے پٹنہ روانہ کر دیے جائیں، چنانچہ رقم بھیج دی گئی اور چند ماہ کے بعد علامہ سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ کے بصیرت افروز مقدمہ کے ساتھ ''مولانا سندھی اور ان کے افکار و خیالات پر ایک نظر'' نام سے ۱۶۴ صفحات (کتابی سائز) پر مشتمل کتاب منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوگئی۔ وللہ الحمد۔ جس پر ۲۵ رمضان المبارک ۱۳۶۳ھ تاریخ مندرج ہے..... کتاب میں وہ خط و کتابت بھی شامل کردی گئی جو اس دوران صاحبِ مقالات اور مولانا سندھی کے درمیان ہو چکی تھی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب ہمارے تعلقات میں مزید استواری پیدا ہوگئی۔ انھوں نے خیال ظاہر کیا کہ وہ مستقل قیام کے لیے پنجاب آنا چاہتے ہیں۔ ادھر سے بکمال خوشی آمادگی ظاہر کر دی گئی۔ چنانچہ (غالباً ۱۹۴۵ء میں) فیروز پور شہر آ گئے اور کم وبیش چھ ماہ میرے ہاں ان کا قیام رہا لیکن چونکہ دمہ کے دائمی مریض تھے۔ فیروز پور شہر کی آب و ہوا راس نہ آئی اور اس اثناء میں جماعتِ اسلامی سے بھی گہرا رابطہ پیدا ہو چکا تھا۔ اس لیے خوب سوچ بچار کے بعد جالندھر (مشرقی پنجاب) میں انھوں نے اپنی رہائش منتقل کر لی اور قیام پاکستان کے بعد چند مقامات کا تجربہ کر کے راولپنڈی ٹھہر گئے اور ''دار العروبہ'' نام سے ایک ادارہ قائم کرلیا، تا آنکہ مارچ ۱۹۵۴ء (رجب ۱۳۷۳ھ) عین جوانی کے عالم میں اللہ کو پیارے ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون، غفر اللہ لہ وجعل الجنۃ مثواہ.

مولانا مسعود عالم کے ذاتی حالات کا راقم کو اسی قدر علم ہے کہ آپ کے ماموں مولانا سید عبدالکبیر صاحب رحمہ اللہ بڑے جید اہل حدیث عالم تھے جو مولانا محمد سعید بنارسی رحمہ اللہ (م ۱۳۲۲ھ) کے تلمیذِ رشید، ان کے دار الحدیث کے معلم اور ان کے اشاعتی کاموں میں مددگار و معاون تھے...... مولانا مسعود عالم کی والدہ محترمہ رحمہا اللہ علیہا بھی مسلک اہل حدیث میں نہایت پختہ تھیں۔ پھر ندوہ میں ان کو شیخ تقی الدین ہلالی المراکشی استاذ مل گئے جو اعتقاداً وعملاً پختہ اہل حدیث ہیں۔ اس لیے ہم سمجھتے ہیں کہ مولانا مسعود عالم بنیادی طور پر اہل حدیث تھے۔ اگرچہ اسی دور ۱۹۴۰ء-۱۹۴۷ء کے ملکی حالات کے نتیجے میں ''تحریک اسلامی کے سیاسی نظریات'' اور فکر وعمل میں ان پر ''ندویت'' غالب تھی۔ چنانچہ ایسے معاملات میں تو ہم دونوں کی راہیں مختلف رہیں، مگر اس اختلافِ منہاج کا ہمارے تعلقات پر کوئی اثر نہیں پڑا۔ وہ اول سے آخر تک یکساں رہے اور اسی قدر نہیں بلکہ ادارہ ''الاعتصام'' سے بھی تاحینِ حیات ان کا نہایت مخلصانہ رابطہ برابر قائم رہا...... مولانا مسعود عالم کی تحریری یادگاروں میں ہمارے نزدیک اعلیٰ درجہ کی ان کی تالیف ''محمد بن عبدالوہاب ایک بدنام اور مظلوم مصلح'' کتاب ہے جو جامعیت اور اخلاص میں تاحال منفرد حیثیت کی حامل ہے۔ [1]

[1] منقول از ہفت روزہ ''الاعتصام'' لاہور ۱۰ استمبر ۱۹۷۱ء.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت مولانا حافظ عبداللہ روپڑی نور اللہ مرقدہٗ

حضرت العلام موصوف کا شمار جماعت اہل حدیث کی حالیہ تاریخ کے ان ممتاز علماء وفضلاء میں ہوتا ہے جنہیں آسمانِ شہرت کے درخشندہ ستارے کہا جا سکتا ہے۔ حافظ صاحب کو علومِ قرآنِ کریم اور علومِ حدیث کے علاوہ فقہ و اصولِ فقہ، صرف ونحو، معانی و ادب، عقائد و کلام اور فنونِ حکمت (منطق و فلسفہ وغیرہ) میں تدریساً وتحریراً یدطولیٰ حاصل تھا اور فقہ الحدیث میں یک گونہ مجتہدانہ بصیرت رکھتے تھے جیسا کہ آپ کے سینکڑوں فتاویٰ سے جو مختلف دینی مسائل پر مشتمل ہیں، اندازہ ہوتا ہے۔ ذوقِ عبادت میں صائم الدہر (مطابق سنت) اور شب زندہ دار، وضع ولباس میں سادگی شعار، خاموش طبع لیکن جذبہ تبلیغ سے سرشار، وعظ پُر تاثیر، مدلل اور سنجیدہ بحث وتحریر، عقائد سلف صالح میں چٹانِ ناقابلِ تسخیر۔

ولادت اور ابتدائی تعلیم:

آپ کے والد میاں روشن دین صاحب رحمہ اللہ موضع کمیر پور ضلع امرت سر (مشرقی پنجاب) کے متوسط قسم کے زمین دار تھے۔ جہاں ۱۳۰۳ھ/ ۸۵،۱۸۸۴ء میں حافظ صاحب پیدا ہوئے۔ موضع ڈوبہ تحصیل چونیاں ضلع لاہور میں تعلیم کی ابتداء ہوئی۔ مولانا عبداللہ صاحب رحمہ اللہ ساکن ذخیرہ چھانگا مانگا ضلع لاہور سے قرآن پاک کے آٹھ پارے حفظ کیے۔ اس کے بعد میاں روشن دین مرحوم نے اپنے ہونہار لڑکے کو حضرۃ الامام مولانا عبدالجبار غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں مدرسہ غزنویہ امرت سر بھیج دیا۔ جو ان دنوں اعلیٰ درجہ کی علمی دینی اور عملی تربیت گاہ تھی۔

خودنوشت اجمالی تعلیمی سرگزشت:

حافظ صاحب رحمہ اللہ کے تعلیمی حالات تفصیلاً مہیا نہیں ہو سکے۔ البتہ ایک مقام پر بر سبیل تذکرہ خود جو کچھ لکھا ہے وہ درج ذیل ہے:

> ”میں نے تفسیر و حدیث اور فنون کی کتابیں امرت سر مدرسہ غزنویہ وغیرہ میں پڑھیں۔ فنون کی تکمیل باقی تھی۔ اس سلسلہ میں عزم دہلی ہوا (حضرت) میاں صاحب (مولانا سیّد نذیر حسین صاحب رحمہ اللہ) میرے دہلی پہنچنے سے آٹھ سال پہلے وفات پا چکے تھے۔ میں ۱۳۲۸ھ مطابق ۱۹۱۰ء کو دہلی پہنچا اور ان کی وفات ۱۳۲۰ھ مطابق ۱۹۰۲ء کو ہوئی۔
>
> میں نے دہلی میں تقریباً تین سال قیام کیا...... ۱۹۱۳ء کے اخیر میں یکا یک مولانا عبدالجبار غزنوی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرحوم کی خبر وفات پہنچی۔ چونکہ شروع سے میرے مربی وہی تھے۔قریباً دس سال کی عمر میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ سات آٹھ سال ان کے پاس گزارے۔ ظاہری و باطنی فیوض پائے۔ دینیات کی تکمیل کر کے سند لی۔ ان کی جدائی کا صدمہ میرے لیے خصوصیت سے ناقابل برداشت تھا۔ رضا بالقضا کا مسئلہ دل کی ڈھارس بنا اور طبیعت میں کچھ سکون پیدا ہوا لیکن جی اداس اداس رہتا۔ اس لیے طبیعت نے فیصلہ کیا کہ جلد واپس ہونا چاہیے۔فنون کی کچھ کتابیں باقی تھیں۔ دہلی میں ان کی تکمیل جلد نہ ہو سکنے کی وجہ سے ریاست رام پور (ہند) چلا گیا وہاں مدرسہ عالیہ (نواب صاحب رام پور) میں ایک سال تعلیم پائی۔ اور وہیں مولوی فاضل اور درس نظامی کی دو ڈگریاں حاصل کیں۔۱۹۱۴ء میں فارغ ہو کر امرت سر آیا اور اس کے بعد ۱۹۱۵ء میں روپڑ مقیم ہو گیا۔'' ❶

دہلی میں:

کس کس سے کیا کیا پڑھا؟ اس سلسلے میں صرف اتنا پتہ چل سکا ہے کہ دہلی کے مشہور مولانا اسحاق منطقی بھی آپ کے ایک استاذ تھے۔

سندِ اجازت:

علاوہ ازیں مولانا حافظ عبدالمنان صاحب وزیر آبادی رحمہ اللہ سے بھی آپ کو حدیث شریف کی سند اجازت حاصل تھی۔

روپڑ:

ضلع انبالہ (ہند) ان دنوں تبلیغی اور دینی اعتبار سے پسماندہ تھا۔ اس وسیع وعریض علاقہ میں تبلیغ توحید و سنت کی سخت ضرورت تھی۔ حافظ صاحب رحمہ اللہ کی مساعی سے وہاں مدرسہ اہل حدیث قائم ہوا جس سے علاقہ میں مسلک اہل حدیث کی ترقی کے علاوہ دور دراز کے بہت سے لوگ بھی فیض یاب ہوئے۔ تدریس کے ساتھ ساتھ تالیف واشاعت کا کام بھی کیا جاتا رہا۔ تبلیغی وتنظیمی مقاصد کے لیے پندرہ روزہ ''تنظیم اہلحدیث'' جاری کیا۔ آپ ہی جس کے ایڈیٹر تھے۔ کچھ مدت کے بعد یہ اخبار ہفت روزہ ہو گیا تھا۔

جریدہ ''تنظیم اہلحدیث'' کی سب سے بڑی خصوصیت حضرتِ مدیر کے وہ فتاویٰ تھے جو سلیس عبارت میں تحقیق و تدقیق کے حامل، مجتہدانہ استدلال پر مشتمل اور وسعت معلومات کا گراں بہا ذخیرہ ہوتے تھے دراصل یہی فتاویٰ اس جریدہ کی جان تھے گو اس دَور کی فضا کے مطابق مضامین پر عموماً مناظرانہ چھاپ ہوتی تھی۔

❶ دیباچہ رسالہ ارسال الیدین بعد الرکوع، ص: ۳۔۴.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''روپڑی'' کا لاحقہ:

روپڑ اور اس کے نواح میں کئی سال ٹھوس علمی اصلاحی اور تبلیغی کام کرنے کے سبب ہی شاید ''روپڑی'' آپ کے نام کا لاحقہ بن گیا۔ حالانکہ اصلاً آپ کمیر پوری تھے اور خود کو امرتسری لکھا کرتے تھے۔

امرت سر میں:

قیامِ پاکستان سے دس پندرہ سال کے لگ بھگ روپڑ کا کام اپنے برادر زادہ حافظ عبدالقادر صاحب کے سپرد کر کے خود امرت سر مسجد مبارک میں رہائش اختیار کر لی تھی۔

جمعیت تنظیم اہل حدیث (متحدہ) پنجاب:

اس عنوان سے ایک جماعت ۱۹۳۱ء میں آپ کی مساعی سے تشکیل کی گئی۔ حضرت سیّد محمد شریف صاحب رحمہ اللہ (ساکن گھڑیالہ (ہند) سابق ضلع لاہور) جس کے امیر اور مولانا قاضی عبدالرحیم صاحب رحمہ اللہ (گوجرانوالہ) ناظم اعلیٰ منتخب کیے گئے اور صدر دفتر (یادش بخیر حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی میں) گوجرانوالہ قرار پایا تھا۔ اخبار ''تنظیم اہلحدیث'' جمعیت تنظیم اہل حدیث کا ترجمان بنا دیا گیا تھا۔

دارالحدیث رحمانیہ:

حافظ صاحب رحمہ اللہ کی زندگی کا ایک قابل ذکر واقعہ یہ ہے کہ تقسیم ہندو پاک تک آپ جماعت اہل حدیث کے عظیم ادارہ تعلیم ''مدرسہ دارالحدیث رحمانیہ'' دہلی کے ممتحن اعلیٰ رہے۔ اس دوران مدرسہ رحمانیہ کے تحریری اور تقریری سالانہ امتحانات اعلیٰ معیار پر ہوتے تھے۔ نہایت مثمر نتائج تعلیم کی وجہ سے مہتمم مدرسہ شیخ عطاء الرحمٰن صاحب مرحوم کا حافظ صاحب رحمہ اللہ کو نہایت اعتماد حاصل تھا۔

پاکستان:

پاکستان بننے کے بعد ۱۹۴۷ء میں حافظ صاحب لاہور آ گئے۔ چوک دالگراں میں مسجد قدس تعمیر کرانی شروع کر دی۔ پھر سے مدرسہ اہل حدیث قائم کیا جس میں تدریسی فرائض خود ہی انجام دیتے تھے بلکہ خاص طریقے سے پورے قرآن کا ترجمہ بھی چند سال پڑھایا۔ افتاء نویسی کا سلسلہ اور اخبار ''تنظیم اہلحدیث'' بھی جاری کر دیے گئے اور اس طرح حسب سابق تدریسی تبلیغی اور تالیفی مشاغل میں آخر تک بہت انہماک سے مصروف رہے۔

شیوخ:

حافظ صاحب رحمہ اللہ کے مندرجہ ذیل اساتذہ کا پتہ چل سکا ہے:

حضرت الامام مولانا عبدالجبار غزنوی بن العارف باللہ مولانا عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا فضل حق رام پوری رحمہ اللہ

مولانا محمد اسحاق منطقی دہلوی رحمہ اللہ

استاذ پنجاب مولانا حافظ عبدالمنان صاحب وزیر آبادی رحمہ اللہ

تلامذہ:

حضرت رحمہ اللہ سے جن لوگوں نے استفادہ کیا، ان کی فہرست طویل ہے۔ چند ایک کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں: .... شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالجبار کھنڈیلوی رحمۃ اللہ علیہ، آپ کے بھائی مولانا حافظ محمد حسین صاحب روپڑی رحمہ اللہ، (اور بھتیجے) مولانا حافظ محمد اسماعیل صاحب روپڑی، مولانا حافظ عبدالقادر صاحب روپڑی، مولانا قادر بخش بہاولپوری، شیخ عبداللہ ابیض نجدی، مولانا حکیم محمد اشرف سندھو، مولانا محمد صدیق صاحب سرگودھوی، مولانا محمد یوسف صاحب راجووال، مولانا عبدالسلام صاحب کیلانی فاضل مدینہ یونیورسٹی، مولانا حافظ ثناء اللہ صاحب کلسوی (فاضل مدینہ یونیورسٹی) حافظ مقبول احمد صاحب کلسوی وغیرہم وکثیر ماہم۔

تالیفات:

فتاویٰ اور ''تنظیم اہلحدیث'' کے اداریوں کے علاوہ جن مستقل مطبوعہ کتب ورسائل وغیرہ پر راقم کو اس وقت تک اطلاع ہوسکی ہے۔ ان کی فہرست درج ذیل ہے:

۱۔ الکتاب المستطاب فی جواب فصل الخطاب (عربی)۔

۲۔ توحید الرحمٰن بجواب استمداد از عباد الرحمٰن (مکمل قلمی)

۳۔ درایت تفسیری
۴۔ اہل سنت کی تعریف

۵۔ اہل حدیث کی تعریف (دو حصہ)
۶۔ اطفاء الشمعہ فی ظہر الجمعہ (چہار حصہ)

۷۔ تحقیق التراویح
۸۔ نبی معصوم

۹۔ تقلید علماء دیوبند
۱۰۔ نکاح شغار

۱۱۔ زیارتِ قبر نبوی
۱۲۔ وسیلہ بزرگان

۱۳۔ ردِّ بدعات

۱۴۔ اہل حدیث کے امتیازی مسائل (یہی جو آپ کے ہاتھ میں ہے)

۱۵۔ بکرا دیوی
۱۶۔ المرشد والامام

۱۷۔ تعلیم الصلوٰۃ (دو حصہ)
۱۸۔ حج مسنون

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۔ آمین ورفع یدین
۲۰۔ تکبیراتِ عیدین
۲۱۔ ارسال الیدین بعد الرکوع
۲۲۔ رسالہ نیت نماز اور وتر
۲۳۔ مرزائیت اور اسلام
۲۴۔ مودودیت اور احادیث نبویہ
۲۵۔ اسلامی ڈاڑھی
۲۶۔ انسانی زندگی کا مقصد
۲۷۔ وراثت اسلامی
۲۸۔ شرکیہ دم جھاڑا میں فیصلہ کن بحث
۲۹۔ بیمہ زندگی
۳۰۔ لاؤڈ سپیکر اور نماز
۳۱۔ رؤیتِ ہلال
۳۲۔ حکومت اور علماء ربانی
۳۳۔ امامتِ مشرک (بصورت اشتہار)
۳۴۔ طیورِ ابراہیمی (بصورت اشتہار)
۳۵۔ کلمۂ توحید (بصورت اشتہار)
۳۶۔ نکاح ونسوانیت
۳۷۔ ارشاد الوریٰ فی جمعۃ القریٰ (عربی)
۳۸۔ سماع موتی
۳۹۔ رسالہ امارت
۴۰۔ شرعی نظام
۴۱۔ نور محمدی کی پیدائش
۴۲۔ طلاقِ ثلاثہ

غیر مطبوعہ:

معلوم ہوا ہے کہ حضرت رحمہ اللہ نے (۴۳) قرآن مجید کی اردو تفسیر بھی شروع کر رکھی تھی جو دو پارہ تک ہی پہنچ سکی۔ (۴۴) مشکوٰۃ شریف کا اردو ترجمہ وحواشی بھی کتاب القدر تک لکھ لیے تھے ان کے علاوہ مولانا سرفراز صاحب کی سورۂ فاتحہ خلف الامام کے خلاف کتاب ''احسن الکلام'' کا بھی جواب (۴۵) حضرت نے لکھا تھا جو تکمیل کے مراحل میں رہ گیا۔ نیز ''ارسال الیدین فی الرکوع'' کے جواب ''الدلیل التام'' کے جواب میں (۴۶) ''رفع الابہام تالیف فرمایا جو غالباً ''تنظیم اہلحدیث'' میں بالاقساط شائع ہو چکا ہے، الگ طبع نہیں ہوا۔

وفات:

چند یوم علیل رہ کر حضرت حافظ صاحب رحمہ اللہ بروز جمعرات بتاریخ ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۸۴ھ (۲۰/ اگست ۱۹۶۴ء) کو تقریباً اسی (۸۰) برس کی بابرکت عمر پا کر لاہور میں انتقال فرما گئے۔ اور گارڈن ٹاؤن کے قبرستان میں سپرد خاک کر دیے گئے۔ رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ!

اللہ تعالیٰ جنت میں درجاتِ بلند عطا فرمائے اور اخلاف کو ان کے نقوش پا حسنہ پر چلنے کی توفیق سے نوازے۔ آمین!

رجب: ۱۳۹۲ھ/ اگست ۱۹۷۲ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ حدیث امام ابو اسماعیل عبداللہ بن محمد الانصاری الہروی رحمہ اللہ

(۳۹۶ھ ...... ۴۸۱ھ)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اپنی مشہور کتاب تذکرۃ الحفاظ (۱۱۸۳ ...... ۱۱۹۱ ج ۳، طبع جدید) میں ایک حافظ حدیث اور صاحب حال صوفی بزرگ شیخ ابو اسماعیل الانصاری الہروی رحمہ اللہ کا تذکرہ لکھا ہے، جس کو ہمارے محبِ مکرم مولانا حافظ محمد اسحاق صاحب زید مجدہ العالی شیخ الحدیث دار العلوم تقویۃ الاسلام (غزنویہ) نے اردو کا لباس پہنایا اور ازراہِ کرم ''الاعتصام'' کے لیے عنایت فرمایا، جزاہ اللہ تعالیٰ، مناسب معلوم ہوا کہ چند سطور اس سلسلے میں بطور تمہید و تفہیم سپردِ قلم کر دی جائیں۔

شیخ رحمہ اللہ کی وفات پانچویں صدی کے اواخر میں ہوئی، مذہبی تاریخ کے جھروکوں میں جھانک کر دیکھا جائے تو چوتھی پانچویں صدی ہجری کی اس طویل مدت میں ایک تو مسئلہ صفاتِ باری تعالیٰ کا خاصا چرچا رہا، ایک طرف حنبلی اور اہل حدیث تھے جو اس طرح کی آیات و احادیث میں تاویل کو درست نہیں سمجھتے تھے، دوسری طرف معتزلہ اور اشعری متکلمین تھے جو ان میں توجیہ و تاویل کو تقریباً ضروری خیال کرتے تھے۔ شیخ انصاری رحمہ اللہ اس بارے میں حنابلہ کے ہم نوا اور اہل حدیث کی طرف مائل تھے، فقہیات میں بھی وہ انہی کے مسلک کے پیروکار تھے، یہی نہیں بلکہ وہ ان کے مخالفین کے حملوں کا پامردی سے مقابلہ کرتے تھے اور پوری جسارت و بسالت سے حکومتی حلقوں تک سے لڑ جاتے تھے۔ جیسا کہ ان کی بعض تالیفات ذم الکلام واھلہ اور الفاروق فی الصفات ...... کے بعض ان اقتباسات سے معلوم ہوتا ہے جنہیں علمائے حنابلہ نے نقل کیا ہے، یا پھر ان اخبار و حوادث سے جو تذکرہ و تراجم کی کتابوں میں ذکر ہوئے ہیں، غالباً یہی سبب تھا کہ آپ علمی حلقوں میں ''شیخ الاسلام'' کے لقب سے ملقب ہو گئے تھے۔ شیخ موصوف رحمہ اللہ کی زندگی کا دوسرا پہلو یہ تھا کہ انہوں نے اُس دور میں پیدا شدہ پیچیدہ تصوف پر فناء و بقاء اور محو و صحو جیسی دقیق اصطلاحوں پر مشتمل ''منازل السائرین'' نام سے اچھوتے انداز میں ایک کتاب لکھی، جس نے وحدتِ وجود کے دلدادہ صوفیوں کے ہاں خوب بار پایا جنہوں نے اسے ہاتھوں ہاتھ لیا، اور یہی کتاب دراصل شیخ کی شہرت کا باعث بھی ہوئی۔

شیخ رحمہ اللہ کے اول الذکر محاسن کے باوجود اہل حدیث اور حنابلہ ان کے فلسفیانہ تصوف میں ان سے متفق نہ ہو سکے، اس لیے بھی کہ غلط قسم کے صوفیوں نے اپنا الحاد پھیلانے میں اس کتاب سے بہت فائدہ اٹھایا،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ اس ضرر سے بچانے کے لیے حافظ ابن القیم رحمہ اللہ نے ''مدارج السالکین'' اس کی شرح لکھی، جو اہل علم و عمل میں متداول اور متوازن تصوف پر بے نظیر تالیف ہے۔

اس پس منظر میں شیخ رحمہ اللہ کا تعارف امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے قلم سے اور منازل السائرین پر حافظ ابن رجب کا تبصرہ ملاحظہ فرمائیے، قال شیخ الاسلام ابن تیمیہ فی کتاب الاجوبة المصریة .

"شیخ الاسلام، مشهور معظم عند الناس هو امام فی الحدیث والتصوف والتفسیر وهو فی الفقه علی مذهب اهل الحدیث یعظم الشافعی احمد ویقرن بینهما فی اجوبته فی الفقه ما یوافق قول الشافعی تارة وقول احمد اخریٰ والغالب علیه اتباع الحدیث علی طریقة ابن المبارك ونحوه انتهیٰ." ❶

''وہ شیخ الاسلام ہیں، مشہور ہیں، لوگوں میں عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ حدیث، تصوف اور تفسیر تینوں میں امام ہیں۔ فقہیات میں مسلک اہل حدیث رکھتے تھے۔ امام شافعی رحمہ اللہ اور امام احمد رحمہ اللہ دونوں کی برابر عزت کرتے تھے، فتویٰ کبھی امام شافعی رحمہ اللہ کے مطابق دیتے تو کبھی امام احمد کے قول پر، ان پر حدیث پاک کا اتباع غالب تھا جیسا کہ امام عبداللہ بن المبارک وغیرہ کا طریقہ تھا۔''

حافظ ابن رجب لکھتے ہیں:

"هو کثیر الاشارة الی مقام الفناء فی توحید الربوبیة واضمحلال ماسوی الله تعالیٰ فی الشهود لا فی الوجود فیتوهم فیه انه یشیر الی الاتحاد حتیٰ انتحله قوم من الاتحادیة وعظموه لذلك و ذمه قوم من اهل السنة وقد حوافیه بذلك وقد برأه الله من الاتحاد وقد انتصرله شیخانا ابن القیم فی کتابه الذی شرح فیه المنازل وبین ان حمل کلامه علی قواعد الاتحاد زور و باطل انتهیٰ." ❷

خلاصہ یہ کہ ''منازل'' سے جو تمسک کیا جاتا ہے وہ درست نہیں جیسا کہ حافظ ابن القیم رحمہ اللہ نے (مدارج میں) وضاحت کر دی ہے۔

محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی

(۲۲/دسمبر ۱۹۷۲ء)

---

❶ ذیل طبقات الحنابلة، ص: ٦٦، ج: ١.

❷ ذیل طبقات الحنابلة، ص: ٦٧، ج: ١.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا شاہ عین الحق رحمہ اللہ

(مؤلف تفسیر سورۂ ق)

آپ کا شمار ماضی قریب کے اکابر علمائے اہل حدیث میں ہوتا ہے، آپ ہندوستان کے مشہور قصبہ پھلواری (صوبہ بہار ہند) کے ایک سجادہ نشین خاندان مجیبیہ کے چشم و چراغ تھے، والد کا اسم گرامی شاہ علی حبیب نصر تھا۔ اسی قصبہ میں ۲۸/صفر ۱۲۸۷ھ (دوشنبہ) کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی۔ ۲۵/ذوالقعدہ ۱۳۰۲ھ میں ''خانقاہ مجیبیہ'' کے متفقہ طور پر سجادہ نشین تسلیم کیے گئے، متوسط اور انتہائی علوم کی تکمیل اپنے ہی خاندان کے ایک بزرگ مولانا حکیم علی نعمت صاحب سے کر لی جو حضرت مولانا حافظ عبداللہ صاحب غازی پوری رحمہ اللہ اور حضرت شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ کے تلامذہ میں سے تھے (مقدمہ غایۃ المقصود)۔ بلکہ براہ راست بھی حضرت حافظ صاحب غازی پوری رحمہ اللہ سے بعض کتابیں پڑھیں اور علم حدیث کی سند حضرت شیخ الکل محدث دہلوی رحمہ اللہ سے حاصل کی تھی۔

اس تلمذ کے فیض اور برکت سے آپ نے مسلک اہل حدیث اختیار کر لیا تھا، ۱۳۰۸ھ میں حج بیت اللہ پر تشریف لے گئے واپس آ کر ۱۳۰۹ھ میں خانقاہ مجیبیہ اور اس کی مسند نشینی سے کلیۃً دست بردار ہو گئے اور دور کے ایک گاؤں (موضع گھگھ ضلع چھپرہ) اپنے سسرال میں چلے گئے۔

پھلواری کی سجادگی اس وقت کوئی معمولی چیز نہ تھی، اس علاقہ کے اکثر رؤسا، عمائد آپ کے والد کے عقیدت مند تھے وہی گرویدگی اور نیاز مندی حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ اپنے متعلق بھی محسوس فرما رہے تھے۔ لیکن اب جس عقیدہ و مسلک پر آپ گامزن ہو چکے تھے، یعنی مسلک حق اہل حدیث اس کے سامنے ایسی چیزوں کی کوئی پروا کیے بغیر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی کے لیے پھلواری چھوڑ کر ایک دیہات میں رہائش پسند کر لی اور اپنی پوری زندگی تبلیغ رُشد و ہدایت میں صرف کر دی۔

آخری دور میں آرہ کے اہل حدیث مدرسہ ''احمدیہ سلفیہ'' میں صدر المدرسین کے منصب جلیل پر بھی فائز رہے۔ حدیث شریف کے درس کا سلسلہ چند سال جاری رہا تا آنکہ اسی جگہ بیماری نے آلیا، علاج معالجہ ناکام رہا اور ۱۱/جمادی الآخر ۱۳۳۳ھ میں اللہ کو پیارے ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مولانا عبدالحی حسنی رحمہ اللہ نے ان الفاظ سے آپ کا ترجمہ لکھا ہے: الشیخ العالم المحدث عین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحق...... قرأ اکثر الکتب الدرسیۃ علی مولانا عبداللہ الغازی فوری وکان عالما صالحا...... متعبدًا حسن العقیدۃ یعمل بالنصوص ا ھـ۔'' ❶

خلاصہ یہ کہ آپ بڑے عابد وزاہد، صحیح العقیدہ اور (براہ راست) نصوص قرآن وحدیث پر عمل پیرا تھے۔

یہ تفسیر آج سے ۳۵ سال قبل ۱۳۱۹ھ، ۱۹۳۸ء میں آپ کے صاحبزادے مولانا شاہ احمد حبیب ندوی نے شائع کی تھی۔ آج کل خصوصاً یہاں پر بالکل نایاب ہے، اور جیسا کہ قارئین محسوس فرمائیں گے انداز بہت موثر ہے۔ بحمد اللہ کہ ''الاعتصام'' کو اس کی دوبارہ اشاعت کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ آیات واحادیث میں نمبر اور حوالے مقاماتِ ضرورت پر ہماری طرف سے ہیں۔ واللہ المستعان!

محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی

(۲؍ مارچ ۱۹۷۳ء) ❷

---

❶ نزھۃ الخواطر ص: ۳۳۹، ج: ۸.

❷ تفسیر سورہ ق کو جب دوسری مرتبہ ہفت روزہ الاعتصام میں شائع کیا گیا تو مولانا محمد عطاء اللہ حنیف رحمہ اللہ نے مؤلف مرحوم مولانا شاہ عین الحق پھلواروی رحمہ اللہ کے ضروری حالات بھی ساتھ ہی قلم بند کر دیے تھے جو اس مجموعہ میں شامل کیے گئے ہیں۔ تفسیر سورہ ق کتابی صورت میں تا حال غیر مطبوعہ ہے۔ (ادارہ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت مولانا نواب وحید الزمان حیدر آبادی رحمہ اللہ

تاریخ ولادت ووفات:

مولانا موصوف، بتاریخ ۱۷ رجب ۱۲۶۷ھ (۱۸۵۰ء) بمقام کانپور صوبہ یوپی ہندوستان پیدا ہوئے اور ۲۵ شعبان ۱۳۳۸ھ (۱۵ مئی ۱۹۲۰ء) کوستر ۷۰ اکہتر ۷۱ برس کی عمر میں وقار آباد ضلع حیدر آباد دکن ہند میں وفات پائی اور وہیں مدفون ہوئے۔ ((تغمده الله بغفرانه وادخله بحبوبة جنانه)) علمی خاندان کے فردِ فرید تھے۔ آباؤ اجداد نے ملتان سے لکھنؤ بعدہ کانپور سکونت اختیار کر لی تھی۔

نام ونسب:

وحید الزمان بن مسیح الزمان بن نور محمد بن شیخ احمد عمری ملتانی حیدر آبادی۔ وقار نواز جنگ، خطاب۔

تعلیم وتربیت:

قدیم رواج کے مطابق قرآن مجید ناظرہ پھر با ترجمہ نیز اردو فارسی کی تعلیم اپنے والد مولانا مسیح الزمان (متوفی مکہ مکرمہ ۱۲۹۵ھ) اور بڑے بھائی مولانا بدیع الزمان (متوفی ۱۳۱۲ھ) سے آٹھ سال کی عمر تک حاصل کر لی بعدہ درس نظامی کی ابتدائی کتابوں سے لے کر انتہائی عربی علوم معقول ومنقول کی، اپنے ہاں کے مختلف ماہر فنون اساتذہ۔ نیز مدرسہ فیض عام کانپور سے تکمیل کی اور پندرہ برس کی عمر میں فارغ التحصیل ہو گئے۔

اساتذہ فنون:

مولانا مفتی عنایت احمد صاحب رحمہ اللہ (مصنف "علم الصیغہ" وغیرہ) مولانا محمد سلامت اللہ صاحب کانپوری تلمیذ شاہ عبدالعزیز دہلوی مولانا محمد بشیر الدین قنوجی رحمہ اللہ (مصنف "شرح مسلم الثبوت وتفہیم المسائل" وغیرہ) مولانا محمد عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ مولانا عبدالحق بنارسی نیوتنوی رحمہ اللہ، (تلمیذ مولانا محمد اسماعیل شہید رحمہ اللہ امام شوکانی رحمہ اللہ) مولانا محمد لطف اللہ علیگڑھی۔

مشائخ حدیث:

حضرت شیخ الکل فی الکل مولانا سیّد محمد نذیر حسین محدث دہلوی عرف میاں صاحب، شیخ حسین بن محسن الانصاری الیمانی، مولانا محمد بشیر الدین قنوجی، شیخ احمد بن عیسیٰ الشرقی الحنبلی، مولانا حافظ عبدالعزیز صاحب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محدث لکھنوی۔ مولانا الشیخ بدر الدین المدنی اور مولانا فضل رحمان مراد آبادی رحمہم اللہ۔

تحصیلِ علوم کے بعد:

۱۲۸۳ھ۔ ۱۸۶۶ء میں اپنے والد مولانا مسیح الزمان کے ارشاد فرمانے پر ریاست حیدر آباد دکن (ہند) چلے گئے جہاں ملازم کرا دیے گئے۔ ۳۴ برس برابر نہ صرف کہ ملازمت میں رہے، بلکہ بعض اہم مناصب پر بھی فائز ہوئے اور وہاں کے دستور کے مطابق وقار نواز جنگ بہادر سرکاری خطاب سے بھی نوازے گئے۔

علمی ذوق:

وراثت میں ملا تھا۔ بلا کے ذہین، مطالعہ، گویا طبیعتِ ثانیہ تھی، سرعت فہمی اور زود نویسی دونوں سے بہرہ ور، حافظہ کی نعمت سے مالا مال، ان سب باتوں پر آپ کا کثیر التالیف ہونا بہترین شہادت ہے۔

تلاوتِ قرآن مجید سے شغف:

ملازمت ہی کے دوران ۲۳ سال کی عمر میں حفظ قرآن کی طرف خیال آ گیا تو کم وبیش ڈیڑھ سال کی مدت میں قرآن مجید حفظ کرلیا۔ پھر ہر ماہ میں دو دفعہ ختم کرنے کا آخر عمر تک التزام رکھا۔

تصوف:

اپنے دور کے دستور کے مطابق مولانا سلسلہ قادریہ پھر نقشبندیہ میں مولانا فضل رحمان مراد آبادی میں بیعت تھے جن سے حدیث ''مسلسل بالرحمہ'' کی سند بھی حاصل کی۔

ذوق شاعری:

مولانا کو شعر وسخن کا ذوق بھی تھا عربی اور اردو دونوں میں آپ کے اشعار ملتے ہیں مثلاً تیسیر الباری کے آخر میں تاریخ آغاز واختتام۔

بقدرِ ضرورت انگریزی:

کی بھی ۱۲۹۸ء میں چھ ماہ کے عرصے میں اتنی استعداد پیدا کرلی تھی کہ قومی مجالس میں ضروری گفتگو تفصیل سے کر لیتے تھے۔

سفرِ حج:

تین دفعہ حج بیت اللہ اور زیارت مدینہ منورہ سے مشرف ہوئے۔ ۱۲۸۷ھ۔ ۱۲۹۴ھ اور ۱۳۳۲ھ پہلے والد مولانا مسیح الزمان کی معیت میں۔ آخری سفر پر اپنی اہلیہ سمیت اس نیت سے گئے کہ مدینہ منورہ میں اب رہائش رکھیں گے، لیکن بعض مجبوریوں سے وطن واپس آ گئے اور پھر بین الاقوامی سیاسی حالات کے باعث مدینہ منورہ نہ پہنچ سکے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدینہ یونیورسٹی کی تجویز:

آخری مرتبہ مدینہ منورہ کے قیام کے دوران ۱۳۳۲ھ۔۱۹۱۳ء عرب و ترک عماید کی طرف سے مدینہ میں یونیورسٹی بنانے کے لیے ایک مجلس ترتیب دی گئی۔ جس کے ارکان میں نامور انقلابی صاحبِ علم وفکر مولانا سیّد جمال الدین افغانی رحمہ اللہ بھی تھے۔ مولانا بھی اس کے رکن نامزد کیے گئے تھے۔ ❶

قومی خدمات:

مولانا کو بایں ہمہ شغفِ علمی وانہماک ترجمہ وتالیف اور منصبی مصروفیات، قومی اور ملکی حالات سے ہمیشہ دلچسپی رہی، چنانچہ ندوۃ العلماء لکھنؤ علی گڑھ کالج (جو بعد میں یونیورسٹی کہلائی) مدرسہ فیض عام (کانپور) انجمن اخوان الصفا، جلسہ خیر خواہ ہندوا، انجمن، اہلحدیث مدراس وغیرہ معاملات میں نہایت گرم جوشی سے حصہ لیتے تھے۔ اکثر مجالس میں وعظ اور تقریریں بھی کرتے تھے۔ تاہم بحث ومناظرہ کو ناپسند کرتے تھے۔

مسلک:

مولانا شروع میں بڑے پکے حنفی تھے۔ کتاب ''نور الہدایہ'' ترجمہ وتشریح شرح وقایہ اسی دور کی تالیف ہے۔ اس کے دیباچے میں نہ صرف کہ وجوبِ تقلید کے تفصیلی دلائل دیے ہیں، بلکہ دوسرے مقامات میں بھی اہلحدیث مسائل پر تنقید کی ہے لیکن اس کے بعد اپنے بڑے بھائی مولانا بدیع الزمان سے (جو واقعتا بڑے پختہ اہلحدیث تھے) مجادلہ افکار وخیالات کے نتیجے میں آپ نے تقلید شخصی ترک کر دی تھی اور اپنی تحقیق کے مطابق دلیل صحیح کی پیروی کرتے تھے۔ مرحوم اپنے بھائی سے بہت متاثر تھے چنانچہ ان کے بارے میں خود لکھا ہے:

''مولوی حاجی بدیع الزمان صاحب مرحوم ومغفور جنھوں نے ۱۳۱۲ھ میں بمقام حیدر آباد بہ عمر شفقت تخمیناً انتقال کیا اور اسی شہر میں مدفون ہوئے...... واعظ بے نظیر تھے، ان کی شیریں کلامی کی تعریف مدراس، منگلور، حیدر آباد، بنگال، پنجاب، رنگون، کلکتہ، دہلی اور لکھنؤ، ہر ایک شہر میں زبان زدِ خلائق ہے، ان کی تصنیفات وتالیفات یہ ہیں:

فہرست قرآن، سبیکۃ الذہب الابریز ترجمہ ترمذی (جائزۃ الشعوذی) سیف الموحدین، ترجمہ، انتہاء فی الاستواء بزبان اردو۔'' ❷

صاحب نزہۃ الخواطر مولانا کے تذکرہ میں لکھتے ہیں کہ:

((كان شديدا في التقليد في بداية امره ثم رفضه وتحرر واختار مذهب اهل الحديث مع شذوذ عنهم في بعض المسائل.)) ❸

---

❶ تذکرۃ الوحید، ص: ۱۶۔

❷ تذکرۃ الوحید ص ۶، طبع حیدر آباد دکن ۱۹۱۹ء۔ ❸ ۸/ ۵۱۵۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ابتداء تقلید میں متشدد تھے، پھر تقلید ترک کر کے آزاد ہو گئے تھے اور مذہب اہل حدیث...... اختیار کر لیا تھا، تاہم بعض مسائل میں اہلحدیث سے تفرد و شذوذ بھی رکھتے تھے۔''

اخلاق وعادات:

با اخلاق منکسر المزاج، متواضع لباس وطعام، شب وروز کا پروگرام با قاعدہ رکھتے تھے۔ محنت وجفاکشی کے عادی، مہمان نواز اور ملنسار، حق بات کہنے میں جری، سحر خیزی وتہجد گذاری کی بچپنے سے جو عادت تھی وہ آخری زندگی تک رہی۔ مزاج میں عجلت ضرور تھی۔ لیکن قلب رقیق اور دل دردمند پایا تھا اخلاص، حسن نیت اور بے لوثی کا اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ اپنی تالیفات سے کوئی مالی منفعت حاصل نہیں کی، تبلیغ واشاعتِ دین کے عشق کا یہ حال کہ ''انوار اللغہ'' جیسی ۲۸ حصوں پر مشتمل کتاب کی بڑھاپے کی حالت میں اپنے ہاتھ سے کتابت کر کے چھاپی۔

تالیف وتصنیف:

ترجمہ اور تالیف وتصنیف میں با اعتبار کثرت تنوع موضوعات اور مواد مولانا نادرۂ روزگار تھے جن کی تعداد سو ۱۰۰ کے لگ بھگ بتائی جاتی ہے۔ اہم کتابوں کی فہرست یہ ہے۔

۱۔ قرآن مجید:

موضح الفرقان (با محاورہ ترجمہ قرآن)، تفسیر وحیدی (ترجمہ مذکورہ پر تفصیلی حواشی)، لغات القرآن، بشارۃ الاخوان بفضائل القرآن (یہ دونوں تفسیر وحیدی کے ساتھ مطبوع ہیں) تبویب القرآن بضبط مضامین الفرقان مع تفسیر وحیدی۔

۲۔ حدیث:

تیسیر الباری ترجمہ صحیح البخاری مع حواشی، تسہیل القاری ترجمہ وشرح صحیح بخاری (اردو میں صحیح بخاری کو مضبوط شرح جو غالباً پانچ یا چھ پاروں تک پہنچ سکی جتنی ہے لاہور میں طبع ہوگئی تھی) المعلم ترجمہ صحیح مسلم مع شرح، کشف الغطا ترجمہ وشرح مؤطا امام مالک، الہدی المحمود لترجمۃ سنن ابی داؤد، روض الربی ترجمہ وشرح سنن نسائی، رفع العجاجہ ترجمہ وشرح سنن ابن ماجہ، اشراق الابصار فی تخریج احادیث نور الانوار، احسن الفوائد فی تخریج احادیث شرح العقائد،......اور......انوار اللغہ واسرار اللغہ (یا وحید اللغات ۲۸ حصوں میں سنی شیعہ کتابوں میں وارد احادیث کی لغات غریبہ کی اردو تشریحات)۔

۳۔ فقہ:

نور الہدایہ ترجمہ وشرح، شرح وقایہ (فقہ حنفی) کنز الحقائق فی فقہ خیر الخلائق (عربی، فقہ حدیث)، نزل الابرار

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من فقہ النبی المختار (عربی موضوع نام سے ظاہر ہے۔) ہدیۃ المہدی من الفقہ المحمدی (عربی۔ اس کے سات حصے طبع ہوئے پہلا عقائد میں دوسرا اصول الاستدلال میں باقی چار حصے فقہی مسائل پر ہیں اور ہر ایک کا نام الگ ہے مثلاً ساتویں حصہ کا نام ہے "تنقید الھدایہ وتسدید الرواۃ واصلاح الھدایۃ" موضوع نام سے ظاہر ہے یہ حصہ شوال ۱۳۲۸ھ (۱۹۲۰ء) میں آپ کے صاحبزادے مولانا احسن الزماں کے اہتمام سے مجتبائی لکھنؤ میں طبع ہوا۔ یعنی مولانا مرحوم کی وفات کے دو ماہ بعد، تشریح الحج والزیارہ، اردو)

۴۔ عقائد:

الانتہاء فی الاستواء (مسئلہ استواء علی العرش کے موضوع پر مبسوط کتاب)، عقیدہ اہل سنت (الاستواء ہی کے آخر میں مختصر رسالہ)، فتاویٰ بے نظیر در نفی مثل آنحضرت بشیر ونذیر (اردو)۔

متفرقات:

راہِ نجات (اردو) الحاشیہ الوحیدیہ (شرح مواقف کے امور عامہ کے سلسلے میں) وظیفہ نبی باور از وحیدی، تذکرۃ الوحید (خود نوشت سوانح حیات ۱۳۲۷ھ تک اردو)، تقریر دل پذیر (ہندو مسلمان)۔ مضامین سبعہ مندرجہ رسالہ معلم نسواں۔ قواعد محمدی (اردو)، مجموعہ قوانین مالی سرکار نظام رپورٹ، لوکل فنڈ وتاریخ ممالک محروسہ سرکار نظام حیدرآباد دکن ہند۔

تصحیح کنز العمال:

علاوہ ازیں حدیث شریف کی ایک ضخیم کتاب کی تصحیح بھی آپ نے نہایت قابلیت اور جانفشانی سے کی، جیسا کہ کتاب (طبع اول حیدرآباد) کے خاتمہ الطبع میں مذکور ہے۔

حضرت محی السنہ مجدد العلوم مولانا محمد صدیق حسن خان رحمہ اللہ کی تجویز وتحریک:

مؤطا امام مالک رحمہ اللہ کے ترجمہ کے دیباچے میں مولانا بدیع الزمان رحمہ اللہ کے ایک خط کا ذکر کیا گیا ہے جوانھوں نے بھوپال سے مولانا کو بھیجا تھا، جس میں لکھا تھا کہ:

''جناب فیض مآب محی نواب والا جاہ، سیّد محمد صدیق حسن خان بہادر''

نے ہمارے تمہارے قصدِ ہجرت (۱۲۹۴ھ) سے مطلع ہو کر بہت خوش ہوئے اور خدمت ترجمہ صحاحِ ستہ کی مفوض فرمائی اور واسطے گزر اوقات کے پچاس پچاس روپیہ ماہوار حرمین شریفین میں مقرر فرمائے...... بھائی صاحب موصوف نے سنن ترمذی کا ترجمہ شروع کر دیا۔ (جائزۃ الشعوذی...... ''فقیر نے مؤطا شریف کا''...... مقدمہ طبع دہلی)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تلامذہ:

قیام حیدر آباد کے دوران ملازمت کے فرائض اور تالیف وترجمہ کے مشاغل کے باوجود درس وتدریس کا سلسلہ کچھ نہ کچھ جاری رہا، چنانچہ اس نواح کے چند تلامذہ کا آپ نے ''تذکرۃ الوحید'' میں ذکر کیا ہے جن میں مولانا انوار اللہ صاحب خان ''فضیلت یار جنگ بہادر'' مرحوم کا نام بھی ہے۔

عزلت کا زمانہ اور وفات:

۱۳۱۸ھ میں سرکاری ملازمت سے سبکدوشی کے بعد پورا وقت اللہ تعالیٰ کی یاد اور ترجمہ وتالیف میں صرف ہوتا تھا۔ آخری سفرِ حجاز سے وطن واپس آئے۔

چونکہ ارادہ ہجرت سے گئے تھے، حیدر آباد کی بجائے مدراس کے نواح (بنگلور وغیرہ) میں رہائش رکھ لی، چنانچہ انوار اللغہ اور کتبِ فقہ الحدیث غالباً اسی دور کی یادگار ہیں، لیکن حالات پیش آمدہ کے سبب زندگی کے آخری سال ۱۳۳۷ھ ۱۹۱۹ء وقار آباد (ضلع حیدر آباد دکن جہاں اصل سکونت تھی) میں آ گئے۔ اسی جگہ ۶ شعبان ۱۲۳۸ھ (۲۶ اپریل ۱۸۹۳ء) کو آپ کے لڑکے محمد محسن کا (عین شباب میں) انتقال ہوا اور یہ صدمہ دیکھ کر ۱۹ دن بعد (۲۵ شعبان ۳۸ھ) خود وفات پا گئے اور وہیں مدفون ہوئے۔ سقی اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ.

یہ حالات ترتیب دیتے وقت مندرجہ ذیل مواد پیش رہا:

۱۔ تذکرۃ الوحید۔

۲۔ اخبار ''اہل حدیث'' امرتسر، مجریہ ۱۱ جون ۱۹۲۰ء۔

۳۔ حیاتِ وحید الزماں، مرتبہ: مولانا عبدالحلیم چشتی (کراچی)۔

۴۔ نزہۃ الخواطر (عربی) جلد ۸ ص: ۵۱۳ تا ۵۱۶۔

الاعتصام: ۳۰ راگست ۱۹۷۴ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت مولانا نذیر احمد صاحب رحمانی اعظم گڈھی

نام ونسب اور مولد ومنشاء:

نذیر احمد بن عبدالشکور بن جعفر علی رحمہ اللہ بتاریخ ۱۰ ذوالحجہ ۱۳۲۳ھ (۶ فروری ۱۹۰۶ء) موضع اعظم گڈھ (یوپی ہند) میں پیدا ہوئے (یہ موضع مشہور قصبہ مبارکپور سے ایک میل مشرقی جانب اور شہر اعظم گڑھ سے ۶'۷ میل کی مسافت پر بیان کیا جاتا ہے)۔

تعلیم وتربیت:

ابتدائی تعلیم مبارک پور میں ہوئی، اس کے بعد مولانا حمیدالدین فراہی مرحوم کے قائم کردہ "مدرسۃ الاصلاح" سرائے میر میں کچھ دنوں پڑھا، پھر مئو (ضلع اعظم گڑھ) کے مدرسہ فیض عام میں چلے گئے، جہاں اس کے مہتمم حضرت مولانا محمد احمد رحمہ اللہ کی تعلیم وتربیت سے مستفیض ہونے کا بہت اچھا موقع ملا۔

دارالحدیث رحمانیہ دہلی:

شوال ۱۳۳۹ھ/۱۹۲۱ء کو جب دہلی میں مدرسہ "دارالحدیث رحمانیہ" کے قیام کا اعلان ہوا تو پندرہ سال کی عمر میں ذوالحجہ ۳۹ھ/۲۱ء یہاں آ کر داخل ہو گئے۔ حتی کہ شعبان ۱۳۴۶ھ میں یہیں سے پورے علوم عربیہ ودینیہ کی تکمیل کے بعد فارغ التحصیل ہوئے اور سالانہ امتحانوں میں ہمیشہ بہت ممتاز رہے۔

اساتذہ:

بڑے جید علماء عظام سے تعلیم حاصل کی، حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب مبارکپوری رحمہ اللہ (صاحب "تحفۃ الاحوذی") مولانا عبدالسلام مبارکپوری رحمہ اللہ (مؤلف "سیرۃ البخاری") مولانا احمد اللہ صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ، شیخ الحدیث دارالحدیث رحمانیہ، مولانا ابو طاہر البہاری، مولانا غلام یحییٰ پنجابی کانپوری رحمہ اللہ، حضرت مولانا حافظ محمد صاحب گوندلوی مدظلہ العالی اور حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب نگرنہسوی مرحوم جیسے اساطین علوم وفنونِ متعلقہ سے خوب خوب اکتساب فیض کیا۔

مسندِ تدریس اور بدایوں کا تعلیمی سفر:

سندِ فراغت کے بعد (شعبان ۱۳۴۶ھ) دارالحدیث رحمانیہ ہی میں مدرس مقرر کر دیے گئے، جبکہ عمر عزیز کی ۲۳ ویں منزل میں تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن فنون کو ہمارے درسِ نظامی میں معقولات کہا جاتا ہے۔ ان سے چونکہ صاحب ترجمہ کہ طبعی لگاؤ تھا اس لیے ان میں مزید پختگی پیدا کرنے اور اپنے ذوق کی تسکین کے لیے اسی سال مرحوم و مغفور شیخ عطاء الرحمن صاحب مہتمم مدرسہ رحمانیہ کی تجویز پر بدایوں کے مشہور مدرسہ معقولات ''شمس العلوم'' جا کر داخلہ لیا اور ایک سالہ قیام میں وہاں کے فنِ معقول و ریاضی میں یگانۂ روزگار ماہر عالم مولانا عبدالسلام صاحب قندھاری افغانی مرحوم سے بہت سی درسی و غیر درسی کتابوں کی تکمیل کر لی، بعدہٗ دہلی واپس آ گئے اور مستقل طور سے ''دارالحدیث رحمانیہ'' کے ہو رہے۔ تا آنکہ اکتوبر ۱۹۴۷ء کے خونی فسادات کا حادثہ پیش آ گیا اور ہندوستان تقسیم ہو کر برصغیر ہندو پاک کی شکل اختیار کر گیا۔

۱۳۶۶ھ/ ۱۹۴۷ء کے بعد:

ایک سال گھر پر قیام کرنے پر مجبور ہو گئے اور آخر ۱۹۴۸ء میں ''دارالعلوم احمدیہ سلفیہ'' دربھنگہ (صوبہ بہار ہند) میں پھر مسندِ تدریس کو رونق بخشی، جہاں کم و بیش ایک سال گزارا، بعدہ جنوری ۱۹۵۰ء میں بنارس کے جامعہ رحمانیہ آ گئے اور اخیر عمر تک اسی جگہ اصلاحی، تبلیغی و تالیفی خدمات سرانجام دیتے رہے۔

وفات:

بتاریخ ۲۸ محرم ۱۳۸۵ھ (۳۰ مئی ۱۹۶۵ء) اتوار کے دن وفات پا گئے۔

((تغمده الله بغفرانه وادخله بحبوحة جنانه .))

اولاد:

تین لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں؛ جو اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہیں، البتہ ایک صاحبزادے مولوی ہلال احمد صاحب آپ کی علمی یادگار ہیں، جو جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ سے فارغ التحصیل ہو کر جامعہ مذکورہ کی طرف سے نائیجیریا (افریقہ) میں تبلیغی اور تدریسی خدمات پر مامور ہیں۔

تلامذہ:

تقریباً چالیس سالہ طویل مدتِ تدریس میں ظاہر ہے کہ برصغیر ہندو پاک میں پھیلے ہوئے تلامذہ کی تعداد سینکڑوں سے متجاوز ہوگی۔ جن کی تفصیلی فہرست موجودہ حالات میں خصوصاً مشکل ہے۔ تاہم بعض ممتاز شاگردوں کے اسمائے گرامی ذیل میں ذکر کر دیے جاتے ہیں کہ ((مالا يدرك كله لا يترك كله .))

مولانا عبدالغفار حسن صاحب استاذ ''جامعہ اسلامیہ، مدینہ منورہ'' مولانا حافظ قاری عبدالخالق صاحب رحمانی (کراچی)، مولانا عبدالرؤف صاحب جھنڈانگری (ہند)، مولانا عبدالرحیم صاحب حسینوی (لاہوری)، مولانا عبدالرحیم صاحب بھوجیانی امرتسری مرحوم (جو مدرسہ تقویۃ الاسلام امرتسر میں کئی سال تک مسند تدریس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر کامیابی کے ساتھ فائز رہے اور ہنگامہ ۱۹۴۷ء میں بھوجیاں ضلع امرتسر میں سکھوں کے ہاتھوں شہید کر دیے گئے، جبکہ عمر کی تیس بتیس سال کی منزل میں ہوں گے (اناللہ وانا الیہ راجعون) مولانا اقبال صاحب بڈھیال (ہند) مولانا آزاد رحمانی، مولانا مجاز اعظمی رحمانی، مولانا عبدالجلیل رحمانی، مولانا عبدالحمید رحمانی (حال مدیر ''ترجمان دہلی'') وغیرھم وکثیر ماھم

جماعتی اور قومی خدمات:

اگر ایک طرف آل انڈیا اہلِ حدیث کانفرنس ہند کی نشاۃ جدیدہ کے گویا روح رواں تھے تو دوسری طرف ہندوستان کی ''دینی وتعلیمی کونسل'' میں بھی خاصا عملی حصہ لیتے تھے۔ حالات وسیاسیات حاضرہ پر وسیع نظر تھی جس کے نتیجے میں قومی اور ملی درد سے حصہ وافر ملا تھا۔

تدریس کے ساتھ تحریری کام!

غالباً ۱۹۳۳ء میں ''دارالحدیث رحمانیہ'' دہلی کی طرف سے ''محدث'' کے نام سے ایک ماہنامہ جاری کیا گیا۔ جس کے ایڈیٹر مولانا عبدالحلیم صاحب ناظم صدیقی دربھنگوی تھے، تو معاون مولانا نذیر احمد رحمانی پھر جب اگست ۱۹۳۵ء میں ناظم صدیقی صاحب رحمہ اللہ کا انتقال ہوگیا تو ''محدث'' کی تیاری کی پوری ذمہ داری آپ پر آپڑی اس دوران آپ کی بہت سی علمی تحریریں یادگار ہیں۔

ردعقائد بدعیہ حصہ اوّل:

جن میں سب سے اہم ہے جو بریلوی حضرات کے پیدا کردہ مسائل پر سنجیدہ اور علمی مقالات تھے جو بعد میں شائقین کے اصرار پر کتابی صورت میں شائع ہو کر مقبولِ عام ہوئے۔ اس کے دوسرے حصہ کے بارے میں معلوم نہ ہوسکا کہ مرتب ہوا یا نہیں۔

مضامین مختلفہ:

علاوہ ازیں تقسیم ملک کے بعد برصغیر کے جرائد ورسائل میں بھی مختلف موضوعات پر قیمتی مضامین لکھتے رہے۔ چنانچہ ''الاعتصام'' لاہور میں بھی آپ کی بعض تحریریں شائع ہوئی تھیں۔

اہل حدیث اور سیاست:

اہلِ حدیث اور سیاست کے موضوع پر ''ترجمان'' دہلی کی متعدد قسطوں میں آپ کا بہت جاندار اور مبسوط ایک مقالہ شائع ہوا جو حال ہی میں ساڑھے چار سو (تقریباً) متوسط صفحات پر مشتمل کتابی صورت میں بنارس سے طبع ہوگیا ہے (جس کے مقدمہ نوشتہ مولانا آزاد رحمانی سے یہ سوانحی خاکہ ماخوذ ہے)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چمن اسلام:

تقسیمِ ملک کے بعد آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی تجویز پر آپ نے بچوں کے لیے چھوٹی چھوٹی چار کتابیں تالیف کیں، جو ''چمن اسلام'' کے نام سے شائع ہوئیں، اگرچہ آپ کا نام ان پر مطبوع نہیں ہے۔ یہ ریڈر ہندوستان میں اہل حدیث مکاتب میں داخل درس ہیں، پاکستان میں بھی راقم کی کوشش سے ''اہل حدیث اکادمی'' لاہور نے انہیں ''اسلام کی کتاب'' کے عنوان سے شائع کر دیا ہے۔

انوارِ مصابیح:

بھی مرحوم ومغفور کی بڑی معرکے کی تالیف ہے، بڑی تفصیلی، مدلل، مسکت، پُر از معلومات اور مسئلہ تراویح کے سارے مباحث پر حاوی، جس طرح کہ سورۂ فاتحہ کے مسئلہ پر ''تحقیق الکلام'' ایک جامع کتاب ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ مولانا نذیر احمد رحمانی جامع الاوصاف شخصیت تھے، راقم الحروف کی ان سے آخری ملاقات ۱۹۴۶ء کے لگ بھگ دہلی ''دار الحدیث رحمانیہ'' میں ہوئی تھی۔ ۴۷ء کے بعد گاہے گاہے خط وکتابت ہوجاتی تھی۔ مرحوم ''ہفت روزہ الاعتصام'' سے قلبی لگاؤ رکھتے تھے۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث کی ہماری تنظیمی مساعی کو قابل رشک قرار دیتے تھے۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل رحمہ اللہ سے تو مرحوم کو بہت ہی عقیدت تھی۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ اس مبلغ اسلام اور عاشقِ سنت کو اپنی خاص رحمتوں سے نوازتا رہے اور صالحین کی معیت میں جنت بریں پر اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

ع ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

الاعتصام: ۱۵/ نومبر ۱۹۷۴ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت مولانا ابو محمد عبدالجبار کھنڈیلوی

نام اور مولد:

عبدالجبار نام، ابو محمد کنیت، والد کا اسم گرامی دادار بخش (حکیم) اور جد مکرم جمال الدین خاں مرحوم تھے۔ آبائی کاروبار تجارت تھا۔ راجپوتانہ (ہند) کے ایک شہر کھیتڑی ضلع جے پور میں تقریباً ۱۳۱۴ھ (۱۸۹۷ء) میں پیدا ہوئے۔

تعلیم و تربیت:

مقامی طور پر، ناظرہ قرآن مجید، حافظ اللہ بخش رحمہ اللہ سے پڑھا۔ پرائمری تک سکول میں تعلیم پائی۔ اس کے ساتھ گھر ہی میں، دینی مسائل اور ابتدائی فارسی وصرف ونحو اپنے والد صاحب سے حاصل کیے۔ شرافت و نجابت ورثے میں ملی تھی، ذہن رسا پایا تھا۔ خوب توجہ سے پڑھتے۔ کھیل وغیرہ کی طرف میلان نہ تھا۔

تعلیمی سفر:

والد صاحب کو آپ کی دینی تعلیم سے بہت شغف تھا۔ چنانچہ ہونہار فرزند کو دہلی بھیج دیا گیا۔ جہاں کئی سال رہ کر وہاں کے مشاہیر علماء اہل حدیث سے آپ نے عربی اور دینی علوم حاصل کیے۔ مزید تکمیل و تحصیل کے لیے آپ نے پنجاب میں لکھو کے ضلع فیروز پور (پنجاب) اور روپڑ (ضلع انبالہ) کے سفر کیے اور وہاں کئی سال گزارے۔

اساتذہ:

آپ کے سب اساتذہ علوم وفنون میں اپنے دور کے اساطین تھے۔ اسمائے گرامی یہ ہیں:

مولانا عبدالوہاب صاحب جھنگوی ثم الدہلوی، مولانا عبدالوہاب (نابینا) دہلوی، مولانا احمد اللہ دہلوی، مولانا حافظ عبدالرحمٰن پنجابی شاہ پوری (برادر مولانا فقیر اللہ مدراسی) مولانا عبدالرحمٰن ولایتی، مولانا محمد شرف الدین (پنجابی) دہلوی، مولانا حافظ عبداللہ صاحب روپڑی، مولانا عبدالقادر صاحب اور مولانا عطاء اللہ صاحب لکھوی رحمہم اللہ۔ اول الذکر سے صحاح ستہ وغیرہ پڑھیں اور انھیں سے حدیث میں فارغ التحصیل ہوئے۔ علاوہ ازیں مشہور محدث مولانا عبدالرحمٰن صاحب مبارک پوری رحمہ اللہ (شارح جامع ترمذی) کے ممتاز تلامذہ میں آپ کا بھی شمار ہے ملاحظہ ہو۔ [1]

[1] مقدمہ تحفۃ الاحوذی ص ٦ طبع دھلی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درس نظامی کی تکمیل کے یہ سب مراحل ۱۳۳۵ھ (۱۹۱۷ء) میں طے کر لیے۔

مسند تدریس و تعلیم پر:

اب آپ نے تدریس و تعلیم کے لیے زندگی وقف کرنے کی ٹھان لی۔

چنانچہ کھنڈیلہ (مدرسہ اشاعۃ القرآن و السنۃ اور مصباح العلوم) دہلی (مدرسہ حمیدیہ، مدرسہ دارالسلام اور مسجد کلاں) جامع اہل حدیث رنگوں (برما) دربھنگہ (بہار) دارالعلوم احمدیہ سلفیہ لاہور (دار الحدیث مسجد چینیاں والی اور دار العلوم تقویۃ الاسلام) اوکاڑہ ضلع ساہی وال (مدرسہ دار الحدیث) وغیرہ مدارس (ہندو پاک) میں کم و بیش ۴۵ سال تک برابر پورے انہماک سے خوب پڑھایا۔ چنانچہ اس مدت میں سینکڑوں طلبہ اور شائقین آپ کے فیوضِ علمیہ سے مستفیض ہوئے۔

طریقِ تدریس بہت دل آویز تھا۔ پوری کوشش فرماتے کہ طالب علم کے ذہن میں بات اتر جائے۔ تحقیق سے پڑھاتے اور یہی ذوق طلباء میں پیدا کرنے کا داعیہ رکھتے تھے۔ جس کی وجہ سے شائق طلبہ کشاں کشاں آپ کے درس میں آتے تھے۔ دہلی، میوات یوپی، بہار، آسام، بنگال اور پنجاب وغیرہ دور دراز علاقوں کے طلباء آپ کے ہاں ہوتے تھے۔ مطالعہ آپ کی غذا تھی۔ یہی بات اپنے تلامذہ میں دیکھنا چاہتے تھے۔

تلامذہ:

جس شخصیت نے تقریباً نصف صدی تک پاک و ہند کے بہت سے مدارس میں متواتر پڑھایا ہو ظاہر ہے اس کے تلامذہ کی تعداد سینکڑوں سے متجاوز ہی ہوگی اور پاک و ہند کے گوشے گوشے میں پھیلے ہوں گے۔ لیکن افسوس ہے ان کی تفصیل مہیا ہونی بہت مشکل ہے۔ تاہم اپنے علم کی حد تک چند سربرآوردہ پاکستانی تلامذہ کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

آپ کے صاحبزادہ مولانا حافظ قاری عبدالخالق رحمانی مدظلہ (کراچی) مولانا حافظ محمد اسماعیل ذبیح مرحوم امرتسری (راولپنڈی) مولانا حافظ محمد اسحاق صاحب مدظلہ، شیخ الحدیث دار العلوم تقویۃ الاسلام لاہور، مولانا محمد ابوالقاسم صاحب بھٹوی مدظلہ صدر مدرس مدرسہ اہل حدث کاموئکی منڈی (گوجرانوالہ)، مولانا حافظ عبدالرحمٰن صاحب صافوی فیروز پوری مدظلہ، (ضلع ملتان) مولانا محمد اسحٰق صاحب خائف (کراچی) نیز اس خاکسار ہیچمدان راقم کو بھی حضرت سے شرفِ تلمذ حاصل ہے۔ وللہ الحمد

علاوہ ازیں آپ کے تلامذہ بنگال (مغربی و مشرقی) میں بکثرت ہوں گے۔ ہندوستان کے اس قصبہ میں جس کی طرف آپ منسوب ہیں۔ کھنڈیلہ وہاں آپ کے بھانجے مولانا عبدالحی صاحب اور ایک لڑکا مولوی محمد صاحب کے علاوہ بھی کافی آپ کے شاگرد ہیں۔ پاکستان میں آپ کے دو لڑکے مولوی حکیم عبدالمالک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب اور مولوی عبدالقہار صاحب (اوکاڑہ) نے بھی دینیات کی کتابیں آپ سے پڑھی ہیں۔

ذوقِ تحریر اور تالیفات:

ہمارے مولانا گو شب و روز تدریس میں منہمک رہتے تھے لیکن شغف تحریر و تالیف سے بھی تھا۔ مطالعہ بھی وسیع تھا۔ اخبار ''اہل حدیث'' امرتسر اور ''تنظیم اہل حدیث'' روپڑ (پھر امرتسر) کے علاوہ اخبار ''محمدی'' دہلی (ہند) اور ''الاعتصام'' لاہور میں مختلف عنوانوں پر آپ کے بہت سے مضامین شائع ہوتے رہے، جن کو اگر جمع کیا جائے تو ایک جلد تیار ہو سکتی ہے۔ درج ذیل کتابیں اور رسائل الگ سے بھی طبع ہوئے۔

۱۔ ازالة الحيرة عن فقاهة ابی هريرة رضی اللہ عنہ (عربی)

۲۔ التبيان فی مسئلة الايمان (عربی)

۳۔ اظهار حجة الله علي ملا عظمت الله معروف به نسبت محمدی (اردو)

٤۔ مقاصد الامامة

٥۔ اتمام الحجة (یہ دونوں اردو رسالے جماعت ''غرباء اہلحدیث'' دہلی کے مسئلہ امامت سے متعلق ہیں)

٦۔ الانصاف فی رفع الاختلاف (اردو) یہ کتاب جو آپ کے سامنے ہے۔

۷۔ مقدمه صحيح بخاری (عربی) صحیح بخاری سے متعلقہ مباحث پر تفصیلی اور علمی کتاب

۸۔ حاشیہ صحیح بخاری (عربی) آخری ایام میں شروع کیا تھا چند ابواب تک پہنچ کر رہ گیا۔

آخر الذکر دونوں غیر مطبوع ہیں۔

مذکرات:

مولانا مطالعہ کے بہت عادی تھے پھر آخری ایام حیات تک یہ طریقہ رہا کہ مطالعہ کے دوران فوائدِ نادرہ جو سامنے آتے ان کو اپنی بیاض میں محفوظ کر لیتے تھے۔ اور یہ علمی فوائد ہر قسم کے ہیں۔ تفسیری، حدیثی، لغوی، نحوی وصرفی، ادبی، کلامی، تاریخی اور شعر و شاعری (عربی، فارسی، اردو) وغیرہا پر مشتمل۔ اس قسم کے بیاض آٹھ دس کے قریب ہیں۔ درسِ تفسیر و حدیث میں مناسب مقامات پر طلباء کو بھی ان سے مستفید فرماتے تھے۔

اگر ان بیاضوں کو یکجا مرتب کر دیا جائے تو بیک نظر اندازہ ہو جائے گا کہ کس ذوق و انہماک کے ساتھ کم وبیش چالیس برس تک کہاں کہاں سے یہ تنکے مولانا نے فراہم کر کے تحقیق و تدقیق اور معلومات کا حامل یہ مرقع طلباء اور اہل علم کے لیے تیار کر دیا ہے۔ علاوہ ازیں حضرت رحمہ اللہ کے ذخیرۂ کاغذات میں مشاہیر علماء مولانا حافظ عبداللہ روپڑی رحمہ اللہ، مولانا محمد شرف الدین دہلوی رحمہ اللہ، مولانا احمد اللہ دہلوی رحمہ اللہ، مولانا محمد زکریا حنفی سہارنپوری مدظلہ، مولانا عبدالجلیل سامرودی رحمہ اللہ، مولانا عبیداللہ رحمانی مدظلہ، مولانا محمد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسماعیل رحمہ اللہ (گوجرانوالہ)، مولانا حافظ محمد صاحب گوندلوی مدظلہ کے مکاتیب کا ایک ذخیرہ بھی ہے جو صحاح ستہ کے مشکل تدریسی مقامات وغیرہ کے حل پر مشتمل ہے۔

اخلاق:

شخصیت بارعب اور وجیہ تھی، بود و باش سادہ، لیکن نفیس، قناعت پسند، فقر و درویشی کا مرقع، خاموش طبع، خلوت گزیں، متدین عوام سے رابطہ کو ترجیح دیتے تھے۔ دینی معاملات میں غیور اور اربابِ دولت سے نفور تھے۔ طلباء پر بہت شفقت فرماتے تھے۔ ان کو اولاد سے زیادہ عزیز رکھتے تھے۔ ان کی علمی اور اخلاقی تربیت پر خاص توجہ دیتے تھے۔ مزاج مرنجاں مرنج اور معتدل پایا تھا۔ دہلی اور پنجاب میں علماء کے درمیان متعدد علمی ہنگامے ہوئے مگر ان سے مولانا دامن کشاں رہے، ہمہ تن تدریس و تعلیم میں انہماک رکھا، ذوق، خالص علمی اور تحقیقی تھا۔ حدیث اور اس سے متعلقہ علوم پر نظر وسیع تھی تاہم تواضع و انکسار حد درجہ کا تھا۔ تحقیق و تدقیق کے سلسلے میں کسی بھی صاحبِ علم و نظر سے بلا جھجک اور بلا تعصب استفادہ سے عار نہ تھا، گو عمر میں کم اور دوسرے مکتبِ فکر سے تعلق رکھتا ہو۔ فقہ الحدیث میں خاص درک حاصل تھا۔ مختلف فیہ اور فقہی مسائل پر بہت عبور تھا جیسا کہ ان کے مقالات اور تالیفات سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ غرضکہ ہمارے مولانا اخلاق و عادات اور شب و روز کے معمولات اور تعلقات میں ہمارے اسلافِ کرام کا نمونہ تھے۔

وفات:

وفات سے تین سال قبل ایک سخت چوٹ لگنے کے باعث آپ اوکاڑہ میں صاحبِ فراش رہے، تاہم اس حالت میں بھی تدریسِ حدیث شریف کا سلسلہ برابر جاری رہا، تا آنکہ اوائل ۱۹۶۲ء میں فالج کا شدید حملہ ہوا۔ چند ماہ بیمار رہ کر ۲ ربیع الاول ۱۳۸۲ھ (۴ اگست ۱۹۶۲ء) ہفتہ کے دن انتقال فرما گئے۔

۵ اگست کو جنازہ ہوا جو خاصہ بڑا تھا بکثرت عوام کے علاوہ آپ کے تلامذہ اور علمائے کرام بھی بہت سے موجود تھے۔

استاذنا مولانا حافظ محمد صاحب گوندلوی متعنا اللہ بطول حیاتہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور اوکاڑہ میں مدفون ہوئے۔ ❶

((وهذا آخر ما اردت جمعه من ترجمته رحمه الله رحمة واسعة و انا تلميذه العاجز محمد عطاء الله حنيف الفوجياني كان الله له.))

جمادی الاخریٰ ۱۳۹۸ھ/مئی ۱۹۷۸ء

---

❶ ''الاعتصام'' مورخہ ۲ دسمبر ۱۹۴۹ء و ۲۴ اگست ۱۹۶۲ء اور حضرت رحمہ اللہ کی ذاتی یادداشتوں سے ماخوذ، اپنے والد مرحوم کی مختصر سرگزشت خود مولانا رحمہ اللہ نے اخبار اہلحدیث امرتسر ۱۹ جنوری ۱۹۲۳ء میں لکھ دی تھی، اگرچہ ان کی وفات ۱۹۳۶ء کے قریب کی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا حافظ عبداللہ محدث غازی پوری

ولادت ونام:

ہندوستان کے مشہور قصبہ مئو میں ۱۲۶۰ھ میں پیدا ہوئے۔ نام عبداللہ تھا۔ سالہا سال مسند تدریس پر رہنے کے سبب استاذ الاساتذہ کے لقب سے شہرت حاصل کی۔

سکونت:

بچپن تو مئو میں گزارا۔ بالآخر ہنگامہ ۱۸۵۷ء میں آپ کا خاندان اس گاؤں سے تقریباً ۲۰ میل دور واقع غازی پور منتقل ہو گیا اور یہیں مستقل سکونت اختیار کر لی۔

ابتدائی تعلیم:

آپ کا حافظہ نہایت ہی قوی تھا۔ ۱۰، ۱۲ سال کی عمر میں قرآن پاک حفظ کر لیا تھا۔ اس کے بعد فارسی اور عربی کی ابتدائی کتب مولانا قائم رحمہ اللہ سے پڑھیں جو قصبہ مئو میں رہتے تھے۔ غازی پور منتقل ہونے کے بعد وہاں کے مشہور مدرسہ ''چشمۂ رحمت'' میں مولانا رحمت اللہ رحمہ اللہ سے کسب فیض کیا۔ طبیعت نہایت ذکی پائی تھی۔ کتاب کو ایک دفعہ دیکھ لینے سے اس کے نقوش لوحِ دل پر ثبت ہو جاتے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے شرح جامی، قطبی، اصول عربیہ اردو منطق وغیرہ کے چند اوراق پڑھے تھے اور وہی کافی ہو گئے۔

تحصیلِ علوم کے لیے سفر:

ان دنوں جونپور کے ایک مدرسہ ''امام بخش'' کی بہت شہرت تھی جس کے صدر مدرس مولانا مفتی محمد یوسف صاحب لکھنوی رحمہ اللہ تھے۔ علمی تشنگی دور کرنے کے لیے جونپور تشریف لے گئے اور اپنی خداداد ذہانت ولیاقت سے جلد ہی مولانا ممدوح کے مقبول شاگرد بن گئے۔ علوم وفنون میں مہارت تامہ یہیں سے حاصل کی۔

حدیث وتفسیر:

شوق تکمیل حدیث نے آپ کو شیخ الکل میاں سید نذیر حسین رحمہ اللہ محدث دہلی کی خدمت میں پہنچا دیا اور علم حدیث اور علم تفسیر وغیرہ کی تکمیل سید صاحب سے کی۔ حضرت شیخ الکل آپ کی ذہانت طبع اور جودت فہم کے بہت مداح تھے۔ چنانچہ فرمایا کرتے تھے کہ یہاں بس دو عبداللہ آئے ہیں۔ ایک حضرت عبداللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غزنوی رحمہ اللہ اور دوسرے حافظ عبداللہ غازی پوری۔ دراصل یہ دونوں حضرات آسمانِ فیوضِ نذیریہ کے آفتاب و ماہتاب تھے۔

مسلک اہل حدیث سے وابستگی:

آپ کی طبیعت ابتدا ہی سے انصاف پسند اور تحقیق طلب واقع ہوئی تھی۔ توفیقِ الٰہی نے دست گیری فرمائی۔ حنفی مذہب سے کنارہ کش ہو کر مسلک اہل حدیث اختیار فرمایا، مگر ہر کام کے لیے ظاہری اسباب ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس بارے میں حضرت حافظ صاحب موصوف کا اپنا بیان ہے کہ:

''دورانِ تدریس مولانا تلطف حسین عظیم آبادی، مولانا علی نعمت عظیم آبادی اور مولانا محمد سعید صاحب بنارسی جیسے کچھ ایسے طلباء آئے جو اصولِ حنفیہ اور فقہ حنفی پر اعتراضات کرتے اور تحقیق کا پہلو تلاش کرتے، میں احناف کی طرف سے جواب دیتا رہا۔ آخر کار میں نے سوچا کہ جو بات تحقیق سے گری ہوئی ہو اس کی خواہ مخواہ تائید کرنا عقل و نقل سے بعید ہے اور احادیث نبویہ کو صرف یہ کہہ کر ٹال دینا کہ یہ شوافع کے موافق ہیں، نہایت ہی غلط طریق کار ہے۔ پھر یہ اصولی لوگ بھی ہمارے جیسے غیر معصوم تھے۔ بنا بریں آنکھیں بند کر کے ان کی تائید کرتے رہنا کارِ عقل منداں نیست، اسی فکر نے مجھے تقلید سے کنارہ کش اور علم حدیث کی جانب متوجہ ہونے پر مجبور کیا، انھیں دنوں مجھے ایک خواب آیا جس نے میرے اس فکر کو تقویت بخشی، لوگوں کا ایک ہجوم کسی سے مصافحہ کر رہا ہے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ ہمارے رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اتنے میں ایک آدمی ہجوم سے باہر نکلا میں نے اُسے کہا کہ اپنا ہاتھ مجھے دے دو تا کہ میں بھی مشرف ہو جاؤں۔ اس نے کہا کہ واسطہ کی کیا ضرورت ہے خود آگے بڑھو اور بلاواسطہ شرفِ مصافحہ حاصل کرو۔ چنانچہ میں نے آگے بڑھ کر خود پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم سے شرفِ مصافحہ حاصل کیا۔ اس کی تعبیر میں نے یہ سوچی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس خواب کے ذریعے متنبہ فرمایا ہے کہ عمل بالسنۃ وتحقیقِ مسائل کی طرف متوجہ ہونا چاہئے اور فکری جمود اور تقلید سے کنارہ کشی اختیار کی جائے، اس کے بعد میں نے مذہب حنفیت کو ترک کر کے مسلک اہلحدیث اپنا لیا۔''

مسندِ تدریس:

فن تدریس میں انھیں کس قدر مہارت تھی؟ حضرت مولانا شمس الحق عظیم آبادی فرماتے ہیں کہ:

''جناب حافظ صاحب پر مشکل سے مشکل کتاب اور باریک سے باریک فن ریاضی اقلیدس، فلسفہ، منطق کا پڑھانا ایسا آسان کر دیا گیا تھا جس طرح حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھ پر لوہا۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تکمیل حدیث کے بعد آپ واپس اپنے قصبہ میں تشریف لائے اور مدرسہ ''چشمہ رحمت'' میں مدرس اعلیٰ متعین ہوئے ،سینکڑوں طلبہ نے اس چشمۂ رحمت سے کسب فیض کیا، تدریس میں اس قدر مصروف ہوئے کہ دیگر علمی مشاغل کے لیے آپ کو وقت نہ ملتا تھا۔ حتیٰ کہ دن کے بقیہ اسباق رات کو پڑھاتے، بسا اوقات مدرسہ سے گھر آتے آتے راستہ میں سبق دیتے ،علوم عقلیہ و نقلیہ کی گتھیاں بڑی مہارت سے حل کرتے۔ فن عروض میں کافی دسترس رکھتے تھے،آپ کے بھانجے مولانا عبدالرحمٰن بقا فرماتے ہیں کہ جب میں کوئی عربی قصیدہ لکھتا تو ماموں صاحب عروض کی غلطیاں نکالتے۔ مختصر یہ کہ آپ جامع العلوم ہی نہیں بلکہ بحر العلوم تھے۔ پیش نظر کتاب کی تصنیف کی بنا پر حامیان تقلید نے آپ کو اس قدر تنگ کیا کہ آپ اپنا آبائی مسکن غازی پور چھوڑنے پر مجبور ہو گئے۔ احباب کے اصرار پر آپ آرہ تشریف لے گئے اور مدرسہ احمدیہ (سلفیہ) کے صدر المدرسین قرار پائے اور تقریباً بیس برس تک درس وتدریس کی خدمات سرانجام دیں۔

درس قرآن:

مدرسہ احمدیہ (سلفیہ) آرہ میں درس وتدریس کے علاوہ آپ نے درس قرآن کا خصوصی اہتمام فرمایا۔ چنانچہ بانکی پور کے وکلاء اور بیرسٹر حضرات اتوار کے دن خصوصی اجتماع کرتے اور حافظ صاحب بلاناغہ اس اجتماع میں درسِ قرآن دیتے۔ یہ حلقہ بہت مؤثر ثابت ہوا۔ اہالیان دہلی کے بار بار اصرار کرنے پر جب آپ دہلی تشریف لے آئے تو درسِ قرآن کا سلسلہ بدستور جاری رکھا۔ مدارس حنفیہ کے مدرسین اور طلباء بھی اس حلقہ میں شریک ہوتے۔

تصانیف:

درس وتدریس کی عظیم مصروفیات کے باوجود آپ نے بہت سے رسائل تصنیف فرمائے۔ مختلف علوم و فنون پر مختصر کتابیں لکھیں ،مقدمہ مسلم کی شرح عربی میں تحریر فرمائی۔ علم فرائض میں تسہیل الفرائض لکھی منطق میں ''رسالہ منطق'' اور نحو میں ''النحو'' تصنیف فرمائی۔ اسی طرح علم صرف میں ''فصول احمدی'' لکھی ،سلم الصرف عربی میں تحریر کی جس کی شرح آپ کے بھانجے عبدالرحمٰن بقا نے عربی زبان میں لکھی جو ابھی تک زیور طبع سے آراستہ نہیں ہوئی۔ نیز ''رکعات تراویح'' ابراء اہل حدیث والقرآن (جو اس وقت قارئین کے ہاتھوں میں ہے) الکلام النباہ فی رد ہفوات من منع مساجد اللہ فتوی زکوٰۃ وغیرہ۔

وفات:

جب آپ دہلی میں قیام پذیر تھے تو اچانک لکھنؤ کے مشہور ڈاکٹر خان بہادر عبدالرحیم غازی پوری انتقال

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرما گئے جو آپ کے قریبی تھے، اس وجہ سے لکھنؤ آئے یہاں آکر خانگی جھگڑوں میں ایسے الجھے کہ واپس نہ جا سکے۔ زندگی کے باقی ایام یہیں بسر ہوئے۔ چنانچہ صرف ایک ہفتہ بیمار رہ کر ۲۱ صفر ۱۳۳۷ھ مطابق ۲۶ نومبر ۱۹۱۸ء بعد از نماز عصر آپ نے داعی اجل کو لبیک کہا اور اپنے خالق کے ہاں بار پایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مولانا الشیخ محمد خلف الرشید حسین محدث الیمنی کی امامت میں نمازِ جنازہ ادا ہوئی۔ ۷۷ سال تک ضیا پاشی کرنے والا یہ آفتاب لکھنؤ کے قبرستان میں ہمیشہ کے لیے غروب ہو گیا۔

سن وفات ۱۳۳۷ھ/ ''رفت در جنت'' ہے۔ ❶

((اللھم اغفر لہ وارحمہ وعفہ واعف عنہ .))

محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی

(۱۴۰۲ھ)

❶ مصادر ترجمہ: نزہۃ الخواطر (عربی) ج ۸ ص ۲۸۷، اہلحدیث امرتسر۔ ۲۸ نومبر ۱۹۱۹۔ ۲۳ جنوری ۱۹۲۰ء، یادِ رفتگان: از مولانا سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ، تراجم علمائے حدیث ہند: از ملک امام خان نوشہروی رحمہ اللہ، تذکرہ علمائے اعظم گڈھ ص ۱۹۷، ۱۹۸۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا حافظ سید احمد حسن صاحب محدث رحمہ اللہ

(۱۲۵۸ھ/ ۱۳۳۸ھ)

مولد ومسکن:

آپ کا خاندان قدیم الایام سے دہلی کا رہنے والا تھا۔ ۱۲۵۸ھ میں آپ دہلی میں پیدا ہوئے۔ قلعہ معلی میں اچھے خاصے خاندانی تعلقات کے باعث بچپن قلعہ معلی میں گزرا۔

حفظ قرآن:

وہیں قاری امید علی صاحب سے جن کا وطن ڈھاکہ تھا لیکن عرصہ دراز سے دہلی میں رہ رہے تھے۔ قرآن مجید حفظ شروع کیا اور گیارہ سال کی عمر میں حفظ قرآن کی دولت سے مالا مال ہوئے۔

فارسی کی ابتدائی کتابیں:

چودہ سال کی عمر تک اس قدر پڑھ ڈالیں کہ فارسی کی عبارت سمجھنے کی اچھی استعداد پیدا ہوگئی۔ عام قابلیت بھی اتنی ہو چکی تھی کہ خط وکتابت بخوبی کر سکتے تھے۔

ترکِ وطن:

انہی ایام میں ۱۸۵۷ء کا ہنگامہ ہوگیا۔ اس طوفانِ رست خیز میں آپ کے والد بال بچوں سمیت پٹیالہ (حال مشرقی پنجاب) چلے آئے۔ وہاں پہنچ کر آپ کے والد ماجد نے فارسی کتابوں کی خود تعلیم دینی شروع کی، نیز آپ کو مرزا احمد بیگ کے بھی سپرد کر دیا گیا۔ غالباً اس لیے کہ دفتری کاموں کی واقفیت پیدا ہو سکے۔ چنانچہ تین ساڑھے تین سال کے عرصے میں فارسی کی تحصیل کے ساتھ ساتھ دفتری امور میں بھی مہارت حاصل ہوگئی جو حیدرآباد کی ملازمت کے دوران میں خوب کام آئی۔

علوم آلیہ کی تحصیل:

بعدہٗ ٹونک چلے گئے جو ان دنوں صرف ونحو وغیرہ علوم کا مرکز تھا۔ صرف ونحو کی تمام کتابوں کی تکمیل یہاں کرلی، اتنے میں دہلی کی حالت معمول پر آ گئی تو آپ کے والد ماجد پٹیالہ سے دہلی واپس آ گئے۔

آپ بھی والدین کی ملاقات کے لیے ٹونک سے دہلی آئے اور والدہ کے اصرار پر ٹونک کا ارادہ ترک کر کے دہلی میں ہی تعلیم حاصل کرنی شروع کر دی۔ مگر تھوڑے عرصے کے بعد اپنے ایک ہم سبق مولوی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبدالغفور، جو بڑے لائق اور قابل آدمی تھے، کی معیت میں جناب مولانا محمد حسین خاں صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے جن کا فیضِ تدریس نجی طور پر خواجہ ضلع بلند شہر (ہند) میں جاری تھا اور علوم میں اعلیٰ قابلیت کی شہرت رکھتے تھے۔ ان کے ہاں صرف ونحو کو اچھی طرح ضبط کرنے کے علاوہ منطق کی ابتدائی اور فقہ واصول فقہ کی کتابیں خوب پڑھیں۔

اس کے بعد علی گڑھ جا کر مولانا فیض الحسن صاحب سہارن پوری سے اکتسابِ علوم کیا فقہ و اصول اور منطق وغیرہ کی بقیہ کتابوں کے ساتھ ہی تفسیر بھی ان سے پڑھی۔

تفسیر وحدیث کی تکمیل:

پھر واپس دہلی آ کر حضرت شیخ الکل فی الکل مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث قدس اللہ سرہ کی خدمت میں زانوئے تلمذ طے کیا اور حضرت سے اکتساب فیض کرتے ہوئے تھوڑے ہی عرصہ میں تفسیر وصحاح کی تکمیل کر ڈالی۔ چنانچہ حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ نے سند حدیث عنایت فرمائی۔

طب:

تکمیل علوم شرعیہ کے بعد حکیم امام الدین صاحب مرحوم سے پوری طب پڑھی اور حکیم حسام الدین خاں صاحب مرحوم (عرف منجھلے میاں) کے مطب میں ایک عرصے تک بغرض تجربہ حاضر رہ کر طبابت کی بھی سند حاصل کر لی۔

سند فراغت کے بعد:

حضرت میاں صاحب کی خدمت میں کچھ مدت تدریس وفتویٰ نویسی میں مصروف رہے، پھر حضرت ہی کے مشورہ سے جناب مولوی ڈپٹی نذیر احمد صاحب مرحوم مصنف ترجمۃ القرآن وغیرہ کے ہاں شادی قرار پائی۔ ان دنوں ڈپٹی نذیر احمد صاحب کا گورکھ پور (ہند) میں قیام تھا۔ شادی وہیں عمل میں آئی۔ پھر ٹونک چلے گئے لیکن کچھ مدت بعد ڈپٹی صاحب موصوف آپ کو حیدر آباد دکن لے گئے اور ضلع ناندیر میں آٹھ سو روپے مشاہرہ پر ڈپٹی کلکٹر کے عہدہ پر لگوا دیا جس پر سالہا سال تک سرفراز ہوئے اور وہیں سے پنشن پائی۔

۱۳۰۸ھ میں حج بیت اللہ کی نعمت سے سرفراز ہوئے۔ وہاں آپ کو بھی حوادث ومصائب سے دوچار ہونا پڑا، مگر آپ نے خندہ پیشانی سے ان سب کو جھیلا اور ۱۳۰۹ھ کو بخیریت تمام واپس تشریف لائے۔

علمی شغف:

علمی ذوق کا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ ڈپٹی کلکٹری کی ملازمت کے دوران آپ نے تین ترجموں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

21

والا قرآن مجید مرتب کیا۔ پہلا ترجمہ فارسی فتح الرحمٰن از شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ ، دوسرا اردو تحت اللفظ از شاہ رفیع الدین، تیسرا اردو با محاورہ از شاہ عبدالقادر صاحب رحمہ اللہ ، پھر اس پر ''احسن الفوائد'' کے نام سے بہترین ملحق تفسیری حواشی خود لکھے۔ اس قرآن مجید کو آپ نے اپنے خرچ پر طبع کرایا۔

تصانیف:

(۱) ''احسن الفوائد'' (اردو تفسیر) جس کا اوپر ذکر آچکا ہے۔ دو دفعہ دہلی میں طبع ہوا (بار اوّل ۱۳۱۵ھ بار دوم ۱۳۴۷ھ)

(۲) تفسیر احسن التفاسیر (اردو) ہزاروں صفحات پر مشتمل بہترین اردو تفسیر ۱۳۲۵ھ میں مطبع فاروقی دہلی سے سات بڑی جلدوں میں شائع ہوئی۔ یہ تفسیر بڑی قابلیت سے مرتب کی گئی ہے جس میں بہت سی تفاسیر کا خلاصہ آسان اور عام فہم انداز میں کر دیا گیا ہے۔

(۳) ''مقدمہ تفسیر احسن التفاسیر'' جو اعلیٰ تفسیری فوائد اور علمی نکات و مباحث پر مشتمل ہونے کی وجہ سے مستقل تصنیف کی حیثیت رکھتا ہے۔ ۱۳۳۰ھ،1912ء میں طبع ہوا۔

(۴) ''تفسیر آیات الاحکام من کلام رب الانام'' (اردو) صرف سورہ بقرہ کا حصہ اہلحدیث کانفرنس دہلی نے شائع کیا تھا۔ پوری ہو جاتی تو اردو میں آیات احکام کی تفسیر میں اپنی نظیر آپ ہوتی۔ ۴۲۴ صفحات پر ۱۹۲۱ء میں بمقام دہلی طبع ہوئی۔

(۵) ''حاشیہ بلوغ المرام'' (عربی) فقہی اور محدثانہ انداز کا جامع حاشیہ، متن کے ساتھ کم و بیش ۳۵۰ صفحات پر مطبع فاروقی دہلی سے ۱۳۲۵ھ میں شائع ہوا۔ اس کا دوسرا ایڈیشن ۱۹۷۸ء میں سرگودھا سے شائع ہوا۔

(۶) ''تنقیح الرواۃ فی تخریج احادیث المشکوٰۃ'' کامل۔ محدثانہ طریق پر مشکوٰۃ کا جامع اور بے نظیر حاشیہ، پہلی جلد خود لکھی باقی اپنی نگرانی میں اور ہدایات کے تحت استاد محترم مولانا محمد شرف الدین محدث دہلوی (متوفی ۱۳۸۱ھ) سے لکھوائی۔ پہلا ربع ۱۳۲۵ھ میں مطبع انصاری دہلی سے اور دوسرا ربع ۱۳۳۳ھ میں مطبع مجتبائی دہلی سے شائع ہوا۔ دوسرا نصف مجتبائی والوں کی سرد مہری کی نذر ہو گیا تھا۔ تاہم تلاش بسیار کے بعد مطبع مجتبائی والوں کے ورثاء سے اس کا کرم خوردہ مسودہ دستیاب ہو گیا اور اس کا تیسرا ربع راقم کی تصحیح و تحقیق اور اضافوں کے ساتھ ۱۴۰۴ھ میں دار الدعوۃ السلفیہ لاہور کے اہتمام میں چھپا اور آخری ربع (جو بہت زیادہ خراب اور کم خوردہ ہے) اس کی تصحیح و تحقیق اور استدراکات کا کام جاری ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۷) "بحرِ ذخار بجواب انتصار" ❶ مولانا انتشار حسین رام پوری ❷ نے حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ کی معرکۃ الآراء کتاب "معیار الحق" کے جواب میں "انتصار الحق" بڑی ضخیم کتاب لکھی۔ "بحرِ زخار" کم و بیش تین سو صفحات پر مشتمل اسی کتاب کا مدلل، معقول اور سنجیدہ جواب ہے۔

(۸) "صراط الاهتداء في بيان الاقتداء" اہل حدیث کے امتیازی مسائل کی تحقیق اور اہل حدیث کی اقتداء میں نماز پڑھنے کے جواز میں مدلل یہ کتاب ۱۲۸۹ھ میں مطبع فاروقی دہلی سے طبع ہوئی۔

(۹) عمر کے آخری دور میں مسند احمد کی احادیث کی تخریج شروع کی تھی، لیکن یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ کام کتنا کیا تھا؟ اور وہ کہیں محفوظ ہے یا نہیں؟

وفات:

۷ا جمادی الاولیٰ ۱۳۴۸ھ (۹ مارچ ۱۹۳۰ء) تقریباً اسی ۸۰ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ ❸

طاب الله ثراه و جعل الجنة مثواه!

معذرت:

بڑی جستجو کی گئی مگر مولانا ڈپٹی سید احمد حسن صاحب رحمہ اللہ مؤلف احسن التفاسیر کے حالات اس سے زیادہ نہ مل سکے۔ مولانا مرحوم سراپا اخلاص اور بہت خمول پسند تھے۔ اپنی کسی بھی تالیف میں اپنا نام خود نہیں لکھا نہ کسی تالیف پر کوئی تاریخ لکھی لیکن۔

ثبت است بر جریدۂ عالم دوام

محمد عطاء اللہ حنیف

مدیر المکتبۃ السلفیہ لاہور

ذوالقعدۃ ۱۴۰۴ھ / اگست ۱۹۸۴ء

---

❶ بحرِ ذخار مولانا احمد حسن کی نہیں مولانا مشہود الحق عظیم آبادی کی تصنیف ہے، میاں صاحب کی حمایت میں لکھی گئی۔ مولانا احمد حسن کی کتاب کا نام "تلخیص الانظار" ہے۔ (تنزیل)

❷ درست نام مولانا ارشاد حسین رام پوری ہے۔ (تنزیل)

❸ ماخوذ از مقدمہ مترجم قرآن مجید، ترجمہ مع حواشی احسن الفوائد طبع ثانی ص: ۱۷ تا ۲۰۔ تراجم علمائے حدیث ہند (ص: ۱۶۸، ۱۷۰) مؤلفہ ملک ابو یحییٰ امام خاں صاحب، نزهة الخواطر، ج: ۸ مع شيئ زائد.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاہ ولی اللہ

ولی اللہ ابوالفیاض قطب الدین ابوالفیض شاہ عبدالرحیم بن شاہ وجیہہ الدین من معظم العمری الدھلوی۔

نسب والد کی طرف سے ۲۹ واسطوں سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تک جا پہنچتا ہے۔ والدہ کی طرف سے حضرت موسیٰ کاظم سے ملتا ہے۔ ❶

ان کی پیدائش سے پیشتر شاہ عبدالرحیم (والد) کو اشارہ ہوا تھا کہ مولود کا نام قطب الدین احمد رکھنا۔ ولادت پر والد نے قطب الدین احمد کے علاوہ ولی اللہ کو بھی نام کا جزو بنادیا۔ ❷ لیکن قطب الدین نام مشہور ہوا۔ تاریخی نام عظیم الدین ٹھہرا۔ ❸

وہ ۱۴ شوال ۱۱۱۴ھ ۱۰ فروری ۱۷۰۳ء کو طلوع آفتاب کے وقت موضع پھلت ضلع مظفر نگر (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ ❹

پانچویں سال مکتب میں بٹھادیا گیا۔ ساتویں سال والد نے نماز، روزہ شروع کرایا۔ اسی سال کے آخر میں قرآن مجید ختم (حفظ) کر کے فارسی اور عربی کی تعلیم شروع کی۔ دسویں سال شرح ملا جامی بھی پڑھ لی اور مطالعہ کتب کی خاص استعداد پیدا ہوگئی۔ چودھویں سال شادی کردی گئی۔ ایک سال بعد والد سے بیعت سلوک کی اور صوفیہ خصوصاً مشائخ نقشبند کے اشغال میں مشغول ہوگئے۔ اس سلسلہ میں معاملات، توجہ، تلقین، تعلیم اور آداب طریقت سے تعلق پیدا کرلیا۔ قرآن مجید کا سادہ ترجمہ بھی والد ماجد ہی سے پڑھا اور اس میں غور و تدبر کا طریقہ سیکھا۔ ❺

والد شروع ہی سے پائیدار اور مفید مشاغل کی طرف متوجہ کرتے رہتے تھے۔ چنانچہ شاہ صاحب ایک مرتبہ دوستوں کے ہمراہ باغ کی سیر کے لیے چلے گئے۔ لوٹے تو پوچھا کہ کیا کوئی ایسی چیز حاصل کی جو تجھ سے بطورِ یادگار باقی رہے؟ ❻

اس اثناء میں اس زمانے کے مروجہ علوم عربیہ، تفسیر حدیث، فقہ، اصول فقہ، ادب کلام، معانی منطق، فلسفہ، تصوف، طب وغیرہ سے فارغ ہوکر باقاعدہ سند اور تدریس کی اجازت حاصل کی۔ ❼

---

❶ انفاس العارفین ص ۱٥٤۔ التفہیمات الالھیہ ص: ۱٥٤. ❷ انفاس العارفین: ٤٥.
❸ الجزو اللطیف ص: ۲۰۲. ❹ مختصر حالات شاہ ولی اللہ ملخصہ تاویل الاحادیث، مطبع احمدی دہلی۔
❺ الجزء اللطیف. ❻ انفاس العارفین: ص ٦٤. ❼ الجزء اللطیف.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحاح ستہ کی سند حاجی شیخ محمد افضل سے حاصل کی ❶ عمر کے ۱۷ویں سال (۱۱۳۱ھ) والد نے وفات پائی۔ ان کے تقریباً ۱۲ سال بعد دہلی میں درس دیتے رہے۔ ادائے حج کے علاوہ چودہ مہینے حرمین میں رہے۔ مشائخ حرمین سے حدیث کی کتابیں پڑھیں۔ صحیح بخاری، صحیح مسلم، جامع ترمذی، سنن ابی داود، سنن ابن ماجہ، مسند احمد، مسند دارمی، جامع کبیر وغیرہ شیخ ابو طاہر مدنی سے اطراف کتب ستہ، موطا امام محمد، کتاب الآثار مسند دارمی وغیرہ شیخ تاج الدین حنفی قلعی مفتی مکہ سے، مؤطا امام مالک تین بار شیخ ابو طاہر، شیخ تاج الدین، شیخ وفد اللہ، نیز الشیخ عبداللہ بن سالم البصری سے سند حدیث کی اجازت حاصل کی۔ ❷

شیخ ابو طاہر مدنی نے شاہ صاحب کو جو سند دی ہے، اس میں شاہ صاحب کو بڑے اچھے الفاظ میں یاد کیا ہے۔ ❸ بلکہ شیخ ابو طاہر فرماتے ہیں کہ شاہ ولی اللہ الفاظ کی سند مجھ سے لیتے تھے اور معانی کی تصحیح میں ان سے کرتا تھا۔ ❹ خود شاہ صاحب نے رخصت کے وقت شیخ سے کہا کہ جو کچھ میں نے پڑھا تھا، اسے بھلا دیا۔ صرف علم دین یعنی حدیث یاد ہے۔ رجب ۱۱۴۵ھ/ دسمبر ۱۱۳۲ء میں واپس دہلی پہنچے۔ ❺

سفر حج میں النہایہ فی غریب الحدیث والاثر مؤلفہ ابن اثیر کا قلمی نسخہ تین سو روپے میں خریدا تھا۔ یہ نسخہ دار العلوم دیوبند کے کتاب خانے میں موجود ہے۔ ❻

دہلی واپس آکر اپنے والد کی درس گاہ (مدرسہ رحیمیہ) واقعہ کوٹلہ فیروز شاہ میں مصروف تدریس ہو گئے۔ ہر فن کی تعلیم کے لیے ایک ایک استاذ تیار کر لیا تھا اور متعلقہ فن کی تعلیم اس کے ذمہ لگا دی تھی۔ خود معارف کے بیان اور اسراء دین کی تشریح میں مصروف رہتے تھے۔ حدیث پڑھنے پڑھانے کے بعد مراقبہ کرتے جو کچھ قلب پر منکشف ہوتا، قلم بند کر لیتے۔ شاہ عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ والد صاحب جیسا آدمی بہت کم دیکھا گیا۔ علوم وکمالات کے علاوہ ضبط اوقات کا یہ عالم تھا کہ اشراق کے بعد بیٹھ جاتے اور دوپہر تک جمے رہتے۔ ان جیسا حافظہ بھی کسی کا نہ دیکھا تھا۔ علاج معالجہ ان کا خاندانی ذریعہ معاش تھا، وہ بھی ترک کر دیا۔ ❼

جب تحصیل کرنے والوں کے ہجوم کی وجہ سے درس گاہ رحیمیہ ناکافی ثابت ہوئی تو محمد شاہ بادشاہ ہند نے کوچہ چیلاں میں ایک عالی شان اور وسیع حویلی شاہ صاحب کے حوالے کر دی۔ ❽

---

❶ القول الحمیل۔ ❷ انسان العین فی مشائخ الحرمین، بضمن انفاس۔ ص: ۱۹۱۔
❸ اتحاف النبیہ۔ ❹ الیانع الجنی۔ ص: ۱۸۔
❺ ملفوظات شاہ عبدالعزیز۔ ص: ۹۳۔
❻ الجزء اللطیف۔ ❼ الفرقان شاہ ولی اللہ نمبر ص: ۲۴۷۔
❽ ملفوظات شاہ عبدالعزیز بمواقع عدیدہ۔
❾ بشیر الدین واقعات دارالحکومت دھلی بحوالہ الفرقان شاہ ولی اللہ نمبر ص: ۱۷۸۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمر کے باقی ایام درس وتدریس اور تصنیف و تالیف میں بسر کرکے ۶۱ برس کی عمر پاکر ۲۹ محرم ۱۱۷۶ھ/ ۲۰ اگست ۱۷۶۲ء کو ظہر کے وقت وفات پائی۔ ❶

شاہ صاحب کی پہلی شادی ان کے ماموں شاہ عبیداللہ کی صاحبزادی سے اور دوسری شادی ۱۱۵۷ھ مولوی سید صاحب سونی پتی کی صاحبزادی سے ہوئی۔ دوسری اہلیہ کے بطن سے چار صاحبزادے پیدا ہوئے۔ شاہ عبدالعزیز، شاہ رفیع الدین، شاہ عبدالقادر اور شاہ عبدالغنی۔ ❷

ان چاروں صاحبزادوں نے شاہ صاحب ہی سے سندِ فراغت حاصل کی اور علوم کی تکمیل کر لی تھی۔

اپنے گھر کے مروجہ علوم وفنون میں شاہ صاحب کو جامعیت حاصل تھی۔ باوجود ہندی نژاد ہونے کے عربی اہل زبان کی طرح نہایت شستہ لکھتے تھے اور مشکل سے مشکل علمی مباحث کو شگفتہ طریق سے بیان کرتے تھے۔ فارسی بھی بہت اچھی تھی۔ نیز عربی اور فارسی شعر وسخن کا بھی ذوق تھا۔ قصیدہ اطیب النغم عربی میں ہے اور فارسی میں ان کے اشعار کا ذکر کلمات طیبات کے آخر میں ہے۔

شاہ صاحب کی تصانیف علوم دین میں روشنی کا مینار ہیں۔ ان کے خاص کارنامے مختصر طور پر درج ذیل ہیں۔

۱۔ انھوں نے مسلمانوں کے مختلف علمی اور فقہی طبقوں کے افکار میں مطابقت کے پہلو نمایاں کرکے ان کے درمیان صلح وآشتی پیدا کرنے کی کوشش کی اور اختلافی مسائل میں الجھے رہنے کی بجائے انھیں متفق علیہ مسائل کی طرف مائل کیا۔ تطبیق ان کا خاص فن ہے۔ مثلاً حنفی، شافعی، مالکی اور اہل حدیث کے درمیان یا صوفیائے کرام اور غیر صوفی علمائے عظام کے درمیان یا عقائد میں معتزلہ، اشاعرہ، ماتریدیہ اور اہل حدیث کے درمیان، یا فلسفہ وشریعت کے مابین قرب کی فضا پیدا کی۔ غرض انھوں نے فقہی اختلافات میں نقطہ عدل وتطابق قائم کیا اور انتہا پسند فقہاء کے الجھے ہوئے طریق کے مقابلے میں معتدل، صاف اور عملی طریق کو ترجیح دی۔ فرقہ وارانہ نزاعات میں غلو وتعصب کو مٹانے کی کوشش کی اور یونانی فلسفہ کے بجائے ایمانی فلسفہ (دانش ایمان) کو رواج دیا۔ ❸

۲۔ تعلیمی نصاب کے پرانے ڈھانچے میں اصلاح وترمیم کو بطورِ خاص پیش نظر رکھا اور عقلی موشگافیوں (بے ضرورت معقولات) یا نظری الجھنوں (اخلاقیات) سے بحد امکان پاک کر دیا۔ ان کی تجویز یہ ہے کہ شروع میں قرآن پاک کا لفظی ترجمہ بھی ضرور پڑھنا چاہیے۔ اسی طرح حدیث کی تعلیم بھی زیادہ بحث و تمحیص کے بغیر سادہ طریق پر دینی چاہیے۔ ❹

---

❶ مختصر حالات شاہ ولی اللہ ملحقہ تاویل الاحادیث.

❷ ملفوظات شاہ عبدالعزیز۔ص: ۸۰.

❸ ملاحظہ ہو: بحث نمبر۲، حجۃ اللہ البالغۃ، الخیر الکثیر وغیرہ۔ ❹ وصیت نامہ، وصیت نمبر ۶.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ وقت کے بادشاہوں، امیروں، پیشہ وروں اور عوام کے حالات کا پورا جائزہ لیا اور ان سب کو ان کی غلط روی کے خوفناک نتائج سے آگاہ کیا۔ عقیدہ وعمل کی کئی خرابیاں دور کرنے کی کوشش کی اور امیر وغریب کے درمیان جس طبقاتی کشمکش کا آغاز ہو چکا تھا اسے رفع کرنے کے لیے کتاب وسنت سے اقتصادی اور معاشی نظریات پیش کیے۔ [1]

۴۔ صحیح حکمرانی کے اصول بیان کیے اور اسلامی نظام حکومت کی توضیح ایسے انداز میں کی جس سے حاکم ومحکوم کے درمیان خوشگوار تعلقات استوار ہوں اور کوئی تلخی باقی نہ رہے۔ [2]

۵۔ اسرار شریعت کی توضیح میں ان جیسے عالم بہت کم نظر آتے ہیں۔ انھی کا جاری کردہ سلسلہ تدریس ودعوت تھا جس نے مسلمانوں میں نئے سرے سے دین قیم کا ذوق صحیح پیدا کیا اور پاک وہند کی سرزمین میں اشاعتِ علوم دین کے جتنے سلسلے جاری ہوئے، ان میں سے اکثر شاہ صاحب کے فیضان سے بہرہ یاب تھے۔

قرآن حکیم کے ترجمے اور حدیث پاک کی تعلیم انھی کی بدولت عمومی طور پر اشاعت پذیر ہوئی۔ علمی، تصنیفی اور تدریسی کاموں کے ساتھ طوائف الملوکی کے اس دور میں مسلمانوں کی سیاسی خدمات (بسلسلہ احیائے غلبۂ اسلام) ممکن حد تک سرانجام پائیں۔ چنانچہ مرہٹوں کی سرکوبی کے لیے احمد شاہ کو بلانا، اسی سلسلے کا سب سے اہم واقعہ ہے۔ [3]

تصانیف:

ان کی تصانیف علوم دینیہ کے ہر موضوع (قرآن، حدیث، فقہ، اصول، کلام، تصوف، تاریخ، سیرت، اسرار شریعت وغیرہ) پر موجود ہیں۔

۱۔ علوم قرآن وحدیث

تفسیر فتح الرحمٰن بترجمۃ القرآن یعنی قرآن حکیم کا فارسی ترجمہ اس کے ساتھ ایک جامع مقدمہ ہے۔ جس میں ترجمے کے اصول بیان فرمائے ہیں اور اس کی افادی حیثیت نمایاں کی ہے۔ یہ ترجمہ متعدد بار چھپ چکا ہے۔ بعض طباعتوں میں مقدمہ بھی شامل ہے (اس ترجمے سے قرآن کے معانی وحقائق سمجھنے میں بڑی مدد ملی اور اردو تراجم کے لیے ترجمہ اساس وبنیاد ٹھہرا۔ علماء نے ہر زمانے میں اس سے استفادہ کیا ہے۔)

۲۔ الفوز الکبیر فی اصول التفسیر (فارسی)

---

[1] دیکھیے حجۃ اللہ البالغہ، التفہیمات، وصیت نامہ۔

[2] ازالۃ الخفا، حجۃ اللہ البالغہ، التفہیمات۔

[3] دیکھیے نظامی شاہ ولی اللہ کے سیاسی مکتوبات، شاہ عبدالعزیز وغیرہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصول تفسیر میں مختصر لیکن پر مغز رسالہ ہے۔ اس کا عربی ترجمہ پہلی بار ۱۲۹۵ھ میں قاہرہ سے شائع ہوا۔ حال ہی میں اسے مکتبہ سلفیہ لاہور نے شائع کیا ہے۔

۳۔ فتح الخبیر بمالابد من حفظه في علم التفسیر (عربی)

الفوز الکبیر کا ایک حصہ، جس کو موضوع کے منفرد ہونے کی وجہ سے الگ نام دیا گیا ہے (اس میں قرآن مجید کے مشکل الفاظ کی تشریح کی گئی ہے)

۴۔ تاویل الاحادیث في رموز قصص الانبیاء والمرسلین (عربی)

قرآن مجید میں انبیاء کرام کے قصوں پر اچھوتا تبصرہ ہے (مطالب و نکات کے ساتھ ساتھ اصول شرعیہ کا بیان بھی ہے۔ بعض بڑے قیمتی اور بلند پایہ علمی اور فقہی اشارات بھی ہیں) شاہ ولی اللہ اکیڈمی، حیدرآباد پاکستان نے شائع کی ہے (انگریزی ترجمہ لاہور از جی این جلبانی ۱۹۷۳ء)

۵۔ المصفی

۶۔ المسوی (عربی)

شاہ صاحب نے مؤطا امام مالک کے یحییٰ بن یحییٰ المصمودی کے نسخے کو از سر نو مرتب کیا ہے۔ بعض جگہ نئے ابواب قائم کیے ہیں۔ مناسب ابواب ہر موضوع سے متعلق قرآن مجید کی آیات درج کیں۔ تفردات امام مالک کو الگ کیا اور ان کا ترجمہ فارسی میں کر کے ساتھ ساتھ عربی اور فارسی میں الگ الگ تشریحی نوٹ لکھے، فارسی میں اس پر ایک جامع مقدمہ لکھا، یہ دونوں ایک ساتھ پہلی دفعہ ۱۲۹۳ھ میں مولانا محمد بن عبداللہ غزنوی کی کوشش سے دہلی میں طبع ہوئے اور ۱۳۰۱ھ میں صرف المسویٰ مع تعریب مقدمہ فارسی (از عبدالوہاب دہلوی مطبعہ سلفیہ مکہ مکرمہ نے شائع کیا)

المسویٰ کو دیکھنے سے شاہ ولی اللہ کی علوم الحدیث اور فقہ الحدیث میں محققانہ اور مجتہدانہ شان کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ احادیث کی مختصر شرح کے ساتھ مطالب و معانی بھی بیان کیے ہیں اور فقہی مسائل کے سلسلہ میں مختلف مکاتب فکر کی آراء درج کرنے کے بعد اپنی ذاتی رائے اور فیصلہ بھی درج کر دیتے ہیں۔ شاہ صاحب کے نزدیک مؤطا علم حدیث کی اصل ہے اور اس کا مطالعہ بڑے فیوض کا حامل ہے۔

۷۔ حجۃ اللہ البالغہ (عربی)

فقہ اسرار شریعت اور تصوف کے علاوہ احادیث کے ایک اہم علمی ذخیرے کی عملی و عقلی تشریح (فقہ وحدیث، عقائد و عبادات، معاملات و مناکحات تدبیر منزل و مملکت، اخلاق و معاشرت اور تمدن و معیشت کے مباحث بھی شامل کتاب ہیں)۔ پہلی بار مفتی محمد جمال الدین خان مرحوم مدار المہام ریاست بھوپال کی توجہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واعانت سے مطبع صدیقی بریلی نے ۱۲۸۶ھ میں طبع کی۔ اس کے متعدد اردو ترجمے بھی چھپ چکے ہیں۔

۸۔ شرح تراجم ابواب بخاری (عربی)

امام بخاری نے صحیح بخاری پر جو عنوان قائم کیے ہیں، ان کا حل۔ اس کے علاوہ دیگر فوائد بھی ہیں۔ پہلی دفعہ (۱۳۲۳ھ میں دائرۃ المعارف) حیدرآباد دکن سے طبع ہوئی۔

۹۔ تراجم بخاری (عربی)

یہ بھی صحیح بخاری کے عنوانوں (ابواب) پر ایک نہایت مختصر تبصرہ ہے جو اصولی طور پر ایسے قواعد کو حاوی ہے جن سے تراجم ابواب بخاری میں بڑی مدد ملتی ہے۔

۱۰۔ الارشاد الی مہمات علم الاسناد (عربی)

جس میں اپنے شیوخ واساتذہ حجاز کا ذکر کیا ہے۔ محمد عبدہ الفلاح کی تصحیح وتعلیقات اور تعارفی مقدمے کے ساتھ ۱۳۷۹ھ/۱۹۶۰ء میں لاہور سے شائع ہوئی۔

۱۱۔ الاربعین (عربی):

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک ہی سند سے مروی ایسی چالیس حدیثیں (جو جوامع الکلم کا مصداق ہیں۔ متعدد اردو ترجموں سمیت کئی بار طبع ہو چکی ہیں)۔

۱۲۔ الفضل المبین فی المسلسل من حدیث نبی الامین (عربی)

یہ رسالہ جو فن حدیث سے متعلق ہے۔ مسلسلات کے نام سے مشہور ہے۔ طبع ہو چکا ہے۔

۱۳۔ الدر الثمین فی مبشرات نبی الامین (عربی)

یہ رسالہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان مبشرات (رویا) کے متعلق ہے جو کہ شاہ ولی اللہ کی ذات یا ان کے بزرگوں سے متعلق ہیں۔ مسلسلات اور النوادر کے ساتھ ۱۹۷۰ء میں سہارن پور بھارت سے شائع ہوا۔

۱۴۔ النوادر من احادیث سید الاوائل و الاواخر (عربی)

یہ رسالہ مسلسلات کے ساتھ طبع ہو چکا ہے۔

اصول فقہ:

۱۵۔ الانصاف فی بیان سبب الاختلاف

یہ رسالہ مصر، بیروت اور پاکستان و بھارت میں طبع ہو چکا ہے۔ اردو ترجمہ بھی دستیاب ہے۔ بیروت کا مطبوعہ نسخہ بہترین ہے۔

۱۶۔ عقد الجید فی احکام الاجتہاد و التقلید (عربی)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کئی مرتبہ طبع ہو چکی ہے۔

عقائد وکلام:

۱۷۔ ازالۃ الخفا عن خلافۃ الخلفاء (فارسی)

خلفائے راشدین کی خلافت کے اثبات پر ایک مبسوط کتاب ہے۔ضمناً اسلام کے اصول عمرانی ونظریہ سیاست پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ باریک خط کے چھ صد سے زائد صفحات (بڑی تقطیع) پر یہ کتاب بھی پہلی بار بھوپال کے مدار المہام مفتی محمد جمال الدین خان مرحوم کی اعانت سے ۱۲۸۶ھ میں بریلی سے، پھر ۱۹۷۶ء میں لاہور سے چھپی۔ حجۃ اللہ کے بعد یہ دوسرا علمی وتاریخی شاہکار ہے۔کچھ حصے کا اردو ترجمہ بھی لاہور سے شائع ہوا تھا۔

۱۸۔ قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین (فارسی)

حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے افضل ہونے پر عقلاً ونقلاً بحث کی گئی ہے۔

۱۹۔حسن العقیدہ (عربی)

اسلام کے بنیادی عقیدے قرآن وسنت کی روشنی میں اہل سنت کے مسلک کے مطابق بیان کیے گئے ہیں یہ رسالہ طبع ہو چکا ہے۔

۲۰۔ تحفۃ الموحدین (فارسی)

عقیدہ توحید کی شرح کی گئی ہے۔متن مع اردو ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہے۔ [1]

تصوف:

۲۱۔ الطاف القدس (فارسی)

تصوف کے بنیادی مسائل کی تشریح کی گئی ہے۔انگریزی ترجمہ از جی این جلبانی ۱۹۸۲ء۔

۲۲۔ ھمعات (فارسی)

تصوف اور اصل تصوف کے احوال وکوائف اور اشغال واوراد پر اہم اور ضخیم تصنیف جو لاہور سے ۱۹۴۴ء میں شائع ہوئی۔

۲۳۔ سطعات (فارسی)

''دربیان طلسم الٰہی کہ رابطہ است دربیان مجرد محض وعالم شہادت وبعض حواس وآثار آن'' اس ۲۴ صفحات کے رسالہ میں شاہ ولی اللہ نے فلسفیانہ ومتصوفانہ اصطلاحات اور فلسفہ وحدۃ الوجود کی تعبیرات استعمال کی ہیں۔مصنف نے ''ربط الحادث بالقدیم'' کے حصے کو حل کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس رسالے میں

[1] المکتبۃ السلفیۃ نے اس کو فارسی مع اردو ترجمہ بھی شائع کیا تھا اور صرف اردو بھی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طبی اصطلاحات اور حکمت طبعیہ کے مباحث بھی شامل کیے گئے ہیں۔ بعض جگہ اپنی ذاتی تحقیق سے فلاسفہ اور متکلمین دونوں سے اختلاف کیا ہے۔ علاوہ ازیں ہدایت الٰہی اور بعث انبیاء نیز تجلیات الٰہی اور ان کے اقسام ومظاہر کے مضامین بھی زیر بحث آئے ہیں، یہ رسالہ بھارت اور پاکستان سے کئی مرتبہ شائع ہو چکا ہے۔

(انگریزی ترجمہ از جی این جلبانی لاہور۔۱۹۷۰ء)

۲۴۔ شرح رباعیتین (فارسی)

۲۵۔ القول الجمیل فی سواء السبیل (عربی)

مطبوعہ شاہ ولی اللہ اکیڈمی لاہور بیعت شرائط، مرشد ومرید، طریقہ تعلیم وتربیت مرید وغیرہ، مباحث کے بعد سلسلہ قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ کے اوراد اشغال ومراقبات کا ذکر ہے)

۲۶۔ الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ (فارسی)

تاریخ سلاسل تصوف، مع مختصر تذکرہ تعلیمات، ۱۳۱۱ھ میں مطبع احمدی سے اردو ترجمے کے ساتھ شائع ہوئی۔ ❶

۲۷۔ فیوض الحرمین (عربی)

زمانہ قیام حجاز کے مشاہدات وتجربات نیز علم الکلام اور تصوف کے مباحث پر مشتمل ہے۔ اس لیے زبان وبیان مشکل ہے اور عوام کی سمجھ سے بالاتر اردو ترجمہ از محمد سرور، بعنوان مشاہدات ومعارف۔

۲۸۔ ہوامع شرح حزب البحر (فارسی)

مطبوعہ دہلی۔ ۱۳۵۰ھ

۲۹۔ الخیر الکثیر (عربی)

۱۳۵۲ء میں پہلی بار مجلس علمی ڈابھیل (سورت) نے شائع کی۔ یہ کتاب فلسفہ طبیعات، تصوف اور حکمت الاشراق کے مباحث پر مشتمل ہے اور اس میں مباحث ذات، اسمائے الٰہی کی حقیقت، حقیقت وحی وغیرہ کی تشریح کی گئی ہے۔ نیز زمان ومکان، عرش وافلاک، عالم مثال، نبوت وآخرت وغیرہ کی بحثیں بھی دلچسپ ہیں۔ انگریزی ترجمہ از جی این جلبانی لاہور ۱۹۷۴ء۔

---

❶ کتاب کے تین حصے تھے، الانتباہ حصہ اوّل تھا، جس میں شاہ صاحب کی سند تصوف تھی۔ اس کے دوسرے اجزاء کا نام "اتحاف النبیہ فی یحتاج الیہ المحدث والفقیہ" کا نام تھا، جس میں اسناد فقہ وحدیث تھیں۔ مجھے ان دونوں اجزاء کے دو قلمی نسخے جناب مولانا عبدالرشید نعمانی رحمہ اللہ سے ملے تھے، ان دونوں اجزاء کے بعض حصے عربی میں تھے اور بعض فارسی میں۔ مولانا نے عربی حصے پر حواشی عربی اور فارسی حصے پر فارسی میں تحقیقی تعلقات لکھ کر ...... میں کتابت کے ساتھ شائع کر دیئے تھے، پھر بعد میں مولانا رحمہ اللہ کے ایک عقیدت مند شیخ عزیر شمس حفظہ اللہ۔ جو کہ ہیں تو ہندوستان کے رہنے والے لیکن علمی خدمات مکہ مکرمہ میں سرانجام دے رہے ہیں...... فارسی حصے اور فارسی تعلیقات کی تقریب کر دی تھی جسے بتوفیقہ تعالیٰ المکتبۃ السلفیہ نے ...... میں شائع کر دیا تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۰۔ البدور البازغه (عربی)

۱۳۵۴ء میں پہلی بار مجلس علمی ڈابھیل (سورت) نے شائع کی۔فلسفہ دینی اور اسرار شریعت کے بیان کے ضمن میں طبیعات، اخلاقیات اور ارتفاقات کے مباحث بھی شامل کتاب ہیں۔عمرانی اور مباحث معاشرتی احکام وآداب، تصور خلافت الہیہ اور اسلامی نظام حکومت پر خوب بحث کی ہے۔اثبات نبوت، مراتب انبیاء اقسام وحی کی تفصیلات کے علاوہ لدکان اربعہ کے اسرار اور مقاصد شریعت پر بھی سیر حاصل بحث کی ہے۔ایم ایس بلیان (لائیڈن) زیر طبع ہے۔

سیرت وتاریخ:

۳۱۔ اطیب النغم فی مدح سیدالعرب والعجم (عربی)

شاہ ولی اللہ کے نعتیہ قصائد کا مجموعہ جو ۱۳۰۸ھ میں دہلی سے شائع ہوا۔

۳۲۔ سرور المحزون فی سیرة النبی المأمون (فارسی)

درحقیقت یہ کتاب ابن سید الناس کی نور العیون (سیرت النبی ﷺ) کا خلاصہ ہے جو کہ مرزا مظہر جان جاناں کی فرمائش پر تیار کی۔اس کے کئی اردو ترجمے شائع ہو چکے ہیں۔

۳۳۔ انفاس العارفین

یہ کتاب مندرجہ ذیل رسالوں پر مشتمل ہے۔

(الف) بوارق الولایة (فارسی)

آپ کے والد شاہ عبدالرحیم کے سوانح حیات مع احوال ومعارف۔

(ب) شوارق المعرفه۔

آپ کے چچا شیخ ابوالرضا محمد کے حالات مع احول ومعارف۔

(ج) الامداد فی مآثر الاجداد۔

مصنف کے خاندان کے حالات۔

(د) النبذة الابریزیه فی اللطیفة العزیزیه۔

مصنف کے جداعلیٰ شیخ عبدالعزیز دہلوی کے حالات۔

(ہ) العطیة الصمدیه فی انفاس المحمدیه

نانا شیخ محمد پھلتی کے حالات۔

(و) "انسان العین فی مشائخ الحرمین"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان شیوخ کا ذکر جن سے شیخ نے حرمین میں استفادہ کیا۔

(ز) الجزء اللطيف فی ترجمة العبدالضعيف .

شاہ ولی اللہ کے خودنوشت حالات، اس کا عربی ترجمہ...... مولانا ہی کے قلم سے...... مکتبہ سلفیہ لاہور نے شائع کیا ہے (ان میں سے بیشتر رسائل الگ الگ بھی شائع ہو چکے ہیں۔ انفاس العارفین کا ترجمہ سید محمد فاروق القادری نے لاہور سے شائع کیا۔ اس سے پہلے حافظ رحیم بخش دہلوی مصنف حیات ولی نے اس کا ترجمہ شائع کیا تھا)۔

متفرقات:......

۳۴۔ التفہیمات الالٰہیہ (۲ جلدیں)

مصنف کے قلبی واردات اور وجدانی مضامین پر مشتمل ہے۔ زیادہ حصہ عربی میں ہے اور تھوڑا حصہ فارسی میں۔ کتاب کا مفید ترین حصہ وہ ہے کہ جس میں مسلمانوں کے الگ الگ طبقات کو خطاب کیا گیا ہے۔ پہلی دفعہ مجلس علمی ڈابھیل نے ۱۹۵۵ء میں شائع کی تھی۔

۳۵۔ المقالة الوضيئه فی النصيحة والوصية

یہ وصیت نامہ التفہیمات (۲:۲۴۰ تا ۲۴۷) میں بھی شامل ہے۔

۳۶۔ رسالہ دانش مندی

طریق تدریس ومطالعہ پر پرمغز مختصر مقالہ، متن مع اردو ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔

مکاتیب:

ان کے مکاتیب کی تعداد کافی ہے لیکن سب طبع نہیں ہوئے۔ الگ الگ ناموں سے جو طبع ہوئے ہیں، ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۳۷۔ مکتوب مدنی (ع)

یہ مکتوب التفہیمات میں بھی ہے (۲:۲۱۶ تا ۲۳۶) یہی مکتوب بعنوان فیصلہ وحدت الوجود والشہود بھی الگ طبع ہوا ہے۔

۳۸۔ مکتوب المعارف

۳۹۔ مکتوب مع مناقب ابن تیمیہ وامام بخاری (فارسی مطبوعہ، دہلی) [1]

۴۰۔ شاہ ولی اللہ کے سیاسی مکتوبات (فارسی)

[1] یہ دونوں مکتوب مولانا مرحوم نے ترتیب وحواشی کے ساتھ جون ۱۹۸۳ء میں المکتبۃ السلفیہ نے طبع کر دیے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلیق احمد نظامی نے شائع کیے ہیں۔

۴۱۔ کلمات طیبات میں بھی ان کے چند مکتوب مطبوع ہوئے ہیں۔

غیر مطبوعہ تصانیف:

ذیل میں شاہ صاحب کی چند ایسی کتابوں کا ذکر کیا جاتا ہے جن کا ذکر (سوائے اول الذکر کے) شاہ صاحب کے سب سے قدیمی سوانح حیات ''حیات ولی'' میں ہے۔مگر ان کے مخطوطوں کا پتہ نہیں چل سکا ہے۔

۴۲۔ اتحاف النبیہ فیمایحتاج الیہ المحدث والفقیہ (حدیث)

اس کتاب میں کتب صحاح ستہ کی سندیں درج کی گئی ہیں۔ابتداء میں حدیث کی کتابوں کے درجات (طبقات) کی عمدہ تحقیق کی گئی ہے،اس کے علاوہ بھی مفید معلومات ہیں۔ اسی کا مخطوطہ مقالہ نگار کے پاس موجود ہے۔

۴۳۔شفاء القلوب (فارسی) تصوف

۴۴۔ زہراوین

سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران کی تفسیر ہے۔

۴۵۔ المقدمۃ السنیہ (عربی)

حضرت مجدد الف ثانی کے ایک مکتوب کا عربی ترجمہ جو شاہ ولی اللہ نے اپنے استاذ شیخ ابو طاہر کے حکم سے کیا تھا (مطبوعہ ۱۳۴۴ھ دہلی)

۴۶۔ لمعات (فارسی)

اس کا موضوع بھی تصوف ہے (انگریزی ترجمہ لاہور از جی این جلبانی)

۴۷۔ فتح الودود لمعرفۃ الجنود (عربی)

اس کا موضوع بھی تصوف واخلاق ہے۔

۴۸۔ عوارف (عربی) تصوف۔

۴۹۔ فیض عام (متفرقات)

مآخذ:

۱۔ شاہ ولی اللہ: انفاس العارفین۔ دہلی ۱۳۳۵ھ

۲۔ شاہ ولی اللہ: التفہیمات الالٰھیہ: بجنور ۱۳۵۵ھ/ ۱۹۳۶ء

۳۔ محمد محسن ترھتی۔ الیانع الجنی فی اسانید الشیخ عبد الغنی دہلی ۱۳۴۹ھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ شاہ عبدالعزیز: (ملفوظات) میرٹھ ۱۳۱۴ھ

۵۔ شاہ ولی اللہ: اتحاف النبیہ (مخطوطہ، مقالہ نگار کے پاس موجود ہے)

۶۔ شاہ عبدالعزیز: عجالہ نافعہ۔

۷۔ صدیق حسن خان: اتحاف النبلاء المتقین (ص:۴۲۸ تا ۴۳۲) کان پور۔

۸۔ صدیق حسن خان: ابجد العلوم (ص ۹۱۲ تا ۹۱۴) بھوپال۔

۹۔ صدیق حسن خان: تقصار جیود الاحرار من تذکار جنود الابرار (ص ۱۰۷ تا ۲۰۸) بھوپال۔

۱۰۔ رحمان علی: تذکرہ علمائے ہند (ص ۲۵۰ تا ۲۵۲) نول کشور

۱۱۔ ذوالفقار احمد: الروض الممطور فی ذکر علماء شرح الصدور (بھوپال)

۱۲۔ محمد رحیم بخش دہلوی: حیات ولی: ۱۹۵۵ء (مطبوعہ المکتبۃ اللغیۃ)

۱۳۔ ابوالکلام آزاد: تذکرہ، ص ۲۴۴ تا ۲۴۵۔ کلکتہ ۱۹۱۹ء

۱۴۔ ابویحییٰ امام خان: تراجم علمائے حدیث ہند: ۱۳۵۶ھ تا ۱۹۳۸ء

۱۵۔ ابویحییٰ امام خان: التحفۃ الدھلویہ فی ترجمۃ ولی اللہ الدھلوی مکہ مکرمہ ۱۳۵۱ھ

۱۶۔ خلیق احمد نظامی: شاہ ولی اللہ کے سیاسی مکتوبات۔ علی گڑھ

۱۷۔ الفرقان (ولی اللہ نمبر): کتابی ایڈیشن، دہلی ۱۳۶۰ھ

۱۸۔ ماہنامہ پیغام حق (ولی اللہ نمبر): مطبوعہ لاہور

۱۹۔ اسماعیل گودھروی: ولی اللہ

۲۰۔ شاہ محمد عاشق پھلتی: القول الجلی فی ذکر آثار الولی:
اس کتاب کا ذکر شاہ ولی اللہ نے الجزء اللطیف میں بھی کیا ہے لیکن یہ نایاب ہے۔

۲۱۔ عبدالواحد ھالے پوتا: Philosophy of Shah Waliullah لاہور

۲۲۔ غلام حسین جلبانی: شاہ ولی اللہ کی تعلیم، اس کا انگریزی ترجمہ مصنف نے بعنوان "The Teaching of Shah Waliullah" خود کیا ہے۔

۲۳۔ مظہر بقا: اصول فقہ اور شاہ ولی اللہ ناشر؟ اسلام آباد پاکستان

۲۴۔ سید ابوالحسن علی ندوی: تاریخ دعوت وعزیمت (حصہ پنجم) ساری کتاب شاہ ولی اللہ کے تذکرے پر مشتمل ہے اور معلومات سے لبریز۔

۲۵۔ عبیداللہ سندھی: شاہ ولی اللہ اور ان کا فلسفہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۶۔ عبیداللہ سندھی: شاہ ولی اللہ اوران کی سیاسی تاریخ

۲۷۔ مناظراحسن گیلانی: تذکرہ شاہ ولی اللہ

۲۸۔ شمس الرحمٰن محسنی: شاہ ولی اللہ کے عمرانی نظریے

۲۹۔ شیخ بشیراحمد لدھیانوی: شاہ ولی اللہ اوران کا فلسفہ عمرانیات ومعاشیات

۳۰۔ صدرالدین اصلاحی: افادات حضرت شاہ ولی اللہ

۳۱۔ شیخ محمد اکرم: رودکوثر

۳۲۔ لائیڈن یونیورسٹی: پروفیسر ڈاکٹر جے ،ایم،ایس بلجان (Baljon) ایک عرصہ سے شاہ ولی اللہ پرکام کررہا ہے۔ اس نے ایک دوکتابوں کے انگریزی تراجم کے علاوہ ابن عربی کی فصوص الحکم اورشاہ ولی اللہ کی تاویل الاحادیث کا تقابلی مطالعہ بھی ایک مقالے کی صورت میں پیش کیا ہے۔ لائیڈن ۱۹۸۵ھ
"Religian and Thought of Shah Waliullah Dihlwi"

۳۳۔ پروفیسر ڈاکٹر جے ایم ایس بلجان: "Mystical interpratation of Prophetic Tales by Onindian Muslim"

۳۴۔ ''لائیڈن ۱۹۷۳ء'' "Shah Wali ullah's Tawil al Ahadith"

(اردو دائرہ معاف اسلامی: ۲۳/۳۹-۴۷، طبع اول: ۱۹۸۹ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وفیات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سانحۂ ارتحال!

میرے لیے اس مہینہ کا اہم حادثہ یہ ہے جس نے میرے سکونِ خاطر کو ایک دفعہ درہم برہم کر دیا ہے کہ ۱۹؍ رمضان المبارک ۱۳۷۶ھ (۲۰؍اپریل ۱۹۵۷ء) کو میری رفیقۂ حیات تقریباً ۳۵ سال کی عمر میں سات ماہ کی شدید علالت کے بعد اس دنیائے دوں کو خیر باد کہہ کر رہگرائے عالمِ جاودانی ہو گئیں! اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن.

مرحومہ یوں تو گذشتہ کئی سال سے فسادِ خون کی مریض چلی آرہی تھیں مگر گزشتہ اکتوبر ۱۹۵۶ء سے ان کا مرض یکایک شدت اختیار کر گیا اور شدید سے شدید تر ہوتا چلا گیا۔ ڈاکٹروں کی رائے کے مطابق خون میں سمّیت پیدا ہو گئی تھی۔ تقریباً سارے بدن سے لیسدار، گاڑھا اور بدبودار مواد بہنا شروع ہو گیا، جس کی وجہ سے وہ مہینوں کروٹ تک نہ بدل سکیں۔ حالت ایسی تھی کہ دیکھنے والے کا دل پانی ہو جاتا اور آنکھیں اشکبار ہو جاتیں مگر مرحومہ کے ضبط وصبر کا یہ عالم تھا کہ اس حالت میں ان کی یہی صدا تھی۔

''میرے اچھے اللہ! میرے مولیٰ۔ تیرے سب کام اچھے ہوتے ہیں مجھ عاجز غریب کی فریاد سن لے اور مجھ کو شفا عنایت فرما۔''

ہر قسم کے علاج کیے گئے مگر سب ناکام رہے اور وہی ہو کر رہا جو حق تعالیٰ کو منظور تھا!

ماشاء اللہ کان وما لم یشأ لم یکن!

مرحومہ، عفت و حیا اور صدق و وفا کی پیکر تھیں۔ تبلیغ توحید وسنت کا شوق اور عبادت کا ذوق رکھتی تھیں زہد، قناعت، صبر وشکر اور ہر طرح کی سادگی مرحومہ کے خاص جوہر تھے۔ علم دوست تھیں۔ قرآنِ حکیم کا ترجمہ مع تفسیر خاصے شوق سے سبقاً پڑھا تھا۔ اور درجنوں مرتبہ ناظرہ قرآن پڑھایا کئے۔ روشن خیال ہونے کے باوصف، اوضاع و اطوار میں پرانی مشرقی اور اسلامی وضع ان کو پسند تھی۔ غیرتِ دینی قابل رشک حد تک، اخلاص و مروت کا یہ حال کہ جو ایک دفعہ ملا متاثر ہوئے بغیر نہ رہا۔

مرحومہ نے ۲۲ سال تک میری رفاقت اختیار کی، میری ان سب لاابالیوں کو بخندہ پیشانی برداشت کیا جو علمی اور قومی و جماعتی کاموں کے عنوان سے مسلسل رہا کیں۔ ہر ایسے کام میں صرف ہمت افزائی ہی نہیں کی بلکہ ہاتھ بٹایا۔ دعا ہے حق تعالیٰ اپنی اس مجسمہ عفت وغیرت اور پیکر صدق وفا بندی کو جوارِ رحمت میں جگہ دے اور اس کی قبر پر انوار کی بارش کرے۔ ایں دعا از من و جملہ جہاں آمین باد!

اللھم اٰمن روعاتھا وارفع درجاتھا وبرد مضجعھا ووسع مدخلھا اٰمین.

حنیف: مئی ۱۹۵۷ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَوتُ الْعَالِمِ مَوتُ الْعَالَم

حضرت العلام مولانا حافظ عبداللہ صاحب روپڑی کے انتقال کا سانحہ جاں گداز

جو بادہ کش تھے پرانے وہ اُٹھتے جاتے ہیں
کہیں سے آبِ بقائے دوام لا ساقی

اللہ اللہ! یہ وقت بھی آنے والا تھا کہ ہم تہی دستان علم وعمل و درماندگان راہ نوردی حق بزرگانِ سلف کی ایک ایک نشانی کے سایہ عاطفت سے یوں محروم ہوتے چلے جائیں گے، ابھی ایک صدمے سے جان بر نہیں ہو پائے کہ دوسرا چوکہ لگ جاتا ہے۔

قاری احمد سعید صاحب بناری (ہند) کی تازہ ترین جدائی کے زخم ابھی مندمل نہیں ہوئے کہ ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے ایک نعمت عظمیٰ ہم سے اور چھن گئی..... اور آسمان علم وعمل کا ایک درخشندہ آفتاب موت کے افق میں غروب ہوگیا۔ اور یہ مرنجان مرنج، کم گو اور خاموش طبع عالی شخصیت ہمیشہ کے لیے خاموش ہوگئی ۔

داغِ فراق صحبت شب کی جلی ہوئی
اک شمع رہ گئی تھی سو وہ بھی خموش ہے

غفر اللہ لہ وبرد مضجعہ ونور مرقدہ!

کہا جاسکتا ہے کہ حضرت حافظ صاحب روپڑی رحمہ اللہ صحیح معنی میں سلف صالح کی یادگار تھے اور..... اذا روا ذکر اللہ کا مصداق پیکر عفت وحیا تھے اور سراپا صدق وصفا۔ صیام دھر عمر بھر کا معمول تھا تو فرائض ونوافل میں انہماک لازمہ حیات، نکاتِ قرآنی کے بحر بیکراں کے شناور تھے تو بزم تحقیق کی شمع فروزاں، سرآمد روزگار محدث تھے، فقہی جزئیات پر بھی ماہرانہ عبور حاصل تھا۔ علوم عقلیہ ونقلیہ میں یگانہ دھر تھے اور حفظ وفہم کی نعمت سے بھی بہرہ ور۔

زندگی بھر قرآن وحدیث کی تدریس، تبلیغ اور تلقین اور علوم عربیہ کی اشاعت کو اوڑھنا بچھونا بنائے رکھا۔ سالہا سال تعلیماً، تبلیغاً وتالیفاً حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی سروکار رکھا، سینکڑوں تشنگانِ علم نے اس چشمہ فیض سے علمی پیاس بجھائی۔

حضرت مرحوم مغفور کو تدریس کے ساتھ تالیف وتصنیف سے بھی خاصہ شغف تھا، آپ کی تصنیفات و

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تالیفات علمی تنقید اور تحقیقی حیثیت سے بڑے اونچے پائے کی ہیں، جن کا تعلق عموماً مذہبی مسائل کی تحقیق سے ہے، لیکن ساتھ ہی عہد حاضر کے مسائل کی تحقیق میں کافی درک رکھتے تھے۔ چنانچہ جو مقالات بیمہ، بینکنگ، لاؤڈ سپیکر وغیرہ مسائل پر آپ نے لکھے ہیں وہ اس پر شاہد عدل ہیں۔ پیش آمدہ ہر قسم کے استفتاؤں کے جو جوابات آپ دیتے تھے ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس دورِ پسین میں بتوفیقہ اللہ تعالیٰ نے مرحوم کو استنباط وفقہ الحدیث میں ملکہ اجتہاد سے بہرہ ور فرمایا تھا۔ غرض کہ حافظ صاحب مجمع الاوصاف و الصفات اور جامع کمالات علمیہ تھے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو جنت بریں میں مرتبہ علیا پر فائز فرمائے اور لواحقین و متعلقین و متوسلین کو توفیق صبر سے نوازے۔ ادارہ ''الاعتصام'' اس غم میں برابر شریک ہے۔

لمحہ فکریہ:

آخر میں ایک ضروری بات ہمیں ذکر کرنی ہے اور وہ کہ جو مسند خالی ہوتی ہے اس کے پُر ہونے کا رونا ہم سب رونا شروع کر دیتے ہیں، لیکن اس کے اسباب وعلل پر غور کرنے کی زحمت کبھی گوارا نہیں کرتے..... لا یعنی مسائل ومشاغل میں بدستور انہماک ہے، جوہری اور محنت طلب علمی کاموں کی طرف مطلق توجہ نہیں دے رہے۔ ہمارے علمی خاندانوں کا ذہن وطبقہ سب انگریزی تعلیم کی طرف سرپٹ دوڑا جا رہا ہے اور دُنیوی ترقی کو زندگی کا نصب العین بنا رکھا ہے..... جس کا نتیجہ طبعاً یہی نکلنا چاہیے جو نکل رہا ہے اور جس پر ہم سب نوحہ کناں ہیں۔

ضرورت ہے کہ اس پہلو پر صحیح معنوں میں غور وفکر کریں اور اللہ تعالیٰ سے توفیق طلب کرنی چاہیے کہ ہمیں صراط مستقیم پر چلائے۔

(۲۸ / اگست ۱۹۶۴ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکیم محمد اشرف سندھو

جمعہ (۲۱/ اگست ۱۹۶۴ء) کے دن اس ناگہانی وحشت اثر خبر سے دل دھک سے بیٹھ گیا کہ بزرگِ محترم مولانا حکیم محمد اشرف آف سندھو کلاں (ضلع لاہور) جمعرات (۲۰/ اگست) دس بجے رات میو ہسپتال میں انتقال فرما گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کی بیماری کی تفصیلات تو ابھی معلوم نہیں ہو سکیں، اتنا پتا چلا کہ آپ ایک مدت سے فتق کے عارضہ میں مبتلا چلے آ رہے تھے۔ علاج معالجہ معمول کے مطابق ہوتا رہا، چند ماہ قبل تکلیف میں قدرے اضافہ ہوا، لیکن نہ ایسا جو چارپائی پر ہی ڈال دے۔ چنانچہ حسب معمول لکھنے پڑھنے اور دوسرے اپنے کام کاج بدستور سر انجام دیے جا رہے تھے۔ تاہم پچھلے ہفتے ان کو مشورہ دیا گیا کہ اس مرض کا اصل علاج آپریشن ہے، بنابریں خود ہی جا کر ہسپتال میں داخل ہو گئے...... ہسپتال میں بھی تشویش کی کوئی بات نہ تھی۔ ۲۱/ اگست کی صبح کو آپریشن ہوا، اسی اثناء میں آپ کے استاد و مرشد مولانا حافظ عبداللہ صاحب روپڑی رحمہ اللہ کے انتقال کی خبر آپ تک پہنچی، بعد میں معلوم ہوا کہ رات کے دس بجے آپ کی رُوح بھی قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

مولانا محمد اشرف ہماری جماعت میں خاصی شہرت رکھتے تھے، عقائد و عمل اہل حدیث نہ صرف نہایت پختہ تھے، بلکہ اس کے لیے ایسا تبلیغی جذبہ رکھتے تھے جس سے ہمارے قریبی عہد کے علماء داعیان سرشار تھے۔ ہمارے اندازے کے مطابق آپ عمر کے لحاظ سے ساٹھ کے پیٹے میں ہوں گے، مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بدو شعور علمی و عملی سے ساری زندگی تبلیغ ہی کے دشت جنوں میں گزار دی۔

آپ نے مذہب اہل حدیث کی تبلیغ و تائید میں جو چھوٹی بڑی کتابیں اور رسالے اُردو میں تحریر فرمائے ان کی تعداد ایک درجن سے زائد ہو گی، الاعتصام وغیرہ اخبارات میں شائع شدہ مقالات اس کے علاوہ ہیں۔

خاندان غزنویہ سے بے حد عقیدت تھی اور مولانا حافظ عبداللہ صاحب روپڑی رحمہ اللہ کے تو گویا شیدائی تھے۔ جماعت کے تنظیمی معاملات کا بھی اپنے ذوق کے مطابق بہت درد رکھتے تھے۔ ذریعہ معاش طبابت تھا۔ طبیعت سادہ اور ملنسار تھے۔

دُعا ہے اللہ تعالیٰ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عاشق کو صاحب سنت کے قرب خاص سے نوازے،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لغزشوں سے درگزر اور حسنات قبول فرمائے۔

ادارہ ''الاعتصام'' مرحوم کے لڑکوں، بھائیوں اور دوسرے پس ماندگان اور جماعت اہل حدیث کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق صبر سے نوازے، اور مرحوم کے اچھے کاموں کو جاری رکھنے کی ہم سب کو توفیق عنایت فرمائے۔

محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی

(۲۸/اگست ۱۹۶۴ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آہ! مولانا نذیر احمد رحمانی رحمۃ اللہ علیہ

ایک دیا اور بجھا اور بڑھی تاریکی!

مولانا نذیر احمد رحمانی کا پُر ملال انتقال جو پچھلے ہفتے ہوا، علمی حلقوں کے لیے عموماً اور جماعت اہل حدیث ہندو پاک کے لیے خصوصاً بہت ہی المناک سانحہ ہے۔

آہ! کیا بتائیں دل حزیں کا کیا حال ہے؟ اور اندوہ و ملال کی کتنی گھٹائیں ہیں جو اُمڈی چلی آ رہی ہیں......:

"ان العین تدمع والقلب یحزن لا نقول الا ما یرضٰی به ربنا وانا بفراق صاحبان لمحزونون، انا لله و انا الیه راجعون، اللّٰهم اجرنا فی مصیبتنا هٰذه واخلف لنا خیرا منها."

مولانا...... جنہیں مرحوم لکھتے ہوئے کلیجہ منہ کو آتا ہے! کی ذات میں بعض ایسی خصوصیات جمع تھیں، جو اس علم و فضل کے قحط کے دور میں شاید ڈھونڈھنے سے بھی نہ ملیں گی۔

حقیقت یہ ہے کہ جماعت اہل حدیث بہت بڑے حادثے سے دوچار ہوئی ہے، اللہ تعالیٰ اس خلا کو پُر فرمائے، اس دعاء کے سوا اور چارہ ہی کیا ہے۔

مولانا جامع العلوم والفنون، بزمِ تدریس کے صدر نشین، تحقیق و تدقیق کے دل دادہ، تالیف و تصنیف کے دھنی، جذبہ تبلیغ و اشاعت سنت نبویہ سے سرشار، دولت اخلاص سے مالا مال اور نظم جماعت کا دور رکھنے والے تھے۔

جلیل القدر شیوخ و اساتذہ..... مولانا عبدالرحمٰن صاحب مبارک پوری رحمہ اللہ مولانا عبدالسلام مبارک پوری رحمہ اللہ، مولانا احمد اللہ صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ، مولانا ابو طاہر البہاری رحمہ اللہ استاذنا و استاذ الاساتذہ حضرت مولانا حافظ محمد صاحب گوندلوی مدظلہ العالی، حال استاذ حدیث جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ (وغیرہم) سے علمی فیض حاصل کیا اور دولت علم کو سیکڑوں تلامذہ تک پہنچانے کو زندگی کا مشن بنا لیا اور اسی پر جان ناتوان جان آفرین کے سپرد کر دی۔

مولانا...... اپنے رفیق، محترم مولانا عبیداللہ رحمانی مبارکپوری مدظلہ العالی کے ہمراہ...... نوخیزی ہی میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرحوم دارالحدیث رحمانیہ دہلی میں تحصیل علوم عربیہ میں داخل کیا ہوئے کہ وہیں کے ہو کر رہ گئے اور سند فراغت کے بعد اپنے آپ کو اپنے اسی تعلیمی گہوارہ دارالحدیث رحمانیہ کے لیے وقف کر دیا۔ حتیٰ کہ ۱۹۴۷ء کے فسادات تک وہیں قیام فرما رہے۔ ''رحمانیت'' سے یہ وابستگی بلکہ شیفتگی تاحین حیات قائم رہی۔ وَفِــــــیْ ذَالِكَ فَلْیَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ .

غالباً ۱۳۵۴ھ (۱۹۳۵ء) میں دارالحدیث رحمانیہ کے ماہانہ مجلّہ ''محدث'' کی ادارت سنبھالی، جسے دس بارہ سال (۱۹۴۷ء) تک بڑی خوش اسلوبی سے نبھایا۔ جبکہ ہمہ تدریسی ذمہ داریاں، طلباء کی عمومی نگرانی، مدرسہ کی لائبریری کی حفاظت وغیرہ، فرائض بھی بطریق احسن سرانجام دے رہے تھے!

ذہن رسا پایا تھا، طبیعت مرنجاں مرنج، پاک طینت، ریا و نمود سے نفور، بس نہایت خاموشی سے کتاب و سنت کی مخلصانہ خدمات سرانجام دیتے تھے۔

تقسیم ملک کے بعد علمی لگن آپ کو کشاں کشاں بنارس لے گئی۔ جہاں جامعہ رحمانیہ میں نہایت استقلال، مسلسل محنت سے بدستور علمی مشاغل میں شب و روز مصروف رہا کیے۔ تدریس کے ساتھ ساتھ تالیفات کا سلسلہ بھی جاری رکھے ہوئے تھے، پچھلے چند سالوں میں دو بہترین کتابیں تالیف و شائع فرمائیں، بعض اہم تالیفات زیر تالیف بھی تھیں، خدا کرے کہ وہ تکمیل کے مراحل طے کر چکی ہوں۔

اہل حدیث کانفرنس ہند کے بھی ایک مرکزی راہنما تھے، مختلف تنظیمی اور تعلیمی کمیٹیوں کے گویا روح رواں تھے۔ اس قسم کی خالص تعلیمی، تالیفی اور جماعتی امور میں انہماک نے شاید صحت پر برا اثر ڈالا، چنانچہ کئی سال سے بیمار ہی چلے آ رہے تھے۔ علاج معالجہ ہوتا رہا، مگر پورا افاقہ ہونا تھا نہ ہوا، نوبت بایں جا رسید کہ ۲۸ محرم ۱۳۸۵ھ کو علم و عمل و محنت و جاں کاہی کا یہ مجسمہ بالآخر ہمیں داغ مفارقت دے گیا۔

آہ! یہ دنیا یہ ماتم خانہ برناو پیر
آدمی ہے کس طلسم و دش و فردا میں اسیر
نے مجالِ شکوہ ہے نے طاقت گفتار ہے
زندگانی کیا ہے؟ اک طوق گلو افشار ہے
قافلے میں غیر فریادِ درا کچھ بھی نہیں
اک متاع دیدۂ تر کے سوا کچھ بھی نہیں

دعاء ہے: ''رحمانیت'' سے منتسب بندہ پر اللہ تعالیٰ کی ہزار ہزار رحمتیں ہوں، سنت نبویہ کے اس عاشق زار کو معیت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم نصیب ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا .))

مولانا نذیر احمد صاحب رحمہ اللہ اور مولانا عبیداللہ صاحب سے ہمارا قلبی تعلق بہت اور ذہنی وابستگی بے حد ہے۔ ان کے دکھ درد سے خصوصاً بے کل ہو ہو جاتے ہیں، مگر اس کو کیا کیجیے کہ حالات کی ناسازگاری اور راستہ کی پیچیدگیوں نے شل کر کے رکھ دیا ہے، حد یہ ہے کہ تفصیلی حالات کا کوئی علم نہیں۔

معلوم ہوا ہے مولانا نذیر احمد علیہ الرحمہ کے ایک صاحب زادہ تو مدینہ منورہ میں زیرِ تعلیم ہیں، دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کو مرحوم کا صحیح جانشین بنائے اور چشمہ فیض بدستور جاری رہے۔

یہ دنیا آنی جانی ہے آج ایک گیا ہے تو کل دوسرے کی باری ہے، ضرورت اس کی ہے کہ ہم جانے والے کے کام کو جاری رکھیں۔ مولانا مرحوم، ہنگامہ ''۱۸۵۷ء میں جماعت اہل حدیث کا موقف'' کے موضوع پر تحقیق کر رہے اور ایک تالیف، ترتیب دے رہے تھے، جس کے کچھ اجزاء اخبار ''ترجمان'' دہلی میں چھپ بھی گئے تھے، غالباً پوری کتاب مرتب ہو چکی ہو گی، ضرورت ہے اس کو جلد از جلد شائع کیا جائے۔ اسی طرح مرحوم کے جو مقالات مجلّات و جرائد میں شائع ہوتے رہے...... اور وہ عموماً تحقیقی اور بہت مفید تھے...... ان کو بھی جمع کر کے شائع کو دینا چاہیے۔ ''ردعقائد بدعیہ'' کے دوسرے حصہ کے جس قدر اجزاء متفرق طور سے موجود ہوں ان کو بھی ترتیب دیے جانے کی ضرورت ہے۔

امید ہے مرحوم کے تلامذہ اور عقیدت منداس طرف فوری توجہ فرمائیں گے کہ یہی صورت ان کے لیے صدقہ جاریہ کی بہت صحیح ہے۔ واللہ الموفق!

محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی

(۱۸/ جون ۶۵ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلیہ مولانا فیض اللہ خاں بھوجیانی کا انتقال

اس اطلاع نے بہت سے پرانے صدمے تازہ کر دیے کہ ایک معزز اور زخم خوردہ بزرگ خاتون محترمہ بی بی زینب صاحبہ مؤرخہ ۲۲ جون ۱۹۶۵ء (۲۱ صفر ۱۳۸۵ھ) منگل کی صبح کو موضع بھویہ آصل ضلع لاہور میں انتقال فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

یہ وہ بزرگ خاتون تھیں جن کا اکلوتا نوجوان، صاحب علم وفضل بیٹا...... مولانا عبدالرحیم صاحب رحمانی رحمہ اللہ مدرس مدرسہ تقویۃ الاسلام امرتسر...... اور دس سالہ اکلوتا پوتا...... برخوردار محمد عباس خاں اور ان کی نیک سیرت بہو، محترمہ صفیہ بیگم...... تینوں کے تینوں...... سکھوں کی درندگی سے ۱۹۴۷ء کے فسادات میں اپنے گاؤں بھوجیاں میں شہید کر دیے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ کے شوہر نامدار تھے، مولانا فیض اللہ خان المعروف بہ فیض محمد خان (متوفی ۱۳۴۳ھ (۱۹۲۵ء) تلمیذ خاص حضرت مولانا عبداللہ بن عبداللہ غزنوی و حضرت امام مولانا عبدالجبار صاحب غزنوی رحمہما اللہ

حضرۃ الاستاذ مولانا فیض محمد خان صاحب رحمہ اللہ کے تین لڑکے تھے، استاذی حضرت مولانا عبدالرحمان صاحب، محترم مولانا عبداللہ صاحب اور مولانا عبدالرحیم صاحب اور ہر سہ (تینوں افراد) علم وعمل، زہد ورع، تقویٰ وطہارت وغیرہ اوصاف حمیدہ کے آفتاب و ماہتاب، شجاعت و بسالت کے حامل اور اخلاق کے مجسمہ تھے۔ اول الذکر دونوں نے حدیث کی تکمیل مولانا عبدالرحیم صاحب غزنوی سے کی تھی اور آخر الذکر، مرحوم دارالحدیث رحمانیہ دہلی کے فارغ التحصیل تھے۔ رحمهم الله تعالى.

موضع بھوجیاں، امرتسر سے جنوبی سمت ۱۳ میل کے فاصلہ پر واقع تھا۔ استاذیم حضرت مولانا عبدالرحمان صاحب رحمہ اللہ موضع مذکور کی جامع اہل حدیث کے خطیب، امام اور مدرس تھے۔ حضرت مولانا عبداللہ صاحب رحمہ اللہ و مولانا عبدالرحیم صاحب رحمہ اللہ دونوں مدرسہ تقویۃ الاسلام امرت سر میں برسوں سے علوم منقول ومعقول کے بڑے کامیاب مدرس چلے آرہے تھے۔ ۱۹۴۷ء کے رمضان شریف کی رخصتوں میں گھر پر گئے تھے کہ قیام پاکستان پر فسادات شروع ہو گئے اور ہم لوگوں کے ساتھ خصوصی المیہ یہ ہوا کہ تینوں کے تینوں بھائیوں کو درندہ صفت سکھوں نے شہید کر کے علم وعمل کی یہ شمعیں ہمیشہ کے لیے گل کیا کیں کہ علم وفضل کا ایک خاندان ہی گویا ختم کر دیا! ستم بالائے ستم یہ کہ مولانا عبدالرحیم صاحب کی اہلیہ اور ان کے معصوم بچے کو بھی بری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح شہید کر دیا اور مرحوم عبدالرحیم کی کوئی نرینہ اولاد یادگار بھی باقی نہ رہی۔ (انا للہ۔!)

یہ ہے مختصر تفصیل اس اجمال کی جو شروع میں عرض کیا گیا کہ مولانا عبدالرحیم رحمہ اللہ کی والدہ محترمہ کے انتقال سے ایک ایک کر کے سب صدمات تازہ ہو گئے اور دل دوز نقشہ آنکھوں کے سامنے آ گیا۔!

صبر واستقامت کی مجسمہ اس مرحومہ خاتون نے ضعیفی کے ستر سال کیسے گزارے؟ اس کا اندازہ لگانا کچھ مشکل نہیں۔ مولانا عبدالرحیم مرحوم کی دو لڑکیاں کسی نہ کسی طرح نجات حاصل کر کے پاکستان آ گئی تھیں، تھوڑا بہت غم غلط کرنے کا بس وہی سامان تھا، ان بچیوں کے سر سے اب وہ بابرکت سایہ بھی اٹھ گیا..... رہے نام اللہ کا۔!

دعا ہے اللہ تعالیٰ، اپنی اس نیک بندی کو جنت بریں میں اعلیٰ مقام عنایت فرمائے اور ان کے پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق سے نوازے۔ (ع، ح)

(۹ جولائی ۱۹۶۵ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی محمد فاروق

یہ خبر نہایت اندوہ و ملال سے سنی جائے گی کہ مولانا محمد ادریس صاحب شاکر، مدرس ہائی سکول منڈی عثمان والا ضلع لاہور کے صاحب زادہ مولوی محمد فاروق بی اے، بی ٹی اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ مدارس حلقہ چونیاں ضلع لاہور کا کل مورخہ یکم اگست ۵ بجے شام میو ہسپتال میں انتقال ہو گیا...... ! انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرحوم نے ...... جنہیں مرحوم لکھتے ہوئے کلیجہ شق ہو جاتا ہے...... عمر عزیز کی ابھی تیس بہاریں ہی دیکھی تھیں...... بہت متدین ...... اور شریف ترین نوجوان تھے...... بی ٹی کے بعد کوٹ رادھا کشن ضلع لاہور کے ہائی اسکول میں ہیڈ ماسٹر متعین ہوئے۔ بعدہ جلد ہی اے، ڈی، آئی کے عہدے پر فائز کر دیے گئے۔ نہایت ذمہ داری سے فرائض سرانجام دیتے تھے، ایسے ذمہ دارا افسر کہاں ملتے ہیں۔ گذشتہ رمضان شریف کے بعد یکا یک بظاہر معدے کے مرض میں مبتلا ہوئے، ہر چند ہر قسم کے علاج کیے گئے، بالآخر دو چار دن قبل میو ہسپتال بھی داخل کر دیے گئے مگر پیغامِ اجل آ پہنچا...... اور

الٹی ہو گئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوا نے کام کیا
آخر اس بیماری دل نے اپنا کام تمام کیا!

ہمیں مرحوم کے والدین اور دادا (مولانا عبداللہ صاحب) نیز دوسرے لواحقین سے دلی ہمدردی ہے، اور ہم ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ عزیز فاروق کو اپنے مقبول بندہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی معیت میں جنت بریں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ سب کو صبر جمیل کی توفیق سے نوازے۔ آمین

(۶/اگست ۶۵ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو چراغ اور بجھے

جماعتی حلقوں میں یہ خبر غم و اندوہ کے ساتھ سنی جائے گی کہ جماعت اس ہفتہ دو اور مخیّر و علمی شخصیتوں سے محروم ہوگئی ہے۔ پہلی شخصیت مولانا عبدالواحد صاحب سیالکوٹی کی ہے۔ مولانا موصوف مولانا غلام حسن مرحوم سیالکوٹی کے فرزند ارجمند اور مولانا محمد ابراہیم صاحب رحمہ اللہ کے شاگرد رشید تھے، بھارتی درندوں کی سیالکوٹ میں بم باری سے شہادت پا گئے ہیں۔

دوسری شخصیت الحاج شیخ عبدالوہاب مرحوم کی ہے، آپ جماعت اہل حدیث کراچی کے ایک بہت بڑے مخیّر اور درد دین رکھنے والے فرد تھے۔ کراچی میں دارالحدیث رحمانیہ کی تعمیر آپ ہی نے کروائی۔

سیالکوٹ اور کراچی کی جماعتوں کو ان بزرگوں کے اُٹھ جانے سے جس عظیم آزمائش سے دوچار ہونا پڑا ہے، ادارہ ان کے ساتھ برابر کا شریک ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان جماعتوں اور جدا ہونے والوں کے پس ماندگان اور دیگر احباب کو صبر و استقامت بخشے اور ان کے درجات کو بلند فرمائے۔ آمین

محمد عطاء اللہ حنیف

(۸/ اکتوبر ۱۹۶۵ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک دیا اور بجھا اور بڑھی تاریکی!

مولانا محمد اسحاق رحمانی کا جاں گسل سانحۂ وفات

سوموار (۴ ستمبر ۱۹۶۷ء، ۲۹ جمادی الثانی ۱۳۸۷ھ) کو سرگودھا سے ایک بجے دن مرکزی جمعیت کے دفتر میں مکرم میاں عبدالستار صاحب کا فون آیا کہ ہمارے بزرگ دوست مولانا محمد اسحاق صاحب رحمانی آناً فاناً حرکت قلب بند ہونے سے انتقال فرما گئے۔

کچھ نہ پوچھیے اس ناگہانی وحشت اثر سے دل پر کیا گزری اور سب سننے والوں پر کیا بیتی۔ ﴿انا للہ وانا الیہ راجعون﴾

یا اللہ! ابھی تو ہم لوگ خادم صاحب اور ملک صاحب کے صدموں سے نڈھال ہو رہے تھے کہ اس نئے حادثہ جانکاہ سے دوچار ہو جانا پڑا۔ اچھا! رضائے مولیٰ از ہمہ اولیٰ لا نقول الا ما یرضی به ربنا! ہوش بجا کرنے پڑے اور ہم تین شخص سراپا غم واندوہ سرگودھا کی طرف روانہ ہوگئے۔ عزیزم مولانا محمد سلیمان صاحب ناظم دفتر مرکزی جمعیت اہل حدیث، عزیزی مولانا حافظ عبدالرحمٰن صاحب مینجر المکتبة السلفیہ اور خاکسار سوا سات بجے شام ہم جامع اہل حدیث سرگودھا پہنچ گئے، جبکہ اہالیان شہر ابھی نماز جنازہ سے فارغ ہی ہوئے تھے۔ ہمیں بتایا گیا کہ نماز جنازہ میں وسیع وعریض مسجد کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔ ہمیں یوں محسوس ہو رہا تھا کہ سارا سرگودھا سوگوار ہے اور ہمارے جذبات کی کیفیت کو تو بس اللہ پاک ہی جانتا ہے۔

میاں عبدالستار ہی کی اطلاع پر میاں فضل حق صاحب ناظم اعلیٰ جمعیت اہل حدیث مرکزیہ حافظ آباد سے سرگودھا پہنچ چکے تھے۔ لائل پور سے مولانا محمد اسحاق صاحب چیمہ اپنے دو رفیقوں سمیت موجود تھے۔ چونکہ مولانا کی نوے سالہ بہت ضعیف العمر والدہ محترمہ ضلع لاہور کے آبائی گاؤں میں ہیں، اس لیے سرگودھا سے پتوکی (ضلع لاہور) لانا ناگزیر تھا۔ چنانچہ لاہور سے حضرت کے برادر عزیز مولانا محی الدین ایڈیٹر ''الاعتصام'' جوں ہی نو بجے شب وہاں پہنچے ہم سب پتوکی روانہ ہوگئے۔ جنازہ کے ہمراہ سرگودھا کے احباب میاں عبدالستار صاحب، مولوی عبدالغنی صاحب، صوفی یٰسین صاحب وغیرہ آٹھ دس حضرات کے علاوہ مولانا محمد اسحاق صاحب چیمہ موضع گوہڑ تک ساتھ ہی تشریف لائے۔ رات بھر سفر کر کے چھ بجے صبح پتوکی سے پانچ میل کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسافت پر موضع گوہڑ (مولانا کے آبائی گاؤں) پہنچ گئے۔ سارے علاقے میں خبر بجلی کی طرح پھیل گئی تھی۔ پتوکی سے مولانا حافظ ابراہیم صاحب ناظم تبلیغ جمعیت مرکزیہ کے علاوہ باقی جماعت اور قریب قریب کے دیہات کے لوگ بھی جمع ہوگئے۔ ساڑھے آٹھ بجے نماز جنازہ ادا کی گئی۔ سینکڑوں کی حاضری یہاں بھی ہوگئی تھی اور نو بجے دن سسکتی ہوئی آہوں اور اشکبار آنکھوں سے مولانا کو سپردِ خاک کر دیا گیا۔ رہے نام اللہ کا......!

شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل صاحب مدظلہ العالی امیر جمعیت مرکزیہ گوجرانوالہ سے تشریف لے گئے۔ لاہور سے حاجی محمد اسحاق صاحب حنیف ناظم نشر واشاعت، شیخ محمد اشرف، میاں عبدالمعید، مولانا محمد حنیف ندوی، مولانا محمد اسحاق سابق ایڈیٹر الاعتصام، مولانا حافظ عبدالقادر صاحب روپڑی وغیرہ، اوکاڑہ سے مولانا معین الدین، مولانا محمد عبدہ وغیرہ منٹگمری سے، مولانا حافظ عبدالحق صاحب، علاوہ ازیں مولانا محمد یحییٰ صاحب، مولانا عزیز زبیدی صاحب نیز جماعت اہل حدیث قصور کے بہت سے احباب منگل ہی کے دن (۵ ستمبر ۶۷ء) مختلف اوقات میں گاؤں مذکور میں پہنچے اور سب نے قبر پہ دعائیں کیں اور مرحوم کی خدماتِ جماعت کو خراج تحسین پیش کیا اور اس حادثہ فاجعہ سے بہت متاثر تھے۔

مولانا محمد اسحاق رحمانی میں اللہ تعالیٰ نے بڑی خوبیاں جمع فرمائی تھیں۔ تبلیغ و تدریس اور تنظیم کے جذبے سے سرشار، جید عالم، عمدہ مقرر، واقعات کی تہ کو پہنچنے والے زیرک و دانا، اصول کے پختہ، باطن کے صاف، دل کے کشادہ، مشرب کے وسیع، دھن کے پکے، انتھک مجاہد، رقیق القلب، سراپا اخلاص اور پیکرِ وفا......!

وہ مرکزی جمعیت اہل حدیث مغربی پاکستان کی مجلس شوریٰ اور مجلس عاملہ، جامعہ سلفیہ کمیٹی (رجسٹرڈ) کے سالہا سال سے برابر رکن چلے آرہے تھے اور ہماری سب مجالس کی زینت تھے۔ مرحوم کے اس سانحہ سے چالیس سال کی اجمالی تاریخ سامنے آگئی، آپ کے والد حاجی اللہ بخش مرحوم اپنے علاقے کے کھاتے پیتے زمیندار تھے۔ اس وقت مرحوم حاجی صاحب کے اکلوتے لڑکے تھے، قدرتی طور پر ناز و نعمت میں پرورش ہوئی۔

حاجی صاحب نے اپنے اکلوتے بیٹے کو دینی تعلیم کے لیے وقف کر دیا۔

ابتدائی تعلیم:

ایک آدھ سال لکھوکے (ضلع فیروز پور مشرقی پنجاب) میں تعلیم دلوانے کے بعد غالباً ۱۹۲۶ء/۱۳۴۲ھ میں دہلی کے مدرسہ دارالحدیث رحمانیہ میں بھیج دیا۔ غالباً تیسری جماعت میں داخلہ لیا ہر سال ممتاز حیثیت میں کامیاب ہوتے رہے اور وہیں سے فراغت حاصل کی۔ حدیث آپ نے مشہور محدث مولانا احمد اللہ صاحب مرحوم سے پڑھی۔ چند ماہ کلکتہ کے علاقہ میں بسلسلہ تبلیغ چلے گئے۔ بعدہٗ وطن مالوف واپس آگئے اور خدماتِ دین میں ساری زندگی مصروف رہے۔ آزادی کی تحریکوں میں بھی کام کرتے رہے۔ آخر میں تحریک قیام پاکستان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے دلچسپی لینی شروع کی اور اس میں پورے انہماک سے حصہ لیا۔ تنظیم جماعت اہل حدیث کی آپ کو بھی ہمیشہ دھن رہتی تھی۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث مغربی پاکستان سے آخر دم تک وابستہ رہے اور مرکزی جمعیت کے سارے پروگراموں میں نہایت محنت اور درد سے بڑھ چڑھ کر نہ صرف حصہ لیا، بلکہ آپ جیسا کہ متعدد بار برملا اظہار فرمایا: مرکزی جمعیت اہل حدیث مغربی پاکستان سے علیحدہ رہنے کو شرعاً ناجائز خیال فرماتے تھے (اس سے اختلاف الگ بات ہے) سابق امیر سیدنا مولانا محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ کے آپ بہت ہی معتمد علیہ تھے۔

کچھ مدت مدرسہ ڈھلیانہ میں تدریس کے فرائض سرانجام دیے، وہاں سے جمعیت اہلحدیث قصور کی درخواست پر جامع اہل حدیث میں چند سال قیام کیا، پھر حضرت مولانا محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ کے مشورہ سے جامع اہل حدیث سرگودھا تشریف لے گئے جہاں درسِ قرآن و حدیث اور خطابت کے فرائض حسن وخوبی سے ادا کیے، لیکن افسوس کہ آب و ہوا کی ناموافقت کے باعث وہاں آپ کی صحت بگڑنی شروع ہوئی، چنانچہ ۱۹۶۴ء میں جمعیت اہل حدیث مسجد چینیانوالی کی درخواست پر لاہور میں قیام فرمانا منظور کر لیا جہاں آپ نے درس قرآن اور خطابت کے فرائض اس عمدگی سے سرانجام دیئے کہ مسجد چینیانوالی کی پرانی دینی رونق بہت حد تک پھر عود آئی صحت بھی لاہور میں بہت بہتر ہو گئی تھی مگر دو ہی ماہ ہوئے ہیں کہ احباب سرگودھا کی محبت ووفا کا جذب لاہور کے نیازمندوں پر غالب آیا اور مولانا دامن چھڑا کر پھر سرگودھا چلے گئے۔ تا آنکہ ساٹھ سے کم ہی عمر میں ہم سب سے ہمیشہ کے لیے جدا ہو گئے۔ واللّٰہ غالب علیٰ امرہ۔ اللہ کی رحمت سے امید ہے کہ جنت میں ہم سب کو اکٹھا کر دے گا۔

آخری ایام میں قرآن وحدیث کے درس وتدریس اور علمی تحقیق وجستجو میں خاص انہماک ہو گیا تھا۔ تہجد گزاری تو سالوں سے ہم دیکھ ہی رہے تھے، اب ذکر وفکر کی طرف اور رجوع بڑھ گیا تھا۔

الٰہی اپنے اس بندہ کی بال بال مغفرت اور کروٹ کروٹ جنت نصیب فرما۔ عباداللہ الصالحین کی معیت ارزانی ہو اور درجات علیا کی فوز عظیم۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی ضعیف والدہ، ان کالڑ کا محمد اقبال، دائم المریض بیوہ، واحد چھوٹے بھائی عزیزم مولوی محی الدین سلفی، دوسرے متعلقین اور جماعت اہل حدیث سرگودھا کو درجہ بدرجہ توفیق صبر سے نوازے۔ آمین ﴿کل من علیھا فان﴾

جو بادہ کش تھے پرانے وہ اٹھتے جاتے ہیں　　　کہیں سے آبِ بقائے دوام لا ساقی

غم گسار، خاکسار مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی

الاعتصام: ۱۵ر ستمبر ۱۹۶۷ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ

ملت اسلامیہ کے بطلِ جلیل فاضلِ نبیل

حضرت مولانا محمد اسماعیل تغمدہ اللہ برحمتہ

عمر ہا در کعبہ و بت خانہ مے نالد حیات!

تاز بزم عشق یک دانائے راز آید بروں!

واحسرتا! کہ اللہ تعالیٰ کی یہ نعمت عظمیٰ بھی آخر ہم سے چھین کر رہی کہ مسلمانوں کے مقبول ومحبوب مذہبی رہنما، ساری جماعت اہل حدیث پاکستان کے قلوب پر حکمرانی کرنے والی ستودہ صفات ذاتِ گرامی، دورِ حاضر کے سحر طراز خطیب، مرکزی جمعیت اہل حدیث کے امیر حضرت مولانا محمد اسماعیل الخطیب مورخہ ۲۰ ذوالقعدہ ۱۳۸۷ھ (۲۰ فروری ۱۹۶۸ء) بروز سہ شنبہ نمازِ عصر سے فارغ ہوئے ہی تھے کہ برزخ سے بلاوا آ گیا۔

﴿يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ۝ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۝﴾ (الفجر: ۲۷ تا ۳۰)

''اے ہر حالت میں اللہ پر راضی رہنے والی مطمئن رُوح! واپس آجا اپنے رب کی طرف جو تجھ پر راضی ہے تو اس کے خاص بندوں کی فہرست میں داخل ہے اور بہشت بریں میں تیرا مقام!۔''

پس انھوں نے ادھر لبیک کہتے ہوئے ہم سے منہ موڑ لیا اور ہمیشہ کے لیے ہم سے جدا ہو گئے۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۝

مولانا محمد اسماعیل وزیر آباد کے قریب ایک گاؤں موضع ڈھونے کی میں ۱۳۱۹ھ (۱۹۰۱ء) میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد مولانا محمد ابراہیم اعلیٰ درجہ کے خوشنویس تھے۔ چنانچہ جامع ترمذی کی شرح ''تحفۃ الاحوذی'' کی چاروں جلدیں ان کی خوش نویسی کا شاہکار ہیں۔ انھوں نے اپنے اس اکلوتے فرزند ارجمند کو ہوش سنبھالتے ہی وزیر آباد میں اپنے ہادی و مرشد اُستاذ پنجاب مولانا حافظ عبدالمنان وزیر آبادی رحمہ اللہ کی خدمت میں دینی تعلیم کے لیے وقف کر دیا۔ چنانچہ اس ہونہار نونہال نے جملہ علوم قرآن و حدیث، فقہ واصولِ فقہ، عربی ادب، منطق، فلسفہ، عقائد وکلام وغیرہ پورے درسِ نظامی کی تکمیل کے جملہ مراحل بیس ۲۰ سال کی عمر تک سب طے کر لیے اور ۱۳۴۰ھ (۱۹۲۱ء) میں مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی اور مولانا ثناء اللہ کی تجویز کے مطابق گوجرانوالہ میں خطابت و تدریس کی مسند سنبھال لی۔ جس کو نہ صرف کہ چار چاند لگائے بلکہ گوجرانوالہ کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جماعت اہل حدیث آج ﴿كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ٥ تُؤْتِيٓ أُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا﴾ (ابراهيم: ٢٤، ٢٥) کا سماں پیش کر رہی ہے۔

ذہانت و فطانت کے ساتھ ساتھ طبیعت نہایت حساس اور درد مند پائی تھی۔ پہلی جنگ عظیم کے حوادث، خلافت عثمانیہ کے ساتھ عیسائی حکومتوں کا ظالمانہ سلوک، ہندوستان میں انگریزوں کے عوام خصوصاً مسلمانوں پر وحشیانہ مظالم جماعت اہلحدیث کی پکڑ دھکڑ وغیرہ سب واقعات مشاہدہ میں آئے۔ ان سے شدید تأثر کے تحت ۱۹۲۱ء میں جمعیت علمائے ہند کے اجلاس لاہور کے موقع پر مولانا محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ وغیرہ رفقاء سمیت مولانا ابوالکلام آزاد رحمہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت کرکے ان کی جماعت حزب اللہ میں شامل ہوگئے۔

مولانا محمد اسماعیل رحمہ اللہ ساری زندگی سراپا علم وعمل اور جہد و جہاد رہے۔ مسلمانوں کی کوئی مذہبی تحریک ایسی نہیں جس میں حضرت کا عملی حصہ نہ ہو۔ متعدد دفعہ قید و بند کی سنت یوسفی بھی ادا کی۔

گزشتہ نصف صدی میں جماعت اہل حدیث کی کسی بھی قسم کی سرگرمی میں مولانا محمد اسماعیل بدستور ایک اہم عنصر کی حیثیت سے نظر آتے ہیں۔ نوجوانی ہی میں سعی وہمت کا یہ حال تھا کہ ۱۹۲۴ء میں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا سالانہ اجلاس گوجرانوالہ میں کرا ڈالا۔ جماعت اہل حدیث کو منظم کرنے کی بہت دُھن تھی۔ انجمن اہل حدیث پنجاب کا قیام عمل میں آیا تو اس میں مولانا کا بہت عمل دخل تھا۔ ۱۳۸۹ھ میں مولانا سید محمد شریف شاہ صاحب گھڑیالوی کی سربراہی میں جمعیت تنظیم اہل حدیث وجود میں آئی تو اس کے رُوحِ رواں بھی آپ تھے۔ چنانچہ اس کا دفتر بھی مولانا کی سرپرستی میں گوجرانوالہ میں تھا۔ ۱۹۴۶ء کے سالانہ اجلاس اہل حدیث کانفرنس بمقام دہلی میں مجلس عمل اہل حدیث کانفرنس قائم ہوئی تو مولانا محمد اسماعیل رحمہ اللہ صاحب سیکرٹری مقرر ہوئے۔ قیامِ پاکستان کے بعد جہاں تک مغربی پاکستان کی جماعت اہل حدیث کا تعلق ہے، وہ درحقیقت مولانا محمد اسماعیل رحمہ اللہ ہی کی مساعی اور شبانہ روز محنت وہمت کی مرہونِ منت ہے۔ مولانا محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ کو سیاسیاتِ ملکی میں کلی انہماک سے ہٹا کر آپ ہی نے جماعت کی سربراہی کے لیے آمادہ کرلیا۔ اور آخر تک موصوف کا ساتھ ہر حالت میں نبھایا۔ پاکستان میں اسلامی نظام کے مطالبہ کے سلسلہ میں ہر قدم پر مولانا غزنوی رحمہ اللہ کے ساتھ جماعت اہل حدیث کی بہترین نمائندگی فرماتے رہے۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے دَور میں مجلس عمل میں ہم تینوں جماعت اہل حدیث کے نمائندہ رہے۔ مولانا محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ، مولانا محمد اسماعیل رحمہ اللہ اور راقم الحروف۔ لیکن اس سلسلہ میں بھی قید و بند کا شرف صرف مولانا محمد اسماعیل رحمہ اللہ کے حصے میں آیا۔

مولانا محمد اسماعیل رحمہ اللہ واقعۃً مجمع الصفات تھے، ماضی قریب کے اکثر اکابر کی آنکھیں دیکھے ہوئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ ذہن اخّاذ پایا تھا۔ مولانا غازی پوری رحمہ اللہ کا ورع و تقویٰ، مولانا مبارک پوری رحمہ اللہ کا شغف حدیث، حافظ عبدالمنان کا شوقِ تدریس، شاہ محمد شریف گھڑیالوی کی تواضع و مسکنت، مولانا عبدالواحد غزنوی رحمہ اللہ کا ذوق قرآن فہمی، مولانا رحیم آبادی رحمہ اللہ کی انگریز دشمنی، مولانا امرتسری رحمہ اللہ کا ذوقِ تالیف، مولانا سیالکوٹی رحمہ اللہ کا جوہر خطابت، مولانا عبدالوہاب دہلوی رحمہ اللہ کی شیفتگی سنت، مولانا بٹالوی رحمہ اللہ کا وسعت علم، مولانا عبدالقادر قصوری رحمہ اللہ کی متانت اور عمق فکر، مولانا حافظ عبداللہ روپڑی رحمہ اللہ کی خصوصیت افتاء، مولانا آزاد رحمہ اللہ کا جذبۂ حریت اور مولانا داؤد رحمہ اللہ کی معاملہ فہمی اور وسعت قلبی، یہ صفات ایک مولانا محمد اسماعیل کی ذات میں موجود تھیں۔

مولانا محمد اسماعیل میں ایک منفرد خوبی یہ دیکھی کہ اتنی اونچی شخصیت ہونے کے باوصف ''عوامی'' تھے۔ عوام کے ساتھ بود و باش رکھتے تھے۔ غریب عوام کے دُکھ درد کے ساتھ ان کا دل دھڑکتا تھا۔ نمود و نمائش اور لیڈرانہ رکھ رکھاؤ نام کو نہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے انتقال پر گوجرانوالہ کے عوام کیا مرد، کیا عورتیں، کیا نوجوان، کیا بچے اور کیا بوڑھے بلک بلک کر رو رہے تھے۔

مولانا محمد اسماعیل رحمہ اللہ نے تقریباً پچاس سال تک صبح کے درسِ قرآن کا التزام فرمایا، سینکڑوں کو ترجمے پڑھائے، دوسری علمی مصروفیات کے ساتھ ساتھ تدریس قرآن و حدیث کا مشغلہ برابر جاری رکھا۔ گوجرانوالہ کا مدرسہ محمدیہ اور مدرسہ تجوید القرآن تو مولانا کی یادگار ہیں ہی، الجامعۃ السلفیۃ فیصل آباد بھی دراصل آپ ہی کی یادگار ہے۔

ان کے علاوہ بھی مولانا کے ذریعہ ہزاروں روپے سالانہ مدارس و مساجد اہل حدیث کے لیے جاتے تھے۔ مولانا کی ذاتِ گرامی کے باعث گوجرانوالہ جماعت اہل حدیث کا ایک بہت بڑا مرکز متصور ہوتا تھا۔ ہر جماعتی ضرورت کے لیے مولانا محمد اسماعیل رحمہ اللہ کی ذات ہی مرجع ہوتی تھی اور ہر حقیقی ضرورت کو حضرت ظاہر سے زیادہ باطن میں نوٹ کر لیتے تھے اور ہر ممکن کوشش سے دریغ نہ فرماتے تھے۔ مولانا محمد اسماعیل رحمہ اللہ کی ایک خوبی یہ تھی کہ لکھنے میں تیز تھے۔ اِتنے گوناگوں کاموں کے باوجود بعض بڑے عمدہ تحقیقی اور علمی مقالات تحریر فرماتے، جو عموماً راقم الحروف کی درخواست پر معرضِ وجود میں آئے۔ مشکوٰۃ شریف کا ترجمہ و حواشی اُردو میں بھی راقم کی عرض پر لکھے گئے جو نصف کتاب تک پہنچ سکے۔ مولانا محمد اسماعیل رحمہ اللہ اس شعر کے پوری طرح مصداق تھے۔

وما كان قيس هلكه هلك واحد
ولكنه بنيان قوم تهدما

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اندریں حالات مولانا محمد اسماعیل رحمہ اللہ کے سانحۂ ارتحال سے جماعت اہل حدیث کو جو دھچکا لگا ہے وہ بہت بڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی مشکلات سے عہدہ برآ ہونے کی توفیق بخشے جو یکا یک ان کے صاحبزدگان اور رفقاء کو پیش آ گئی ہیں۔

بارِ الٰہا! اس عاشقِ اسلام، عاشق سنت رسول ﷺ کشتہ محبت محدثین، شیفتۂ حدیث و اہل حدیث، غریبوں کے غمگسار، ملت اسلامیہ کے جاں نثار اپنے بندے کو جنت الفردوس میں انبیاء، شہداء، صالحین کے ساتھ مقام علیا عطا فرما۔

وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا۔ ورحم الله عبدا قال آمينا۔ الحزين المكروب

(محمد عطاء اللہ حنیف)

یکم مارچ ۱۹۶۸ء

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیس (۲۰) سالہ بہترین جماعتی رفیق

حاجی محمد اسحاق حنیف

آسماں تری لحد پہ شبنم افشانی کرے!

حاجی محمد اسحاق حنیف رحمہ اللہ مرکزی جمعیۃ کے نہایت متحرک، مخیّر اور فعال شخصیت تھے۔ یہ مرکزی جمعیۃ کے بانی اراکین میں سے اور تا حیات مجلس عاملہ کے رکن ہی نہ رہے بلکہ پندرہ سال تک یہ مرکزی جمعیۃ کے ناظم نشر و اشاعت بھی رہے۔ ان کی وفات غیر طبعی حادثہ سے ہوئی۔ ذیل میں ان حالات کا اجمالاً ذکر کیا جا رہا ہے۔

قیامِ پاکستان کے بعد ''الاعتصام'' کا طباعتی اجازت نامہ والد صاحب رحمہ اللہ نے گجرانوالہ سے حاصل کیا۔ مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ کی خواہش پر ''الاعتصام'' طباعت کے لیے انجمن اہل حدیث گجرانوالہ کو دے دیا گیا۔ اور پھر مرکزی جمعیۃ اہل حدیث کی تشکیل ہوئی تو ''الاعتصام'' کو مرکزی جمعیت کا آرگن تو بنا دیا لیکن قانوناً اس کا طباعتی اجازت نامہ حضرت والد صاحب کے نام ہی رہا اور مرکزی جمعیت کی مجلس عاملہ کی رو سے اس کا ادارتی نگران مولانا عطاء اللہ حنیف ہی کو رکھا گیا۔ تنظیموں اور اداروں کے مزاج اور نشیب و فراز کے مطابق مکمل نگرانی کو نہ ہمیشہ قبول کیا گیا اور نہ ہی حکم چلانا ان کا مزاج تھا۔ ۱۹۶۸ء میں ادارتی ذمہ داریوں میں جب کوتاہیاں ناروا حد تک پہنچ گئیں تو انھوں نے اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کرتے ہوئے اس وقت کے ادارتی ذمہ دار کو توجہ دلائی لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوئے بلکہ کابینہ کے بعض اہم ارکان کی انھوں نے حمایت حاصل کر کے محاذ آرائی کی صورتِ حال بنا دی۔ ان حالات میں مرحوم حاجی صاحب نے حضرت والد صاحب رحمہ اللہ کے موقف کو برحق جانتے ہوئے اس کی حمایت کر دی۔ اسی ناگوار صورت حال کے دنوں میں مرحوم حاجی صاحب نامعلوم افراد کے ہاتھوں قتل ہو گئے۔ جس کو مولانا یہ سمجھتے تھے کہ مرحوم حاجی صاحب کا اندھا قتل ان کی حمایت کے باعث ہوا۔ اس اداریے کا یہ پس منظر تھا جس کو بیان کرنا ضروری جانا گیا۔ (احمد شاکر)

إِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبُ يَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ إِلَّا مَا يَرْضَى رَبُّنَا وَإِنَّا بِفِرَاقِ إِسْحَاقَ لَمَحْزُوْنُوْنَ.

''آنکھیں رو رہی ہیں، دل مغموم ہیں، مگر رضائے مولا از ہمہ اولیٰ، ہم تو ''اسحاق'' کی جدائی میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یقیناً غم واندوہ سے نڈھال ہو رہے ہیں۔''

اللہ عزوجل کے شئون کے اس عالم ہست و بود میں کیسے عجیب و غریب ہیں۔ ﴿كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ﴾ کیا خبر تھی کہ ہمارا ایک ذہین و فطین، سراپا حرکت و عمل، متدین و مخلص، نیک طینت و عمدہ سیرت جماعتی معاملات کا قدیم ساتھی یوں آناً فاناً ہم سے چھین لیا جائے گا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

۸ ستمبر ۱۹۶۹ء، (۲۵ر جمادی الاخریٰ ۱۳۸۹ھ) ۱/۲، ۹ بجے دن یکا یک اطلاع ملی کہ حاجی محمد اسحاق حنیف کا انتقال ہو گیا۔ سنتے ہی گویا پاؤں تلے سے زمین نکل گئی۔ خبر شاید درست ہو مگر دل کسی طرح ماننے کو تیار نہیں ہوتا...... ! بھاگا بھاگا ان کے مکان پر پہنچا تو ایک کہرام مچا ہوا تھا، کسی کو ہوش نہ تھا کہ تفصیلات بتائے۔ اجمالی اطلاع پر راقم میو ہسپتال پہنچا، وہاں میت تو کہیں اندر تھی لیکن باہر ان کے احباب و مخلصین کا ایک انبوہ تھا، جو سراسیمہ کھڑا اشکوں کے نذرانے اپنے دوست کی بارگاہ میں پیش کر رہا تھا۔ پھر انسانیت کے اس ہمدرد و غمگسار اور مضبوط دل و دماغ والے شخص کی موت جس بے کسی کی حالت میں ہوئی، اس تصور سے تو کسی کو یارائے ضبط نہ رہتا تھا اور جذبات تھے کہ متلاطم ہو جاتے تھے...... !

حاجی محمد اسحاق حنیف ...... جو ابتدائی زندگی میں ''بابو محمد اسحاق امرتسری'' کہلاتے تھے...... امرتسر، چوک لوہگڈھ کے رہنے والے تھے اور ایک کاروباری لیکن متشرع بزرگ حاجی محمد یعقوب (جن کا ادھر چند سال قبل راولپنڈی میں انتقال ہوا) کے سب سے بڑے صاحبزادے تھے۔

''بابو محمد اسحاق'' بمصداق ''ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات'' چھوٹی عمر ہی سے طباع اور تیز تھے پھر بدوِ شعور سے تبلیغ دین اور خدمت خلق کے جذبے سے بھی سرشار تھے۔

پندرہ بیس برس کی عمر میں ''مدرسہ محمدیہ'' ڈھاب کھٹیکاں امرتسر کی طرح ڈالی۔ جس میں مڈل تک کی تعلیم ہوتی تھی۔ یہ مدرسہ قیامِ پاکستان تک ان ہی کے انصرام میں چلتا رہا۔ ایسے ہی ''انجمن عثمانیہ'' امرتسر اور ''انجمن خادم المساجد'' کے بھی بہت دن سکریٹری رہے۔ کہتے ہیں چوک ''لوہگڈھ'' میں ایک صاف ستھرا اپنا دفتر بھی بنا رکھا تھا۔

پندرہ سولہ برس کی عمر سے اخبار ''اہل حدیث'' امرتسر کا خوب چسکا پڑ چکا تھا۔ جس کے ساتھ دوسرے تبلیغی رسائل و اخبارات کے بھی رسیا ہو گئے تھے، تا آنکہ اپنا ایک اشاعتی اور تجارتی ''کتب خانہ حقانی'' چوک لوہگڈھ میں قائم کیا۔ جس سے چند رسائل خود تالیف کر کے شائع کیے۔ مولانا محمد اسماعیل شہید رحمہ اللہ سے والہانہ عقیدت کو ''مجاہد ہند'' ایک کتابچے کی صورت میں پیش کیا، جو مولانا شہید کی سوانح ''حیاتِ طیبہ'' کے بعد پہلا مختصر تعارفی رسالہ تھا، جو شائع ہوا تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس دور کے مطابق مرزائی لٹریچر سے بہت دلچسپی تھی اور واقفیت بھی۔ اس سلسلے میں ۲۴ صفحے کا ایک رسالہ مؤلفہ ''بابو محمد اسحاق امرتسری'' بنام ''القول الفصیح فی تحقیق المہدی والمسیح'' (حصہ اوّل) اتفاقاً راقم الحروف کے سامنے ہے۔ جو ۱۹۳۵ء میں ''کتب خانہ حقانی'' سے شائع ہوا۔ اس کے آخر میں ''حالاتِ مرزا'' ایک رسالے کا اشتہار بھی ہے۔ ۱۹۳۶ء میں پندرہ روزہ ایک رسالہ ''مبلغ'' امرتسر بھی شائع کرنا شروع کیا تھا جو شاید تین سال تک جاری رہا۔ رسالہ ''مبلغ'' کے چند شمارے اسی زمانے میں راقم کی نظر سے بھی گزرے تھے۔

حاجی محمد اسحاق حنیف کی تعلیم تو میٹرک تک تھی، (اور بروایت بی۔ اے بھی تھے) لیکن مطالعہ سے استعداد خاصی بہم پہنچالی تھی جو تادمِ آخر جاری رہا۔ مذہبی، سیاسی، تاریخی کتابیں خریدنے کا شوق رکھتے تھے اور ان کی ضرورت کے مطابق اچھا ذخیرہ قیامِ پاکستان کے بعد بھی جمع کر لیا تھا۔

حاجی صاحب کو ویسے تو بعض علمائے کرام سے بڑی عقیدت تھی لیکن حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب رحمہ اللہ امرتسری اور حضرت مولانا ابوالکلام آزاد رحمہ اللہ سے والہانہ عشق تھا۔ اوّل الذکر کے واقعات تو اب بھی مزے لے لے کر بیان کرتے تھے اور دونوں ہی سے بہت متاثر تھے۔

قیامِ پاکستان کے بعد جب حاجی صاحب لاہور آئے تو تقریباً ساری توجہ کاروبار کی طرف منعطف کر دی، یہاں تک کہ اب ان کا شمار ملک کے صنعت کاروں میں ہونے لگا تھا، راقم نے کئی دفعہ اشاعتی کام پر آمادہ کرنا چاہا مگر پھر انھوں نے خشک قسم کے اشاعتی کام کی طرف کبھی توجہ نہ دی۔ البتہ دوسری قسم کے جماعتی امور میں بہت شوق سے حصہ لیتے رہے اور جماعت کے سب تنظیمی، تبلیغی، تعلیمی اور سیاسی معاملات میں سیدنا و مولانا محمد داؤد صاحب غزنوی رحمہ اللہ اور مولانا محمد اسماعیل صاحب رحمہ اللہ (گوجرانوالہ) کے ساتھ سرگرمی سے شریک ہوگئے۔ چنانچہ علماء و اعیان کے جس پہلے اجتماع میں حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی کی سربراہی میں ''مرکزی جمعیۃ اہلِ حدیث مغربی پاکستان'' کی تشکیل عمل میں آئی، اس میں حاجی صاحب بھی سرگرمِ عمل تھے اور تب سے زندگی کے آخری سفر تک برابر مجلس عاملہ کے رکن نامزد ہوتے رہے۔ اور پندرہ برس سے تو متواتر ناظم نشر و اشاعت چلے آرہے تھے۔ لاہور میں جمعیۃ اہلِ حدیث کی جو یادگار دو تین کانفرنسیں ہوئیں بہت کم لوگوں کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توفیق خاص سے بہت حد تک اس کے روحِ رواں حاجی محمد اسحاق حنیف تھے۔ لیکن جہاں تک راقم کا تاثر اور تجربہ ہے، وہ نمائش سے احتراز کرتے تھے۔ جتنا کام کرتے اس قدر اس کو ظاہر نہیں ہونے دیتے تھے۔ مرکزی جمعیۃ کے لیے وقت بھی خوب دیتے تھے۔ اور وقتاً فوقتاً خرچ بھی مہیا کرتے تھے۔ حاجی صاحب بہت سے سماجی اور کاروباری وسیع تعلقات کے باوصف طبیعت کے درویش لیکن جرأت و حق گوئی کا پیکر تھے۔ توحید خالص میں پختہ، ہمارے رواداری کے مریض دَور میں ان جیسا شخص کم ہی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملے گا۔ توحید میں پختگی امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور علمائے نجد جیسی تھی۔ اور حقیقت یہ ہے کہ قرآنی نظریہ توحید ہے بھی وہی۔ کبھی کبھی مولانا محمد علی جوہر مرحوم کا یہ شعر پڑھا کرتے تھے جس کا بڑی حد تک مصداق وہ خود بھی تھے۔

توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے　　یہ بندہ دو عالم سے ہے خفا میرے لیے

عملاً راسخ العقیدہ اہل حدیث تھے اور اس میں کسی مصلحت کو حائل نہیں ہونے دیتے تھے۔ اس کے باوجود وسیع المشرب تھے دوسروں کی رائے کو برداشت کرنا اور ان کے جذبات کا خیال رکھنا یہ ان میں خاص وصف تھا۔ مجالس میں بھی ٹھنڈے دل و دماغ سے بات سنتے اور نہایت آرام سے مدلل طور سے قائل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ تبلیغِ توحید وسنت کا جذبہ بدستور موجود تھا اور مختلف انداز میں اس سلسلے میں لگن سے کام کرتے رہتے تھے۔

صد حیف! کہ حضرت مولانا غزنوی رحمہ اللہ اور مولانا محمد اسماعیل رحمہ اللہ کے بعد راقم جیسے ان کے پرانے رفقاء کو اس باغ و بہار اور مدبر ساتھی کی جدائی کا صدمہ بھی سہنا پڑا!

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد　　روئے گل سیر نہ دیدیم و بہار آخر شد

بارِ الٰہا! اپنے اس حنیف ونحیف بندے کی لغزشوں سے درگزر فرما! جن صلحائے اُمت سے اسے تیری وجہ سے محبت تھی ان کی رفاقت سے اس کو سرفراز کر اور بہشت بریں میں مقام علیا عطا فرما۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ وَارْفَعْ دَرَجَتَہٗ فِی الْمَھْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْہُ فِیْ عَقِبِہٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَاغْفِرْلَنَا وَلَہٗ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ.

جہاں تک مرکزی جمعیۃ اہل حدیث مغربی پاکستان کا تعلق ہے سچی بات یہ ہے کہ ہمارے دو بزرگوں حضرت مولانا سید محمد داؤد صاحب رحمہ اللہ غزنوی اور حضرت مولانا محمد اسماعیل رحمہ اللہ کے بعد مرکزی جمعیۃ کے لیے یہ تیسرا بڑا حادثہ ہے جس کی تلافی بظاہر بہت مشکل نظر آتی ہے۔

لیکن سب باتوں کے باوجود یہ حقیقت ہمیشہ ملحوظ رہنی چاہیے کہ اس جہانِ فانی میں کسی کو بقا نہیں۔ کسی کو آج اور کسی کو کل یہاں سے آخر جانا ہے۔ جماعتیں محکم اصول، اخلاص اور پیہم حرکت عمل کی بناء پر زندہ رہتی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ جو مشعلِ راہ ہمارے لیے مرحومین رہنما روشن کر گئے ہیں اس کی روشنی میں اخلاص، ہمت اور منصوبہ بندی کے ساتھ تنظیم اور تعلیم وتبلیغ کے کام جاری رکھے جاسکتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے بے لوث ایثار اور محنت شرط ہے۔ اسباب سے زیادہ اللہ تعالیٰ پر اعتماد بڑا ضروری ہے۔ وسعتِ قلبی سے سب معاملات سلجھائے جائیں۔ داخلی کمزوریوں کے دُور کرنے کی کوشش کی جائے۔ اپنی رائے پر اصرار کی بجائے صحیح شورائی طریقہ مضبوطی سے اپنایا جائے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ توفیق خاص سے نوازے! ہر امر میں مرکزی جمعیۃ کی رہنمائی فرمائے اور اس کا حامی وناصر ہو۔

دِلفگار: محمد عطاء اللہ حنیف

۱۹ستمبر ۱۹۶۹ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آہ! مولانا محمد سلیمان فیروز پوری

نہایت غم واندوہ سے لکھا جاتا ہے کہ ہمارے پرانے تبلیغی رفیق حضرت الحاج مولانا محمد سلیمان صاحب رحمانی..... جو کھنبے ضلع فیروز پور کے مہاجر اور حال مقیم چک 9، 14L متصل کسووال ضلع ساہیوال اپنے گاؤں میں ۱۳/ اکتوبر ۱۹۶۹ء بوقت مغرب انتقال فرما گئے!

انا لله وانا اليه راجعون۔ ”اللهم اغفرله وارحمه انك انت الغفور الرحيم“

جنازہ میں بہت ہجوم تھا۔ مرحوم علم وعمل کے شیدائی اور جذبہ تبلیغ سے سرشار تھے۔ گاؤں کے نمبردار تھے لیکن دیانت و ہمدردی کے باعث عوام میں مقبول۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت بریں میں مقام عطا فرمائے۔ قارئین ''الاعتصام'' جنازہ غائب ادا کریں اور دعائے مغفرت فرمائیں۔ (ابوشفیق محمد صدیق فیروز پوری)

''الاعتصام'' مولانا موصوف کے انتقال کی خبر سے راقم کو بہت صدمہ ہوا۔ راقم کو ۲۵ء میں مرحوم سے نیاز حاصل ہوا تھا۔ جبکہ غالباً وہ دارالحدیث رحمانیہ دہلی میں متعلم تھے اور راقم مدرسہ حمیدیہ صدر بازار دہلی میں تھا۔ میری عمر اس وقت کوئی ۱۵ یا ۱۶ برس کی ہوگی۔ وہ دن اور آج کا دن۔ وہ ہمیشہ شفقت فرماتے رہے اور میری ان سے عقیدت ومحبت ہر ملاقات کے بعد زیادہ ہی ہوتی۔ ابھی چند دن ہوئے کسی اپنے مقامی جماعتی کام کے سلسلہ میں لاہور تشریف لائے اور میرے غریب خانے پر تشریف لا کر نوازا۔ جماعتی درد بہت رکھتے تھے۔ مرکزی جمعیۃ سے ہمیشہ وابستہ رہے۔ ''الاعتصام'' سے خاص تعلق تھا۔ ایک ماہ سے غالباً کم ہی کا عرصہ ہوا جب تشریف لائے اور ''الاعتصام'' کے موجودہ حالات کی تفصیلات معلوم فرمائیں اور مجھ کو پورے تعاون کا یقین دلایا۔

آہ! پرانے رفقاء اور احباب باری باری داغ جدائی دے رہے ہیں۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ ؎

کمر باندھے ہوئے چلنے کو یاں سب یار بیٹھے ہیں
بہت آگے گئے باقی جو ہیں تیار بیٹھے ہیں

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عنایت فرمائے۔ آمین!

مولانا کے صاحبزادگان اور ان کے خاص رفیق و دوست مولانا سعد اللہ صاحب اور دوسرے احباب کی خدمت میں پیغام تعزیت، ادارۂ ''الاعتصام'' ان کے غم میں برابر کا شریک ہے۔

غم گسار: محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی (۲۴/ اکتوبر ۱۹۶۹ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آہ! ڈاکٹر محمد رفیع الدین (پی۔ایچ۔ڈی)

علمی حلقوں میں یہ خبر نہایت افسوس سے سنی جائے گی کہ ملک کے ایک دانشور اور فاضل مصنف ایک تصادم کے حادثے میں انتقال کر گئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون!

ڈاکٹر رفیع الدین فکری طور پر پختہ قسم کے مسلمان اور عقیدہ و مسلک میں جماعت اہل حدیث سے متعلق تھے، اور اسلام کے جدید تقاضوں کے مطابق متعدد کتابوں کے مصنف تھے۔ علاوہ ازیں اُردو انگریزی اخبارات و مجلّات میں دینی نقطہ نظر کے حامل ان کے مقالات بھی شائع ہوتے تھے، جو علمی اور دینی حلقوں میں بڑی وقعت سے دیکھے جاتے تھے۔

راقم کو ان سے ملاقات کا شاید ایک ہی دفعہ موقع ملا تھا جبکہ حضرت مولانا محمد داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں تشریف لائے تھے اور ان کی دینی پختگی سے خوشی ہوئی تھی۔ اس قحط الرجال کے دور میں سچی بات ہے راقم کو اس خبر سے سخت صدمہ ہوا، دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کی بال بال مغفرت فرمائے اور ان کو اپنی محبت کی آغوش میں جگہ دے، اور اُن کے پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین!

محمد عطاء اللہ حنیف

(۵ دسمبر ۱۹۶۹ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آہ! مولانا حافظ احمد صاحب پٹوی......!

اس خبر سے بہت قلق ہوا کہ حضرت مولانا حافظ احمد صاحب پٹوی مورخہ ۵؍محرم الحرام ١٣٩٠ھ (١٤؍ مارچ ١٩٧٠ء) کو جڑانوالہ (ضلع لائل پور) میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

حافظ صاحب موصوف، ہماری قدیم بزم علمی کی ایک نشانی رہ گئے تھے، عقائد کے پختہ، عمل میں اتباع سنت کے دلدادہ، وضع میں نمونہ سلف، طبیعت کے مرنجان مرنج، باوقار وضع دار اور ملنسار تھے، ہمارے بزرگانِ علماء وصلحاء غزنویہ سے آپ کو بڑی عقیدت تھی، مولانا شاہ محمد شریف گھریالوی رحمہ اللہ (سابق امیر جمعیت اہل حدیث) کے خواص سے تھے، مولانا محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ سے خاص تعلق خاطر تھا اور حضرت مولانا مرحوم بھی ان کا بہت احترام فرماتے تھے۔

مدرسہ تقویۃ الاسلام (امرتسر) کے فارغ التحصیل اور قدوۃ السالکین مولانا نیک محمد امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کے ارشد تلامذہ میں تھے۔ مولانا عبدالواحد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی بہت فیض حاصل کیا تھا۔ قرآن وحدیث پر خاصی نظر تھی، وعظ وتقریر بادلیل اور موثر ہوتا تھا۔ فتویٰ خوب مدلل لکھتے تھے۔ فن طبابت بھی باقاعدہ حاصل کیا جس میں حذاقت رکھتے تھے اور قدماء کی طرح اسی کو ذریعہ معاش بھی بنایا، تاہم تدریس سے خاص شغف رکھا۔ دوسرے کئی مقامات کے علاوہ مسجد چینیانوالی میں بھی برسوں قرآن وحدیث ومتعلقہ علوم پڑھایا کیے اور اب بھی جڑانوالہ میں ایک مدرسہ جاری کر رکھا تھا جس میں صحاح ستہ کی عموماً خود ہی تعلیم دیتے تھے۔ حدیث پاک کا ایک عمومی روزانہ درس جامع اہل حدیث منڈی جڑانوالہ میں آخری دم تک جاری رہا۔ لکھنے سے بھی دلچسپی تھے، شاید مصروفیات کے سبب چند تبلیغی رسائل ہی شائع ہوئے جو تبلیغی انداز کے اور مفید تھے۔ غالباً اسّی کے لگ بھگ عمر ہوگی۔ جو عموماً تبلیغ توحید وسنت کے کام آئی۔

افسوس! پچھلے چند سالوں سے پرانے بزرگ اور ساتھی ایک ایک کر کے بڑی تیزی سے اس جہان فانی سے اُٹھ گئے۔

داغ فراق صحبت شب کی جلی ہوئی ــــ اک شمع رہ گئی تھی سو وہ بھی خموش ہے

دعا ہے اللہ تعالیٰ مجموعہ حسنات اپنے اس بندے کو اپنی رحمتوں سے نوازے، اس کی خدمتوں کو قبول اور لغزشوں سے درگذر فرمائے اور اعلیٰ علیین میں مقام عنایت فرمائے۔ آمین!

محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی (٢٧ مارچ ١٩٧٠ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیائے علم وفضل کی ایک عظیم شخصیت، ادیب کبیر اور دبیر شہیر بطل حریت

سید محبّ الدین خطیب مصری رحمہ اللہ

ارباب علم واصحاب ذوق کو معلوم ہوگا کہ مصر کے ادارۃ الطباعۃ المنیریہ نے علوم قرآن وحدیث سے متعلقہ اور خالص توحید وسنت پر مشتمل کتابوں کی اشاعت ان کی اعلیٰ معیار پر طباعت کی بڑی گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں، اس ادارہ کے مدیر ومہتمم صاحب الفضیلۃ شیخ محمد منیر دمشقی تھے، جن کی وفات ۱۳۶۹ھ میں ہوئی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ. یہ بزرگ بڑے متبحر عالم، بالغ نظر محقق اور مسلکاً اہل حدیث تھے۔

موصوف نے ۱۳۴۹ھ، ۱۹۳۰ء میں ایک بے نظیر کتاب تالیف کر کے شائع کی تھی "نموذج من الاعمال الخیریۃ فی ادارۃ الطباعۃ المنیریۃ" تقریباً پونے سات سو بڑے صفحات، اس کتاب کے صفحہ ۹۴، ۹۵ میں انہوں نے سید محب الدین الخطیب ...... جن کا حال ہی میں انتقال ہوا ہے...... کا مختصر سا سوانحی خاکہ لکھ دیا تھا، بلکہ سید محبّ الدین کے دادا، والد ماجد اور چچاؤں کا بھی تھوڑا تھوڑا تعارف کرا دیا ہے۔ ان ہی مختصر حالات کو ہمارے محترم دوست حضرت مولانا حافظ محمد اسحاق صاحب دام مجدہٗ العالی نے اردو کے قالب میں ڈھالتے ہوئے آخر میں اپنے تاثرات ظاہر کیے ہیں۔ جزاہ اللہ وکثر فینا امثالہ.

واضح رہے کہ کتاب مذکور میں آج سے کچھ سال قبل جب کہ سید موصوف کی عمر چالیس سال کے لگ بھگ ہوگی شیخ محمد منیر موصوف رحمہ اللہ نے ان الفاظ کے ساتھ مرحوم سید کا تذکرہ شروع کیا ہے: "الاستاذ الشہم الغیور ذوالصفات الحمیدۃ والمقالات المجیدۃ فرد دہرہ وشمس عصرہ ادبا وفضلا وکرما ونبلا ومجدا وشجاعۃ ونشاطا وبراعۃ محب الدین آفندی الخطیب بن المرحوم الشیخ ابو الفتح بن الشیخ عبدالقادر الخطیب الخ."

اور عقائد میں ان کی پختگی کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

"وعقیدتہ سلفیۃ محضۃ مملوءہ عواطف یحبہا والمناضلۃ عنہا."

عقائد میں خالص اہل حدیث جن کی محبت رگ رگ میں رچی بسی ہوئی ان پر حملہ کے بھرپور دفاع۔

ذہانت اور بلند اخلاق کو خراج تحسین ادا کرتے ہوئے شیخ محمد منیر لکھتے ہیں: "امام ذکاؤہٗ واخلاقہ فنادر ان لا یکاد ان یوجد ان فی انسان ولا سیما حیاءہ وادبہ...... الخ."

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس شخص میں اعلیٰ ذہانت و طباعی کے ساتھ ساتھ اخلاقی بلندی دونوں جمع ہیں، جبکہ کسی شخص میں دونوں کا اکٹھا پایا جانا بہت نادر الوقوع ہے، خصوصاً حیا داری اور باہمی برتاؤ۔''

ذیل کے مقالے میں سید خطیب کی جن علمی اور اصلاحی خدمات کا تذکرہ کیا گیا یہ ۱۳۴۶ ہجری کی مدت کی ہیں، اس کے بعد کے ساٹھ برس کی عظیم مجاہدانہ مساعی اور علمی خدمات ہم دور افتادوں کو پورے طور پر معلوم نہیں۔ اس طویل دور کے ان کے بڑے علمی کارناموں میں: (۱) "العواصم من القواصم لابن العربی" کی پر مغز تعلیقات اور اس کی اشاعت (۲) المنتقی من المنهاج للذهبی کی تعلیقات اور اشاعت (۳) مختصر تحفہ اثنا عشریہ جربی کی مع تہذیب و تنقیح اور تعلیق اشاعت (۴) زوائد ابن حبان (۵) کتاب الخراج لیحی بن آدم و (۶) کتاب الخراج لابی یوسف وغیرہ اہم کتابوں کی محقق و منقح طباعت کے علاوہ ادب عربی کی بھی لازوال خدمت سرانجام دی ہے...... افسوس اس سے زیادہ معلومات نہیں مل سکی ہیں۔

۱۳۷۳ھ، ۱۹۵۳ء کے قریبی سالوں میں جامعہ ازہر مصر کے ترجمان ماہنامہ ''مجلة الازہر'' کے رئیس التحریر قرار پائے ربیع الثانی ۱۳۷۸ھ یعنی جب شیخ محمود شلتوت شیخ الازہر ہو کر آئے۔ اس کے بعد مجلة الازہر سے ان کا نام غائب کر کے یکایک احمد حسن زیات کا نام لکھنا شروع کر دیا گیا۔

سید خطیب کی تحریروں سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان میں قدیم و جدید کا حسین امتزاج تھا، مسلک سلف کو بڑی عمدہ تعبیر میں پیش کرتے تھے۔ حضرت امام بخاری رحمہ اللہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ، حافظ ابن القیم رحمہ اللہ اور حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ سے شدید متاثر نظر آتے ہیں۔ پرانے فتنوں میں فتنہ رفض و تشیع اور نئے دور کے فتنہ مرزائیت اور تہذیبی طور پر فتنہ استشراق کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتے تھے، اور فتنہ متجددین پر گہری اور وسیع واقفیت رکھتے تھے۔ ان کے نزدیک مسلمانوں کے عقائد میں تشکیک...... تذبذب اور اضمحلال عمل سے لاپروائی، بلکہ افکار اور سیاسی طور سے ہر محاذ پر شکست کا سبب ان فتنوں کو گردانتے تھے گو مسلمان ممالک میں سب جگہ ؎

کون سنتا ہے فغان درویش

والا معاملہ ہے، مگر مرحوم اپنی دھن کے پکے، یہی سوز دروں سینے میں لیے ہوئے اللہ کو پیارے ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ سنت نبویہ کے اس محافظ کو جنت بریں میں انبیاء و صلحاء اور محدثین و فقہاء کی معیت ارزانی فرمائے۔ وحسن اولئك رفيقا۔

محمد عطاء اللہ حنیف

(۸ مئی ۱۹۷۰ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا عبدالجبار جہلمی، کراچی رحمہ اللہ

جو بادہ کش تھے پرانے وہ اٹھتے جاتے ہیں
کہیں سے آب بقائے دوام لا ساقی

انجمن اہل حدیث جہلم کی قرارداد سے جو''الاعتصام'' گزشتہ شمارے میں شائع ہوئی۔ یہ معلوم کر کے بہت صدمہ پہنچا کہ مولانا عبدالجبار خطیب موتی مسجد (کراچی) بھی اللہ کو پیارے ہو گئے۔ کلیجہ دھک سے رہ گیا۔ ﴿انا للہ وانا الیہ راجعون﴾

مولانا عبدالجبار بڑی صفاتِ حمیدہ کے حامل تھے۔ مرنجاں مرنج، خاموش طبع، عزلت گزیں قسم کے صاحب علم وفضل اور تبلیغی جذبہ سے بھرپور بزرگ تھے۔

مرحوم، ''اخبار اہل حدیث'' امرتسر کے قارئین کو یاد ہوگا کہ اس میں بکثرت لکھنے والوں میں ایک مولانا آثم نور محمد ممیانوی ''جہلمی'' تھے۔ مضامین سب مسلک اہل حدیث کی دعوت پر مشتمل ہوتے تھے۔ ہلکے پھلکے اور مدلل۔ مولانا عبدالجبار انھی کے (غالباً اکلوتے) صاحبزادے تھے اور وہی جذبہ ورثہ میں پایا تھا۔

۱۳۳۹ھ (۱۹۲۱ء) میں مدرسہ سلفیہ غزنویہ (مرحوم) میں میرا ان سے تعارف ہوا جبکہ وہ پندرہ سولہ سال کے تھے اور گیارہ بارہ کے درمیان شاید میری عمر ہو گی صورت کے دلکش، سیرت کے پاک، مزاج کے سادہ اور حیاء وشرافت کے مجسمہ تھے۔ ان دنوں جو مخلصانہ تعلق قائم ہوا تو آخر تک قائم رہا۔ ادھر سے عقیدت اور ادھر سے انکساری اور تواضع، آخری ملاقات شاید دو سال قبل ہوئی۔ کیا خبر تھی کہ وہ ''آخری'' ہی ثابت ہو گی۔

انہوں نے حدیث اور اس سے متعلقہ ضروری علوم کی تکمیل غالباً مدرسہ غزنویہ، امرتسر میں کی تھی۔ اس کے بعد اپنی ساری زندگی تبلیغ وتدریس کی راہ میں کھپا دی۔ مِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ .

تقریباً ثلث صدی کے عرصہ سے کراچی ہی کے ہو کر رہ گئے تھے۔ تفصیلات کا تو علم نہیں لیکن اندازہ یہ ہے کہ کراچی کے جماعتی حلقوں میں ان کا معنوی فیض بہت تھا۔ مدرسہ سعودیہ، پھر رحمانیہ میں کئی سال سے وہ اپنی حد تک باحسن وجوہ مدرسی کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ آپ کے شاگرد اور مستفیدین سینکڑوں سے متجاوز ہوں گے۔ تدریسی اوقات سے فرصت نکال کر کچھ نہ کچھ لکھتے بھی رہتے تھے۔ چنانچہ چند تبلیغی رسائل آپ کی یادگار ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کراچی کی جماعت بڑی برکتوں سے محروم ہو گئی جس کا ان کے ساتھ ہم کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی بہت قلق ہے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ احباب کراچی، مولانا کے متوسلین وتلامذہ اور پسماندگان کو توفیقِ صبر سے نوازے اور جماعت کو ان کا نعم البدل ارزانی فرمائے اور مرحوم کے مرقد کو منور فرمائے اور جنت بریں میں سلف صالح کی معیت میں اونچے درجے مرحمت فرمائے۔ آمین

الاعتصام: ۸ر مئی ۱۹۷۰ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آہ! ماسٹر تاج الدین انصاری مرحوم

تقریباً سب قومی حلقوں میں یہ خبر بڑے دکھ سے سنی گئی کہ مجلس احرار اسلام والے ماسٹر تاج الدین لدھیانوی ۳۰ اپریل جمعرات کو انتقال کر گئے۔ ﴿انا للہ وانا الیہ راجعون﴾

مرحوم ایک عرصہ سے گوناگوں مصائب سے دوچار اور سخت بیمار چلے آرہے تھے۔ آخر امراض وحوادث جان لیوا ثابت ہوئیں اور جانِ ناتواں، جان آفرین کے سپرد کردی۔ مرحوم کو اسلام سے سچا عشق، کفر اور اس کی شاخوں سے بغض تھا۔ مسلمانوں کی ہر تکلیف پر بے کل ہو ہو جاتے تھے اور انسانیت کا درد سینے میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ و اللہ حسیبہ

ایسے ہی فطری جذبات ان کو سیاسیات کی پرخار وادی میں کھینچ لائے۔ انگریز سے لڑائی کرنے والوں کے ہراول دستہ میں رہے۔ ہندوؤں کی چیرہ دستیوں اور مظالم کے خلاف ہر محاذ میں دیوانہ وار شامل ہوئے۔ مزدور اور کسانوں کے مسائل کے غم میں ہمیشہ گھلا کیے، لیکن ہر طرح کی جدوجہد میں خالص اسلامی نقطہ نظر سے حصہ لیا اور ہر صعوبت اسلام اور مسلمانوں کی للہ خدمت کی اور اس راہ میں برداشت کی۔

مرحوم کا شمار مجلس احرار اسلام کے بانیوں میں ہوتا تھا لیکن نہ صرف احرار بلکہ پچھلے پینتیس چالیس سالہ دور کی پوری تاریخ جوان کے انتقال سے اجمالاً آنکھوں کے سامنے آگئی۔

راقم الحروف کو ان سے ملاقات کا موقعہ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے ایام میں ملا۔ جب مرکزی جمعیت اہل حدیث مغربی پاکستان کے نمائندے کی حیثیت سے راقم کو مجلس عمل کے اجلاسوں میں شامل ہونے کا اتفاق ہوتا تھا۔ مجلس عمل میں مرکزی جمعیت اہل حدیث کے ہم تین نمائندے تھے۔ سیدنا مولانا محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ اور حضرت مولانا محمد اسماعیل (گوجرانوالہ) اور راقم۔ ان اجلاسوں میں دیکھا کہ مرحوم کی گفتگو ہمیشہ نہایت متین، ٹھوس اور عملی ہوتی تھی۔ جس کا لوہا سب ارکان مانتے تھے۔

پوری سیاسی سوجھ بوجھ اور انتھک محنتی ہونے کے باوصف بہت متواضع اور منکسر المزاج تھے۔ ہائے ایسے صاحب جنوں اب کہاں تلاش کریں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ اسلام، مسلمانوں اور انسانیت کے اس بے لوث خادم کی بال بال مغفرت فرمائے۔ لغزشوں سے درگزر اور نیکیاں قبول فرمائے اور بہشت میں مقام عطا فرمائے۔ آمین

الاعتصام: ۸رمئی ۱۹۷۰ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آہ! مولانا عبدالحکیم قصوری

مجھ کو اپنے احباب تک یہ خبر پہنچانے میں دلی صدمہ ہو رہا ہے کہ میرے برادر بزرگ مولانا عبدالحکیم قصوری طویل عرصہ بیمار رہنے کے بعد ۹؍ مئی ۱۹۷۰ء ہفتہ کے دن خانیوال (ضلع ملتان) میں انتقال فرما گئے۔
انا للّٰہ وانا الیہ راجعون.

مرحوم کی عمر غالباً ساٹھ ۶۰ اور ۶۵ کے درمیان ہوگی۔ قصور ضلع لاہور میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مدرسہ فریدیہ قصور میں حاصل کی۔ بعدۂ اپنے استاذ قاضی حمید اللہ مرحوم سیالکوٹی کی وساطت سے شاہی مسجد لاہور چلے گئے۔ وہیں ارنٹیل کالج لاہور سے مولوی فاضل کیا، آپ کے اساتذہ میں حضرت مولانا سید طلحہ صاحب ٹونکی، مولانا نور الحق مرحوم اور مولانا نجم الدین صاحب رحمہ اللہ کے اسماء گرامی آتے ہیں۔ پھر ندوۃ العلماء لکھنو پہنچے اور دنیائے اسلام کی نامور ہستی، مشہور اہل حدیث فاضل علامہ شیخ تقی الدین الہلالی المراکشی (حال استاذ بجامعة الاسلامية بالمدينة المنورہ) سے اکتساب علم کیا، اس کے بعد (مرحوم) مدرسہ رحمانیہ دہلی سے حدیث شریف کی تکمیل کی۔

تحصیل علوم کے بعد جماعت اہل حدیث کے مختلف مدارس میں تدریس اور جوامع مساجد میں خطابت کے فرائض سالہا سال تک سرانجام دیتے رہے۔ مثلاً: صوبہ بہار اور رنگون (ہند) فیروز پور (ہند) مسجد چینیانوالی، مدرسہ محمدیہ گوجرانوالہ، بہاول نگر اور مسجد رحمانیہ کراچی وغیرہ۔ جہاد اسلامی کے شوق میں حضرت امیر المجاہدین مولانا فضل الٰہی وزیر آبادی رحمہ اللہ کے ہاتھ پر جہاد کے لیے بیعت کی اور مولانا موصوف کے حکم کی تعمیل میں مسلم لیگ کی قیادت میں تحریک پاکستان میں بھرپور حصہ لیا اور جہاد کشمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ آخری دنوں تک مرحوم جذبہ جہاد و تبلیغ سے سرشار رہے۔ رحمهم الله تعالىٰ وكثرت امثالهم.

نماز جنازہ مولانا حکیم محمد عبداللہ صاحب (روڑی والے) منڈی جہانیاں نے پڑھائی اور اپنے والد مرحوم کے پہلو میں دفن کر دیے گئے۔

اور مرحوم کی وصیت کے مطابق مبلغ پانچ صد روپے (۵۰۰) مدرسہ دارالحدیث محمدیہ ملتان کو دے دیے گئے۔ جماعت اہل حدیث سے مرحوم کی نماز جنازہ غائبانہ کی درخواست ہے نیز دعائے مغفرت کی استدعا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ ان کو جنت بریں میں درجہ علیا عطا فرما دے۔

(غمزدہ) مولوی عبدالغنی مجاہد (مجاہد دواخانہ خانیوال) ضلع ملتان

"الاعتصام":

خاکسار راقم کے مرحوم سے چالیس سال سے دوستانہ مراسم چلے آ رہے تھے۔ مرحوم کو ہمیشہ علمی شغف، تبلیغی جوش، جذبہ جہاد، اتباع سنت، حق گوئی اور اخلاص جیسے اوصاف اور اخلاق عالیہ کا سراپا پایا۔ چند ماہ ہوئے لاہور تشریف لائے تھے اور چند گھنٹے بڑی ایمان افروز صحبت رہی۔ ہائے کیا خبر تھی کہ یہ وداعی ملاقات ثابت ہوگی۔ رہے نام اللہ کا!

((اللھم اغفرله وارحمه وارفع درجاتهٗ فی المهديين وافتح له فی قبره ونور له فيه واخلفهٗ فی عقبه، آمين.))

غم گسار: محمد عطاء اللہ حنیف

(۵ جون ۱۹۷۰ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیارِ سعودیہ کے مفتی اعظم جناب

حافظ محمد بن ابراہیم آل الشیخ

ماہوار مشہور عربی مجلّہ ''المنہل'' (جدہ) کی اشاعت ماہ ذوالقعدہ ۱۳۸۹ھ سے معلوم ہوا کہ دیارِ نجد و عرب کے مفتی اعظم شیخ محمد بن ابراہیم کا تقریباً اسی برس کی عمر میں ۲۴ر رمضان المبارک ۱۳۸۹ھ کو ریاض (نجد) میں انتقال ہو گیا۔

انا للّٰہ و انا الیہ راجعون .

سلطان فیصل بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ موجودہ فرمانروائے سعودی عرب نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور شاہی خاندان کے دوسرے بھی بہت سے مقتدر اصحاب، نیز علماء و وزراء سب شریک ہوئے۔ شیخ مرحوم بارھویں صدی کے مجدد، حضرت شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب نجدی رحمہ اللہ کی اولاد سے تھے۔ قرآن و حدیث، فقہ اور دوسرے علوم عربیہ کے بہت بڑے فاضل تھے۔ ان ہی کے دستخطوں سے ہر شرعی قانون سعودی عرب میں نفاذ پاسکتا تھا۔ سعودی عرب میں مرحوم کے تلامذہ اچھی خاصی تعداد میں موجود ہیں۔ ہمارے بزرگ فاضل شیخ عبدالعزیز بن باز وائس چانسلر جامعہ اسلامیہ مدینہ یونیورسٹی غالباً مرحوم ہی کے شاگرد اور فیض یافتہ ہیں۔

ابتدائی عمر سے آخری وقت تک حکومت نجدیہ سعودیہ کے منصب افتاء پر فائز رہے۔

رحمۃ اللہ علیہ و السعۃ .

جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے اہل حدیث دوستوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ حضرت الشیخ رحمۃ اللہ علیہ کے تفصیلی احوال و کوائف ارسال فرمائیں تاکہ ''الاعتصام'' میں شائع کیے جائیں۔

محمد عطاء اللہ حنیف

(۱۳ جنوری ۱۹۷۰ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناظم مالیات مرکزی جمعیت اہل حدیث کو صدمہ

جماعتی حلقوں میں یہ خبر نہایت حزن و ملال سے سنی جائے گی کہ گذشتہ دنوں میاں عبدالمجید صاحب ناظم مالیات مرکزی جمعیت اہل حدیث کی پوتی حمیرا وحید اچانک حادثہ سے دوچار ہو کر میو ہسپتال میں وفات پا گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرحومہ اپنے چچا میاں عبدالمعید صاحب کے ہمراہ راولپنڈی سے اپنی خالہ کے ہاں گرمیوں کی چھٹیاں گذار کر آ رہی تھی کہ راستہ میں سڑک کے کنارے پھول توڑنے کے لیے کار رکوالی، لیکن ابھی چند لمحے بھی نہ گزرے تھے کہ بیچاری ایک تیز رفتار بس سے ٹکرائی اور اس کی زندگی کا پھول ہمیشہ کے لیے مرجھا گیا۔

پھول تو دو دن بہارِ جانفزا دکھلا گئے
حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

مرحومہ حمیرا وحید بڑی سعادت مند اور ہونہار بچی ہونے کی وجہ سے سارے خاندان کی توجہ کا مرکز تھی، جس کی وجہ سے سارا خاندان نہایت غمگین ہے۔

ادارہ الاعتصام مرحومہ کے خاندان کے غم میں برابر کا شریک ہے اور دعا گو ہے اللہ تعالیٰ مرحومہ کے تمام خاندان کو عموماً اور ان کے والد میاں عبدالوحید اور ان کی اہلیہ کو صبر جمیل سے نوازے اور مرحومہ کو ان کے لیے ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین!

(۱۸ ستمبر ۱۹۷۰ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آہ! مولانا عبدالکریم صاحب امرتسری

جماعتی حلقوں میں یہ خبر نہایت غم واندوہ سے سنی جائے گی کہ جماعت اہل حدیث کے مخلص اور سرگرم کارکن جناب مولانا عبدالکریم صاحب امرتسری ایڈووکیٹ سابق رجسٹرار سپریم کورٹ پاکستان مورخہ ۱۲ر دسمبر ۱۹۷۰ء کو لاہور سے عوامی ایکسپریس پر حج کے مبارک سفر پر جا رہے تھے کہ ساہیوال سٹیشن پر پہنچتے پہنچتے ضعف دل کا عارضہ ہوا، جو جان لیوا ثابت ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مولانا حکیم ہدایت اللہ صاحب بٹالوی اور مولوی محمد صدیق صاحب بھی اس مبارک سفر میں ان کے رفیق تھے، وہ مرحوم کو ساہیوال سے اتار کر واپس لاہور لے آئے، چنانچہ ۱۳ر دسمبر ۱۹۷۰ء (اتوار) کو آپ کی تدفین عمل میں لائی گئی۔ جنازہ کے بعد دونوں ساتھی پھر کراچی روانہ ہو گیا۔

مولانا موصوف حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری مرحوم و مغفور سے خاص طور پر فیض یافتہ تھے۔ جذبہ تبلیغ سے سرشار، پُر جوش مجاہد، نہایت متشرع اور زندہ دل بزرگ تھے۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو جنت بریں میں مقام عطا فرمائے اور پسماندگان اور ہم سب اُن کے رفقاء واحباب کو صبر جمیل سے نوازے۔

ہمارے لیے حاجی محمد اسحاق صاحب حنیف مرحوم و مغفور کے بعد یہ ایک دوسرا بڑا جانکاہ حادثہ ہے۔

فللّٰہ ما اخذو اعطیٰ ولا نقول الا ما یرضیٰ۔ ربنا تبارك و تعالیٰ وانّا بفراقه لمحزونون.

دل فگار: محمد عطاء اللہ حنیف

(۱۸ر دسمبر ۱۹۷۰ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا شرف الحق محمود ملتانی

۱۵/۲/۷۱ـ مخدومی و محترمی حضرت مولانا محمد عطاء اللہ حنیف صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ..... ! ابھی آٹھ بجے ۱۵/۲/۷۱ یہ دردانگیز اطلاع ملی ہے کہ مولانا شرف الحق صاحب محمود خلف الرشید حضرت مولانا عبدالحق صاحب محدث ملتانی رحمۃ اللہ علیہ خطیب جامع خواجگان اہل حدیث پاک گیٹ ملتان شہر اس دنیائے فانی سے انتقال فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مولانا موصوف یکم فروری کو ملتان سے بس میں سوار ہو کر لاہور جا رہے تھے کہ راستہ میں رینالہ خورد کے آگے اُن کی لاری اور ٹرک کے باہمی تصادم کے حادثہ میں وہ شدید زخمی ہو کر پتوکی ہسپتال میں داخل کیے گئے۔ اطلاع ملنے پر اُن کا صاحبزادہ کلاں ثناء الحق وہاں پہنچا...... وہ ایک دن رہ کر اُن کو ٹرین میں ملتان لے آیا اور نشتر کالج ہسپتال میں اُنہیں علاج کے لیے داخل کرا دیا گیا۔ دماغ اور ریڑھ کی ہڈی پر شدید چوٹیں آئیں اور گہرے زخم آئے تھے۔ اس عرصہ میں اُنہیں ہوش نہیں آئی..... بڑی کوشش اور علاج کے باوجود وہ جانبر نہ ہو سکے اور گذشتہ شب راہی بقا ہو گئے!

اُن کا جنازہ ابھی ۹، ۱۰ بجے جنازگاہ گیٹ ملتان سٹی سٹیشن پر جنازگاہ میں ہو رہا ہے اور اُنہیں اُن کے آبائی قبرستان میں سپردِ خاک کیا جائے گا..... مرحوم کی عمر ابھی ۵۰ برس بھی نہیں تھی کہ وہ ایک وسیع کنبہ (جس میں بیوہ، چار صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں شامل ہیں) چھوڑ کر دُنیا سے رخصت ہو گئے ہیں..... دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے بڑے بھائی مولانا شمس الحق صاحب، ان کی ہمشیرگان اور دیگر پسماندگان کو اس صدمہ کے برداشت اور صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

تمام احباب کرام اُن کا جنازہ غائبانہ ادا کریں، اور اُن کے لیے دعائے مغفرت فرمائیں۔

(غمزدہ محمد عبدالرشید صدیقی عفا اللہ عنہ، از ملتان شہر)

"الاعتصام":

اس ناگہانی اندوہناک خبر پڑھتے ہی دل بیٹھ گیا اور ایک دفعہ طبیعت پر سکتہ سا طاری ہو گیا، مرحوم ایک علمی خاندان کے چشم و چراغ اور علوم عربیہ کے فاضل تھے۔ کئی سال عہدۂ تدریس پر فائز رہے، علاوہ ازیں ملیّ درد سے حظ وافر پایا تھا۔ مدتوں ملک کی دینی، سماجی اور سیاسی تحریکوں میں بے لوث خدمات سرانجام دیتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے۔ جماعتی تبلیغ اور تنظیم کے جذبہ سے بہت سرشار تھے، تحریری نشر و اشاعت دین سے بھی خاصی دلچسپی رکھتے تھے...... افسوس! ان چند دنوں میں بھی دور و قریب کے بہت سے احباب و رفقاء ہم سے جدا ہو گئے! انا للّٰہ وانا الیہ راجعون!

مولانا شمس الحق صاحب اور مرحوم کے صاحبزادگان دوسرے سب متعلقین سے توفیق صبر جمیل کی دعا کے سوا اور کیا عرض کیا جا سکتا ہے...... افسوس! ملتان کی جماعت سے بھی ایک اور قابل شخصیت کے محروم ہونے پر اظہارِ غم ہی کیا جا سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو بال بال بخشے اور صلحائے اُمت کے زمرہ میں جنت بریں پر ان کو اونچے درجے عنایت فرمائے۔ آمین...... ۱۹ فروری ۱۹۷۱ء جامع مسجد مبارک اہل حدیث لاہور میں مرحوم کا جنازہ غائبانہ ادا کیا گیا۔

دل فگار: محمد عطاء اللہ حنیف

(۲۶ر فروری ۱۹۷۱ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاہور کے ایک قدیمی اہلحدیث خاندان کے گل سرسبد، سرکردہ قومی رہنما اور بابرکت شخصیت

حضرت میاں عبدالعزیز صاحب بیرسٹر انتقال فرما گئے

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

پاکستان کے سیاسی، دینی اور جماعتی حلقوں میں یہ خبر انتہائی اندوہ وملال سے سنی گئی کہ میاں عبدالمجید صاحب ناظم مالیات مرکزی جمعیت اہل حدیث کے والد محترم جناب میاں عبدالعزیز صاحب سو سال کی تاریخ ساز اور زندہ جاوید طویل عمر پا کر مؤرخہ ۵ جمادی الاخر ۱۳۹۱ھ مطابق ۲۸ جولائی ۱۹۷۱ء بدھ کے دن نو بجے صبح وفات پا گئے۔ رہے نام اللہ کا۔

میاں صاحب مرحوم گوناگوں صفات سے متصف، اخلاق حسنہ سے آراستہ، سراپا شرافت، مجسمہ ہمدردی وغمگساری، اسلام کے فدائی، تبلیغ دین کے شیدائی، تکلفات سے دور، نمائش سے نفور، کہنہ مشق قانون دان اور لاہور کے ہردلعزیز بزرگ تھے۔

میاں صاحب کا خاندان کئی پشتوں سے لاہوری ہے جسے شاید ہر دور میں ہمیشہ امتیازی مقام حاصل رہا۔ میاں عبدالعزیز کے والد جناب مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم وکیل ہائی کورٹ پنجاب۔ جن کا ۱۹۲۰ء میں انتقال ہوا۔ عربی اور دینی علوم کی بھی اچھی خاصی استعداد سے بہرہ ور تھے۔ پنجاب میں عیسائیت کی ابتدائی تبلیغی یلغار کے زمانے میں مسلمان مبلغین کی جماعت کے مولوی الٰہی بخش وکیل مرحوم ومغفور گویا روح رواں تھے۔ لاہور کے حافظ ولی اللہ (م ۱۲۹۶ھ) جنہیں پادریوں سے مناظروں میں ید طولیٰ حاصل تھا، ان کے مولوی الٰہی بخش وکیل گویا دست راست تھے۔ مولوی الٰہی بخش وکیل اور ان کے بھائی (میاں عبدالعزیز کے چچا) ڈاکٹر قادر بخش (متوفی ۱۹۵۶ء) دونوں مسلکاً اہل حدیث اور دونوں جذبۂ تبلیغ سے سرشار تھے۔ اسلام کی عمومی تبلیغ کے ساتھ ساتھ مسلک اہل حدیث کی اشاعت میں بھی حصہ لیتے تھے۔

مولانا محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ کے ماہنامہ مجلہ اشاعۃ السنہ کے بعض قدیم شماروں کے مطالعہ سے راقم کو اندازہ ہوا ہے کہ مولانا بٹالوی کو ان کی تبلیغی اور تالیفی اور رفاہی مساعی میں مولوی الٰہی بخش وکیل اور ان کے خاندان کا تعاون حاصل تھا۔ چنانچہ ۱۸۸۱ء میں مولانا بٹالوی کی تجویز سے مذکورہ بالا مقاصد کے لیے جو انجمن ''ہمدردی اسلام'' بنائی گئی تھی، اس کے سیکرٹری مولانا بٹالوی خود اور وائس پریذیڈنٹ مولوی الٰہی بخش وکیل تھے۔ اس انجمن کا حلقہ سارے (متحدہ) ہندوستان پر محیط تھا اور ہر فرقہ کے اکابر علماء واعیان اس میں شامل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ مثلاً حضرت نواب سید محمد صدیق حسن بھوپالی، مولانا عبدالحی لکھنوی، مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی، وغیرھم (تفصیل کے لیے اشاعۃ السنہ نمبر ا جلد ۵ دیکھیے) مولوی الٰہی بخش صاحب وکیل کو دینی مطالعہ سے بھی شغف تھا۔ مولانا محمد حسین بٹالوی کے ''اشاعۃ السنہ'' مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کے اخبار ''اہل حدیث'' اور مولانا ابوالکلام آزاد رحمہ اللہ کے ''الہلال'' کے باقاعدہ خریدار تھے۔ علاوہ ازیں مختلف قسم کے رسائل ومسائل پر بھی نظر رکھتے تھے جن کا قدرے ذخیرہ اب تک ان کی لائبریری میں موجود ہے۔

یہ سارا ذوق میاں عبدالعزیز کو وراثت میں ملا تھا۔ چنانچہ بیسویں صدی عیسوی کے دوسرے عشرے کے آخر میں ہندوستان پر قابض عیسائی حکومت برطانیہ اور اس کے استبداد و مظالم کے خلاف حضرت مولانا ابوالکلام آزاد رحمہ اللہ کی قیادت میں جو تحریکِ آزادیٔ ہند شروع ہوئی میاں عبدالعزیز فوراً ہی اس کے ہراول دستے میں شامل ہو گئے اور اس سلسلے میں کسی بھی ممکن قربانی سے دریغ نہیں کیا۔

مولانا ابوالکلام آزاد نے انگریزوں سے نبرد آزما ہونے کے لیے اپنے دعوتی مجلّہ ''الہلال'' کے ذریعہ جب ایک جماعت ''حزب اللہ'' کے قیام کا اعلان کیا اور (اس وقت کے) نوجوانوں نے اس دعوت پر لبیک کہی تو اس کے لیے مولانا ابوالکلام آزاد کے ہاتھ پر جو بیعت عمل میں آئی وہ میاں عبدالعزیز کی اسی تاریخی پیلی کوٹھی میں ہوئی جس سے اب میاں صاحب کا جنازہ اٹھا ہے اور اگر راقم کی شنید غلط نہیں تو ان بیعت کنندگان میں مولانا غلام رسول مہر مدظلہ اور مولانا محمد اسماعیل رحمہ اللہ (گوجرانوالہ) بھی شامل تھے۔ پھر جب تحریک آزادیٔ ہند نے مختلف مراحل طے کرتے ہوئے تحریک پاکستان کی صورت اختیار کر لی تو میاں صاحب اسی وراثتی جذبہ دینی وقومی کے تحت اس میں بھی شامل ہو گئے جس میں پورے خلوص سے بھرپور حصہ لیا اور اس وقت بھی ان کی یہ کوٹھی اس تحریک اور اس کے صف اول کے لیڈروں کا مرکز بنی رہی۔

میاں صاحب قیامِ پاکستان کے بعد عمر کے تقاضوں اور آنکھوں کی تکلیف کے سبب عملی طور پر سب ہنگاموں سے الگ ہو گئے تھے۔ تاہم اسلام، پاکستان، عام مسلمانوں اور جماعت اہل حدیث کے سب مسائل سے نہایت مخلصانہ اور ہمدردانہ دلچسپی رکھتے تھے۔ اسی نقطہ نظر سے اخبارات ورسائل پڑھوا کر سنتے اور جس قسم کا جتنا حصہ ان میں لے سکتے خوب لیتے تھے بلکہ مناسب معلومات روزانہ ڈائری کی صورت میں درج کراتے جاتے تھے۔ نیز دوسری معلومات کے ساتھ اسلامی تاریخ، علماء اسلام کے سوانح حیات اور عام دینی مسائل سے متعلقہ کتابیں برابر سنا کرتے تھے اور یہ خدمت زیادہ تر ان کے لڑکے میاں عبدالمجید صاحب [1] مدظلہ اور لائق پوتے میاں عبدالمعید سلمہ اللہ سرانجام دیتے تھے اور یہ مبارک عمل آخر تک جاری رہا۔

[1] میاں صاحب بھی فوت ہو گئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میاں عبدالعزیز ۱۹ اگست ۱۸۷۲ء میں بمقام امرتسر پیدا ہوئے۔ لاہور میں میٹرک کیا پھر بار ایٹ لاء کے لیے انگلستان چلے گئے۔ ۱۸۹۸ء میں وطن واپس آ کر ہوشیار پور (مشرقی پنجاب) میں پریکٹس شروع کی۔ چند سال بعد لاہور آ گئے اور اپنی ذہانت محنت اور دیانت کی بدولت بہت جلد اونچے قانون دانوں میں شمار ہونے لگے۔ قبولِ عام کا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ ہوشیار پور میں صدر میونسپلٹی رہے۔ لاہور آئے تو پہلے بلدیہ کے وائس پریذیڈنٹ بعدہ لاہور کارپوریشن کے میئر ہو گئے اور اس دوران کئی ملی اور قومی تاریخی معرکے سر کیے۔ قیام پاکستان سے قبل صوبائی اسمبلی کی رکنیت بھی حاصل رہی جس سے ایک موقعہ پر ڈاکٹر اقبال کے حق میں دست بردار ہو گئے۔ آہ! میاں عبدالعزیز کیا فوت ہوئے ہم اپنے ہاتھوں ایک صدی کی تاریخ دفن کر آئے۔ اللہ تعالیٰ اس بندہ عزیز کو بال بال مغفرت سے نوازے اور جنت بریں میں درجات عالیہ سے سرفراز فرمائے اور ہم سب کو ان کے نقوش حسنہ پر چلنے کی توفیق ارزانی فرمائے۔

غم آگین خاکسار محمد عطاء اللہ حنیف

الاعتصام: ۶/ اگست ۱۹۷۱ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آہ! مولانا عبدالکریم مباہلہ

ع حق مغفرت کرے عجیب آزاد مرد تھا

''الاعتصام'' (۲۱ جون) میں یہ خبر شائع ہو چکی ہے کہ مورخہ ۱۵ر جون ۷۴ء کو مولانا عبدالکریم مباہلہ بٹالوی طویل عمر پا کر وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم قیام پاکستان کے وقت سے لاہور برانڈرتھ روڈ پر مقیم تھے، نام تو ان کا مدت (۱۹۲۵ء) سے سن رکھا تھا جبکہ قادیان کے مرزائیوں سے وہ نبرد آزما تھے۔

جمعہ کی نماز جامع مسجد مبارک میں ادا کرتے تھے، حاجی محمد اسحاق حنیف امرتسری مرحوم ومغفور سے خاص تعلق خاطر تھا، انہیں کی معیت میں جمعہ کے دن اکثر ملاقات ہو جاتی تھی۔

لاہور میں آ کر اگرچہ گوشہ نشین سے ہو گئے تھے، ورنہ مرحوم کو تاریخی شخصیت کہا جا سکتا ہے، مرنجاں مرنج لیکن غیور، بیدار مغز، نڈر اور صاحب ذوق تھے۔ عربی کے فاضل تھے اور مدتوں مرزائیت کے مبلغ اور مناظر رہے، لیکن جب اُمت مرزائیہ کے اسرارِ دوونِ خانہ سے واقف ہوئے اور آنجہانی مرزا بشیر الدین محمود ولد مرزا غلام احمد قادیانی کا کردار اور اس کے اطوار دیکھے تو اپنے خاندان سمیت مرزائیت سے تائب ہی نہ ہوئے بلکہ قادیانی ''نبوت وخلافت'' کے در پردہ کارستانیوں کے دبیز پردے چاک کرنے کی بھی ٹھان لی اور اس کے لیے سردھڑ کی بازی لگا دی۔ جس کی پاداش میں مرحوم پر بے پناہ مظالم توڑے گئے، گھر بار جلا دیا گیا، نہ صرف ان کے ہم نواؤں کو زدوکوب کیا گیا بلکہ اُن پر بھی مرزائیوں نے متعدد قاتلانہ حملے بھی کیے، حتیٰ کہ اس سلسلے میں مرحوم کے رفیق خاص ایک موحد مسلمان حاجی محمد حسین کو بتاریخ ۲۳ر اپریل ۱۹۳۰ء بٹالہ ہی میں محمد علی نامی ایک مرزائی نے چھرا گھونپ کر شہید کر دیا، جس کو جرم ثابت ہونے کی بنا پر عدالت کے فیصلہ سے پھانسی دے دی گئی تھی اور ''بہشتی'' مقبرہ قادیانی میں اس کو بڑے طمطراق سے دفن کیا گیا۔ ان سب باتوں کے باوجود مردِ مجاہد نے گھر کا بھیدی ہونے کی وجہ سے خلیفہ کے کردار کو برملا عوام کے سامنے رکھا اور چیلنج کیا کہ اگر خلیفہ محمود پر یہ الزامات غلط ہیں تو وہ کھلے میدان میں آ کر ''مباہلہ'' کر لیں۔ اس وجہ سے مرحوم کے نام کا ''مباہلہ'' جز بن گیا۔ نیز انجمن مباہلہ بٹالہ بنائی، جس کا ترجمان ''مباہلہ'' نام سے ایک اخبار بھی جاری کر دیا، جس میں مرزائیت کے حقیقی خدوخال خوب واضح کیے جاتے تھے۔ پھر غالباً ستمبر ۱۹۳۱ء میں ''مباہلہ کانفرنس'' بھی امرتسر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں منعقد کی گئی (متحدہ) ہندوستان بھر کے چوٹی کے علماء نے اس میں شرکت فرمائی تھی۔

اللہ کی شان ہے کہ مولانا ''مباہلہ'' ایسے وقت میں اسلامیان پاکستان کو جدائی دے گئے جبکہ ان کا مشن ان شاء اللہ اب پورا ہونے والا ہے، تاہم ان کے جہاد کا اجر اللہ تعالیٰ کے ہاں ثبت ہے۔ ان اللّٰہ لا یضیع اجر المحسنین۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ اپنے دین کے اس غیور بندے کی سب لغزشیں معاف فرمائے اور جنت بریں میں صالحین کی معیت سے مشرف فرمائے۔

محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی

(۱۲ر جولائی ۱۹۷۴ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی عبیداللہ احرار فیروز پوری انتقال کر گئے

﴿انا للہ و انا الیہ راجعون﴾

یہ خبر جماعتی اور متعلقہ قومی حلقوں میں نہایت افسوس سے سنی گئی کہ لائل پور کی ایک اہم سماجی اور سیاسی شخصیت، مقامی جماعت اہل حدیث کے رکن رکین، مرکزی جمعیت اہل حدیث کے ممتاز راہنما، الجامعۃ السلفیہ لائل پور کے بانی رکن اور سرگرم معاون مجلسِ احرار پاکستان کے صدر، تحریک ختم نبوت کے قائد اور مجاہدانہ جذبوں سے سرشار مولوی عبیداللہ صاحب احرار مؤرخہ ۲۰ فروری ۷۵ء (۹ صفر ۱۳۹۵ھ) کو جمعرات کے دن تین بجے بعد دوپہر طویل علالت کے بعد ۷۵ برس کی عمر میں انتقال کر گئے۔

مرحوم میں بڑی خوبیاں تھیں۔ واللہ حسیبہ مسلک اہل حدیث میں پختہ، متوازن سیاسی فہم و بصیرت، طبیعت باغ و بہار مرنجان مرنج لیکن اظہارِ حق میں بے لچک، عوام کے ہمدرد دوستوں کے ساتھی مجلس احرار کے شیدائی، ختم نبوت کے فدائی...... یہ تھے ہمارے مولوی عبیداللہ احرار رحمہ اللہ۔

برصغیر کی تحریکِ آزادی میں اپنی بساط کے مطابق بھرپور حصہ لیا۔ انگریز سے اسلامی اور قومی بغض اپنے ایمان کا جزو سمجھتے تھے۔ جذبۂ جہاد ورثہ میں ملا تھا۔ ان کے والد حاجی نور محمد صراف مرحوم، پہلی جنگ عظیم اور اس سے متصل سالوں کے پر آشوب دور میں مولانا محمد اسماعیل شہید رحمہ اللہ کی تحریک مجاہدین سے مخلصانہ متعلق تھے (متحدہ) پنجاب میں تحریک مجاہدین کے جو خفیہ مراکز تھے۔ ان میں ایک اہم مرکز فیروز پور (متحدہ پنجاب) میں حاجی نور محمد مرحوم و مغفور کا گھر تھا جس کا تذکرہ مولانا غلام رسول مہر نے بھی کتاب ''سرگزشت مجاہدین'' میں کیا ہے۔ [1]

جماعتی اور تبلیغ کے اعتبار سے بھی فیروز پور میں حاجی نور محمد اور آپ کے بھائی حاجی عبدالرحمٰن مرحوم کے گھر کو ہی مرکزی حیثیت حاصل تھی، چونکہ پورے شہر میں جماعتِ اہل حدیث کے چند گھر ہی تھے اور ایک ہی مسجد۔ مسجد اہل حدیث گنبدانوالی تھی جو اسٹیشن سے قدرے دور واقع تھی مگر آنے جانے والے علمائے اہل حدیث کا ڈیرا حاجی صاحبان ہی کے گھر عموماً ہوتا تھا جو اسٹیشن سے نسبتاً قریب تھا۔

۲۹۔۱۹۳۰ء کے لگ بھگ مختلف اسباب کی بنا پر جب مجلس احرار اسلام (متحدہ) ہند کی داغ بیل ڈالی گئی

---

[1] ص: ۹۵۹.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو اس میں شمولیت کے سابقین میں فیروز پور کے چوہدری عبدالستار مرحوم بھی تھے جو چوٹی کے لیڈر شمار ہونے لگے تھے۔ان کے ذریعے جو فیروز پور کے نوجوان مجلس احرار میں شامل ہوئے انھی میں یہ عبیداللہ بھی تھے۔ اس وقت سے آخری دم تک مرحوم مجلس احرار سے ایسے چمٹے رہے کہ ''احرار'' ان کے نام کا لاحقہ ہو گیا اور ملکی سیاسیات کے مدوجزر میں ہمیشہ مجلس احرار کی ہم نوائی کی، مولانا عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری مرحوم ومغفور سے عشق کی حد تک تعلق خاطر آخر تک قائم رہا مجلس احرار سے والہانہ وابستگی اور اس کے لیے بے لوث قربانیوں کی بدولت وہ چند سال سے مجلس احرار اسلام پاکستان کی صدارت کے منصب جلیل پر فائز تھے جس کو انھوں نے احوال وظروف کی نسبت کے باوجود اپنی شدید علالت میں بھی خوب نبھایا۔خصوصاً تحریک تحفظ ختم نبوت کے سلسلے میں دن رات ایک کر دیا اور دیوانہ وار کام کیا۔ جب سات ستمبر کو قومی اسمبلی نے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جانے کی قرارداد متفقہ منظور کر لی تو مرحوم فرطِ مسرت میں پاگل ہو ہو گئے۔

جن دنوں خاکسار راقم فیروز پور شہر گیا (غالباً ۳۷ء) تھا عبیداللہ احرار اس وقت مجلس احرار فیروز پور اور جماعت اہل حدیث فیروز پور شہر دونوں کے سیکرٹری تھے اور ۴۷ء یعنی ہمارے پاکستان آنے تک دونوں کے بدستور سیکرٹری رہے۔ یہاں آکر لائل پور ڈیرا جمایا ان کی ہنگامہ خیز طبع نے یہاں بھی چین نہ لینے دیا اور سابق کی طرح جماعت اہل حدیث اور مجلس احرار اسلام دونوں کی خدمات ان کا لازمۂ حیات رہا، مرکزی جمعیت اہل حدیث کے ناظم تعمیرات ہونے کی حیثیت میں الجامعۃ السّلفیہ کی مسلسل خدمت محنت سے کرتے رہے۔ذیابیطس کے مریض تھے۔ چند سال سے مرض شدید ہو گیا تو چلنے پھرنے سے عاجز ہو گئے۔ غالباً بدیں وجہ جماعت کے کاموں میں دلچسپی قائم نہ رہی۔تاہم مجلس احرار کا کام بدستور چلاتے رہے تا آنکہ موت نے آلیا۔

الٰہی! اسلام، ملت اور سنت کے خدمت گزار اپنے اس بندے کی لغزشیں معاف فرما، کوتاہیوں سے درگزر کر اور جنت الفردوس میں صالحینِ امت کی معیت اسے ارزانی فرما ایں دعا از من واز جملہ احباب، آمین باد!

(غم آگین۔خاکسار: محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی)

الاعتصام: ۲۱ر فروری ۱۹۷۵ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آہ! مولانا حکیم بدر الدین صاحب پتوکی

حلقہ احباب میں یہ خبر صدمے کے ساتھ سنی جائے گی کہ ہمارے پرانے فاضل دوست مولانا حکیم بدر الدین صاحب بدر فیروز پوری، کئی سال کی طویل علالت کے بعد اتوار کے دن، مورخہ ۲۱؍رمضان ۱۳۹۵ھ (۲۸؍ستمبر ۱۹۷۵ء) کو پچپن سال کی عمر میں سات بجے صبح پتوکی میں انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرحوم صاحب علم و ذوق، عقیدہ و عمل میں پختہ، تبلیغ دین کے جذبہ سے سرشار، مسلکاً اہل حدیث، مرنجاں مرنج اور مجسمہ اخلاق و شرافت تھے۔

رہنے والے تو دراصل تحصیل زیرہ (فیروز پور مشرقی پنجاب) کے تھے، مگر تقسیم سے سالوں پہلے اِس طرف ہی آ گئے تھے۔ کسب علم و فیض زیادہ تو مولانا عطاء اللہ صاحب شہید رحمہ اللہ (۱۹۴۷ء، بھینی سدھوان ضلع امرتسر) سے پایا تھا، لیکن طب پڑھنے کے بعد پھر طب ہی کے ہو کر رہ گئے۔

چند سال ہوئے سندھ کے قصبہ ''مورو'' میں جا کر مقیم ہو گئے تھے، مگر تقریباً تین سال ہو گئے کہ سندھی قومی تعصب کے باعث پھر واپس پنجاب ہی آ گئے اور یہاں ابھی پوری طرح سیٹ نہیں ہونے پائے تھے کہ عالم بالا سے بلاوا آ گیا۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کو بال بال مغفرت سے نوازے اور جنت بریں میں مقام رفیع پر ان کو فائز فرمائے اور سب متعلقین کو درجہ بدرجہ صبر و جمیل عطا کرے۔

ادارہ ''الاعتصام'' مرحوم کے بزرگ مولانا محمد حسین صاحب، برادر نسبتی مولانا عبدالرحمن صاحب اور لڑکے برخوردار عبداللہ طارق وغیرہ متعلقین کے صدمہ میں برابر کا شریک ہے۔

غم آگین: احقر محمد عطاء اللہ حنیف

(۱۳ اکتوبر ۱۹۷۵ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2

ملک لال خان مرحوم

تحریک آزادی کا ایک رہنما

ملک لال خان جن کا گزشتہ دنوں لاہور میں ستاسی (۸۷) سال کی عمر میں انتقال ہوا ہے۔ آج بہت ہی کم لوگوں کو معلوم ہے کہ وہ برصغیر کی سیاست میں نصف صدی سے زائد عرصہ صف اول کے قائد کی حیثیت رکھتے تھے۔ تحریک خلافت، تحریک ہجرت، تحریک شہید گنج میں ان کا نام ہندوستان کے کونے کونے میں گونجتا تھا۔ ایک وقت میں وہ پنجاب کانگریس کمیٹی کے صدر بھی رہ چکے تھے۔ یہ وہ دور تھا جب خلافت کمیٹی اور کانگریس کمیٹی شانہ بشانہ برطانوی حکومت کے خلاف سرگرم عمل تھیں۔

ملک صاحب انتظامی صلاحیت خوب رکھتے تھے، ان کی نجی زندگی نہایت باضابطہ تھی، وہ جس تحریک سے متعلق ہوئے اس کے مالہ وماعلیہ پر گہری نظر اور کنٹرول رکھتے۔ معلوم ہوا ہے کہ ان کو اسلام اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ محبت تھی۔ اسی جذبہ سے وہ تحریکِ خلافت میں داخل ہوئے، چنانچہ جب جنگِ عظیم اول کے نتیجے میں خلافت عثمانیہ اتحادیوں یعنی صلیبی عیسائیوں کے نرغے میں آئی تھی۔ ملک لال خاں نے (مولانا عبدالقادر قصوری رحمہ اللہ کی راہنمائی میں انگریز کے خلاف جو تحریک چلی تھی یعنی خلافتِ تحریک) مرحوم پنجاب میں اس عظیم تحریک کے صف اول کے مجاہد تھے، ان کے کارناموں میں ایک بات یہ بھی معلوم ہوئی ہے کہ انھوں نے تحریکِ خلافت میں قید ہونے والوں کے بیوی بچوں کو ہر ماہ ان کے گھروں میں باقاعدہ خرچ پہنچانے کا انتظام کر رکھا تھا۔ آزادیٔ برصغیر کے آخری سالوں میں جب مسلمانوں کی قیادت نے مطالبہ پاکستان کی تحریک چلائی، کئی دوسرے مخلص لوگوں کی طرح ملک صاحب نے بھی اس میں بھرپور حصہ لیا۔ قیامِ پاکستان کے کچھ عرصہ بعد وہ گوشہ گیر ہو گئے تھے اور کئی سالوں سے لاہور میں قیام کر لیا تھا۔

ملک لال خان اصل میں تو شاید گجرات کے تھے لیکن گوجرانوالہ میں بہت عرصہ رہے۔ چنانچہ آزادی برصغیر کے ایک اہم دور میں وہ حضرت مولانا محمد اسماعیل رحمہ اللہ (گوجرانوالہ) کے رفیق کار رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔ ؏

بہت سے خوبیاں تھیں مرنے والے میں

الاعتصام: ۳۰ / جنوری ۱۹۷۶ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۵ سالہ مخلص رفیق

مولانا حکیم ہدایت اللہ صاحب

موت سے کس کو رستگاری ہے
آج وہ ، کل ہماری باری ہے

جماعتی متعلقہ حلقوں میں عموماً اور جماعت اہل حدیث لاہور میں خاص طور پر اس خبر صدمہ اثر سے غم واندوہ کی لہر دوڑ گئی کہ مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۹۷۶ء (۲۹ ذوالحجہ ۱۳۹۶ھ) بروز منگل، مولانا الحاج حکیم ہدایت اللہ صاحب بٹالوی ستر برس کی عمر میں انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

مرحوم حکیم صاحب کو خاکسار راقم نے گوناگوں صفاتِ عالیہ سے متصف پایا، عالم باعمل، تبلیغی ذوق اور عبادت کے شوق سے بہرور، غیور، نام ونمود سے نفور، متوازن طبع راسخ العزم، معاملہ فہم، اصابت رائے کے حامل، تعمیری تنقید کے قائل، جماعتی درد سے سرشار، مرنجان مرنج اور نرم گفتار تھے۔ واللہ حسیبہ

ہمارے حکیم صاحب جمعیت اہل حدیث لاہور کے گویا روح تھے۔ گزشتہ پچیس سال میں جمعیت لاہور نے بفضل اللہ تعالیٰ جماعت اور مسلک اہل حدیث کی جو کچھ تنظیمی، تقریری، تحریری اور اشاعتی خدمت کی ہے، اس میں حکیم صاحب کی مساعی کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سے صرف وابستہ ہی نہیں بلکہ شروع ہی سے مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن رہے۔ جامعہ سلفیہ سے تو خاص ہی تعلق خاطر تھا، حکیم صاحب موضع ملک والا ضلع گورداسپور (مشرقی پنجاب) ۱۹۰۶ء میں پیدا ہوئے، اپنے علاقے میں مڈل پاس کیا، دینی تعلیم (مطابق درس نظامی) گلہ مہاراں ضلع سیالکوٹ میں مولانا محمد اسماعیل مرحوم اور مولانا محمد اسحاق مرحوم سے حاصل کی اور اسی جگہ غالباً طب پڑھی، بعدہ سابق ریاست بہاولپور کے ایک چک میں بطورِ طبیب کچھ مدت رہے، پھر قصبہ کلانور ضلع گورداسپور کے قریب موضع کوٹلی صورت ملیاں میں واپس آ گئے اور تقریباً چار سال تک وہاں بطورِ خطیب دینی خدمات سرانجام دیں، اس کے بعد ۱۹۴۰ء کے لگ بھگ خاص بٹالہ ہی میں چلے آئے اور تدریس وخطابت کے منصب پر فائز رہے اور قیام پاکستان تک وہیں قیام رہا۔

۱۹۴۷ء کے ہنگامہ میں لاہور میں ڈیرہ ڈالا اور مطب کا شغل اختیار کر لیا۔ تاہم اس کے ساتھ تدریس وتبلیغ کا مشغلہ بھی ممکن حد تک جاری رکھا۔ چنانچہ ۱۹۵۰ء سے تادمِ مرگ لاہور کی سب سے قدیم مسجد اہل حدیث لسوڑے والی (اندرون شیرانوالہ گیٹ) میں روزانہ درسِ قرآن مجید اور خطبہ جمعہ، بڑی باقاعدگی سے دیتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے۔ درس وخطبہ سادہ اور پرتاثیر ہوتے تھے جو اس علاقہ میں مسلک اہل حدیث کی اشاعت کا ذریعہ ثابت ہوا اور بہت لوگ اہل حدیث ہو گئے۔ علاوہ ازیں مطب میں بھی کوئی شائق ترجمہ قرآن مجید اور حدیث پڑھنے کے لیے آجاتا تو اس کو بھی وقت دے دیتے تھے۔ طب پڑھنے والے کو طب پڑھاتے تھے۔ لاہور میں بھی متعدد تلامذہ آپ کے موجود ہیں۔ کثر اللہ امثالہ۔ جماعت کی تنظیم اور دوسری سماجی خدمات کے لیے بھی وقت نکالتے تھے۔ الغرض حکیم صاحب کی زندگی بڑی بابرکت تھی۔ كثر الله فينا امثاله!

اللہ تعالیٰ ان کی یہ خدمات قبول فرمائے۔ آمین

آخری چند سالوں میں مرحوم کو حرمین شریفین سے عشق سا ہو گیا تھا۔ تقریباً چھ حج متواتر کیے جبکہ فریضۂ حج قیام بٹالہ کے دوران ہی ادا کر چکے تھے۔ اس سال ساتویں دفعہ حج پر گئے تھے، بعدازاں ادائے مناسکِ حج ۵ دسمبر ۱۹۷۶ء کو حسب معمول مدینہ منورہ چلے گئے۔ آٹھ دسمبر کو نمازِ تہجد کے لیے وضو کیا ہی تھا کہ فالج کا حملہ ہوا، ان کے باہمت رفیقِ حج جناب مستری حاجی عبدالحمید صاحب (رام گڑھ لاہور) بڑی ہمت کر کے ان کو واپس لے آئے۔ ۱۶ دسمبر کو لاہور پہنچے، علاج معالجہ ناکام رہا اور ۲۱ کو جان، جان آفرین کے سپرد کر دی، رہے نام اللہ کا! اللهم اكتبه عندك من المحسنين و اجعل كتابه فى عليين و اخلفه اهله فى الغابرين و لا تحرمنا اجره و لا تفتنا بعده آمين۔ واقعہ یہ ہے کہ ہمارے حکیم صاحب ہم لوگوں کو مدتوں یاد رہیں گے۔

غم آگیں، خاکسار

محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی عفی عنہ

الاعتصام: ۳۱/ دسمبر ۱۹۷۶ء

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آہ! مولوی محمد رفیق شیخ (لاہور)

ایک سراپا تبلیغ بزرگ کا سانحہ وفات

جماعت اہل حدیث اور محکمہ تعلیم پنجاب کے حلقوں میں یہ خبر نہایت حزن و ملال سے سنی جائے گی کہ مجلس عاملہ جمعیت اہل حدیث لاہور کے رکن، اور ادارۂ درس و اشاعت اسلام کے بانی و صدر مولوی شیخ محمد رفیق مورخہ ۲ر جمادی الاولیٰ ۱۳۹۷ھ (۲۲راپریل ۱۹۷۷ء) بروز جمعہ تین بجے بعد دوپہر تقریباً اسی (۸۰) سال کی عمر پا کر طویل علالت کے بعد وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرحوم بہت سارے اوصافِ حسنہ سے متصف تھے۔ متدین و متشرع، عابد و زاہد، مرنجاں مرنج، متوازن طبع، کم گو، معاملہ فہم، متین، باوقار، بردبار، بہت اچھے معلم، اعلیٰ درجے کے استاذ، گویا رفق و شفقت میں اسم با مسمیٰ تھے۔

اصل وطن کھیم کرن تھا جو سابق (قبل تقسیم) ضلع لاہور کا مشہور تجارتی قصبہ تھا۔ غالباً کچھ زمانہ کھڈیاں ضلع لاہور (حال ضلع قصور) رہے، اس لیے کھڈیاں والے مشہور تھے، تاہم اب تو لاہور ہی میں پچیس تیس سال سے بودو باش اختیار کر لی تھی۔ والد کا اسم گرامی شیخ احمد دین تھا جو سنا ہے کہ پرانے اہل حدیث بزرگوں کی طرح مسلک کے شیدائی اور تبلیغی جذبہ سے سرشار تھے، چنانچہ راقم نے بچپن میں اپنے گھر میں مرحوم شیخ احمد دین کی تالیف کردہ ''تفسیر سورہ لقمان'' طبع شدہ دیکھی تھی جو پنجابی نظم میں تھی، وہ کتاب میرے والد مرحوم کو انہوں نے دی تھی، جن سے خاصے دوستانہ تعلقات تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اصل تبلیغی جذبہ مولوی صاحب کو اپنے والد مرحوم سے ملا، جس کو ان کی سعید فطرت نے چار چاند لگا دیے۔

اسکولوں میں اپنے زیر تعلیم بچوں اور نوجوانوں کی دینی اور اخلاقی تربیت کا مرحوم کو خاص ملکہ تھا، یہی وجہ ہے کہ ان کے ہزاروں شاگرد ان سے والہانہ عقیدت رکھتے ہیں، کیونکہ وہ انہیں وہ استاذ ہی نہیں مرشد و مربی بھی سمجھتے ہیں۔ مرحوم نے چند سال سے ریٹائر ہونے کے بعد بہت خاموشی سے ''درس و اشاعت اسلام'' کے نام سے ایک ہلکا پھلکا ادارہ بنایا جس کا چار سالہ مختصر سا نصاب تھا، اس میں ترجمہ قرآن مجید اور مشکوۃ شریف کا کچھ حصہ اور اس سے متعلقہ ضروری قواعد نحو و صرف مغرب کے بعد پڑھائے جاتے تھے۔

تحریری تبلیغ سے بھی خاصہ شغف تھا، چنانچہ متعدد تبلیغی رسائل طبع ہو چکے ہیں، جو ڈیڑھ درجن سے تو کیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کم ہوں گے۔

امید ہے مرحوم کے خاص معاونین چوہدری عبدالعزیز صاحب، ڈاکٹر محمد الیاس اور مولانا عبیدالحق صاحب (مکتبہ علمیہ) مرحوم کے مشن کو زندہ رکھیں گے۔

ادارہ ''الاعتصام'' مولوی صاحب کے برادران، اولاد، شاگردان اور جملہ متعلقین و احباب کے غم میں برابر کا شریک ہے اور دعاء گو ہے کہ اللہ تعالیٰ اس عاشق اسلام کو جنت بریں میں مقامِ اعلیٰ عنایت فرمائے اور اپنے صالح بندوں کی معیت سے نوازے۔ نیز ان کی اولاد مولوی شیخ محمد اختر مع برادران کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین!

غم آگین: خاکسار محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی لاہور

(۲۹/اپریل-۶/مئی ۱۹۷۷ء)

ایک پُر ملال انتقال!

متعلقہ احباب اور واقفانِ حال کو نہایت صدمے کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ میرے برادرِ بزرگ مولانا قاری حافظ عبداللہ بھوجیانی مرحوم ومغفور کی اکلوتی لڑکی عزیزہ، رقیہ بی بی کئی ماہ مبتلائے امراض شدیدہ رہ کر ۴۵ سال کی عمر میں مورخہ ۳/جون ۱۹۷۷ء (۱۵ جمادی الثانیہ ۱۳۹۷ھ) جمعہ کے دن بعد از نماز مغرب وفات پا گئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

اللّٰهم الحقها بالرفيق الاعلىٰ.

مرحوم عقیدۂ توحید میں نہایت پختہ، مسلک اہل حدیث کی دلدادہ، ہمدردی وغمگساری کے جذبہ سے سرشار، تدین ورع سے مزین اور بہت صالحہ تھیں۔

قارئین ''الاعتصام'' سے اس دعاء کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی بال بال مغفرت فرمائے، جنت برین میں اس کو جگہ دے اور ہم سب پسماندگان کو درجہ بدرجہ صبر جمیل کی توفیق سے نوازے۔ آمین

غم آگین: خاکسار محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی

(۱۰/جون ۱۹۷۷ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا میاں باقر انتقال کر گئے!

علم وعرفان کا ایک روشن ستارہ غروب ہوگیا

موت سے کس کو رستگاری ہے
آج وہ، کل ہماری باری ہے

جماعت اہل حدیث کے حلقوں میں یہ خبر بڑے درد والم سے سنی گئی کہ مؤرخہ ۲۲ جمادی الاخریٰ ۱۳۹۷ھ (۱۰ جون ۱۹۷۷ء) جمعہ، ہفتہ کی درمیانی شب گیارہ بجے رات مولانا میاں باقر صاحب (ساکن جھوک دادو طور ضلع لائل پور) اسی برس سے زیادہ عمر مبارک پا کر اس دنیائے دوں سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون.

مرحوم تقریباً دو سال سے مختلف عوارض میں مبتلا چلے آ رہے تھے، مگر گزشتہ ہفتے جو اُن پر فالج کا حملہ ہوا تو جاں بر نہ ہو سکے اور ہمیں جدائی دے گئے۔

جناب میاں صاحب کے بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ ہمارے اس دور میں وہ اللہ تعالیٰ کی ایک نشانی تھے، آپ مولانا حافظ عبدالمنان وزیر آبادی رحمہ اللہ کے تلمیذ رشید تھے۔ حضرت الامام مولانا عبدالجبار غزنوی رحمہ اللہ سے تعلیمی وروحانی فیض پایا تھا اور عقائد میں پختگی اعمال میں سنت کی مطابقت میں حضرت امام غزنوی رحمہ اللہ کے نقش قدم پر تھے۔ گفتگو میں محبت الٰہی کی چاشنی اور سوز ہوتا تھا، ان کی مجلس میں روحانی سکون ملتا تھا۔ گویا حدیث پاک خیار عباد اللہ الذین اذا راؤا ذکر اللہ (مشکوٰۃ باب الغیبۃ) کا مصداق تھے۔

قرآنی آیات کے بلا ساختہ ایسے ایسے معارف بیان فرماتے تھے کہ روح وجد کر اٹھتی تھی اور وجدان عجیب کیفیت پاتا تھا۔

تبلیغ دین ومسلک اہل حدیث سے بے حد وغایت لگن تھی، اٹھتے بیٹھتے اور ہر مناسب موقع پر ان کی گفتگو کا یہی موضوع ہوتا تھا۔ اس کا اثر یہ تھا کہ علاقہ کے متعدد دیہات کی دینی اور سماجی اصلاح ہوگئی تھی۔

تدریس قرآن وحدیث سے بھی خوب خوب شغف رکھتے تھے، اپنے گاؤں میں مدرسۃ خادم القرآن والحدیث قائم کر رکھا تھا جس میں جماعت کے متعدد مشاہیر علماء تدریس کے فرائض سرانجام دے چکے ہیں۔ مثلاً مولانا حافظ عبداللہ صاحب بڈھی مالوی مدظلہ العالی، مولانا محمد داؤد صاحب بھوجیانی زید مجدہ (گوجرانوالہ) اور مولانا محمد صاحب فیروز پوری شہید رحمہ اللہ وغیرہ۔ اس مدرسے سے فارغ ہونے والے علماء کی ایک ٹیم ملک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اس وقت خطابت، تدریس اور دیگر دینی خدمات میں مصروف ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ اردگرد کے بعض دیہات میں بھی عربی مدارس و مکاتب ان کی سرپرستی میں جاری تھے۔ عورتوں کی دینی تعلیم میں بھی بہت دلچسپی لیتے تھے، اپنے گھر میں مدرسۃ البنات جاری کیے ہوئے تھے جس میں ضروری قواعد صرف ونحو کے علاوہ صحاح ستہ تک تعلیم دی جاتی ہے۔ چنانچہ گزشتہ چند سالوں میں متعدد خواتین نے سندِ فراغت حاصل کی۔

اشاعتی طریقہ تبلیغ سے مرحوم کا تعلق خاطر اس سے ظاہر ہے کہ ہمارے زمانے کی مشہور اور محققانہ شرح مشکوٰۃ ''مرعاۃ المفاتیح'' جو بحمداللہ نصف سے زائد ہو چکی ہے (اور آگے کام جاری ہے) اس میں مرحوم میاں صاحب کی عظیم مساعی کا بہت حصہ ہے۔ (جس کی تفصیل مرعاۃ المفاتیح جلد اول کے پیش لفظ ''مرحوم دوست کی یاد میں'' عنوان کے تحت راقم نے بیان کر دی ہے) واقعہ یہ ہے کہ یہ عمل میاں صاحب کے بڑے حسنات جاریہ میں سے ہے۔ تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا وَ مِنْهُ .

مرحوم، جذبۂ جہاد سے بھی سرشار تھے تحریک مجاہدین سے بہت تعلق تھا۔ اسی بنا پر ملک کی ہر اس مذہبی و سیاسی تحریک میں امکانی حد تک حصہ لیتے تھے جس سے ہمارے ملک میں اسلامی نظام کے قائم ہونے کا مدعا پورا ہوتا نظر آتا ہو۔ اسی نقطہ نظر سے تنظیم جماعت اہل حدیث میں ہر ممکن کوشش کرتے تھے۔ ضلع لائل پور کی جماعت اہل حدیث کی مرکزی جمعیت اہل حدیث سے وابستگی بہت حد تک جناب میاں صاحب رحمہ اللہ کی کوششوں کی مرہون منت ہے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث کے جماعتی تعلیمی ادارہ الجامعۃ السّلفیہ کے قیام میں بھی آپ کا بہت عمل دخل ہے۔ چنانچہ میاں صاحب ہی نے بمعیت مولانا محمد اسماعیل (گوجرانوالہ) جامعہ کی موجودہ عمارت کا سنگِ بنیاد رکھا تھا۔ اگرچہ اس وقت جماعت کے مرکزی راہنما بھی بہت سے موجود تھے۔

عاجزانہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے اس خاص بندہ کی سب لغزشیں معاف فرمائے، اس پر رحمت کی بارش برسائے، صدیقین و صالحین کی معیت سے نوازے اور جنت بریں میں اعلیٰ مقام عنایت فرمائے۔ آمین

مرحوم میاں صاحب کے صاحبزادے اور جانشین مولانا عتیق اللہ صاحب اور پوتے مولوی محمد زکریا سلمہ اللہ، دوسرے متعلقین اور جماعت اہل حدیث جھوک دادو طور کے غم میں ادارہ ''الاعتصام'' بھی شریک ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو صبرِ جمیل بخشے اور میاں صاحب کے جاری کردہ امورِ خیر کو جاری رکھنے کی توفیق سے سرفراز فرمائے۔ آمین

خاک پائے اہل اللہ بندۂ نحیف

خاکسار: محمد عطاء اللہ حنیف

(الاعتصام: ۱۷؍ جون ۱۹۷۷ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا حافظ محمد زکریا غزنوی کی اہلیہ کی وفات

جماعت کے متعلقہ حلقوں کو اس خبر سے صدمہ ہو گا کہ منڈی صادق گنج (بہاولپور) کے مشہور بزرگ مولانا حافظ محمد زکریا غزنوی مدظلہ کی اہلیہ طویل علالت کے بعد ۱۴ ربیع الثانی ۱۳۹۸ھ (۲۴ مارچ ۱۹۷۸ء) کو وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرحومہ ہمارے استاذ و شیخ حضرت مولانا فیض محمد خان صاحب بھوجیانی رحمہ اللہ کی منجھلی صاحبزادی تھیں، اور استاذ مولانا عبدالرحمن خان بھوجیانی شہید، حضرت مولانا عبداللہ خان بھوجیانی شہید اور مولانا عبدالرحیم خان رحمانی بھوجیانی شہید رحمہم اللہ (تینوں بھائیوں) کی بہن اور مرکزی جمعیۃ اہل حدیث پاکستان کے ناظم تعلیمات مولانا حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدی زید مجدہ کی خالہ تھیں۔

مذکورہ علمی اور نیک و شریف خانوادہ کی اس صالحہ اور نیک خاتون کی زندگی بہت با برکت تھی، دعا ہے اللہ تعالیٰ مرحومہ کی بال بال مغفرت فرمائے اور جنت فردوس میں اپنے شہید بھائیوں اور بزرگ والد جیسے صالحین کی معیت نصیب کرے۔

ادارہ ''الاعتصام'' محترم مولانا حافظ محمد زکریا، ان کے صاحبزادوں اور حافظ محمد یحییٰ کے غم میں برابر کا شریک ہے اور دعاء گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق سے نوازے۔

خاکسار: محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی

(۳۱ مارچ ۱۹۷۸ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا علی محمد صمصام

ریاضِ توحید وسنت کا بلبلِ خوش نوا ہمیشہ کے لیے خاموش ہو گیا

ساری جماعت اہل حدیث اس تازہ صدمہ سے نڈھال ہے کہ برصغیر ہندو پاک کے سحبان، گلشن توحید وسنت کے بلبلِ خوشنوا اور پنجابی زبان کے بے مثال شاعر مولانا علی محمد صاحب صمصام ۱۶ شعبان بروز اتوار بعد نماز عصر رہگرائے عالمِ جاودانی ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم نے ۱۴ شعبان ۱۳۹۸ھ کا خطبہ جمعہ منڈی کاموں کی ضلع گوجرانوالہ کی ایک مسجد اہل حدیث میں ارشاد فرمایا، سننے میں آیا ہے کہ وہ وداعی قسم کا خطبہ اور بہت مؤثر تھا۔ پھر وہیں قیام رہا تا آنکہ اسی قصبہ میں وقت موعود آ پہنچا اور پچاسی برس کی عمر کے اس داعی توحید نے اپنے خالق کے بلاوے کو خوشی خوشی لبیک کہا۔

﴿فادخلي في عبادي وادخلي جنتي﴾

۱۷ شعبان کو فیصل آباد کی مرکزی جامع اہل حدیث میں حضرت مولانا عبداللہ صاحب مدظلہ امرتسری (ویروالوی) نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جماعت کی کثیر تعداد نماز جنازہ میں شریک ہوئی، بعدہ فیصل آباد سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر اپنی جائے رہائش متصل ستیانہ بنگلہ میں تدفین عمل میں آئی۔

((رحمہ اللّٰہ واکرم نزلہ ووسع مدخلہ والحقہ بعباد الصالحین و ادخلہ فی الجنات العلی مع من کان یحبہم من المحدثین والعلماء العاملین .))

مرحوم، علمائے اہل حدیث (متحدہ) پنجاب کے اس اعلیٰ منتخب گروپ کے ممتاز فرد تھے جنھوں نے برصغیر پاک وہند کے کوچے کوچے میں توحید وسنت کا پیغام پہنچایا۔ جو مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ ، مولانا احمد دین گکھڑوی، حافظ محمد اسماعیل روپڑی، مولانا محمد اسماعیل گوجرانوالہ، مولانا نور حسین گھرجاکھی، مولانا محمد عمر جالندھری، مولانا عبدالرحیم لکھوی، مولانا میر محمد بھانبڑی، مولانا امام الدین (بھکھیانوالہ)، مولانا عبدالمجید سوہدروی، مولانا عبداللہ معمار رحمہم اللہ وغیرہم پر مشتمل تھی۔

متحدہ ہندوستان کا یہ دور مذہبی مناظروں اور سیاسی ہنگامہ خیزی کا دور تھا۔ ایک طرف اسلام سمیت تمام مذاہب (عیسائیت، ہندومت، آریہ سماجی، مرزائیت وغیرہ) کے درمیان معرکے گرم تھے تو دوسری طرف سیاسی طور پر آزادی کی تحریکیں سرگرم عمل تھیں۔ علمائے اہل حدیث کی مذکورہ برگزیدہ جماعت نے بتوفیقہ تعالیٰ دونوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محاذوں پر پورے زور وشور سے حصہ لیا۔ غیر مذاہب سے اسلام کی صداقت پر زور دار مناظرے کیے بلکہ خود مسلمانوں کے گمراہ فرقوں سے بھی مناظرے کر کے خالص اسلام کی نشر واشاعت کی اور شرک وبدعت کی تردید کر کے توحید وسنت کا چرچا اور پیغام عام کیا، اور استخلاص وطن کی تحریکوں میں بھی بھرپور حصہ لیا۔ جزاهم الله عنا وعن جميع المسلمين خير الجزاء

حضرت صمصام کی وفات کے تذکرہ سے سنہری دور کا نقشہ سامنے آ گیا اور قلبِ حزیں تڑپ تڑپ گیا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے نوجوان علماء وفضلا اور واعظین کو اپنے مرحومین کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق سے نوازے۔ ﴿وان ذالك على الله يسير﴾

مرحوم، ضلع امرتسر کے ایک گاؤں ککا کنڈیالہ (نزد ترنتارن) سے رہنے والے تھے۔ گھر سے پڑھنے کے لیے نکلے تو اپنے قریب ہی خاکسار کے گاؤں بھوجیاں میں ہمارے استاد مولانا فیض محمد خان صاحب رحمہ اللہ کے ہاں پہنچے اور کچھ ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ بعدہٗ دہلی مولانا عبدالوہاب (بانی جماعت غرباء اہل حدیث) دہلوی کے ہاں چلے گئے۔ گھریلو مجبوریوں کی بنا پر تعلیم کو زیادہ دیر جاری نہ رکھ سکے۔ پھر تبلیغ کے میدان میں آ گئے اور حق یہ ہے کہ اس کا خوب حق ادا کیا۔

شاید شاگردی کی وجہ سے مولانا عبدالوہاب رحمہ اللہ سے موصوف بہت متاثر تھے، لیکن تھے ایسے وسیع الظرف کہ جماعت کے تمام حلقوں سے یکساں تعلقات رکھتے تھے اور جماعت کے تمام حلقوں بلکہ دیگر مکاتب فکر میں بھی قدر واحترام کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔

پنجابی زبان کے بڑے اونچے شاعر تھے لحن داؤدی سے بھی اللہ تعالیٰ نے نوازا تھا اور جذبۂ تبلیغ سے بھی خوب سرشار تھے۔ خداداد شعری صلاحیتوں اور حسنِ صوت سے انھوں نے توحید وسنت کی تبلیغ کا بھرپور کام کیا، ان کی عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ڈوبی ہوئی نعتیں توحید وسنت کا پیغام اور شرک وبدعات کے لیے قاطع برہان کا درجہ رکھتی تھیں۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور ان کی دینی خدمات کو اپنی بارگاہ میں قبولیت سے نواز کر ان کے ساتھ اپنے خاص بندوں کا سا معاملہ کرے۔ آمین

(الاعتصام: ۶/ اگست ۱۹۷۸ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تبصرے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا رحمہ اللہ کی تبصرہ نگاری

ڈاکٹر سفیر اختر حفظہ اللہ

مولانا محمد عطاء اللہ حنیف رحمہ اللہ (۱۳۲۷-۱۴۰۵ھ/ ۱۹۰۹-۳ اکتوبر ۱۹۸۷ء) کی متنوع علمی و دینی خدمات میں سے ایک المکتبۃ السّلفیہ لاہور کی جانب سے اکتوبر ۱۹۵۶ء میں ایک ''علمی و تبلیغی'' ماہنامے ''رحیق'' کا اجراء بھی شامل ہے۔ اِس کے اولین اداریے میں مولانا رحمہ اللہ نے اہل حدیث بزرگوں کی علمی و تبلیغی اور صحافتی کاوشوں کا تذکرہ کرنے کے بعد وطنِ عزیز کے معروضی حالات میں لکھا تھا:

''اس داستان سرائی کا مقصد یہ ہے کہ ہم اخلاف اپنا موقف سمجھ سکیں اور ذمہ داریوں کا احساس تازہ رکھیں۔ فتنے اب بھی اُسی قسم کے ہیں، بلکہ ترقی پر ہیں۔ فضا بدلی ہوئی اور حالات دگرگوں ہیں، پس یہ جان لینا ضروری ہے کہ ہمیں کتاب و سنت کی اشاعت و تبلیغ کا فرض انجام دینا اور اِس راہ کے ہر کانٹے کو راستے سے دور کرنا ہے، پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ کے جس ارادے کا اعلان ہوا ہے، اس میں بھی ہمیں اپنا حصہ ادا کرنا ہے۔

''سب سے بڑھ کر اور سب سے پہلے ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم اپنے عقائد و اعمال میں مسلکِ حدیث کو زندہ رکھیں۔ اللہ کے بندوں تک اس کو پہنچانا اپنا مطمحِ نظر قرار دیں۔ اپنی اخلاقی قدروں کو قرآن و حدیث کے سانچے میں ڈھالیں۔

اسلاف کی طرح ہماری عملی زندگی سے بھی پتا چلنا چاہیے کہ ہم اہل حدیث ہیں۔

''اسی جذبے کے تحت ''رحیق'' کا اجراء عمل میں آ رہا ہے۔ اِس کا مقصد اسلام کی عموماً اور مسلکِ اہل حدیث کی خصوصاً تبلیغ و اشاعت ہے، اسلام اور سلف امت کے مسلک پر حملوں کی علمی اور سنجیدہ طریقوں سے مدافعت ہے، نیز سلف کے تاثر کو۔ متقدمین ہوں یا متاخرین۔ زندہ کرنا ہی اس کے اہم مقاصد سے ہے۔''

''رحیق'' معاصر دینی صحافت میں ایک روشن ستارے کی مانند نمودار ہوا تھا، اور اس نے اپنے مندرجات کے ٹھوس علمی و تحقیقی معیار کے سبب اپنا مقام بنا لیا تھا، مگر مالی مشکلات آڑے آئیں اور جون۔جولائی ۱۹۵۹ء کے مشترک شمارے پر اس کی شاعت کے روک دیے جانے کا اعلان کر دیا گیا تھا، تاہم تین سالہ عرصہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشاعت میں ''رحیق'' نے جو اعلیٰ معیارِ ادارت پیش کیا تھا، اس کے حوالے سے وطنِ عزیز کی دینی صحافت کی تاریخ میں اس کی یاد آج بھی زندہ ہے۔

رحیق اُن رسائل میں سے ایک تھا جس کے مندرجات -اداریے اور مضامین سے لے کر نئی مطبوعات کے تعارف اور تبصرے تک- پر مدیر مسئول کے ذوقِ مطالعہ اور سلیقۂ ادارت کی چھاپ نظر آتی تھی۔ نئی مطبوعات کا تعارف اور تبصرہ، بیسویں صدی کے آغاز سے ایک حد تک تمام ہی دینی اور ادبی رسائل کا لازمی حصہ بن گیا تھا، مگر کم ہی رسائل میں اس عنوان کا حق ادا کیا جاتا تھا، بالعموم سرسری انداز میں کتابوں کا تعارف لکھ دیا جاتا تھا۔ رحیق نے اس عنوان میں بھی محققانہ انداز اختیار کیا۔

رحیق میں نئی مطبوعات پر تبصرے مدیر مسئول (مولانا محمد عطاء اللہ حنیف رحمہ اللہ) یا اُن کے معاون حافظ عبدالرحمن گوہڑوی نے لکھے ہیں۔ مولانا رحمہ اللہ کے قلم سے کل چالیس کتابوں پر تنقید و تبصرہ سامنے آیا۔ تبصرے، مطبوعات کی اہمیت کے مطابق بعض مختصر اور کچھ مفصل ہیں۔ یوں مولانا اپنے اسلوبِ تحریر کے اعتبار سے اختصار پسند تھے، اور الفاظ کا ضیاع پسند نہیں کرتے تھے۔ برادر مکرم حافظ احمد شاکر نے مولانا رحمہ اللہ کے تبصروں کو اُن کے ماہ و سالِ اشاعت کی ترتیب سے زیرِ نظر مجموعے میں یک جا کر دیا ہے، اب وہ اہلِ ذوق بھی ان سے استفادہ کر سکتے ہیں جن کی رسائی رحیق کی مجلدات تک نہیں۔

....

تنقید و تبصرۂ کتب کا مقصد نئی مطبوعات کے منصۂ شہود پر آنے کی اطلاع سے بڑھ کر یہ ہے کہ رسالے کے قارئین کو بتایا جائے کہ مصنف یا مرتب نے موضوع کا کس حد تک حق ادا کیا ہے، اور تبصرہ نگار کی نظر میں کتاب کن خوبیوں کی حامل ہے، اور اس میں کیا کمزوریاں پائی جاتی ہیں۔ مولانا رحمہ اللہ کے نزدیک (جیسا کہ انھوں نے رحیق کے مقاصدِ اشاعت میں واضح کر دیا تھا) کسی بات کے مروج ہو جانے سے اس کا استناد ثابت نہیں ہوتا، بلکہ استناد کے لیے اس کا قرآن و سنت کے مطابق ہونا ضروری ہے۔ ''قرآن اور اُس کی تعلیمات'' (مؤلفہ: عبدالقیوم ندوی) کافی معلومات کی جامع کتاب ہے، مگر مولانا رحمہ اللہ نے اپنے قارئین، اور خود مؤلف پر واضح کیا ہے:

> ''مؤلف نے سورتوں کے خواص کے متعلق ایک باب لکھا ہے جس کے آخر میں قرآن مجید اور بسم اللہ شریف کے نقش دیے گئے ہیں۔ اس قسم کے نقش عوام کی دلچسپی کا باعث تو ہو سکتے ہیں، لیکن قرآن کا نزول تعویذوں میں استعمال کے لیے بھی ہوا ہے؟ یہ محلِ نظر ہے اور اس طرح کے خواصِ سور و آیات کا ثبوت کیا سنت صحیحہ سے بھی ہے۔ شاید ''دلچسپی'' ہی پیدا کرنے کے لیے اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب کا اضافہ ضروری قرار دیا ہو، مگر کیا یہ مناسب نہ تھا کہ اس کی بجائے کسی زیادہ مفید مضمون کو شامل کر دیا جاتا۔ امید ہے کہ آئندہ ایڈیشن میں اِس کا خیال رکھا جائے گا۔''

مولانا رحمہ اللہ نے اُن تصنیفات کے مطالعے کا مشورہ دیا ہے جو قرآن و سنت کو بنیادی آخذ بنا کر لکھی گئی ہیں، مگر ۱۹۵۰ء کی دہائی میں حکومتِ وقت کی سرپرستی میں ایک مختصر سا، مگر مؤثر طبقہ، اس مہم میں مصروف تھا کہ حجیت حدیث کو مجروح کر دیا جائے اور دینِ اسلام کی تشریحات اپنے ذوق و ضرورت کے مطابق کر لی جائیں، چنانچہ اس فتنے کی سرکوبی کے لیے متعدد اہل علم نے قلمی جہاد کیا۔ اِس سلسلے کی ایک تالیف نصرۃ الباری فی بیان صحة البخاری کے تعارف میں مولانا رحمہ اللہ نے واضح کیا:

''ہماری رائے میں حدیث پاک کو حجت ماننا ایمان بالرسول کا جزء ہے اور حجیت حدیث پر اُس وقت تک ایمان درست نہیں، جب تک صحیحین کی احادیث کی صحت کے غیر مشتبہ ہونے کا اعتقاد نہ رکھا جائے۔ احادیثِ صحیحین کی صحت میں شک کا دروازہ انکارِ حدیث کی طرف کھلتا ہے۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم کی حدیثوں میں تشکیک معمولی بات نہیں، اس کے نتائج بہت دور رس ہو سکتے ہیں اور ہو چکے ہیں۔''

خیر الکلام فی وجوب قراءۃ الفاتحہ خلف الامام (مؤلفہ: حافظ محمد گوندلوی)، انوار مصابیح بجواب رکعات تراویح (مؤلفہ: مولانا نذیر احمد رحمانی) اور نتائج التقلید (مؤلفہ: حکیم محمد اشرف سندھو) جیسی کتابوں کے حوالے سے مولانا رحمہ اللہ سے یہی توقع ہو سکتی تھی کہ وہ مسلکِ اہل حدیث کی تائید کریں، مگر اُنھوں نے اِس جانب توجہ دلائی ہے کہ فریقین کو زبان و بیان کے لحاظ سے تحدیانہ رویے کے بجائے عالمانہ وقار کو ہی پیشِ نظر رکھنا چاہیے۔ مولانا رحمہ اللہ نے معمر بزرگوں کے بالمقابل ابھرتے ہوئے مصنفین کو زبان کی سختی کے حوالے سے کچھ رعایتی نمبر دیے ہیں، مگر اُن کو سلامتی زبان کا مشورہ دیے بغیر نہیں رہ سکے۔ ایک موقع پر تو واشگاف الفاظ میں لکھا: ''ہم سمجھتے ہیں کہ چیلنج بازی کا طریقِ تبلیغ اب بالکل ترک کر دینا چاہیے، اپنے مسلک کی ایجابی تبلیغ صحیح طریقہ ہے، سلبی طریقے سے نفرت بڑھتی ہے جس سے مقصد کو نقصان پہنچنے کا خطرہ ہوتا ہے۔''

۱۹۳۵ء کے ایک دیو بندی، بریلوی مناظرے کی روداد فتح بریلی کا دلکش نظارہ بار دگر شائع ہوئی تو دیو بندی مناظر کی بحث کی تعریف کے باوجود لکھا کہ ''فتح بریلی کا دلکش نظارہ'' نام شاید ۱۹۳۵ء کے حالات کے مطابق ہوگا، مگر اب یہ عنوان اچھا نہیں، اِسے بدل دیا جاتا تو کیا مناسب نہ تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمد عطاء اللہ حنیف رحمہ اللہ کو حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی (م ۱۷۶۲ء) اور اُن کے خانوادے کے افراد، بالخصوص شاہ اسماعیل شہید (۱۸۳۱ء) کی اُن تحریروں سے خاص طور پر دلچسپی تھی جو مطالعۂ حدیث اور اصلاحِ عقائد و اعمال سے متعلق ہیں، اور انھوں نے اِس سلسلے کی بعض کتابوں کے متون مرتب کیے تھے، اُن پر مقدموں اور تعلیقات کا اضافہ کیا تھا، اِسی طرح بعض تحریروں کے تراجم کیے، اور بعض تراجم پر نظر ثانی کے بعد اشاعت کی اجازت دی تھی۔

نور محمد اصح المطابع۔ کراچی نے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (م ۱۸۲۴ء) کی بستان المحدثین کا اُردو ترجمہ شائع کیا تو مولانا نے اِس کا خیر مقدم کیا، اور اِس کے تبصرے میں لکھا:

> ''بستان المحدثین میں حدیث کی ۹۶/اہم کتابوں کا تعارف اور ایک سو محدثین کے جامعیت کے ساتھ مختصر حالات ہیں، بلکہ ضمناً بعض ایسے تاریخی اور علمی فوائد آگئے ہیں جو بڑی بڑی کتابوں میں بھی آسانی سے نہیں مل سکتے۔ اصل کتاب فارسی میں ہے جو متعدد دفعہ طبع ہونے کے باوجود سالہا سال سے نایاب ہے جس کی تلاش میں شائقین عرصے سے سرگرداں ہیں۔''

تبصرے کے آخر میں دِل کی بات کہی کہ بستان المحدثین کے ناشر ''اصل کتاب کو بھی نئے طریقے سے ایڈٹ کر کے شائع کر دیں تو بڑی خدمت ہوگی۔''

خانوادۂ شاہ ولی اللہ کے کارنامے سے مولانا رحمہ اللہ کے لگاؤ کا صلہ تھا کہ جب بھی کسی صاحب قلم نے ان حضرات میں سے کسی کے بارے میں قلم اٹھایا اور مولانا رحمہ اللہ سے تعاون کا خواستگار ہوا تو انھوں نے بھرپور علمی تعاون کیا۔ ندیم کوموی کی تالیف تذکارِ شہید کا خیر مقدم کیا، مگر ساتھ ہی لکھا کہ سیّد احمد شہید کے بارے میں تو مولانا ابوالحسن علی ندوی اور مولانا غلام رسول مہر کی مفصل اور جامع کتب سامنے آگئی ہیں، مگر ''مولانا محمد اسماعیل شہید پر مستقلاً اور تفصیلاً لکھنے کی ضرورت ابھی باقی ہے ـــ۔ اس عظیم شخصیت کا حق ادا کرنے کے لیے اِس پر کام کی ابھی مزید ضرورت ہے۔''

بعد میں محمد بشیر متین نے اپنے زمانۂ طالب علمی میں جب ایم-اے (تاریخ) کے مقالے کے لیے شاہ محمد اسماعیل شہید کی سوانح و آثار کو موضوع بنایا تو مولانا رحمہ اللہ نے اُن کے ساتھ بھرپور علمی اور کتابی تعاون کیا۔ اس کے بعد پیام شاہ جہاں پوری نے شاہ شہید پر لکھتے ہوئے اُن سے استفادہ کیا، مگر حضرت مولانا رحمہ اللہ کو پیام صاحب سے شکوہ رہا کہ آخر الذکر نے قادیانیت سے اپنے گہرے تعلق کو چھپائے رکھا، اور کتاب میں ایک جگہ واضح طور پر قادیانیت کی تائید میں مقدمہ ترتیب دیا، چنانچہ مولانا رحمہ اللہ نے یہ تک پسند نہ کیا کہ پیام صاحب کے دیباچۂ کتاب میں اُن کے تعاون کا ذکر تک بھی آئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دائرۃ المعارف-لاہور نے شاہ شہید کا رسالہ اصول فقہ (عربی) شائع کیا۔ ۱۸ صفحات کے اس مختصر سے رسالے کا مولانا رحمہ اللہ نے تعارف لکھا اور صفحہ وسطر کے ذکر کے ساتھ اس کی اغلاطِ متن درست کیں۔ اِس مختصر تعارف میں جو معلومات پیش کی گئی ہیں، نیز تصحیحات کی گئی ہیں، ان سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اِس رسالے کی تحقیق و اشاعت، غالباً اُن کے ذاتی پروگرام میں شامل تھی۔ مولانا نے لکھا تھا:

''مولانا شہید مرحوم و مغفور کا اصولِ فقہ کا یہ مختصر، لیکن جامع متن مجتہدانہ شان کا ہے ----- یہ رسالہ غالباً سب سے پہلے مطبع مجتبائی مرحوم میں تشریحی حواشی کے ساتھ جلی خط میں شائع ہوا تھا۔۔۔۔ پچھلے دنوں اِس کی نقل مجتبائی کے جانشین مطبع علیمی - لاہور نے طبع کی ہے، مگر طباعت خراب ہے۔''

دائرۃ المعارف-لاہور کے شائع کردہ متن کے بارے میں لکھا کہ یہ مطبع مجتبائی کی اشاعت پر مبنی ہے اور ''بعض فاش اغلاط (جو) مجتبائی کے مطبوعہ نسخے میں ہیں، اِس میں بھی آ گئی ہیں۔''

....

متقدمین کی کتابوں کے حوالے سے تبصروں میں مولانا رحمہ اللہ کے وسیع اور عمیق مطالعے اور ذوقِ کتاب شناسی کا بھی اظہار ہوا ہے۔ نور محمد کارخانہ تجارت-کراچی نے کتاب الصلوٰۃ وما یلزم لھا کا اردو ترجمہ شائع کیا۔ اِس پر قلم اٹھاتے ہوئے انھوں نے لکھا:

''گو یہ رسالہ حضرت امام احمد [بن حنبل] کی طرف منسوب ہو کر متعدد مرتبہ مصر وغیرہ میں طبع ہو چکا ہے، لیکن اِس امر کی طرف شاید کسی نے توجہ نہیں کی کہ رسالہ کے ابتداء میں کہا گیا ہے کہ یہ رسالہ مہنا بن یحییٰ الشامی کی روایت سے طبقات الحنابلہ لابن ابی یعلیٰ سے ماخوذ ہے......، مگر طبقات الحنابلہ مطبوع میں مہنا مذکور کے ترجمے میں اس کا نشان تک نہیں۔''

اسی طرح ماضی قریب کے مولانا وحید الزمان حیدر آبادی (مترجم اُردو صحاح ستہ) کی مفصل سوانح عمری مولانا محمد عبدالحلیم چشتی نے ''محنت اور عرق ریزی'' کے ساتھ لکھی اور کتاب کے حواشی میں اُنہوں نے ''بڑی مفید اور ضروری معلومات'' کا اضافہ کیا۔ اِس کتاب پر تبصرے کے آخر میں مولانا رحمہ اللہ نے مولانا وحید الزمان کی بعض کتابوں کی اشاعت کے بارے میں مفید معلومات کا اضافہ کیا:

''اپنے علم کی حد تک عرض کرنا ہے کہ کشف المغطا ۱۲۹۶ھ میں مطبع مرتضوی واقع دہلی کے بعد صرف اصح المطابع۔ کراچی کے اہتمام سے طبع ہوئی ہے۔ ایسے ہی تیسیر الباری بھی مطبع احمدی [دہلی] کے بعد ابھی حال ہی [عشرہ ۱۹۵۰] میں کشمیری بازار [لاہور] سے شائع ہونا شروع ہوئی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جس کی طباعت تسلی بخش نہیں ہے۔ کنز الحقائق (جو ۱۳۳۲ھ میں شوکت الاسلام بنگلور سے ۲۴۲ صفحات پر شائع ہوئی تھی) کے دیباچہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نزل الابرار من فقه النبی المختار طبع ہو چکی ہے، چنانچہ اِس کی پہلی جلد ہماری نظر سے گزر چکی ہے جو ۲۹۲ صفحات پر ۱۳۲۸ھ میں سعید المطابع۔ بنارس کی مطبوعہ تھی۔‘‘

مولانا رحمہ اللہ اُردو کے ذخیرۂ سیرت میں مولانا عبدالرؤف داناپوری کی ’’اصح السیر فی ھدی خیر البشر ﷺ‘‘ کو قاضی محمد سلیمان منصور پوری (م: ۱۹۳۰ء) اور علامہ شبلی نعمانی (م ۱۹۱۴ء) کی سیرۃ النبی کے بعد تیسری تالیف قرار دیتے ہیں۔ اُن کے الفاظ میں اصح السیر ’’اسم بامسمیٰ اور حقائقِ واقعیہ اور نتائجِ صحیحہ پر مشتمل‘‘ ہے۔ اصح السیر کے ضمن میں اُنہوں نے علامہ شبلی کی سیرۃ النبی کے بارے میں اپنی رائے اِن الفاظ میں قلم بند کی ہے:

’’رحمۃ للعالمین کے بعد مولانا شبلی صاحب رحمہ اللہ کی بلند پایہ کتاب سیرۃ النبی منظرِ عام پر آئی۔ حق یہ ہے کہ اپنے انداز میں منفرد ہے۔ بحیثیت مجموعی اس کے اکثر مباحث ایسے ہیں جو کسی دوسری جگہ بہ مشکل ہی یک جا مل سکیں گے، تاہم اس میں بعض گوشوں کی طرف توجہ دی نہ جا سکی۔ علاوہ ازیں اِس کے چند اہم مقامات ایسے ہیں (خصوصاً مقدمہ میں) جن میں صاحبِ سیرۃ النبی جادۂ صحیحہ پر قائم نہیں رہ سکے اور مستشرقین اور اُن کے شاگردانِ رشید (سر سیّد وغیرہ) سے مرعوبیت کا پہلو لیے ہوئے ہیں۔‘‘

....

۱۹۵۰ء کی دہائی کی ایک ہیجان خیز کتاب محمود احمد عباسی صاحب کی خلافت معاویہ رضی اللہ عنہ و یزید تھی، اور ایک صاحب نے تو اِسے برِعظیم پاکستان و ہند کی دنیائے تصنیف و تالیف میں شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کی تحفہ اثناء عشریہ کے بعد تشیع کے خلاف دوسری اہم ترین کتاب قرار دے دیا تھا۔ مولانا رحمہ اللہ نے اِس کتاب پر نسبتاً مفصل تبصرہ لکھا۔ کتاب کے اِس پہلو کو تو اُنہوں نے پسند کیا کہ تاریخ اسلام کے دورِ اولیں کو جن اہل قلم نے ہاشمی اور اموی مخاصمت کی شکل میں پیش کیا ہے، اُن کا نقطۂ نظر درست نہیں۔ ہاشمی اور اموی دونوں قریشی تھے، اور اِن کے درمیان ہر دور میں رشتے ناتے موجود رہے ہیں، اور خدمتِ اسلام کے حوالے سے بھی دونوں کی اپنی اپنی خدمات ہیں۔

مولانا رحمہ اللہ نے کتاب کے کمزور پہلوؤں کی نشان دہی کی۔ مثال کے طور پر عباسی صاحب اور ان کے زیرِ اثر بعض دوسرے اہل قلم بھی ابن جریر طبری کو شیعہ ثابت کرتے ہیں۔ حالانکہ مولانا رحمہ اللہ کے الفاظ میں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ابن جریر طبری کو کسی بھی مستند عالم نے شیعہ نہیں لکھا، امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کو ایسے میں جو امتیاز حاصل ہے، وہ مخفی نہیں، لیکن وہ امام ابن جریر کو فقہائے اہل سنت سے شمار کرتے ہیں۔''

عباسی صاحب نے حضرت میر معاویہ رضی اللہ عنہ اور بعد کے افراد کی خلافت کو علی منہاجِ نبوت ثابت کرنے کے لیے حدیثِ سفینہ رضی اللہ عنہما (الخلافة بعدی ثلثون سنة ثم تکون ملکا) موضوع قرار دیا۔ مولانا علیہ الرحمہ کی مدلل تردید اُن کی محدثانہ مہارت پر دال ہے:

"الخلافة بعدی ثلاثون .... سنن اربعہ کی ایک مشہور اور قابل اعتماد حدیث ہے۔ امام ترمذی نے اِس کی تحسین فرمائی ہے (ص: ۴۵، جلد: ۲) تو امام ابن حبان نے تصحیح (فتح الباری، ص: ۶۲۹، جلد: ۶، طبع ہند)، مگر مصنف خواہ مخواہ اِسے موضوع بنانے پر تل گئے جس میں کئی ٹھوکریں کھائیں۔ اس کے راوی حشرج کو سب ائمہ کے نزدیک ضعیف دکھایا گیا، حالانکہ اس کی توثیق کرنے والے بھی بہت سے محدثین موجود ہیں۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کا معتدل قول صدوق یھم (تقریب) ہے۔ ایسے راوی کی روایت کو کبھی بھی موضوع نہیں کہا جا سکتا۔ حشرج اس میں منفرد نہیں، دوسرے بعض قابل حجت راوی بھی روایت کرتے ہیں۔ مؤلف نے احتمال پیدا کیا ہے کہ سعید بن جمہان کی ملاقات حضرت سفینہ رضی اللہ عنہما سے شاید نہ ہو سکی، لیکن امام بخاری رحمہ اللہ ان دونوں کی ملاقات ثابت کرتے ہیں۔'' (تاریخ صغیر، ص: ۹۷)

....

مولانا رحمہ اللہ نے جن کتابوں پر تنقید و تبصرہ کی نظر سے قلم اٹھایا، یہ سبھی اسلامیات اور تاریخ اسلام سے متعلق ہیں اور اگر کوئی استثناء ہو سکتا ہے تو وہ مولانا ابو الکلام آزاد کے خطوط (بنام مولانا غلام رسول مہر) کا مجموعہ نقشِ آزاد ہے۔ اس کتاب کے تعارف میں مولانا رحمہ اللہ کے قلم سے سخن گسترانہ طرز کے جملے نکل گئے ہیں۔ لکھا ہے:

''مولانا غلام رسول مہر صاحب ان چند خوش قسمت لوگوں سے ہیں جن کو مولانا ابو الکلام صاحب آزاد رحمہ اللہ سے دعوت الہلال کے دور سے ۱۹۵۸ء تک تعلق خاطر ہی نہیں، ''مریدی'' کا تعلق بھی رہا ہے۔ لطف یہ کہ سیاسی نظریوں میں متضاد سمتوں میں چلنے کے باوجود سالہا سال ارادت کا تعلق ساتھ ساتھ چلتا رہا، یعنی مہر صاحب بھی اپنے ''پیرو مرشد'' کی طرح ''طرفہ تماشا'' ہی رہے!''

کتاب کے ایک مثبت پہلو کی جانب یوں اشارہ کیا ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"مہر صاحب کی یہ بات ہمیں بہت بھائی کہ انھوں نے ادب و احترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے مولانا کے مسامحات پر صحیح چیز کی طرف رہ نمائی کی ہے جو بعض جگہ شاید طنزیہ صورت بھی اختیار کر گئی ہے۔ مثال کے طور پر مولانا کی تفسیر سورۂ فاتحہ کے مشہور مشتبہ مقام کے متعلق جو مولانا نے وکیلانہ دفاع فرمایا ہے، اِس پر مہر صاحب کا حاشیہ، ص: ۴۷۔"

....

مولانا علیہ الرحمہ ایک مصنف، مرتب اور تعلیقات نگار تھے۔ انھوں نے زیرِ نظر مجموعے کے تبصروں میں اُن کمزوریوں کی نشان دہی بھی کی ہے جن سے ایک اچھے قلم کار کو بچنے کی ضرورت ہے۔ اصح السیر جیسی عمدہ کتابِ سیرت کے بارے میں لکھا:

"ایک بڑی کمی اس کتاب میں البتہ یہ ہے کہ ہر چیز کا تفصیلی ماخذ نہیں بتایا گیا اور ہماری دانست میں ایک "محقق" اس کو بہت محسوس کرے گا۔ اگر بقید صفحات حوالے ہوتے تو کتاب کو چار چاند لگ جاتے۔"

نصرۃ الباری کے مؤلف کو مشورہ دیا ہے کہ "بعض مکرر عبارتوں کو حذف کر دیا جائے۔" ایک دوسرے قلم کار کو کتاب میں سلیقہ برتنے کی جانب توجہ دلائی گئی ہے۔

....

مولانا محمد عطاء اللہ حنیف رحمہ اللہ کی مستقل تصنیفات و مرتبات کے بالمقابل تنقید و تبصرہ کی یہ تحریریں، شاید منہ کا ذائقہ بدلنے کی خاطر لکھی گئی تصور کی جائیں، مگر اِن کے قارئین مجھ سے اتفاق کریں گے کہ ان سے مولانا رحمہ اللہ کے اندازِ فکر، علم و دانش اور کتاب شناسی پر خاصی روشنی پڑتی ہے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ مولانا رحمہ اللہ کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے اور ہمیں دینِ اسلام کی خدمت کے لیے اُن ہی کے جذبۂ صادقہ جیسا جذبہ عطا فرمائے۔ آمین!

سفیر اختر

۲۳ رجنوری ۲۰۱۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تذکارِ شہید

مرتبہ: جناب عبدالاحد خاں صاحب ندیم کوموی، تقطیع: ۸/ ۱۷×۲۷

صفحات: ۲۴۰۔

ناشر: گوشۂ ادب ٹوبہ ٹیک سنگھ، ضلع لائل پور، کاغذ متوسط، طباعت ناقص۔

قیمت: مجلد مع گرد پوش چار روپے۔

تیرہویں صدی ہجری کے وسط میں خالص کتاب و سنت پر مبنی نظامِ حکومت کے قیام کے لیے جو ہندوستان گیر جدوجہد علمائے کرام نے شروع کی تھی حتی کہ اس راہ میں ان کی اکثریت، مرتبہ شہادت سے سرفراز ہوئی۔ اس کا دل اگر حضرت سیّد احمد صاحب شہید رحمہ اللہ تھے تو بلاشبہ مولانا محمد اسماعیل شہید رحمہ اللہ اس کا دماغ تھے۔ الحمد للہ کہ اب حضرت سیّد صاحب رحمہ اللہ کے تذکرے پر کافی ضخیم اور محققانہ کتابیں اُردو میں آچکی ہیں، لیکن مولانا محمد اسماعیل شہید پر مستقلاً اور تفصیلاً لکھنے کی ضرورت ابھی باقی ہے۔ اگرچہ حیات طیبہ اور اس قسم کی بعض کتابیں موجود ہیں لیکن اس عظیم شخصیت کا حق ادا کرنے کے لیے اس پر کام کی ابھی مزید ضرورت ہے۔

جناب ندیم صاحب کوموی نے اسی ضرورت کو محسوس کر کے یہ عمدہ اور قیمتی کتاب پیش کی ہے۔ جو بعض حیثیتوں سے اپنی پیش رو کتابوں پر فوقیت رکھتی ہے۔

ابتدا میں ''پیش لفظ'' کے بعد آپ کے دور کے ہر قسم کے حالات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ (ص ۱۲ تا ۲۹) جس سے اس مجاہدانہ تحریک کا پس منظر سمجھنے میں کافی مدد ملتی ہے۔ ''خانوادہ شہید'' کے عنوان سے حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کے خاندان کا تعارف (ص: ۳۳، ۳۴) اس کے بعد متعدد مختلف عنوان ہیں، مثلاً: ''شاہ اسماعیل شہید'' (ص: ۴۴ تا ۴۷)، ''سکھ تاریخی واقعات کی روشنی میں'' (ص: ۶۸ تا ۷۵)، ''شاہ شہید کی بیعت'' (ص: ۷۶ تا ۸۰)، ''حضرت سیّد احمد بریلوی'' (ص ۸۱ تا ۸۹)، ''دعوتِ اصلاح وتجدید'' (ص ۹۰ تا ۱۰۸)، ''سرگزشت جہاد'' (ص ۱۰۹ تا ۲۱۰)، ''شاہ شہید (مولانا محمد اسماعیل) کی حیاتِ پاک پر طائرانہ نظر'' (ص ۲۱۱ تا ۲۱۷)، ''اذکار وافکار'' اور ''فھل من مدکر'' (ص ۲۱۸ تا ۲۴۰) ہر موضوع کو محنت، دیدہ وری اور ایمانی جذبہ سے لکھا گیا ہے۔ زبان میں اچھی خاصی ادبی چاشنی بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ندیم صاحب کو دلِ حساس کے ساتھ قلم کی خوبی سے بھی نوازا ہے۔ ؎ اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ تو نہیں کہا جا سکتا، اور نہ مؤلف ہی کا یہ دعویٰ ہے کہ اس موضوع پر یہ کتاب حرفِ آخر ہے، تاہم مواد اس میں اچھا اور سلیقے سے مرتب ہے۔ کیا ہی بہتر ہوتا کہ کتابت وطباعت اور تصحیح پر بھی توجہ فرمائی ہوتی۔ امید ہے طبع ثانی میں ندیم صاحب اور اس کے ناشر مولوی حاجی محمد ادریس صاحب بھوجیانی اس طرف توجہ دیں گے۔

واضح رہے ایضاح الحق فارسی میں ہے عربی میں نہیں۔ اور تنویر العینین رفع یدین کے سنت نبوی ثابت کرنے اور اس کی اہمیت کی وضاحت کے لیے لکھی گئی ہے۔ اس کا موضوع یہ ہرگز نہیں کہ رفع یدین کو ''غیر مؤکدہ'' ثابت کیا جائے جیسا کہ مؤلف نے سمجھا ہے۔ سرسیّد کا رجحان اوّل اوّل ضرور اہل حدیث کی طرف تھا، مگر آخر میں کیا سے کیا ہو گئے تھے اور ان کے جیسے عقائد اور خیالات کا شخص ''کٹر اہل حدیث'' (ص: ۲۱۱) کیسے ہو سکتا ہے؟

رحیق: اگست ۱۹۵۷ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قواعد اللغة العربیه (الجزء الاوّل)

تالیف: مولانا عبید الحق صاحب، تقطیع: کتابی۔

صفحات: ۲۲۴، کاغذ وطباعت عمدہ۔

ناشر: المکتبۃ العلمیہ، ۱۵/ لیک روڈ لاہور، قیمت: دو روپے۔

عربی صرف ونحو کی یہ نہایت مفید کتاب جالندھر کے مشہور صاحب علم بزرگ مولانا عبدالحق عباس کے لائق صاحبزادے مولانا عبید الحق صاحب کی کاوش کا نتیجہ ہے جس سے اس لٹریچر میں بہت اچھا اضافہ ہوا ہے، جو عربی تعلیم وتدریس اور ترویج کے سلسلے میں اب تک اردو میں لکھا گیا ہے۔ اس کی ترتیب میں مصر کی متعدد جدید الطبع کتابوں کو پیش نظر رکھا گیا ہے جس کی وجہ سے اپنی پیش رو کتابوں پر یہ بعض حیثیتوں سے امتیاز کا پہلو لیے ہوئے ہے۔

طریقہ تعلیم سہل ودلنشین، قواعد کے ساتھ عربی میں تحریر وتقریر کی مشق کی طرف خاص توجہ دی گئی ہے۔ روز مرہ کی ضروریات سے متعلق عربی لغات کو آخر کتاب میں ایک جگہ جمع کر دیا گیا ہے، مگر کیا یہ مناسب نہ تھا کہ حروفِ تہجی یا کسی دوسری ترتیب سے انھیں جمع کیا جاتا؟ یہ کتاب اس قابل ہے کہ نصاب کے مناسب درجوں میں اسے جگہ دی جائے۔

رحیق: اگست ۱۹۵۷ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الطریقة الجدیدہ فی تعلیم اللغة العربیه

تالیف: الاستاذ السید محمد امین المصری الملحق الثقافی فی المفوضۃ السوریہ، سائز کتابی۔

صفحات: ۶۴، طباعت و کتابت بہتر۔

قیمت: ۸ آنے۔

ناشر: المکتبۃ العلمیہ، ۱۵۔ لیک روڈ، لاہور۔

یہ ایک ''عربی زبان کا ابتدائی قاعدہ'' اس طرز کا ہے جس طرز کے ہمارے ہاں سرکاری پرائمری اسکول کے ابتدائی اردو قاعدے نئے طریق تعلیم کے مطابق تیار ہوئے ہیں جس میں ہر سبق کی تعلیم تصویروں کے ذریعے دی جاتی ہے گو وہ فوٹو جاندار چیزوں کے ہی کیوں نہ ہوں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ طریقہ تعلیم مفید اور دلچسپ ہے۔ ''دلچسپ'' تو خیر ہوگا مگر اس کی افادی حیثیت اگر کچھ ہو بھی تو نقصان کے پہلو اس میں زیادہ ہیں، کیونکہ یہ ابتدا ہی سے بچوں کے ذہن میں ''فوٹو'' سے تعلق پیدا کرنے کی ناروا کوشش ہے۔ افسوس ہے ہمارے بعض عربی مدارس بھی اسی رو میں بہہ گئے ہیں۔ جب کہ القراءۃ الرشیدہ جیسی بے مقصد کتاب کو نصاب میں رواج دے دیا گیا ہے۔ تاہم جن لوگوں کو اس طرزِ تعلیم سے دلچسپی ہو ان کے لیے یہ ریڈر مفید ہو سکتا ہے۔

رحیق: اگست ۱۹۵۷ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہم اسلام

مؤلفہ: جناب پروفیسر عبدالقیوم صاحب ایم اے شعبہ عربی و اسلامی علوم گورنمنٹ کالج، سائز کتابی۔

صفحات: ۴۱۰، کاغذ طباعت عمدہ، قیمت مجلد ۴ روپے۔

ناشر: یونیورسٹی بک ایجنسی کچہری روڈ، لاہور۔

پنجاب یونیورسٹی نے اپنے نصاب میں آٹے میں نمک کے برابر - بلکہ بلحاظ اثر اس سے بھی بہت کم - ایک مضمون ''اسلامیات'' کا بھی رکھا ہے۔ اس کے طلباء کے لیے جناب پروفیسر عبدالقیوم صاحب نے یہ مفید کتاب لکھی ہے۔

اس نوعیت کی کتابیں، عام طور پر سطحی اور اس طرح کی ہوتی ہیں کہ طلباء کی امتحانی ضروریات بمشکل ہی پوری کر سکتی ہیں۔ پروفیسر صاحب کی یہ کتاب ان سے مختلف ہے۔ اس کی معلومات قیمتی اور جوہری ہیں گویا کوزے میں دریا ہے۔ جو لکھا ہے اپنے انداز کے مطابق تحقیق سے لکھا ہے۔ پہلا حصہ جو قرآن، حدیث اور فقہ کے مطالعہ کی مبادیات پر مشتمل ہے (ص ۴-۱۱۲) کافی محنت سے لکھا گیا ہے۔ اردو میں شاید یہ معلومات کسی ایک جگہ نہ مل سکیں، مثلاً حدیث کی اصل حجیت و تدوینِ حدیث، جمعِ حدیث کے ادوار، تصانیف، مذاہبِ اربعہ و اہل حدیث کا تعارف ان کی خصوصیات وغیرہ کا تعارفی حد تک جامعیت سے ذکر ہے۔ علمی مسائل کے لیے پیرایۂ بیان دلنشین اختیار کیا گیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف ان کو طلبہ کے دل میں اتار دینا چاہتے ہیں۔ پھر موضوع کے مصادر بھی لکھ دیے گئے ہیں، تاکہ تحقیق پسند حضرات ان کی طرف رجوع کر سکیں۔

ہاں حدیث کی بحث میں سنت کی تعریف میں الجھاؤ سا محسوس ہوا، اہل سنت کے نزدیک حدیث و سنت ایک ہی شے کی دو تعبیریں ہیں جیسا کہ مؤلف خود بھی تسلیم کرتے ہیں۔ (ص: ۸۵)

اسی طرح درایت (ص ۵۲) کے متعلق بھی جو لکھا گیا ہے وہ محدثین کا مسلک نہیں۔ حدیث کی پرکھ کے جو معیار عام شہرت کی بنا پر لکھے گئے ہیں وہ موضوع حدیث کو پرکھنے کے ہیں ہر حدیث کے لیے نہیں۔ ثابت شدہ حدیثوں پر یہ لاگو نہیں ہوتے ...... افسوس ہے، اکثر مصنفین کی نظر سے یہ اہم نکتہ مخفی رہا ...... پھر تراجم و تفاسیر، نیز مصادر کے سلسلے میں بعض ایسے نام ہیں کہ ان کا مطالعہ جس طبقے کے لیے یہ کتاب لکھی گئی، اس کو مفید سے زیادہ مضر ہو سکتا ہے، مثلاً مولوی محمد علی لاہوری مرزائی (اردو انگریزی) اور ترجمان القرآن مولانا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آزاد (بعض حصے) تفسیر سر سیّد احمد خاں، ضحی الاسلام فجر الاسلام (عربی۔ بعض حصے) ترجمہ مولوی احمد رضا خاں بریلوی، تراجم علمائے شیعہ وغیرہ۔ کیا یہ مناسب نہ ہوتا کہ ان تراجم اور تفسیروں وغیرہ پر معتدل رائے ہی دے دی جاتی، جیسا کہ مؤلف نے جارج سیل کے ترجمہ انگریزی کے متعلق یہ تصریح کر دی ہے کہ ''بڑا متعصبانہ ہے۔''

کتاب کے دوسرے حصے میں قرآن کے پہلے پارے کے ربع اوّل کا مطالب خیز ترجمہ ہے جس کے حواشی میں تشریح طلب الفاظ کے معانی، لسانی اور ادبی بعض مسائل کا ذکر عام فہم طریقے کے ساتھ آ گیا ہے۔ (۱۱۳۔۴۴) اس کے بعد پونے تین سوصفحات پر نعمت الفائدۃ فی مطالب سورۃ المائدۃ کے نام سے پوری سورۃ مائدہ کا ترجمہ اور تفسیر ہے اور یہ بحیثیت مجموعی خوب ہے۔ یہ سورۃ چونکہ بہت سے عملی احکام پر مشتمل ہے، اس لیے مناسب موقعوں پر ان کی ضروری تفصیل بھی آ گئی ہے جو بہت مفید ہے۔ مقامِ مسرت ہے کہ تصحیح کی طرف کافی توجہ دی گئی ہے۔ غلطی کوئی شاذ و نادر ہی نظر آئی، مثلاً وسیلہ (ص: ۲۳۶) جو وصیلہ چاہیے تھا۔

محترم پروفیسر صاحب مستحق مبارک باد ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو جدید طبقہ کے لیے مفید کتاب تالیف کرنے کی توفیق دی۔ جو اس قابل ہے کہ اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی جائے۔ ''اسلامیات'' کے طلباء کے علاوہ دوسرے اردو دان طبقہ کے بھی کام کی چیز ہے۔ متعلقہ موضوعوں پر تھوڑے ہی وقت میں ٹھوس معلومات حاصل ہو سکتے ہیں۔ واللہ الموفق

رحیق: فروری ۱۹۵۸ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نتائج التقلید

مرتبہ: جناب حکیم محمد اشرف صاحب، تقطیع ۲۰×۲۶/۸۔

صفحات: ۲۱۳، کاغذ اچھا، طباعت گوارا، قیمت: ۴ روپے۔

شائع کردہ: دارالاشاعت اشرفیہ سندھو بلوکی، ضلع لاہور، ملنے کا پتا: سکول بک ڈپو، گوجرانوالہ۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی المتوفی ۱۱۷۶ھ نے اپنی بصیرت سے محسوس کرلیا تھا کہ صدیوں کی جمی ہوئی فقہ حنفی، آنے والے دور میں چلنے والی نہیں۔ اس لیے انھوں نے تدریساً وتصنیفاً قرآن وحدیث کو رواج دینے پر اپنی زندگی صرف کردی۔ آپ کے بعد شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ اور شاہ اسحاق رحمہ اللہ نے علمی رنگ میں مزید ترقی دی اور مولانا شاہ محمد اسماعیل صاحب شہید نے تو عملی طور پر اس کو نافذ کرنے کی راہ میں جان تک قربان کردی۔ ان حضرات کے بعد مولانا سیّد محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی اور حضرت مولانا نواب سیّد محمد صدیق حسن خان صاحب نے تدریس اور تصنیف کے ذریعے سے ولی اللہ نہج پر قال اللہ وقال الرسول کا صور اس زور سے پھونکا کہ اس سے غیر منقسم ہندوستان کا کونہ کونہ گونج اٹھا۔ اوّل الذکر کے تلامذہ اور ثانی الذکر کی تصانیف اندرون و بیرونِ ملک میں پھیل گئیں......!

مگر افسوس ہے کہ اس مرحلے پر خاندان ولی اللّٰہی کے ہی بعض تلامذہ آڑے آگئے اور فقہ حنفی کی غیر ضروری حمایت کی ٹھان لی گئی۔ اور مولانا محمد اسحاق رحمہ اللہ و مولانا محمد اسماعیل شہید رحمہ اللہ کے ان دونوں جانشینوں کے خلاف دیوبند میں ایک محاذ قائم کرلیا گیا......!

اپنی تحریروں، تقریروں خانقاہی مجالس اور دروس میں محدث دہلوی رحمہ اللہ اور مجدد قنوجی رحمہ اللہ اور ان کے طرزِ فکر...... حسب فرمان شاہ ولی اللہ اہل حدیث ...... کو مختلف طریقوں سے بدنام کرنا شروع کردیا، تاکہ مسلک اہل حدیث کی اہمیت گھٹائی جائے۔ یہ جوشِ مخالفت یہاں تک پہنچا کہ بعض متقدمین اہلِ حدیث اور خدامِ حدیث کو بھی مطعون کرنا ضروری سمجھا گیا۔ علمائے دیوبند کی قابلِ قدر دینی خدمات کے ساتھ افسوس ہے کہ یہ...... تیز کانٹا بھی ہمیشہ موجود رہا...... مولانا محمد قاسم نانوتوی مرحوم سے لے کر مولانا حسین احمد مرحوم تک سب ہی کم وبیش اہلِ حدیث کے خلاف زبان کشائی وقلم افشانی کی ''خدمات'' سرانجام دیتے رہے۔

ظاہر ہے کہ اس کا ردِ عمل ہونا قدرتی تھا، اور اسی نے باہمی قلمی معرکہ آرائی کی افسوسناک صورت اختیار

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی جس کا نہ ہونا مناسب تھا، کیونکہ اس طرح حضرت شاہ صاحب کا نقطہ نظر بروئے کار نہ آ سکا۔ جو ہمارے دور کے لیے ضروری تھا، یعنی یہاں ایسا قانون نافذ ہو جو خلفائے راشدین کے اسوہ اور مذاہبِ اربعہ کی تشریحات کی روشنی میں قرآن وحدیث پر مبنی ہو۔

ہمارا خیال ہے اگر علمائے دیوبند، اہل حدیث کی مخالفت نہ کرتے تو شاید شاہ صاحب کا طریقہ رواج پذیر ہو جاتا اور وہ مشکلات نہ پیش آتیں۔ جن سے ہم اور وہ دونوں دو چار ہو رہے ہیں۔ زیرِ تبصرہ کتاب میں علمائے دیوبند کے اس قسم کے ''ارشادات'' کو یک جا جمع کر دیا گیا ہے جس کا محرک مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا ''اشرف السوانح'' میں شائع شدہ ایک خواب ہوا جو محدث دہلوی اور ان کے طرزِ فکر وعمل کے متعلق تحقیری انداز لیے ہوئے تھا۔ جس کی تفسیر یہ فرمائی گئی کہ مسلک اہل حدیث چھاچھ ہے اور فقہ حنفی مکھن!

یہ کتاب تقریباً پندرہ سال قبل بھی شائع ہوئی تھی جس کو مسلک کے تبلیغی حلقوں نے قبول کیا تھا، اب کافی اضافوں کے ساتھ دوبارہ طبع ہوئی ہے۔ ابتداء میں علماء اہل حدیث کی تقریظات ہیں جو زیادہ تر پہلے ایڈیشن کی ہیں اور بعض دوسرے پر ہیں۔ ابتداء میں مولانا حافظ عبداللہ صاحب روپڑی مدظلہ العالی کا مقدمہ ہے۔ محدث دہلوی رحمہ اللہ کے مختصر سوانح حیات بھی ذکر کیے گئے ہیں۔ چند صفحات مسلک اہل حدیث کی قدامت، فضیلت وغیرہ پر ہیں جو اپنی جگہ پر بہت خوب اور قابلِ مطالعہ ہیں۔

افسوس ہے، اس کتاب کا اندازِ تحریر ہمارے قدماء اہل حدیث کے طریقِ اختلاف سے کم مناسبت رکھتا ہے، بلکہ محدث دہلوی، مجدد قنوجی وغیرہ حتی کہ مولانا حافظ عبداللہ صاحب روپڑی مدظلہ العالی کے طرزِ تخاطب وانداز اختلاف سے بھی مختلف ہے۔ پھر حنفیہ کی کتابوں کی نقول ومسائل کو تحقیق کی کوتاہی، قلم کی سہل انگاری، اجتہاد کی خامی تو کہا جا سکتا ہے لیکن ان پر مطلقاً ''افتراؤں'' اور ''توہینوں'' کا فتویٰ غلو کے مقابلے میں غلو ہے جس سے جماعت اہل حدیث ہمیشہ ہی بلند رہی ہے اور اسے بلند رہنا بھی چاہیے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ''تفہیمات'' میں اہل حدیث اور علمائے دیوبند کو شاہ ولی اللہ صاحب کے طریقے پر متفق ہو جانے کی اس دور میں سخت ضرورت ہے۔ ''اجتہاد'' کے دروازے کے چوپٹ کھل جانے کا جو فتنہ سر اٹھا رہا ہے، اس کا کامیاب مقابلہ اسی صورت ہو سکتا ہے۔ علمائے دیوبند کو ہم یقین دلاتے ہیں کہ اہل حدیث کو آپ سے کوئی بغض نہیں، وہ ہمیشہ ہی آپ کے ساتھ رہے ہیں۔ وہ اہلِ بدعت کے مقابلے میں بھی آپ کا ساتھ دیتے ہیں، وہ آپ کے سب بزرگوں کی عزت کرتے ہیں۔ دکھ درد میں آپ کے شریک رہتے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں مولانا حسین احمد رحمہ اللہ کے سانحہ ارتحال کو پوری جماعت نے محسوس کیا۔ دراں حالیکہ بریلوی حضرات نے اس پر مسرت کا اظہار کیا اور آپ سے (معاذ اللہ) غیر مسلموں کا سا برتاؤ کیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر اہل حدیث کو آپ سے بجا طور پر شکوہ ہے کہ آپ ایسا نہیں کرتے۔ آپ حضرات کی اکثریت حنفیت میں بریلویوں کا ساتھ دینے پر آمادہ ہو جاتی ہے۔ اہل حدیث طلباء کو آپ اپنے مدارس میں گوارا تک نہیں کرتے۔ اہل حدیث کی اقتداء میں پڑھی ہوئی نماز کے اعادہ کو احتیاط قرار دیتے ہیں۔

نہایت ادب اور سوز سے گزارش ہے کہ حضرات دیوبند اگر سلف کی طرح اہل حدیث کے اختلاف کو برداشت کرلیں تو سب میں مناقشات ختم ہو سکتے ہیں۔ امید ہے ان گزارشات پر ٹھنڈے دل سے غور فرمایا جائے گا۔

رحیق: فروری ۱۹۵۸ء

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیات وحید الزمان

مؤلفہ: مولانا محمد عبدالحلیم صاحب چشتی۔

صفحات: ۱۶۵، تقطیع ۲۶×۸/۲۰، کاغذ اعلیٰ، طباعت بہتر۔

قیمت: ۴ روپے۔

ناشر: نور محمد اصح المطابع وکارخانہ تجارت کتب آرام باغ، کراچی۔

نواب ولا جاہ مولانا سیّد محمد صدیق حسن خاں قنوجی قدس روحہ ونور ضریحہ نے قرآن وحدیث کی وسیع پیمانے پر اشاعت کے لیے گراں قدر علمی تصانیف خود ہی نہیں فرمائیں۔ بلکہ اس کے لیے علماء وفضلاء کی ایک جماعت بھی آپ نے تیار کردی تھی۔ جو آپ کی راہ نمائی اور سرپرستی میں تبلیغ کتاب وسنت میں منہمک تھی۔ اس مقدس جماعت میں سرفہرست اسم گرامی وقار نواز جنگ، مولانا نواب وحید الزمان صاحب حیدر آبادی کا ہونا چاہیے۔

زیر تبصرہ کتاب ان ہی جناب مولانا وحید الزمان کی مفصل سوانح حیات ہے۔ جو سات ابواب حسب ونسب، تعلیم وتربیت، ملازمت، علوم سے شغف، اخلاق وعادات، ہجرت اور وفات، قومی خدمات، تصنیفات وتالیفات پر مشتمل ہے اور حق یہ ہے کہ پوری کتاب محنت اور عرق ریزی سے لکھی گئی ہے۔ حواشی پر بڑی مفید اور ضروری معلومات - حالات مفتی محمد عنایت احمد صاحب مصنف علم الصیغہ (ص:۱۷)، مولانا محمد بشیر الدین قنوجی استاد مولانا نواب سیّد محمد صدیق حسن خاں (ص:۱۹)، مولانا عبدالحق بنارسی (ص:۲۱)، مسئلہ خلافت وامامت (ص:۱۰۲۔۱۱۱) وغیرہ- جو دی گئی ہیں، ان کی افادی حیثیت مستقل ہی ہے جو بہت اہم اور قابل مطالعہ ہیں۔ مولانا وحید الزمان ایک ایسے علمی خاندان کے ہونہار چشم وچراغ تھے جو ملتان سے منتقل ہو کر لکھنؤ اور پھر وہاں سے کانپور چلا گیا تھا، جہاں مولانا پیدا ہوئے، ذہن ایسا رسا پایا تھا کہ پندرہ سال کی عمر سے قبل ہی جب کہ ابھی طالب علم تھے، نور الہدایہ شرح اردو شرح وقایہ لکھ ڈالی۔ جس میں خاندانی طور پر فقہ حنفی سے شغف کی وجہ سے (ص:۱۰۰) حنفی نقطہ نظر کو "مدلل" بنانے کی خوب خوب کوشش کی ہے۔ (ص:۱۱۶، ۱۱۷) لیکن جونہی مولانا محمد بشیر الدین قنوجی اور حضرت شیخ الکل فی الکل مولانا سیّد محمد نذیر حسین جیسے فقہائے محدثین کی خدمت میں علم حدیث کے لیے زانوئے تلمذ تہ کیا (ص:۱۷) اور کتب حدیث سے مزاولت اور ان کے درس ومطالعہ کی سعادت حاصل ہوئی تو آپ نے حنفی فقہ کو خیر باد کہہ دیا اور مسلک اہل حدیث اختیار فرما لیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی اشاعت میں زندگی وقف کردی۔ اور حضرت نواب سیّد محمد صدیق حسن رحمہ اللہ کی راہ نمائی وسرپرستی میں پورے صحاح ستہ کو اردو میں منتقل کر دیا۔ بلکہ زندگی کے آخری دور میں فقہ حنفیہ کی ہدایہ جیسی کتاب پر ایک اچھوتی اور پر مغز تنقیدی کتاب ''اصلاح الہدایہ'' لکھ کر نور الہدایہ کی تلافی کر دی۔ جس کے سات حصے (ساتواں حصہ بھی نکاح وطلاق پر مشتمل ۱۳۲۸ھ میں مجتبائی لکھنؤ سے شائع ہو چکا ہے) آپ کی زندگی میں شائع ہوگئے تھے۔

مولانا وسیع المطالعہ عالم تھے اور مزاج میں بقول مؤلف (۱۰۱) ایک نوع کا تلون اور انتہاء پسندی بھی تھی ۔ممکن ہے اس کے علاوہ اور وجوہ بھی ہوں ۔جس کی بنا پر عقائد وعملیات میں ان کی بعض تحریریں عجیب سی ہیں جو بہت سے ناواقف اور معاندین کی غلط فہمیوں کا شکار ہونے کا سبب بن گئی ہیں جن میں ایک آدھ پر جناب مؤلف نے بھی بہت عمدہ تنقید کر دی ہے (ص: ۱۰۲۔ ۱۱۱) اور سچی بات یہ ہے کہ ان متفردات میں مولانا حق بجانب نہیں، تاہم ان کا جذبۂ دینی اور خدمات کا پلڑا بھاری ہے۔ اور وہ بلاشبہ ایسی ہیں جن پر جس قدر بھی فخر کیا جائے کم ہے۔ غفر الله له وجعل الجنة ماواه.

یہ کتاب کیا ہے، گل سدا بہار ہے! اے کاش کہ اس میں وہ چند ''کانٹے'' نہ ہوتے جو شاید اختلاف مسلک کی وجہ سے غیر شعوری طور پر جناب مؤلف کی کتاب میں آ گئے ہیں۔ پیرایہ بیان اس سے مختلف ہو جاتا تو کیا مناسب نہ تھا۔

مثلاً اصلاح الہدایہ جیسی علمی کتاب کے ''صفحہ صفحہ'' سے جناب مؤلف کو ''بے جا روایت پرستی کی بو آتی ہے'' (ص: ۱۴۸) اور اس بات سے ان کو افسوس ہوا کہ مولانا نے ''اس کتاب میں دقت نظر سے کام نہیں لیا۔'' (ص: ۱۴۸) گویا ''دقت نظر'' یہ ہے کہ ''غیر مقلدین کی شورش'' اور ''اعتراضات کا ایک ایک کر کے تار و پود بکھیرا اور نہایت مدلل جوابات دیے'' (ص: ۱۱۸) جائیں! اور ''مسلک احناف کو نہایت محکم دلائل سے ثابت کیا جائے۔'' (ص: ۱۰۰) مگر جب کوئی آپ کا شاگرد سوانح نگار یہ لکھ دے کہ ''جوں جوں تحقیق آپ کی بڑھتی گئی، تقلید کا مادہ گھٹتا گیا اور اب آپ سچے متبع کتاب وسنت ہیں۔'' تو اس کی اہمیت کو یوں کم کرنے کی کوشش کی جائے کہ آپ اپنے ''برادر بزرگ'' مولانا بدیع الزمان کی صحبت اور حدیث کی کتابوں کے ترجمے کی وجہ سے غیر مقلد بن گئے تھے۔ (ص: ۱۰۱) اور پھر اپنے حلقہ کو متنبہ کیا جائے کہ موطأ کی شرح میں مولانا ''حنفیہ کے دلائل پر جرح قدح سے گریز نہیں کرتے۔'' (ص: ۱۳۰) اور یہ کہ مولانا نے ''حدیث کے ترجموں میں مذاہب اربعہ سے اعتناء کم کیا ہے جس کی وجہ سے مقلدین کو مطالعہ کے دوران میں مشکلات پیش آتی ہیں۔'' (ص: ۱۱۶) پھر مولانا خرم علی رحمہ اللہ کی تحفۃ الاخیار کو فوقیت دیتے ہوئے مؤلف لکھتے ہیں کہ اسے دونوں طبقوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(حنفی، اہل حدیث) میں قبولیت عام حاصل ہے۔ (ص:۱۱۶) حالانکہ حنفیہ نے تحفۃ الاخیار کو قبول ہی اس لیے فرمایا ہے کہ اس میں تشریحاتِ حدیث حنفی نقطہ نظر کے مطابق ہیں۔ یہ بات نہ ہوتی تو جناب مؤلف اور ان کے حلقے کے حضرات کو اس کے متعلق بھی افسوس کا اظہار کرنا پڑتا۔ رہے اہل حدیث سو وہ بحمد اللہ اس بارے میں وسیع الظرف ہیں، وہ صرف اس وجہ سے کسی کتاب کو ترک نہیں کردیتے کہ اس میں حنفی مسلک کو ترجیح دی گئی ہے۔ اس طرح ہم سمجھتے ہیں کہ مؤلف نے یہ ''انکشاف'' بلا ضرورت ہی فرمایا ہے کہ مولانا وحید الزمان رحمہ اللہ کے والد محترم مولانا مسیح الزمان نے ''نواب صدیق حسن خاں کو تحصیل علم کے بعد نواب ہونے سے قبل آپ کی خداداد صلاحیتوں سے ملک کو روشناس کرایا۔'' ❶

حالانکہ خود ہی تحریر کیا ہے کہ حضرت نواب صاحب رحمہ اللہ نے مولانا مسیح الزمان کی درخواست پر مذکورہ رسالہ لکھا۔ ❷

آخر میں اپنے علم کی حد تک عرض کرنا ہے کہ کشف المغطا ۱۲۹۶ھ میں مطبع مرتضوی واقع دہلی کے بعد صرف اصح المطابع کراچی کے اہتمام سے طبع ہوئی ہے۔ ایسے ہی تیسیر الباری بھی مطبع احمدی کے بعد ابھی حال ہی میں کشمیری بازار (لاہور) سے شائع ہونا شروع ہوئی ہے۔ جس کی طباعت تسلی بخش نہیں ہے۔ کنز الحقائق (جو ۱۳۳۲ھ میں (مطبع) شوکت الاسلام بنگلور سے ۲۴۲ صفحات پر شائع ہوئی تھی) کے دیباچہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نزل الابرار من فقہ النبی المختار طبع ہو چکی ہے۔ چنانچہ اس کی پہلی جلد ہماری نظر سے گزر چکی ہے جو ۲۹۲ صفحات پر ۱۳۲۸ھ میں سعید المطابع بنارس کی مطبوعہ تھی اس کے دیباچے میں مولانا لکھتے ہیں:

((اعلی العلوم قدرا واجلها فخر اعلم الفقه المستنبط من الكتاب والسنة ...... اعني به الفقه الذي تبتني اصوله وفرعه على الاحاديث والآي لا على الاوهام السخيفة والرأي.))

بہرحال چند فروگزاشتوں سے قطع نظر مولانا محمد عبدالحلیم صاحب اس کتاب کی تالیف اور نور محمد اصح المطابع اس کی اشاعت پر مستحق مبارک باد ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور اس سے نفع بخشے۔ آمین!

(رحیق: مئی ۱۹۵۸ء)

---

❶ حاشیہ ص: ۱۲۷.

❷ ص: ۱۲۸.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فتح بریلی کا دلکش نظارہ

مرتبہ: مولانا محمد رفاقت حسین صاحب فاروقی،

کتابت طباعت بہتر۔ صفحات: ۲۰۰، قیمت ۸ روپے۔

ناشر: ادارہ اشاعت علوم اسلامیہ، سول لائن سرگودھا روڈ، لائل پور۔

ملنے کا پتا: المکتبۃ السلفیہ، شیش محل روڈ، لاہور۔

ماضی قریب میں علماء وفضلائے ہند نے جہاں بہت سی قابلِ قدر اسلامی اور علمی خدمات سرانجام دی ہیں۔ وہاں بانس بریلی کے مولوی احمد رضا خاں صاحب کا تصنیفی کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے ہمیشہ علمائے حق پر مشق تکفیر فرمائی۔ سب سے پہلے حضرت مولانا شاہ محمد اسماعیل شہید قدس اللہ روحہ کو اپنی کفر بازی و بدگوئی کا نشانہ بنایا اور ایک دو نہیں ستر ستر وجوہ اس پاک باز، شہید راہِ حق کی تکفیر کے استخراج فرمائے اور اپنے رسالوں اور فتووں میں ایسے ایسے گندے عقیدے ان کی طرف منسوب کیے جن کے نقل سے بھی ایمانی روح لرزتی ہے......!

سورج پر تھوکا منہ پر آتا ہے۔ اس میں آپ کو بری طرح ناکامی ہوئی تو اس کے بعد آپ دوسرے علماء کے پیچھے پڑ گئے۔ خصوصاً اکابر دیوبند کے خلاف تو آپ نے اپنی تکفیری توپ کا دہانہ ہی کھول دیا اور ان حضرات کی معصوم قسم کی عبارات سے وہ وہ نکتے نکالے، جن کی شاید ان کے فرشتوں کو بھی خبر نہ تھی۔ اور عجیب بات ہے کہ یہ سب عین اس وقت ہو رہا تھا، جب انگریزی اقتدار یہاں پنجے گاڑ رہا تھا۔ اور علمائے حق - اہل حدیث ودیوبندی - انھیں اکھاڑنے میں سردھڑ کی بازی لگا رہے تھے!

ظاہر ہے علمائے دیوبند کو اس صورتِ حال کا مقابلہ کرنا ناگزیر تھا۔ چنانچہ ان میں سے خصوصاً مولانا مرتضیٰ حسن مرحوم اور مولانا محمد منظور صاحب نعمانی نے اس فتنے کی سرکوبی کی خوب خوب کوشش کی۔ بالخصوص آخر الذکر نے تو بریلویت کا ایسا کامیاب تعاقب کیا کہ وہ بے چاری سالہا سال تک سنبھل بھی نہ سکی۔

زیرِ تبصرہ کتاب ایسے ہی ایک فیصلہ کن مناظرے کی روئیداد ہے جو ۱۳۵۴ھ میں مولانا محمد منظور صاحب نعمانی اور مولوی سردار احمد صاحب گورداس پوری کے مابین بمقام بریلی ہوا تھا۔

مناظرہ کا اصل موضوع اگرچہ مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کی ایک عبارت ہے، مگر مولانا نعمانی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب نے نہایت قابلیت سے ضمناً مسئلہ علم غیب پر بھی بڑی عمدہ بحث فرما دی ہے جس کی وجہ سے اس کتاب کی حیثیت وقتی کی بجائے مستقل ہو گئی ہے۔ دوسری خصوصیت اس مناظرہ کی یہ ہے کہ اس میں بانی مناظرہ نے جو خود غیر جانبدار ذہن کے تھے، فیصلہ مولانا نعمانی کے حق میں دیا۔ یہ روئیداد مناظرہ غالباً ۱۳۵۴ھ (۱۹۳۵ء) میں طبع ہوئی تھی۔ اب دوسری مرتبہ اس کے طبع کی ضرورت یوں پیش آئی کہ وہی ہزیمت خوردہ مولوی سردار احمد صاحب قیامِ پاکستان کے بعد لائل پور براجمان ہیں اور ''بریلی'' سے یہ مشغلۂ تکفیر بھی ساتھ لے آئے ہیں، اور اب جب کہ علم برادرانِ فسق و فجور علماء کو پورے صفحہ ہستی سے مٹانے کے لیے متحدہ محاذ بنائے ہوئے ہیں، ان ''حضرت'' کا کام فقط یہ ہے کہ گڑے ہوئے مردے اکھاڑیں اور خود شیشے کے محل میں بیٹھ کر مسلمانوں پر کفر کی مشین گن چلاتے رہیں اور لن ترانیاں ہانکا کریں!

چوہدری بشیر احمد خاں نے بجا طور پر اس روئیداد کی ضرورت محسوس کی، جس کے لیے وہ سب کے شکریے کے مستحق ہیں۔ کتاب کی اس دوسری طبع میں قابلِ قدر اضافہ محترم مولانا سیاح الدین صاحب کا پر مغز مقدمہ ہے جو بجائے خود افادی اہمیت کا حامل ہے۔

''فتح بریلی کا دلکش نظارہ'' نام شاید ۱۹۳۵ء کے حالات کے مطابق ہوگا، مگر اب یہ عنوان جچا نہیں۔ اسے بدل دیا جاتا تو کیا مناسب نہ تھا۔

ہم محسوس کرتے ہیں کہ اس قسم کے لٹریچر کی اشاعت زیادہ سے زیادہ ہونی چاہیے۔ اصحابِ علم اور مخیّر حضرات کو اس طرف ضرور توجہ دینی چاہیے۔

رحیق: جولائی ۱۹۵۸ء

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درۂ محبوب

مصنفہ: مولانا محمد رفیق صاحب پسروری خطیب جامع اہل حدیث پسرور، سائز ۲۰×۳۰/۱۶۔
صفحات: ۲۱۸، طباعت، کتابت گوارا، قیمت ۲۔
ناشر: مکتبہ اہل حدیث پسرور، ضلع سیالکوٹ۔

اس وقت جب کہ ملک کا اوپر کا ایک طبقہ یہاں اسلام کی ہر قسم کی قدروں کے مٹانے کے در پے ہے اور بے دینی کو پھیلانے میں پوری جدوجہد کر رہا ہے۔ ہمارے بریلوی دوستوں کو یہ دھن ہے کہ آنحضرت ﷺ کو ''بشر'' کہنے والوں کو بدبخت، ظالم، گستاخ، مغضوب وغیرہ خطابات سے نوازا جائے۔ ان کے پریس کو ہم چو قسم کے مضامین ہی اشاعت کے لیے زیادہ سوجھتے ہیں۔ چنانچہ کوٹلی لوہاراں کے ماہواری رسالہ ماہِ طیبہ میں اہل توحید پر ایسے ہی الزامات کی بوچھاڑ کی گئی تھی۔ جس کے جواب کے لیے مولانا محمد رفیق صاحب کو آمادہ ہونا پڑا۔ پھر جواب در جواب کا سلسلہ شروع ہوا جس کی آخری کڑی زیرِ تبصرہ کتاب ہے۔ جہاں تک الزامات کے جوابوں کا تعلق ہے، کتاب بلاشبہ لاجواب اور معلومات سے پُر ہے، لیکن لہجہ تلخ ہوگیا ہے، جس سے اہلِ حق کو اپنا دامن بچانا چاہیے۔

یہ درست ہے کہ ہمارے بریلوی دوست بہت جلد کھسیانے ہوجاتے ہیں اور گالی گلوچ پر اتر آتے ہیں، مگر اہلِ حدیث کی روایات ہمیشہ متانت سے کام لینے کی چلی آرہی ہیں۔

جن لوگوں کو مناظرانہ معرکہ آرائیوں سے دلچسپی ہو ان کے لیے یہ کتاب مفید ہوگی۔

رحیق: جولائی ۱۹۵۸ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقلد کے چیلنج کا جواب

مؤلفہ: مولانا محمد رفیق صاحب، سائز ۲۰×۳۰/۱۶، صفحات: ۲۶، قیمت ۴ روپے۔

ناشر: مولانا محمد رفیق صاحب خطیب جامع مسجد اہل حدیث پسرور، سیالکوٹ۔

یہ رسالہ ایک شیخ صاحب بٹن والے صدر بازار دہلی کا جواب ہے، جس میں انھوں نے رفع الیدین اور آمین بالجہر کے مسئلوں میں اہل حدیث کو چیلنج کیا تھا، شروع میں اتباعِ سنت کی ضرورت کا مختصر سا ذکر ہے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ چیلنج بازی کا طریقِ تبلیغ اب بالکل ترک کر دینا چاہیے، اپنے مسلک کی ایجابی تبلیغ صحیح طریقہ ہے، سلبی طریقے سے نفرت بڑھتی ہے جس سے مقصد کو نقصان پہنچنے کا خطرہ ہوتا ہے۔

رحیق: جولائی ۱۹۵۸ء

اربعین سلطانی در مدح احادیث سلطانی

مؤلفہ: مولانا محمد رفیق صاحب پسروری، سائز ۲۰×۳۰/۱۶۔

صفحات: ۶۸، طباعت گوارا، قیمت ۹۔

ناشر: مکتبہ اہل حدیث پسرور، ضلع سیالکوٹ۔

یہ کتابچہ منکرین حدیث کے ردّ میں ہے جس میں چالیس آیاتِ قرآنی سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ اگر حدیث کو نہ مانا جائے تو قرآن پر عمل نہیں ہوسکتا۔

سب جگہ مؤلف کے طرز استدلال سے اتفاق تو مشکل ہے، تاہم بحیثیت مجموعی رسالہ دلچسپ، مفید اور اوسط درجے کے لوگوں کے مطالعہ کے لائق ہے۔

رحیق: جولائی ۱۹۵۸ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصح السیر فی ھدی خیر البشر ﷺ

تالیف:......مولانا حکیم ابو البرکات عبد الرؤف صاحب دانا پوری۔

سائز ۸/ ۲۶×۲۰، صفحات ۶۸۰، کاغذ و طباعت اعلیٰ۔ خوبصورت گرد پوش۔ قیمت مجلد: ۱۰ روپے۔

ناشر: ......نور محمد اصح المطابع کارخانہ تجارت کتب، آرام باغ کراچی۔

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد انگریزی سیاست نے ہندوستان (غیر منقسم) میں مسیحیت کو فروغ دینے کے لیے دو طریقے اختیار کیے۔ پہلا یہ کہ یورپ سے درآمد کر کے یہاں ایک نظام تعلیم رائج کر دیا۔ دوسرا یہ کہ ملک کے اس سرے سے اس سرے تک مسیحی مشنری پھیلا دیئے تاکہ اسلام کے خلاف زہر چکانی کیا کریں۔ مقصد اس سے اس عقیدت کو ختم کرنا یا کمزور کرنا تھا۔ جو ہر مسلمان کو سرورِ دو عالم ﷺ سے ہے۔

مشنری اگر آپ کی ذات ستودہ صفات پر اعتراضات کرتے اور ہدفِ مطاعن بناتے تھے تو جدید تعلیم سے آنحضرت ﷺ کی معاشرت، تہذیب، تمدن اور ثقافت سے مسلمان نوجوانوں کو نفرت پیدا ہو جاتی تھی۔ مقصد اس سے بھی یہ تھا کہ عیسائیت کے خلاف مسلمانوں کے پختہ عقائد اور اسلامی تعصب اور دینی حمیت کو کمزور کیا جا سکے اور یہ دوسرا کام ایک ذہین مسلمان ''سر سید احمد خاں'' سے کرایا جا رہا تھا!...... اس صورت حال سے عہدہ برآ ہونے کے لیے اللہ تعالیٰ نے علماء کرام کو ہی توفیق دی، انھوں نے نہ صرف کہ پادریوں کے گمراہ کن مغالطوں اور شر انگیز اعتراضات کے دندان شکن جوابات ہی دیئے، بلکہ ایجابی طور پر بھی رسول کریم ﷺ کی پاکیزہ سیرت کی تدوین شروع کر دی۔ تاکہ مسلمان براہِ راست آنحضرت ﷺ کی بابرکت ذات سے واقف ہو کر کسی پروپا گنڈے کے شکار نہ ہوں اور جدید انگریزی تعلیم جو قلوب واذہان کو مسموم کر رہی ہے، سیرتِ نبویہ کے مطالعہ کی بدولت اس کے زہر سے محفوظ ہو کر اپنی معاشرت، تہذیب اور عقائد و اعمال کو اس کی روشنی میں استوار رکھ سکیں۔ واقعات شاہد ہیں کہ علماء کی یہ مساعی بہت کامیاب ثابت ہوئیں۔

اس ضرورت کو محسوس کر کے سب سے پہلے جس فقیر منش بزرگ نے سیرتِ محمدیہ ﷺ کو مرتب کرنے کا تہیہ کیا، وہ جماعت اہل حدیث کے مشہور فاضل محقق مولانا قاضی محمد سلیمان صاحب رحمہ اللہ علیہ سیشن جج سابق ریاست پٹیالہ (پنجاب) تھے۔ اس عاشق رسول (ﷺ) نے ''رحمۃ للعالمین'' جیسی علمی اور شہرہ آفاق

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیرت تالیف فرمائی جسے ہر علمی حلقے سے سندِ قبولیت حاصل ہوئی وللہ الحمد.

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا!

''رحمۃ للعالمین'' کے بعد مولانا شبلی صاحب رحمہ اللہ کی بلند پایہ کتاب سیرۃ النبی منظر عام پر آئی، یہ دوسرے رنگ کی تفصیلی سیرت ہے اور حق یہ ہے کہ اپنے انداز میں منفرد ہے۔ بحیثیت مجموعی اس کے اکثر مباحث ایسے ہیں جو کسی دوسری جگہ بہ مشکل ہی یک جا مل سکیں گے، تاہم اس میں بعض گوشوں کی طرف توجہ دی نہ جا سکی۔ علاوہ ازیں اس کے چند اہم مقامات ایسے ہیں (خصوصاً مقدمہ میں) جن میں صاحب ''سیرۃ النبی'' جادۂ صحیحہ پر قائم نہیں رہ سکے اور مستشرقین اور ان کے شاگردانِ رشید (سر سید وغیرہ) سے مرعوبیت کا پہلو لیے ہوئے ہیں......!

ہمارے خیال میں اس سلسلہ کی تیسری اہم تالیف زیرِ تبصرہ کتاب ''اصح السیر'' ہے جو بلاشبہ اسم با مسمی اور حقائق واقعیہ اور نتائج صحیحہ پر مشتمل ہے۔ ابتدا میں آٹھ صفحہ پر پیش لفظ ہے جس میں مصنف نے اس تالیف کی ضرورت اور امتیازات وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔ جو حقیقت واقعیہ کا اظہار ہی ہے، مبالغہ سے کام نہیں لیا گیا۔ پھر ۲۳ صفحے تفصیلی فہرست کے ہیں جس سے کتاب کے سب مندرجات بہ یک نظر سامنے آجاتے ہیں، اس کے بعد ۴۴ صفحات کا مقدمہ ہے جو مختصر ہے، مگر پر مغز اور تحقیقی ہے۔ خصوصاً چند مباحث ''سیرت کی تدوین'' (ص ۱۳۔۱۶)، ''درایت اور عقل'' (ص ۱۸۔۲۳)، ''عقل کی گمراہی'' (ص ۲۳۔۲۸)، ''نصاریٰ کا اعتراض'' اور ''عقلِ سلیم'' (ص ۲۸، ۳۱) بہت ٹھوس اور نفیس ہیں۔ یہ وہ مقام ہے جہاں مولانا شبلی رحمہ اللہ نے سخت ٹھوکر کھائی ہے، اور پھر ان کی تقلید میں صحافی قسم کے مدعیانِ ''درایت'' اب تک لڑھکتے ہی چلے جا رہے ہیں!

جناب مصنف نے اس نوعیت کے عامیانہ شبہات پر ناقدانہ نظر ڈالی ہے اور مدلل طریقے سے بتایا ہے کہ:

> ''تحقیق کی اصل چیز اسانید ہیں، کیونکہ یہ اسانید ثقہ اور معتبر لوگوں کی شہادتیں ہیں، جو روایتیں مستند اور صحیح الاسناد ہوں، ان کو قبول کرنا واجب ہے۔ جن روایتوں کا موضوع ہونا ثابت ہو جائے، ان کو ردّ کر دینا واجب ہے، باقی وہ روایتیں جن کے اسناد معلوم نہ ہوں، ان کے بارے میں ان علماء کے بیان پر اعتماد ضروری ہے جن کو احادیث رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور سیرتِ نبویہ پر عبور اور ملکہ راسخہ حاصل ہے، کیونکہ وہ الفاظ کی رکاکت و سخافت، طرزِ کلام اور دوسرے قرائن سے سمجھ سکتے ہیں، کہ یہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کلام ہو سکتا ہے یا نہیں۔'' (ص ۲۲)

یہ ہے اصل بات جس کو نہ سمجھنے سے سطحیت پسند لوگ غلط فہمیوں کا شکار ہوتے ہیں کہ جن روایات کی سندیں ناپید ہوں وہاں ''مزاج شناسی رسول'' کو استعمال کیا جائے۔ نہ یہ کہ صحیحین تک کی با اسناد احادیث صحیحہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متفقہ کو ہی "درایت" کی کلہاڑی سے مجروح کرنے کی ٹھان لی جائے! ایک دوسرے مقام پر برخود غلط خام علموں کی غلطی ہائے مضامین کے منشا کی نشان دہی ان الفاظ میں کی گئی ہے۔

"غلطی یہ ہے کہ ہمارے نوجوان پہلے خود کسی بات کے اچھے یا برے ہونے کا فیصلہ کر لیتے ہیں اور ان کو عقل کے موافق سمجھتے ہیں تو اس کو اسلام یا رسول اللہ (ﷺ) کی طرف منسوب کر دیتے ہیں۔ یا انھوں نے کسی فلسفی کا قول سنا یا ڈارون کی تھیوری ان کے کان میں پڑی اور پسند آ گئی تو کہہ دیا کہ یہی اسلام کی بھی تعلیم ہے...... یہ دین میں تحریف ہے......!" (ص ۳۱)

ہمارے ہاں کے اکثر روزانہ و ہفتہ وار اخبارات اور ماہ ناموں (اردو، انگریزی) میں مضمون نگاروں کی اکثریت جو مضامین نویسی کی مشق کرتی ہے، اور اسلامی مسائل...... ملکیت زمین، سود، ثقافت، موسیقی، ضبطِ تولید، معاشی ناہمواری، حدود اللہ، اجتہاد وغیرہ...... کو اس مشق کا ایسے حضرات تختہ بناتے ہیں، کیا اس کی بنیاد یہی مغالطہ خوری نہیں ہے جس کا مؤلف "اصح السیر" نے ذکر کیا ہے۔

اس طرح کی بعض دوسری چیزیں بھی مقدمہ میں کام کی ہیں۔

صفحہ ۴۵ سے کتاب شروع ہو جاتی ہے اور نسب رسول اللہ ﷺ سے شروع ہو کر ازواجِ مطہرہ کے مبارک تذکروں پر کتاب کا پہلا حصہ ختم ہو گیا ہے۔ جس میں بہت سے ضمنی مباحث بھی آ گئے ہیں۔

کتاب کی پہلی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں محدثین رحمہ اللہ کے بیان کردہ واقعاتِ سیرت کو ایسے انداز میں پیش کیا گیا ہے جو جدید ذہن کو اپیل بھی کریں۔ اور اسلام کے بنیادی عقائد و اعمال پر آنچ بھی نہ آئے۔

دوسری خصوصیت یہ ہے کہ حافظ ابن القیم رحمہ اللہ کی "زاد المعاد" کے طرز پر غزوات و واقعات سے بعض مسائل مستنبطہ پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے، مثلاً مسئلۂ متعہ، زکوٰۃ، پردہ، مالیات، نکاحِ محرم وغیرہ اور لطف یہ کہ باوجود حنفی المسلک ہونے کے مسائل اختلافیہ میں اعتدال کا دامن کہیں بھی ہاتھ سے چھوٹنے نہیں پایا ہے۔

تیسری خصوصیت یہ ہے کہ اسماء و اعلام کو ضبط کر دیا گیا ہے...... مثلاً خزرج بفتح خاء معجمہ و سکون زائے معجمہ و فتح رائے مہملہ و جیم...... اس سے اردو دان حضرات کو عربی ناموں کے صحیح تلفظ میں بہت مدد مل سکتی ہے، مگر افسوس ہے کہ کتابت کی بعض فاش غلطیوں نے مؤلف کے مقصد کو نقصان پہنچا دیا ہے...... جیسا کہ بزار کو متعدد جگہ بزاز لکھ دیا گیا ہے (ص ۵۴۳ وغیرہ) یا مصارف (ص ۳۹۸) وغیرہ......

ایک بڑی کمی اس کتاب میں البتہ یہ ہے کہ ہر چیز کا تفصیلی ماخذ نہیں بتایا گیا اور ہماری دانست میں ایک "محقق" اس کو بہت محسوس کرے گا۔ اگر بقید صفحات حوالے ہوتے تو کتاب کو چار چاند لگ جاتے۔ کارخانہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصح المطابع مستحق صد مبارک باد ہے کہ اس نے ایسی نفیس کتاب کو اچھی طباعت کے ساتھ دوسری بار زیورِ طبع سے آراستہ کیا۔

ہماری رائے میں عربی مدارس کے علماء و طلباء اور کالجیٹ حضرات سب کو اس کتاب کا مطالعہ کرنا چاہیے، اگر مؤلف نے دوسری جلد بھی لکھی ہو تو حاصل کر کے اسے بھی شائع کر دینا ضروری ہے، کیونکہ وہ بقول مؤلف پیغمبرانہ زندگی کی تفصیلات پر مشتمل ہو گی۔ جب کہ جلد اوّل مجاہدانہ زندگی کی آئینہ دار ہے۔

رحیق: اگست، ستمبر ۱۹۵۸ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب الصلوٰہ وما یلزم لھا (اردو)

مصنفہ:......امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ ۔ مترجمہ: شیخ علی جواد صاحب کتابی سائز صفحات ۱۵۴۔

قیمت:......مجلد مع خوبصورت گرد پوش ایک روپیہ آٹھ آنے۔

ناشر:......نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی۔

اللہ تعالیٰ سے تقرب کا سب سے بڑا ذریعہ نماز ہے اور تکمیل فرد کے لیے بنیادی پتھر بھی، مگر افسوس کہ اولاً مسلمانوں میں نمازی ہی تھوڑے ہیں۔ پھر جو لوگ نماز پڑھتے ہیں ان میں وہ لوگ اور بھی کم ہیں جو ٹھیک ٹھیک نماز کو ادا کرتے ہوں۔ حالانکہ نماز پر جو روحانی اور اجتماعی اجور و فوائد مترتب ہوتے ہیں۔ وہ وہی نماز ہے۔ جو سنت نبویہ علی صاحبھا الف الف تحیۃ کے مطابق پڑھی جائے اور اس میں پورے شروط و آداب ملحوظ رکھے جائیں۔

کتاب الصلوٰہ (اردو) ایسے ہی ضروری مسائل پر مشتمل ہے جن کا علم حاصل کرنا ہر مسلمان اور نمازی کے لیے ضروری ہے، خاص فائدہ اس جامع کتابچے میں یہ ہے کہ تھوڑے وقت میں اہم مسائل متعلقہ نماز سے خاصی واقفیت ہو جاتی ہے۔ بعض جگہ توضیحی نوٹ بھی بہت مفید ہیں۔

شروع میں ۶۵ صفحے تک حضرت امام احمد بن محمد بن حنبل رحمہ اللہ کے سوانح حیات کا جناب مترجم نے بہت اہم اضافہ کیا ہے۔ جس سے حضرت امام کا اجمالی تعارف ہو جاتا ہے، مگر قاضی ابن ابی دؤاد کو جگہ جگہ (مثلاً ص ۵۰) ابن ابی داؤد لکھا ہے جو درست نہیں۔

ہاں ایک گذارش یہ ہے کہ گو یہ رسالہ حضرت امام احمد کی طرف منسوب ہو کر متعدد مرتبہ مصر وغیرہ میں طبع ہو چکا ہے، لیکن اس امر کی طرف شاید کسی نے توجہ نہیں کی کہ رسالہ کے ابتداء میں کہا گیا ہے، کہ یہ رسالہ مہنا بن یحییٰ الشامی کی روایت سے طبقات الحنابلہ لابن ابی یعلی سے ماخوذ ہے (ترجمہ ص ۷۱)، مگر طبقات الحنابلہ مطبوع میں مہنا مذکور کے ترجمے میں اس کا نشان تک نہیں۔ [1]

علاوہ ازیں اس رسالہ میں کئی ایسی روایتیں ہیں جو "غرائب" کے درجے میں آتی ہیں مثلاً۔ ((یاتی علی الناس یصلون ولا یصلون)) (ص ۸۲) ((ویل للعالم من الجاهل حیث لا یعلمه)) (ص ۸۳)

[1] ص ۲۵۰ ... ۲۵۲۔ طبع دمشق۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((لا يقبل الله نافلة حتى تؤدى الفريضة)) (ص ۱۱۷) ((اجعلو امر دينكم الى فقهاء كم)) (ص ۱۰۳) وغیرہ۔

...... پھر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس رسالے کی اصطلاح میں ''حدیث'' آثار صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھی شامل ہے، اس کی وضاحت کسی طرح ضروری تھی۔ کیونکہ اردو خوان طبقہ موقوف کو مرفوع سمجھ سکتا ہے جو بعض دفعہ مضرت سے خالی نہیں۔

اس دور میں جب کہ صحیحین تک کی حدیثوں میں تشکیک پیدا کرنے کو یار لوگوں نے مشغلہ بنا رکھا ہے۔ ضرورت ہے کہ جو حدیث پیش کی جائے، اس کی اصل حیثیت کی وضاحت بھی کر دی جائے اور یہ حقیقت ہے کہ جو حدیث محدثین کے نزدیک پایۂ اعتبار سے ساقط یا مشکوک ہوتی ہے، وہی زیادہ قابل اعتراض ہوتی ہے۔

امید ہے طبع ثانی میں ان امور کو ملحوظ رکھا جائے گا۔ تاہم ان علمی قسم کی باتوں سے اصلاحِ احوال کے لیے رسالہ کی افادیت میں فرق نہیں پڑتا، جناب مترجم اور ناشر کا جذبہ لائق ستائش ہے۔

رحیق: اگست، ستمبر ۱۹۵۸ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب التوحید مترجم اردو

تالیف: ......الامام شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ

مترجمہ: مولانا ابو عبداللہ محمد بن یوسف سورتی مرحوم۔ سابق پروفیسر جامعہ ملیہ دہلی۔

سائز: ۲۶×۲۰/۸، صفحات: ۱۴۴، کتابت، کاغذ، طباعت اعلیٰ، گرد پوش دیدہ زیب۔

قیمت مجلد: ۳ روپے۔

ناشر: نور محمد، اصح المطابع مقابل آرام باغ فریر روڈ کراچی۔

پچھلی دو صدیوں میں عالم اسلام میں مسلمانوں کے عقائد، معاشرت، سیاسی اصلاح اور انھیں ترقی کی راہوں پر ڈالنے کے لیے جو تحریکیں اٹھیں، شاید کم لوگوں کو معلوم ہے کہ اس کی بنیاد جس شخص کے ہاتھوں پڑی، وہ ۱۲۰۶ھ میں وفات پانے والے صحرائے نجد کے ایک عالم تھے۔ مجددِ اسلام شیخ محمد بن عبدالوہاب قدس اللہ روحہٗ ونور ضریحہ۔

حضرت شیخ کی ایمانی فراست نے محسوس کیا کہ مسلمانوں کے تنزل کا اصل سبب عقیدۂ توحید خالص میں ان کی کمزوری، اور ایسے رسوم و رواج کی جکڑ بندیاں ہیں جو زیادہ تر اوہام کی تخلیق اور جاہل پیروں کی تلقین کا نتیجہ ہیں، اسی افیون کی غنودگی مسلمانوں کی اخروی و دنیوی ترقی کی راہ میں سنگِ گراں بن کے حائل ہے..... شیخ رحمہ اللہ نے اس نظریے کی تبلیغ و اشاعت میں سر توڑ کوشش فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے ان کو کامیابی سے ہم کنار فرمایا، نجد کے ایک والی کی سمجھ میں بات آ گئی۔ نتیجہ وہی نکلا جو قرونِ اولیٰ میں نکل چکا تھا، یعنی توحید خالص پر عمل پیرا ہونے والوں کو دنیوی ترقی سے بھی بہرہ ور فرمایا گیا۔ اور مادہ پرست یہ دیکھ کر حیران ہیں کہ نجد کے اس درویش کی قائم کردہ جماعت آج بھی عرب کے وسیع خطے پر اسلامی طرز کی ایسی حکومت کر رہی ہے جو بجا طور پر سب دنیا میں بہتر اور اس کی رعایا کا کردار من حیث المجموع کرہ عالم کے سب افراد سے برتر ہے!

بارہویں صدی ہجری کے اس مجدد کی بہترین تصنیف "کتاب التوحید الذی ھو حق اللہ علی العبید" ہے۔ جس کو اس مصلح اعظم کی دعوت کی بنیاد کہنا چاہیے۔ جو واقعتاً اپنے موضوع پر بے نظیر ہے، قریباً ستر عنوان ہیں۔ ہر عنوان کے لیے پہلے قرآنی دلائل لائے گئے ہیں۔ پھر احادیث ذکر کی ہیں، پھر ہلکے پھلکے اور چھوٹے چھوٹے عام فہم جملوں میں احادیث سے متخرجہ مسائل متعلقہ توحید، عقائد اور معاشرت پیش کیے گئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ اس طرح کہ سلیم فطرت اس کو جلد قبول کرے۔

ترجمہ کی عمدگی کے لیے مولانا محمد سورتی مرحوم ومغفور کا نام نامی کافی ہے جو نہایت شستہ اور رواں ہے، جا بجا وضاحتی نوٹ بڑے کام کے ہیں۔ شروع میں بیس صفحے کا مقدمہ ہے۔ جو موضوع کتاب کی اہمیت، مصنف رحمہ اللہ کے مختصر سوانح حیات اور ان کی دعوت پر مشتمل ہے، مترجم مرحوم نے اس کتاب کو بڑے جذبۂ اخلاص سے شائع کیا تھا، مگر پھر ایک وقت آیا کہ ناپید ہوگئی تھی۔ نور محمد اصح المطابع کا یہ کارنامہ قابل صد تحسین ہے کہ انھوں نے دوبارہ اسے شائع کر دیا ہے۔ کتاب اس قابل ہے کہ ہر اردو دان تک یہ پہنچے۔ اس کے مطالعے سے وہ بہت سی غلط فہمیاں خود بخود دور ہوں گی جو مفاد پرستوں نے اس مظلوم مصلح کے متعلق پھیلا رکھی ہیں۔

سرسری نظر میں بعض مطبعی اغلاط نظر آئیں، مثلاً ص ۸۷ میں "این کنتم" کی بجائے "اینما کنتم" چاہیے "مختار" کی جگہ "مختارۃ" (کتاب کا نام ہے) ہونا چاہیے۔ تصحیح کا معاملہ واقعی بہت مشکل ہے، تاہم آئندہ ایڈیشن میں تصحیح پر ذرا گہری نظر ڈالی جائے۔

رحیق: اگست، ستمبر ۱۹۵۸ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآنی شمعیں

تالیف: ...... مولانا حکیم محمد صادق صاحب سیالکوٹی، فاضل السنہ شرقیہ

سائز: کتابی، صفحات: ۴۳۲، کتابت، طباعت بہتر قیمت غیر مجلد، ۲/۸۔

ناشر: ...... دائرۃ التبلیغ پورہ ہیران سیالکوٹ شہر۔ (مغربی پاکستان)

مولانا حکیم محمد صادق صاحب سیالکوٹی اہل توحید حلقوں میں جانے پہچانے، تعارف سے مستغنی اور جذبۂ صادق سے توحید وسنت کی تبلیغ میں انہماک رکھنے والے ہیں۔ آپ اس سلسلہ میں متعدد کتابیں لکھ چکے ہیں۔ قرآنی شمعیں اس سلسلۃ الذہب کی ایک سنہری کڑی ہے جس میں قریباً پونے تین سو عنوانوں کے تحت توحید خالص کی طرف دعوت دی گئی ہے اور شرک و بدعات کی دلدل سے ناواقف مسلمانوں کو نکالنے کی سعی فرمائی گئی ہے۔

استدلال تمام تر ظواہر قرآن وحدیث سے ہے۔ حسب ضرورت فقہ حنفیہ وغیرہ سے بھی تائید حاصل کی گئی ہے۔ اندازِ تحریر سادہ، عام فہم اور دل نشین ہے۔ حسب موقع اشعار لانے سے دلچسپی میں اضافہ ہوگیا ہے۔ یہ کتاب ہر پڑھے لکھے مرد اور عورت کے مطالعے کے قابل ہے، کیونکہ عقیدۂ توحید میں شرک کی آمیزش ہو یا سنت کے ساتھ بدعت مل جائے تو ایمان ہی خطرے میں پڑ جاتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ مسلمانوں کی اکثریت شرک و بدعت میں گرفتار اور اصلاح سے غافل ہے، پھر کچھ لوگ جو بچے بھی ہیں، وہ تبلیغ توحید میں سست واقع ہوئے ہیں۔ حکیم محمد صادق صاحب ان خوش قسمت لوگوں میں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اس کٹھن راہ میں جہاد کی توفیق بخشی ہے۔ گو ان کی تالیفات کے سب مشمولات سے اتفاق ضروری نہیں، تاہم ان کی افادیت واہمیت سے انکار مشکل ہے۔

رحیق: اگست، ستمبر ۱۹۵۸ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسالہ اصولِ فقہ (عربی)

مصنفہ: حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب شہید رحمہ اللہ ، صفحات: ۱۸، کتابی سائز، کاغذ طباعت اعلیٰ، خط جلی۔

قیمت: صرف دو آنے۔

ناشر: دائرۃ المعارف ۵۳ مزنگ روڈ، لاہور۔

مولانا شہید مرحوم و مغفور کا اصولِ فقہ کا یہ مختصر، لیکن جامع متن مجتہدانہ شان کا ہے اور ہمارے نزدیک عربی مدارس میں پڑھائے جانے والے سب متون سے بہتر ہے۔ اسی وجہ سے جماعت اہل حدیث کے مدارس کے ثانوی درجوں میں داخل نصاب ہے۔

یہ رسالہ غالباً سب سے پہلے مطبع مجتبائی مرحوم میں تشریحی حواشی کے ساتھ جلی خط میں شائع ہوا تھا جو آج کل نایاب ہے۔ پچھلے دنوں اس کی نقل مجتبائی کے جانشین مطبع علیمی لاہور نے طبع کی ہے، مگر طباعت خراب ہے۔

''دائرۃ المعارف'' لاہور نے جلی خط سے صرف متن طبع کر کے ایک علمی خدمت سرانجام دی ہے اور مزید قابلِ تحسین امر یہ ہے کہ قیمت بہت کم رکھی گئی ہے۔ یہ رسالہ علمی اور بہت مختصر ہے۔ اس لیے اگر اس کے ساتھ قدرے تشریحی نوٹ ہو جاتے تو اس کی افادیت بڑھ جاتی۔ علاوہ ازیں طباعت کی غلطیاں بھی رہ گئی ہیں۔ جن میں بعض فاش اغلاط مجتبائی کے مطبوعہ نسخے میں ہیں جس سے اس میں بھی آ گئی ہیں۔ رسالہ کے داخل درس ہونے کی وجہ سے طلبائے کرام کی سہولت کے لیے مناسب یہ ہے کہ اہم اغلاط کی یہاں تصحیح کر دی جائے۔

صفحہ	غلط	صحیح	صفحہ	غلط	صحیح
ص ٤ ، س ٢	بحسب	بحث	ص ١٣ ، س ١٦	يكون	بكون
ص ٥ ، س ١١	في حقنا	لا في حقنا	ص ١٤ ، س ١١	القصر	التفطن
ص ١١ ، س ١٧	في نوعه	بخصوصها في نوعه	ص ١٥ ، س ٢	فيقربه	فيعتريه
ص ١١ ، س ١٧	دونها	دونه	ص ١٥ ، س ١٢	التقليد	التقييد
ص ١٢ ، س ١٠	الشرعية	من الاحكام الشرعية	ص ١٥ ، س ١٣	ايضا عزيمة	ايضا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ص۱۳، س۱۶	فیتکثر	فبتکثُر	ص۱۵، س۱۵	وھو ملته یجزیه	یجزیه مسئلة التجزی

اس کے علاوہ ص۱۲ پر ایک سطر پوری چھوٹ گئی ہے۔ پہلی سطر کی پوری عبارت یوں ہونی چاہیے:

((ثم اعتبرت فی جنسه او نوعه بخصوصه ودونه ما اعتبر نوعها فی نوعه ودونه ما اعتبر نوعها فی جنسه.))

امید ہے اس رسالے کے ناشر حضرات آئندہ تصحیح کا خیال رکھیں گے۔

رحیق: جنوری ۱۹۵۹ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترتیل القرآن

مؤلفہ: مولانا حافظ محمد یحییٰ صاحب عزیز میر محمدی

صفحات: ۲۲، سائز ۸/ ۲۷×۱۷، قیمت ۶

شائع کردہ: دار العلوم ضیاء السنۃ راجہ جنگ ضلع لاہور

بچوں کے لیے قرآنِ مجید کی تعلیم کے ابتدائی قاعدے بے شمار لکھے گئے ہیں، لیکن صالح نوجوان مولانا حافظ محمد یحییٰ صاحب کا قاعدہ ترتیل القرآن بعض اہم خصوصیتوں کا حامل ہے، مثلاً یہ کہ اس میں ایسا طریقہ اختیار کیا گیا ہے کہ بچے شروع ہی سے حروف ہجا کے صحیح مخارج سے ادا کرنے کے عادی ہو جائیں۔ جس کی ہمارے عام قرآن خوانوں میں بڑی خامی رہ جاتی ہے۔ ایک خصوصیت یہ بھی اس قاعدے کی ہے کہ اس میں قرآنِ مجید کے الفاظ درج کیے گئے ہیں تاکہ ہر حرف پر ثواب بھی حاصل ہو سکے، جب کہ دوسرے مروّجہ عربی قاعدوں میں بھرتی کے بے معنی الفاظ کی بھر مار ہوتی ہے۔ حافظ صاحب موصوف فارغ التحصیل عالم ہیں، انھوں نے کئی سال چھوٹے بچوں کو تعلیم قرآنِ مجید (ناظرہ وحفظ) کے تجربے کے بعد تدریج کو ملحوظ رکھتے ہوئے یہ قاعدہ مرتب کیا ہے، لیکن قیمت زیادہ ہے۔

چھوٹے بچوں کی تعلیم کا خاص تجربہ نہ ہونے کی بنا پر ہماری رائے شاید ٹھوس تو نہ ہو، تاہم عام اندازہ جو ہو سکا ہے، اس کے مطابق قاعدہ ترتیل القرآن بہت مفید معلوم ہوتا ہے۔ ہماری رائے ہے کہ ابتدائی مکاتب میں اس کو رواج دینا چاہیے، اس طرح تجربہ کے بعد اگر عملی خامی بھی ہوگی تو نکل سکتی ہے۔

رحیق: جنوری ۱۹۵۹ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2

تذکرہ حضرت مولانا فضل رحمٰن گنج مراد آبادی رحمہ اللہ

مرتبہ:.....مولانا ابوالحسن علی ندوی۔ سائز: ۲۲×۱۸/۸

صفحات: ۱۵۲، کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ، خوبصورت گرد پوش، قیمت: ۲/۸،

ناشر:..... مکتبہ دار العلوم ندوۃ العلماء بادشاہ باغ، لکھنو۔

انسانیت کا اصلی جوہر ستھرا اور صاف دل ہے اور اس کا حصول ہی ہر انسان کا مقصد زندگی ہونا چاہیے، جس کا سب سے بڑا ذریعہ تلاوتِ قرآنِ حکیم اور درس و مزاولت احادیث رسول اللہ ﷺ ہیں۔ ان کے بعد اللہ تعالیٰ کے ان بندوں کی صحبت جو قرآن و سنت کے حامل اور عامل ہوں، اگر آخر الذکر چیز میسر نہ آسکے تو اسی قسم کے بزرگانِ دین کے تذکروں، ملفوظات اور تصانیف کا مطالعہ کرنا چاہیے، اسی تصور سے کہ گویا ان حضرات کی صحبت میسر ہو رہی ہے، یعنی بغرضِ استفادہ روحانی و معنوی، نہ ازدیاد معلومات، لیکن خانقاہی تصوف کا فضا پر اس قدر غلبہ ہے کہ بزرگوں کے حالات کی کتابوں میں دور از کار باتیں، لایعنی بلکہ صریح بدعات اور مفضی الی الشرک کشف و کرامات سے بھری ہوتی ہیں جن کا مطالعہ سخت نقصان دہ ہوتا ہے۔ حضرت سیّد محمد صدیق حسن کا ایک تجدیدی کارنامہ یہ ہے کہ ''تقصار'' وغیرہ کتابیں لکھ کر ہمارے ہاں مبالغوں سے پاک تذکرہ نویسی کی طرح ڈالی۔

مولانا فضل رحمٰن صاحب گنج مراد آبادی رحمہ اللہ ہمارے قریبی دور کے ان بزرگانِ کرام سے ہیں جن سے بہت سا روحانی فیض پہنچا ہے۔ شریعت و طریقت کو بڑی حد تک سموئے ہوئے طریقے سے ان کی ''خانقاہ'' کا فیضان جاری تھا۔ مولانا ابوالحسن علی صاحب ندوی نے آپ کے تذکرہ میں یہ سلجھی ہوئی کتاب لکھی ہے جو عموماً ان عیوب سے پاک ہے جو اس قسم کی کتابوں میں ہوتے ہیں۔ کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت گنج مراد آبادی رحمہ اللہ حصولِ سلوک کے لیے حدیث و سنت کے علم اور اسی کے طریقے کو سب سے زیادہ مفید بلکہ ضروری خیال کرتے تھے، بدعات سے آپ کو نفرت تھی۔

مولانا ابوالحسن نے آخر کتاب میں اس دور کے اکابر فضلاء کے ان تاثرات کو بھی جمع کر دیا ہے جو حضرت کے انتقال پر ظاہر کیے گئے تھے۔

ہماری رائے میں اس کتاب کا مطالعہ قدیم و جدید سب حلقوں کے لیے بہت مفید ثابت ہوگا۔

رحیق: فروری ۱۹۵۹ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

العلم والعلماء: طلبِ علم کا ماضی وحال

مصنفہ :...... مولانا عبدالرؤف صاحب رحمانی

سائز: ۱۶/۲۰×۳۰، صفحات: ۹۶، کاغذ وطباعت: عمدہ۔ قیمت: ایک روپیہ،

ملنے کا پتہ: مولانا عبدالرؤف صاحب رحمانی، معرفت قاضی تبارک اللہ صاحب

بڑھنی بازار: پوسٹ رامدت گنج، ضلع بستی، انڈیا

مولانا رحمانی کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے جو اپنے وسعت مطالعہ سے اللہ کے بندوں کو مستفید فرمانے کا جذبۂ صادق رکھتے ہیں۔ رسالہ "العلم والعلماء" اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے جس میں "علم وعلماء" سے متعلقہ موضوع پر تقریباً ستر کتابوں میں بکھرے ہوئے موتی جمع کر دیے ہیں، جو بہت قیمتی ہیں۔ مقصد سامنے یہ رکھا ہے کہ کسی طرح لوگوں میں علومِ عربیہ کا شوق پیدا ہو۔ پھر اس کے لیے ہر طرح کا مواد اکٹھا کرنے کی کوشش کی ہے جو بصیرت افروز ہے۔

افسوس ہے عربی کی کتابت خاص طور پر اچھی نہیں۔ کتابت کی غلطیاں بھی جا بجا نظر آئیں، اصلاحی رسالہ کو ہر طرح جاذب ہونا چاہیے۔

خواہ کسی ضمن میں سہی۔ اہل حدیث کی تالیف میں قبل یدہ (ص ۸۷) کا ذکر؟ کیا استاذ کی تعظیم کی صورتیں اس کے سوا ختم ہوگئی ہیں؟ اہل حدیث مصنف کی بڑی ذمہ داری ہوتی ہے۔

جزوی مسامحات سے قطع نظر رسالہ قابلِ قدر ہے اور طلباء علوم عربیہ کے خصوصاً مطالعہ کے لائق۔

رحیق: فروری ۱۹۵۹ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماہنامہ ''ندائے حق'' لاہور

مرتبہ:.....مولانا پروفیسر یوسف سلیم صاحب چشتی۔

صفحات: ۲۲۔ چندہ سالانہ: تین روپے، فی پرچہ چار آنے۔

مقامِ اشاعت: ادارہ اصلاح نفس، ۳۔ اونکار روڈ۔ لاہور۔

جناب پروفیسر یوسف سلیم صاحب چشتی علمی حلقوں میں معروف شخصیت اور قریباً ایک درجن کتابوں کے مصنف ہیں۔ نیز تبلیغ اسلام کے جذبہ سے سرشار رہتے ہیں۔ ''تبلیغیات'' میں آپ کا مطالعہ بھی وسیع اور ٹھوس ہے۔ تبلیغی مقاصد کو بروئے کار لانے کے لیے آپ نے یہ ماہنامہ جاری کیا ہے۔ جس کا اس اعتبار سے معیاری ہونے کے لیے آپ کا نام کافی ضمانت ہے۔ پہلا شمارہ ہمارے سامنے ہے۔ ''تعارف'' میں اجراءِ رسالہ کے مقاصد کی وضاحت کی ہے جو معلوماتی بھی ہے۔ اس میں شاید ''چشتی'' ہونے کی مناسبت سے ''مرشد کی صحبت'' کو ضروری قرار دیا ہے۔ اس کے بعد ''خصوصیاتِ قرآن''، ''ہندوستان میں اشاعت اسلام کی تاریخ''۔ دو مضمون مبلغین اسلام کے لیے خصوصاً مفید ہیں۔ ''تعارفِ کتب'' میں مستشرقین کی کتابوں کا تعارف ہے۔ اندازہ ہوتا ہے کہ یہ عنوان مستقل رہیں گے جو علم افزا اور مفید ہوں گے۔ پہلے شمارے سے پالیسی کا پورا اندازہ ذرا مشکل سے ہوتا ہے، مگر امید ہے محترم جناب چشتی صاحب اہل سنت خالصہ کے مسلک اور باہمی اتحاد کو ملحوظ رکھتے ہوئے رسالہ میں تنوع پیدا کریں گے۔

ہماری رائے ہے پاکستان میں مسیحی تبلیغی سرگرمیوں کے پیش نظر اس رسالہ کی سرپرستی نہایت ضروری ہے۔ یہی واحد رسالہ ہے جو اس نوعیت کی تبلیغی خدمات سرانجام دے گا۔

رحیق: فروری ۱۹۵۹ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث پرویز......بجواب ''علماء کون ہیں؟''

از پروفیسر منظور احسن عباسی

شائع کردہ: ادارہ اصلاحِ نفس، ۳۔اونکار روڈ لاہور ۲۰/۸×۳۰ سائز۔ ۱۶/صفحات، طباعت اچھی۔
تین آنے کے ٹکٹ بھیج کر رسالہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔

انکارِ حدیث اور قرآنِ حکیم کے معانی کو مسخ کرنے کے سلسلے میں پرویز صاحب نے کچھ پمفلٹ شائع کرنے کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ ان کی حقیقت طشت ازبام کرنا ضروری تھا، اس کی طرف ادارہ اصلاحِ نفس لاہور نے توجہ کی ہے اور جوابی رسالوں کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ یہ اس کا پہلا نمبر ہے۔

علماء کون ہیں؟ پمفلٹ میں مسٹر عنایت اللہ مشرقی کی تقلید میں پرویز صاحب نے لکھا یہ ہے کہ سائنس کی ایجادیں اور ایٹم بم تیار کرنے والے ہی دراصل علماء ہیں۔ قرآن، حدیث، فقہ اسلامی، ماہرینِ لغت عربی، آج تک کے فضلائے اسلام ''علماء'' نہیں ہیں۔ ظاہر ہے قرآن حکیم کی کسی بھی آیت میں اس انوکھی اپج اور تعریف کا ذکر کیسے مل سکتا ہے۔

چنانچہ پرویز صاحب نے اس کے لیے آیاتِ قرآنی کو خوب کھینچا ہے۔ عباسی صاحب نے اس پر خوب، سنجیدہ اور مسکت تنقید کی ہے۔ رسالہ اپنے موضوع پر کامیاب ہے، لیکن مشورہ یہ عرض کرنا ہے کہ تبلیغی رسالوں میں خصوصاً حدیثیں وہی درج کرنی چاہئیں جو معیاری اسناد والی ہوں، امام غزالی کا پایہ فنِ حدیث میں اونچا نہیں ہے۔ اسی طرح صفحہ ۱۴ سطر ۲۳ پر آیت پاک کا ترجمہ صاف نہیں۔ صفحہ ۱۰/ آخری سطر میں ''تلقب'' کی بجائے ''تلعب'' پڑھا جائے، کتابت کی غلطی ہے۔

رحیق: فروری ۱۹۵۹ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نصرة الباری فی بیان صحۃ البخاری

مصنفہ: مولانا عبدالرؤف صاحب رحمانی، کتابی تقطیع، ۲۴۰ صفحات، کتابت کاغذ طباعت سب اچھے، قیمت غیر مجلد دو روپے آٹھ آنے۔

ملنے کا پتا: مولانا عبدالرؤف صاحب رحمانی، معرفت قاضی تبارک اللہ، بڑھئی بازار، پوسٹ (آفس) رام دت گنج ضلع بستی (ہند)۔

مولانا رحمانی جماعت اہل حدیث کے وسیع المطالعہ عالم اور سریع التحریر مؤلف ہیں۔ آپ نے ۱۹۵۵ء میں ''الہدیٰ'' دربھنگہ کے ''صحیح بخاری نمبر'' کے لیے صحیح بخاری پر ایک طویل علمی مقالہ لکھا تھا۔ جسے علمی حلقوں میں بہت پسند کیا گیا۔ یہ کتاب اس مقالے کی کتابی صورت ہے، لیکن اتنے بہت سے اضافوں اور حسنِ تنقیح وترتیب کے ساتھ کہ اس کی حیثیت مستقل کتاب کی ہوگئی ہے جو اپنے موضوع پر بلاشبہ منفرد ہے۔ اس میں صحیح بخاری سے متعلقہ مواد کو جو کئی درج کتابوں کے ہزاروں صفحات میں بکھرا ہوا ہے، یک جا کردیا گیا ہے۔ جس کی شدید ضرورت تھی کہ بیگانوں کا تو گلہ ہی کیا۔ بہت سے ''اپنے بھی'' صحیح بخاری کی فی الواقعہ حیثیت سے واقف نہیں رہے۔ ہماری رائے میں حدیث پاک کو حجت ماننا ایمان بالرسول کا جزء ہے اور حجیتِ حدیث پر اس وقت تک ایمان درست نہیں جب تک صحیحین کی احادیث کی صحت کے غیر مشتبہ ہونے کا اعتقاد نہ رکھا جائے۔ احادیثِ صحیحین کی صحت میں شک کا دروازہ انکارِ حدیث کی طرف کھلتا ہے۔ صحیح بخاری وصحیح مسلم کی حدیثوں میں تشکیک معمولی بات نہیں۔ اس کے نتائج بہت دوررس ہوسکتے ہیں اور ہوچکے ہیں۔

اس کتاب میں مولانا رحمانی نے دریا کو کوزے میں بند کردیا ہے۔ ابتداء میں حضرت مولانا محمد اسماعیل مدظلہ گوجرانوالہ کا نفیس اور علمی مقدمہ ہے، جو بجائے خود مستقل حیثیت رکھتا ہے۔

مناسب ہو تو دوسرے ایڈیشن میں امورِ ذیل ملحوظ رکھ لیجیے گا۔

۱: بعض مکرر عبارتوں کو حذف کردیا جائے۔

۲: میری رائے میں استخارۂ مسنونہ بغرضِ مشورہ نہیں، بلکہ طلبِ خیر کے لیے ہے۔ ص ۶۴ سطر ۱۴ پر جو روایت ہے وہ کسی کام کی نہیں۔

۳: ص ۹۵ پر کتابوں کی فہرست ہے۔ عبارت سے بادی النظر میں معلوم ہوتا ہے کہ جیسے امام بخاری نے ان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتابوں سے استفادہ کیا ہے، حالانکہ مندرجہ فہرست کی بہت سی کتابیں امام صاحب کے بعد کی تصنیف ہیں، وہ تو حافظ ابن حجر رحمہ اللہ جیسے باکمال کا کام ہے کہ انھوں نے صحیح بخاری کی مسند و معلق احادیث کو دواوین کتبِ حدیث سے ڈھونڈ نکالا، جیسا کہ جناب مؤلف نے خود بھی لکھا ہے۔ (۱۹۷)

۴: کتابت کی غلطیوں کی خاص اصلاح کی جائے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ صحیح بخاری کے معلّمین و متعلّمین سب ہی کو اس مفید و دلچسپ کتاب کا مطالعہ کرنا چاہیے، اور اس قابل ہے کہ اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی جائے۔

رحیق: اپریل ۱۹۵۹ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) حج محمدی، (۲) صیام محمدی وغیرہ

مؤلفہ: جناب مولانا محمد صاحب جونا گڑھی دہلوی مرحوم ومغفور، تقطیع ۸/ ۱۸×۲۲، نمبر۱،
حجم: آٹھ صفحے، قیمت: تین آنے۔ نمبر (۲) سولہ صفحے، قیمت: پانچ آنے، کاغذ طباعت اچھی۔
ناشران: ابنائے مولانا محمد صاحب رحمہ اللہ۔
ملنے کا پتا: کتب خانہ محمدی، حق بازار اوکاڑہ ضلع منٹگمری۔

مولانا محمد صاحب جونا گڑھی نے تفسیر ابن کثیر اور اعلام الموقعین جیسی ضخیم اور علمی کتابوں کے تراجم کے علاوہ سو سے زائد چھوٹے بڑے رسالے بھی تالیف کر کے شائع کیے تھے، جن میں سہل اور عموماً دل نشین طریقے سے حدیث کے مسائل کا بیان ہے اور بعض مسائل میں عام فہم تحقیق بھی فرمائی ہے۔ یہ رسالے عوام میں خوب مقبول ہوئے، چنانچہ ہنگامہ ۱۹۴۷ء کے بعد جب یہ نایاب ہوگئے تو شائقین ان کے حصول کے لیے بے تاب تھے۔ ادھر مؤلف مرحوم کے ورثاء مہاجرت کی پریشانی اور بے سروسامانی کے باعث ان کی طباعت کی سکت نہیں رکھتے تھے، بعض تاجروں نے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مولانا کی مؤلفات کی نہ صرف یہ کہ طباعت وتجارت شروع کر دی، بلکہ بعض دفعہ دیانت کو بھی ملحوظ نہیں رکھا۔ کہیں تو مولانا کا نام اڑا دیا گیا، کہیں کتاب کا نام بدل دیا گیا۔ کسی جگہ بعض مضامین کاٹ دیے گئے، کبھی ناجائز تصرف کر دیا گیا، مثلاً مکتبہ شعیب یا سعودیہ کراچی نے رسالہ ''صیامِ محمدی'' میں سے ایک مستقل عنوان ''مسئلۂ امامت'' بالکل اڑا دیا، اور ایک جگہ مؤلف کے مختار مسلک کی شکل ہی بگاڑ دی۔ بعض مترجم کتابوں کو بلامتن چھاپ کر ان کی افادیت ختم کر دی۔

غالباً اس قسم کی دراز دستیوں کو دیکھ کر مولانا کے ابناء نے اِدھر اُدھر سے قرض اٹھا کر خود ہی طبع واشاعت کا کام شروع کر دیا ہے۔ بحمد اللہ مندرجہ ذیل رسالے طبع کرنے میں وہ کامیاب ہوگئے ہیں۔

۱۔ انعامِ محمدی (عید کے مسائل)، ۲۔ زکوٰۃ محمدی، ۳۔ صلاۃِ محمدی، ۴۔ ضربِ محمدی، ۵۔ اذانِ محمدی، ۶۔ عقیدہ محمدی، ۷۔ عقائد محمدی (امام احمد کے رسالہ عقائد کا ترجمہ)، ۸۔ تعلیم محمدی (عورتوں کی تعلیم کتابت کا جواز)۔

ان میں ہر رسالہ اپنے موضوع پر خوب ہے۔ تبلیغ کے لیے ''محمدیات'' بہت مفید ہیں۔ جماعت کے اربابِ ثروت اور تبلیغی اداروں کو چاہیے کہ کافی تعداد میں خرید کر مستحق حضرات تک پہنچائیں۔ ایک بڑا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ یہ بھی ہوگا کہ اس تعاون سے مولانا کی دوسری تالیفات بھی شائع ہوسکیں گی۔ اس خیال سے ناشرین نے فیصلہ کیا ہے کہ تقسیم کرنے والوں کے لیے ۳۰ فی صدی رعایت سے دے دیں گے، مثلاً: حج محمدی (۱۸.۱۲) روپے سینکڑہ کی بجائے، (۱۳.۲) تیرہ روپے دو آنے میں مل سکے گی۔ امید ہے کہ اربابِ خیر اس طرف توجہ کریں گے۔

رحیق: اپریل ۱۹۵۹ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبیل الرشاد فی تفریق التبادلة والشغار

مرتبہ: مولانا فضل حق صاحب قریشی السلفی میانوالی، تقطیع ۲۰/۱۶×۳۰

۸۴ صفحات، کاغذ سفید، طباعت گوارا، قیمت: ایک روپیہ

ناشر: جمعیت اہل حدیث میانوالی۔

شادی بیاہ کے سلسلے میں جن مروجہ رسومات نے عائلی زندگی کو مشکل تر بنا دیا ہے۔ ان میں ایک بٹہ کی رسم بھی ہے۔ اس غلط رسم نے بہت فساد مچا رکھا ہے۔ جید علمائے اہل حدیث کی ایک جماعت نے بٹہ مروّجہ کو ''شغار'' قرار دے کر اس کی حرمت کا فتویٰ دیا ہے، کیونکہ شغار کی ممانعت احادیث میں وارد ہے۔ بعض دوسرے جید علماء مروّجہ بٹہ کو شغار نہیں قرار دیتے، نہ اس کو شغار والی احادیث کا مصداق سمجھتے ہیں۔ سبیل الرشاد میں مؤخر الذکر اہلِ علم کے فتاویٰ اور تحقیقات جمع کر دی گئی ہیں۔ ان فتاویٰ کے ضمن میں اس موضوع پر اچھا مواد جمع ہو گیا ہے جس سے اس مسئلے کے شائقین کو استفادہ کرنا چاہیے۔ یہ ایک اہم معاشرتی مسئلہ ہے، جس کی تحقیق وتدقیق ضروری ہے۔ یہ رسالہ اس میں اچھا معاون ثابت ہو سکتا ہے۔

رحیق: اپریل ۱۹۵۹ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بستان المحدثین (اُردو)

تالیف: حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی۔
ترجمہ: مولانا عبدالسمیع صاحب دیوبندی۔
نظر ثانی: جناب بشیر محمد صاحب دہلوی، تقطیع ۲۶×۲۰/۸
صفحات: ۲۲۶، کتابت کاغذ، طباعت اعلیٰ۔
قیمت: مجلد (خوب صورت گرد پوش) ۵ روپے۔
ناشر: نور محمد کارخانہ تجارت کتب، آرام باغ کراچی۔

ہمارے ہاں کے عربی مدارس میں شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی کی مساعی تجدید و اصلاح کی بدولت جب کتبِ حدیث خصوصاً صحاحِ ستہ پڑھی پڑھائی جانے لگیں تو قدرۃً حدیث کی کتابوں اور ان کے مصنفین کے تعارف کی ضرورت محسوس کی گئی، جس کو شاہ صاحب ہی کے فرزندِ اکبر اور جانشین حضرت شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ نے بستان المحدثین لکھ کر پورا کیا اور حق یہ ہے کہ ظروف و احوال کے مطابق حق ادا کر دیا۔

بستان المحدثین میں حدیث کی ۹۶ اہم کتابوں کا تعارف اور ایک سو محدثین کے جامعیت کے ساتھ مختصر حالات ہیں، بلکہ ضمناً بعض ایسے تاریخی اور علمی فوائد آ گئے ہیں، جو بڑی بڑی کتابوں میں بھی آسانی سے نہیں مل سکتے۔ اصل کتاب فارسی میں ہے، جو متعدد دفعہ طبع ہونے کے باوجود سالہا سال سے نایاب ہے، جس کی تلاش میں شائقین عرصے سے سرگرداں ہیں۔

عرصہ ہوا، مولانا عبدالسمیع صاحب دیوبندی نے عام لوگوں کے لیے بعض مختصر قیمتی فوائد کے ساتھ اس کو اردو کا لباس پہنا دیا تھا، مگر ایک عرصہ سے یہ ترجمہ بھی نہیں مل رہا تھا۔ کارپردازانِ کارخانہ تجارت اصحابِ علم و ذوق کے شکریے کے مستحق ہیں کہ انھوں نے بستان المحدثین اُردو کو نئے قالب میں ڈھال کر اعلیٰ طباعت کے ساتھ پیش کر دیا ہے، حق تعالیٰ جزائے خیر دے جو ایک بڑی ضرورت پوری کر دی گئی۔

عام طور پر اس قسم کے معلومات کی ہمارے مدارس میں کمی ہوتی ہے۔ ہماری رائے میں ہر عربی مدرسہ میں اس کتاب کا کم از کم ایک ایک نسخہ ہونا ضروری ہے۔ اور حدیث کے ہر طالب علم کو اس کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کی خدمت میں ہم عرض کریں گے کہ وہ اصل کتاب کو بھی نئے طریقے سے ایڈٹ کر کے شائع کر دیں تو بڑی خدمت ہو گی۔

رحیق: اپریل ۱۹۵۹ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمع البراهين لرفع الصوت بآمين

مصنفہ: حافظ عنایت اللہ صاحب وزیر آبادی، تقطیع ۸/ ۲۰×۲۶،
صفحات: ۵۸، قیمت ۸ روپے، کتابت کاغذ اچھے، طباعت گوارا۔
شائع کردہ: آئی، ڈی، لون اینڈ سنز رجسٹرڈ، راولپنڈی صدر۔

یہ رسالہ نماز میں آمین بالجہر کے اثبات میں ہے۔ اس موضوع پر اب تک سینکڑوں رسائل ومباحث لکھے جا چکے ہیں، لیکن مکرم حافظ عنایت اللہ صاحب کی جدت پسند طباعی نے مسئلہ کی تحقیق کا نیا اسلوب اختیار کیا ہے جس میں بعض چیزیں خوب ہیں۔

اگرچہ ہمارے بھائیوں میں آمین بالجہر کے خلاف وہ شدت باقی نہیں رہی، تاہم بعض جدل پسندوں کو جب مناظرہ کی ہوک اٹھتی ہے تو کسی نہ کسی طرح الجھنے کا سامان پیدا کر لیتے ہیں۔ حافظ صاحب موصوف کو ایک ایسے صاحب سے سابقہ پڑا تو انھیں رسالہ لکھنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اندازِ تحریر سنجیدہ اور علمی ہے۔ اس مسئلہ کی تحقیق سے دلچسپی رکھنے والوں کو اس سے استفادہ کرنا چاہیے۔

رحیق: اپریل ۱۹۵۹ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن اور اس کی تعلیمات

مصنف مولانا عبدالقیوم صاحب ندوی، سائز ۸/۲۲×۱۸

صفحات: ۳۹۰، قیمت مجلد ۵ روپے۔

ناشر: المکتبۃ العلمیہ، ۱۵۔ لیک روڈ، لاہور۔

اردو دان طبقے کو قرآنِ مجید کی تعلیمات سے روشناس کرانے کے لیے اب تک اصحابِ علم و قلم نے کافی توجہ دی ہے۔ لیکن صرف ترجمہ و تفسیر سے پوری طرح استفادہ نہیں کیا جا سکتا۔ جب تک کہ قرآن سے متعلقہ علوم سے واقفیت نہ ہو، بلکہ ایک فکری لغزش کا سبب بن سکتا ہے۔ اور اس طرف اب تک کما حقہ توجہ نہیں کی گئی۔ جب کہ عربی میں اس پر الاتقان للسیوطی اور البرهان فی علوم القرآن للزرکشی رحمہ اللہ وغیرہ کتابیں موجود ہیں اور اب تو مصر میں اسی موضوع پر کافی کتابیں لکھی جا رہی ہیں۔

مولانا عبدالقیوم صاحب ندوی نے اسی موضوع پر قلم اٹھایا اور زیرِ تبصرہ کتاب ترتیب دی ہے جس میں کافی معلومات جمع کر دی گئی ہیں اور اتنے حجم میں جتنا مواد آ سکتا تھا، اسے جمع کرنے کی کوشش کی ہے، تاہم اسے حرفِ آخر نہیں کہا جا سکتا۔ کتاب تین حصوں پر منقسم ہے۔ حصہ اوّل سو صفحات پر مشتمل ہے جس کے اہم مباحث قرآن اور اس کی تعلیمات، قرآنِ مجید کا موضوع اور تعارف، قرآن نے کفار پر کیا اثر ڈالا، صحابہ قرآن پر کیسے عمل کرتے تھے وغیرہ اہم مباحث کے ساتھ ساتھ صاحبِ قرآن صلی اللہ علیہ وسلم کے حالاتِ زندگی بھی مختصر طور پر لکھ دیے ہیں۔

حصہ دوم نسبتاً اہم ہے اور اسے ہی کتاب کی روح کہا جا سکتا ہے۔ جس کا اندازہ عنواناتِ کتاب پر نظر ڈالنے سے بخوبی ہو سکتا ہے، مثلاً: قرآن کا امتیاز آسمانی کتابوں پر کیوں ہے۔ قرآن کیسے جمع ہوا۔ قرآن کی ترتیبِ نزول، جمع و ترتیب قرآن کی حیثیت۔ دورِ عثمانی میں قرآن کی خدمت، موجودہ ترتیب پر علمائے امت کا اجماع۔ قرآن نے کتنے علوم سے بحث کی ہے۔ ربطِ قرآن، قرآن کا ربط کیوں مشکل ہے۔ ناسخ و منسوخ کا ذکر، حروفِ مقطعات، قرآن کا معجزہ ہونا، اعجاز القرآن کے دلائل، قرآن میں احکام و مسائل، مکی مدنی آیات، قرآنی حروف کی تفصیل، کیا قرآن بغیر سنت کے سمجھ میں آ سکتا ہے۔ دوسری زبانوں میں قرآن کے تراجم، آدابِ تلاوت، تجوید کے بعض مسائل وغیرہ اہم مباحث کے ساتھ عوام اور خصوصاً طلباء کے افادہ کے لیے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لغات القرآن کا معتد بہ ذخیرہ بھی شامل کر دیا گیا ہے۔ یہ حصہ قریباً دو سو صفحوں پر پھیلا ہوا ہے۔ اسی حصہ کے آخر میں مؤلف نے سورتوں کے خواص کے متعلق ایک باب لکھا ہے جس کے آخر میں قرآنِ مجید اور بسم اللہ شریف کے نقش دیے گئے ہیں۔ اس قسم کے نقش عوام کی دلچسپی کا باعث تو ہو سکتے ہیں، لیکن قرآن کا نزول تعویذوں میں استعمال کے لیے بھی ہوا ہے؟ یہ محل نظر ہے اور اس طرح کے خواص سور و آیات کا ثبوت کیا سنتِ صحیحہ سے بھی ہے۔ شاید ''دلچسپی'' ہی پیدا کرنے کے لیے اس باب کا اضافہ ضروری قرار دیا ہو، مگر کیا یہ مناسب نہ تھا کہ اس کی بجائے کسی زیادہ مفید مضمون کو شامل کر دیا جاتا۔ امید ہے کہ آئندہ ایڈیشن میں اس کا خیال رکھا جائے گا۔

حصہ سوم عقائد، عبادات، معاملات، اخلاق، معاشرت، تہذیب و تمدن، سیاسیات، تزکیہ نفس اور انسان کے تمام اعمال اور زندگی کے ہر شعبہ سے متعلق احکام و نواہی پر مشتمل ہے۔ مندرجہ بالا عنوانات کے تحت فاضل مصنف نے تقریباً ۵۲۲ آیات کا انتخاب کر کے سامنے مطلب خیز ترجمہ دے دیا ہے، جو اپنی جگہ پر مفید ہے۔ اور کیا ہی اچھا ہوتا کہ ترتیب بھی سلیقہ سے ہوتی۔

کتاب بعض خامیوں کے باوجود مفید ہے۔ مصنف اور ناشر قرآن کی اس خدمت پر مستحق مبارکباد ہیں۔ قرآنی علوم سے شغف رکھنے والوں کو اس سے ضرور استفادہ کرنا چاہیے۔

رحیق: مئی ۱۹۵۹ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ریاض الاخلاق

مصنف: مولانا حکیم محمد صادق صاحب سیالکوٹی۔

صفحات: ۴۳۲، سائز: ۱۶/ ۳۰×۲۰، قیمت درج نہیں۔

ناشر: دائرۃ التبلیغ، پورہ ہیراں سیالکوٹ شہر۔

مسلمان عوام تو پرانے رسوم و عادات، نیز مروّجہ بدعات کی وجہ سے عقائد میں جھول اور عام مسلمان اس قدر متاثر اور مرعوب ہیں کہ اَخلاق و اعمال میں بہت کمزوری آ گئی ہے۔ رہی سہی کسر تہذیبِ جدید کے ملحدانہ افکار اور فیشن پرستانہ کردار کے رواج نے نکال دی۔ اب وہ عجیب قسم کا ملغوبہ بن کے رہ گئے ہیں۔ مولانا محمد صادق صاحب نے غیور طبیعت پائی ہے، چنانچہ انھوں نے اچھوتے انداز سے اخلاق کی یہ کتاب لکھی ہے۔

کتاب تقریباً چار سو تفصیلی عنوانوں کے تحت اسلامی عقائد اور معاشرتی معاملات سے متعلقہ احادیث کا ایسا بہترین انتخاب ہے کہ جس میں بعض شرکیہ و بدعیہ عادات کی تردید کردی گئی ہے اور توحید خالص نکھر کر سامنے آ گئی ہے۔ بحیثیتِ مجموعی احادیث کا یہ گلدستہ قابلِ قدر شے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قریباً ہر حلقے میں اسے پسند کیا گیا ہے۔ چنانچہ ابتداء میں بارہ صفحات پر علمائے کرام اور مدیرانِ مجلّات و جرائد کے تبصرے درج کردیے گئے ہیں۔ ہر حدیث کے بعد عام فہم ترجمہ اور دل نشین تشریح بھی کردی گئی ہے۔ ہماری رائے میں گھریلو اصلاح کے لیے اس کتاب کا ہر گھر میں موجود ہونا ضروری ہے۔ اس کے علاوہ واعظوں اور خطیب حضرات کے لیے بے حد مفید ہے۔

(رحیق: مئی ۱۹۵۹ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارشادات حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ

تالیف: مولانا حکیم محمد صادق صاحب سیالکوٹی، سائز: کتابی۔

صفحات: ۷۲، قیمت درج نہیں۔

مولانا موصوف نے اس کتاب میں حضرت شیخ عبدالقادر صاحب جیلانی رحمہ اللہ کے مختصر حالات لکھنے کے بعد انھی کے ارشادات کو اچھی ترتیب اور مناسب عنوانوں سے جمع کر دیا ہے، تاکہ مسلمان پیر صاحب رحمہ اللہ کی اصل تعلیم سے واقف ہو کر عقائد و اعمال کی صحیح راہ پر چل سکیں۔ یہ ارشادات زیادہ عقائد سے اور چند فروعی اعمال سے تعلق رکھتے ہیں۔

صفحہ ۳۴ - ۳۸ پر بطورِ نمونہ حضرت پیر صاحب رحمہ اللہ کی چند ایسی کرامات کا تذکرہ آ گیا ہے جو عقلاً و نقلاً بے سروپا ہیں، مگر حضرت کے عقیدت مند ہیں کہ آپ کی تعلیمات کو فراموش کر کے ایسی کرامتوں میں گم ہو کر رہ گئے ہیں۔

مولانا موصوف کا یہ کارنامہ بھی دوسری تصنیفات کی طرح قابلِ تحسین ہے اور عوام کے لیے بہت مفید ہے۔

قارئینِ رحیق سے امید ہے کہ اس کی اشاعت میں پوری پوری دلچسپی لیں گے۔

(رحیق: مئی ۱۹۵۹ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدائی وعدہ

سائز: کتابی۔

صفحات: ۳۶۰۔

قیمت: مجلد ۳/۸۔

شائع کردہ: کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی۔

یہ کتاب مصر کے مشہور ادیب ڈاکٹر طہٰ حسین کی تصنیف الوعد الحق کا اُردو ترجمہ ہے، جس کو جناب معراج محمد صاحب بارق نے پہلے ''ماہنامہ تذکرہ'' میں بالاقساط شائع کیا، اب اسے نظرِ ثانی کے بعد کتابی شکل میں پیش کیا ہے۔

کتاب میں چار صحابہ حضرت عمار بن یاسر، بلال حبشی، صہیب رومی اور خباب بن ارت رضی اللہ عنہم کے حالات ناول کے انداز میں لکھے گئے ہیں، نیز یہ کہ اسلام قبول کرنے کے بعد ان پر کفار نے کیا کیا ظلم ڈھائے اور یہ کن کن مصیبتوں سے دوچار ہوئے اور پھر آخر میں اسلام کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ان کو کس کس قسم کی نعمتوں سے سرفراز فرمایا۔

کتاب کے آخر میں مترجم کے قلم سے ڈاکٹر طہٰ حسین کے مختصر حالات دے دیے گئے ہیں۔

ڈاکٹر طہٰ حسین کا قلم بڑا بے باک ہے۔ جوشِ تنقید میں علمائے اہلِ سنت کے مسلمات تک کی پروا نہیں کرتے اور کئی قابلِ اعتراض باتیں کہہ جاتے ہیں۔

زیرِ نظر کتاب کے سرسری مطالعے سے کوئی خاص ایسی بات نظر نہیں آئی۔ ترجمہ اچھا ہے جس پر اصل کا گمان ہوتا ہے۔ جو لوگ اس قسم کے تاریخی مطالعے سے دلچسپی لیتے ہوں، ان کے لیے خدائی وعدہ کا مطالعہ مفید رہے گا، بلکہ وہ اس سے محظوظ ہوں گے۔

(رحیق: مئی ۱۹۵۹ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فتاویٰ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

ناشر: ولی محمد اینڈ سنز تاجران کتب، آؤٹ رام روڈ، پاکستان چوک کراچی۔ سائز ۲۰×۳۰/۸
صفحات: ۱۰۸، قیمت بے جلد ۲ روپے۔

علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے مشہور شاگرد حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے فقہ الحدیث کے موضوع پر ایک بہترین کتاب اعلام الموقعین کے نام سے تصنیف فرمائی جس میں فقہ ومذاہب اربعہ پر بھی بہت عمدہ تنقیدی تبصرہ فرمایا ہے۔ جس کے آخری حصے میں ایک باب ''آداب المفتی'' کا بھی ہے جو نفیس مباحث پر مشتمل ہے۔ اس کے بعد ایک باب میں حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے ایسی سب احادیث یک جا کردی ہیں جن میں صحابہ رضی اللہ عنہم کے سوال کرنے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسائل ارشاد فرمائے۔

یہ ضخیم کتاب پہلے دہلی میں، بعدہ متعدد مرتبہ مصر میں شائع ہوئی۔ عرصہ ہوا جماعت اہلِ حدیث کے مشہور عالم مولانا محمد صاحب جوناگڈھی رحمہ اللہ نے اس کا ترجمہ کر کے شائع کیا تھا۔

زیرِ تبصرہ کتاب اعلام الموقعین کے اسی ترجمہ کا آخری حصہ ہے۔ جسے ناشر نے فتاویٰ نبوی کے نام سے شائع کردیا ہے۔ عوام کے لیے بے حد مفید ہے کہ بیک نظر تھوڑے وقت میں مسائل پر نظر ہو جاتی ہے، لیکن اگر ناشران اس پر کچھ وقت مزید صرف کر کے ان کے مقابل ان احادیث کی اصل عبارت دے دیتے تو یقیناً زیادہ مفید ہوتا اور اس کے شائع کرنے کی ایک اہم وجہ بھی بن جاتی۔

معلوم نہیں مولانا محمد صاحب رحمہ اللہ کے ورثاء سے اس حصہ کے الگ شائع کرنے کی اجازت حاصل کرلی گئی یا نہیں۔ بہرحال ۱۲۱۱/احادیث کا یہ ترجمہ فی الجملہ مفید ہے۔

(رحیق: مئی ۱۹۵۹ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقش آزاد

www.KitaboSunnat.com

مرتبہ: مولانا غلام رسول صاحب مہر، حجم ۸/ ۱۸-۲۲

صفحات: ۳۶۰، کتابت طباعت: متوسط۔

ناشر: کتاب منزل لاہور

مولانا غلام رسول صاحب مہر ان چند خوش قسمت لوگوں سے ہیں جن کو مولانا ابوالکلام صاحب آزاد رحمہ اللہ سے دعوت ''الہلال'' کے دور سے ۱۹۵۸ء تک تعلق خاطر ہی نہیں، ''مریدی'' کا تعلق بھی رہا ہے۔ لطف یہ کہ سیاسی نظریوں میں متضاد سمتوں پر چلنے کے باوجود سالہا سال ارادت کا تعلق ساتھ ساتھ چلتا رہا، یعنی مہر صاحب بھی اپنے ''پیر ومرشد'' کی طرح ''طرفہ تماشا'' ہی رہے!

''نقش آزاد'' اسی عقیدت کیشی کا ایک ''علمی'' یا ''معلوماتی'' مظہر ہے۔ شاید فی الجملہ افادی یا دلچسپ بنانے کے لیے کتاب کے تین حصے کر دیے گئے ہیں۔

پہلے حصے میں کم وبیش پونے دو سو مکاتیب گرامی ہیں جو مہر صاحب کے ''امام'' نے ان کے نام وقتاً فوقتاً تحریر فرمائے جن میں بعض خط دلچسپ ہیں۔

دوسرے حصے میں مولانا کی ۴۱ ایسی نگارشات ہیں جو بیش قیمت علمی، ادبی اور تاریخی معلومات پر مشتمل ہونے کے علاوہ بعض واقعات اور مرحوم شخصیتوں پر جچے تلے تبصرے ہیں، مثلاً: شاہ عبدالعزیز صاحب پر (ص: ۳۱۹)

تیسرے حصے میں مولانا ہی کے ایسے چند خطوط ہیں جو اپنے بعض معاصرین کے نام لکھے گئے اور اس طرح یہ گلدستہ اچھا سج گیا ہے جس میں ناقد، مؤرخ، ادیب سب کے لیے تفریح کا سامان فراہم ہو گیا ہے۔

سمجھ میں نہیں آیا کہ تفسیر ''ترجمان القرآن'' سے متعلق تجارتی قسم کی خط وکتابت کو منظر عام پر لانے کی کیا ضرورت تھی۔ یہ درست ہے کہ موجودہ دور کی سوانح نویسی میں سارے پہلوؤں کو اجاگر کرنا ضروری ہوتا ہے، مگر اسلامی اور اخلاقی نقطہ نظر سے مرحومین کی سیرتیں لکھنے کا مقصد اس سے بہت بلند ہے اور ہونا بھی ایسا ہی چاہیے۔

مہر صاحب کی یہ بات ہمیں بہت بھائی کہ انھوں نے ادب واحترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے مولانا کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسامحات پر صحیح چیز کی طرف راہ نمائی کی ہے جو بعض جگہ شاید طنزیہ صورت بھی اختیار کر گئی ہو۔ مثال کے طور پر مولانا کی تفسیر سورۂ فاتحہ کے مشہور مشتبہ مقام کے متعلق جو مولانا نے وکیلانہ دفاع فرمایا ہے، اس پر مہر صاحب کا حاشیہ ص: ۴۷۔

غرض بعض باتوں سے قطع نظر نقش آزاد، مولانا مرحوم کے شیدائیوں اور معیاری ادب سے دلچسپی رکھنے والوں کے مطالعہ کے لائق ہے۔

(رحیق: مئی ۱۹۵۹ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلافت معاویہ ویزید

مؤلفہ:...... جناب محمود احمد صاحب عباسی

تقطیع: ۲۰/۱۶×۳۰ صفحات ۳۸۰ قیمت مجلد مع گرد پوش، قیمت: ۶ روپے

ناشر: ...... جناب محمود احمد صاحب عباسی۔ کاشانہ محمود، ۱/۲۶، بی ایریا لالوکھیت کراچی نمبر ۹۔

ہر قوم، جماعت اور خاندان میں نظریاتی، واقعاتی اور کچھ طبائع کے فطری تفاوت کے باعث تھوڑے بہت اختلافات ضروری ہو جاتے ہیں۔ اس قسم کے اختلافات اسلام سے قبل قریش کی دو شاخوں ہاشمیوں اور امویوں میں بھی تھے۔ جن کے ہوتے ہوئے بھی وہ باعتبارِ نسب، قریشی اور بلحاظِ ملت (حسب دعوائے خود) ابراہیمی تھے۔ اسلام کے بعد سارے مسلمانوں کی جب ایک برادری...... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی برادری...... وجود میں آگئی۔ اس وقت بھی بعض معاملات میں کبھی اسی نوع کا اختلاف رائے ہو جاتا تھا۔ ان اختلافات کے باوجود سب کلمہ واحدہ پر متفق تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت، قرآن سے شغف، دشمنانِ اسلام سے مقابلہ، قرآن وحدیث کی تعلیم واشاعت، تبلیغ اور ان کے عملی نفاذ میں سب متحد الخیال والعمل تھے۔

یہ درست ہے کہ دورِ اوّل کے آخری دنوں میں بعض داخلی نزاع خون ریزی کی حد تک پہنچ گئے تھے، لیکن اس نزاع کا اموی، ہاشمی، یا قبائلی عصبیت و چپقلش سے کچھ تعلق نہ تھا، جو درحقیقت چند یہودیوں اور ایرانیوں کی کارستانی تھی جو میدانِ جنگ میں شکست کھا کر اس کا انتقام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اتحاد و اتفاق کو پارہ پارہ کر کے لینا چاہتے تھے۔

اس سازش کی ابتدا سیّدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شہادت سے ہوئی۔ بعدہٗ سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، ان کے بعد سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ اور پھر سیدنا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادتیں وقوع میں آئیں [1] اور حادثہ کربلا پر اس سازش کا پہلا دور ختم ہوگیا۔

اب اس سازشی عنصر نے دوسرا طرز اختیار کیا۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ، سیدنا ذوالنورین رضی اللہ عنہ اور سیدنا مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی شہادتوں کی اہمیت کم کرنے کے لیے سیدنا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے حادثۂ شہادت کو خوب خوب اچھالا گیا اور پروپاگنڈے کے زور سے سادہ لوحوں کو یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی کہ صحابہ رضی اللہ عنہم - اہل بیت

---

[1] دیکھیے: فتح الباری (ص ۸۴/۷، ج ۶، طبع دہلی وغیرہ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وغیر اہل بیت یا- اموی و ہاشمی دو دھڑوں میں منقسم تھے۔اس سلسلے میں عجیب عجیب افسانہ طرازیاں کی گئیں۔ عام طور پر رائی کو پہاڑ بنا دیا گیا۔ ناگزیر اور طبعی حوادث میں رنگ آمیزیاں کر کے جذباتِ انسانی کے لیے حادثہ کربلا کو اپیلنگ بنایا گیا۔ستم ظریفی کی انتہا یہ ہے کہ سابق الذکر تینوں خلفائے راشدین رضی اللہ عنہ میں سے کسی کی دردناک شہادت پر کوئی مستقل کتاب آپ کو نہیں ملے گی۔لیکن سیّدنا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت فاجعہ پر بیسیوں کتابیں لکھی گئیں اور لکھی جا رہی ہیں۔جن کا اکثر حصہ پروپاگنڈے، جذبات اور بے سروپا ''تاریخی'' روایات پر مشتمل ہے اور بجائے اس کے کہ اس ثابت شدہ تاریخی حقیقت کے چہرے سے پردہ اٹھایا جاتا کہ اسلام کے دشمنوں کی سازش سے سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا حادثۂ شہادت وقوع میں آیا، اس کو خواہ مخواہ مسلمانوں کے داخلی جھگڑے کا نتیجہ قرار دے دیا گیا۔

اسی قسم کی ایک سطحی سی کتاب پچھلے چند سالوں میں ''الحسین'' کے نام سے مصر سے شائع ہوئی تھی۔جس کا صرف تجارتی نقطۂ نظر سے ترجمہ ''مکتبہ جدید لاہور'' نے چھاپ دیا۔ اس کتاب پر ماہنامہ ''تذکرہ'' کراچی نے بے لاگ تبصرہ کیا جو کسی صاحب کو ناگوار گزرا۔ اس سے بات چل نکلی تو جناب محمود احمد صاحب عباسی نے ماہنامہ مذکور میں ''الحسین پر تبصرہ'' کے عنوان سے ایک طویل، لیکن پرمغز اور مدلل مقالہ شائع کرا دیا۔

زیرِ نظر کتاب اسی طویل مقالے کی مزید حک و اضافہ اور نظر ثانی کے بعد کتابی صورت ہے صفحہ ۴ تا ۵ مؤلف کا پیش لفظ ہے۔اس کے بعد مولوی علی احمد صاحب عباسی (علیگ) کا تعارف (صفحہ ۱۵-۲۴) جو بجا طور پر خیر الکلام ماقل و دل کا مصداق ہے۔

باقی علمی باتوں کے علاوہ علیگ صاحب کی یہ بات حقیقت واقعیہ کی کیسی سچی ترجمانی ہے!

> ''امت پر اللہ کا دوسرا فضل یہ ہے کہ اگر ان کے مابین کوئی اختلافی مسئلہ پیدا ہو جائے اور اس میں شدت رونما ہو، حتی کہ تکفیر کے تیر چلنے لگیں یا شمشیریں بے نیام ہو جائیں، تب بھی وہ اختلاف قائم نہیں رکھتے، وقت گزرنے پر وجہ تطبیق نکال لی جاتی ہے اور قضیہ ہمیشہ کے لیے طے کر دیا جاتا ہے، اسی طرح اسلاف کرام کی عظمت و حرمت بحال ہو جاتی ہے۔اور کاروانِ ملت پھر شاہراہ ترقی پر رواں دواں ہو جاتا ہے۔امت کا یہ شعار آج تک قائم ہے اور اسی وجہ سے اس میں شدید فرقہ بازی کے رجحانات سر نہیں اٹھا سکتے۔اہل فکر و نظر نے ہمیشہ ان لوگوں کو دین و ملت کا بدخواہ سمجھا ہے، جو سلف صالحین کے اجتہادی یا سیاسی اختلافات کو فرقہ بازی کا ذریعہ بنا کر ان پر زبانِ طعن دراز کریں۔'' (ص ۲۱)

اس قیمتی ''تعارف'' کے بعد جناب تمنا عمادی صاحب کا آٹھ صفحہ کا سطحی سا ''مقدمہ'' ہے۔جس کی پیش

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لفظ اور تعارف کے بعد کوئی خاص ضرورت نہ تھی۔ کتاب میں تاریخی شواہد کی روشنی میں ثابت کیا گیا ہے کہ بنو ہاشم اور بنو امیہ میں ''عداوت'' کا قصہ پارینہ زیادہ تر داستان سرائی کا مرہون منت ہے۔ دونوں خاندانوں کے آپس میں رشتہ داریوں کے تعلق ہمیشہ قائم رہا کیے، اس کے خلاف جو کچھ ہے وہ سب مخالفین بنو امیہ کی ''تاریخ سازی'' کا کیا دھرا ہے۔

جناب مؤلف مشاجراتِ صحابہ رضی اللہ عنہ کے تقریباً سب ہی واقعات زیر بحث لائے ہیں، بعض مندرجات سے تو اتفاق مشکل ہے، تاہم اس امر کے ثابت کرنے میں وہ کامیاب ہیں کہ حادثہ شہادت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور اس کے بعد کے حوادث ایک سازشی عنصر کے پیدا کردہ تھے۔

حادثہ کربلا کے متعلق مؤلف کی تحقیق یہ ہے کہ سیدنا حضرت حسین رضی اللہ عنہ بلاشبہ مظلوم شہید ہوئے، لیکن تاریخی شواہد اس شہادت کے لیے ''راہِ حق کی شہادت'' کا ثبوت مہیا نہیں کرتے۔ مؤلف کے نزدیک حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ صرف ''امیر'' ہی نہیں، بلکہ ''خلیفہ'' تھے۔ ایسے ہی یزید کی امارت کو جائز تصور کرتے ہیں۔ تاہم سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو کوفہ کی طرف روانگی میں معذور تصور کرتے ہوئے حضرت سید کے درجۂ شہادت پر فائز ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں۔

کتاب دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عباسی صاحب نے اس نازک اور اہم موضوع پر خوب محنت کی ہے۔ سینکڑوں کتابوں کو کھنگالا ہے اور حق یہ ہے کہ وہ اپنے مقصد میں بہت حد تک کامیاب ہیں۔ واقعات کربلا اور اس کے متعلقات و پس منظر پر جو لٹریچر اردو میں اب تک شائع ہوتا رہا ہے، اس کے اکثر حصے میں ایک ہی رُخ دکھایا گیا ہے جو بنو امیہ کے مثالب و معائب اور اہل بیت کرام رحمہ اللہ کی مظلومیت کے افسانوں پر مشتمل ہے۔ کتاب ''خلافت معاویہ و یزید'' نے بڑی سنجیدگی اور کافی حد تک علمی طریقے سے دوسرا رخ پیش کر دیا ہے۔ ضرورت ہے کہ اس کا بھی مطالعہ کر کے معتدل طریقے پر پہنچنے کی کوشش کی جائے، تاکہ حادثہ کربلا کی آڑ میں مسلمانوں میں باہمی مناقشات کی خلیج کو وسیع کرنے کی جو کوششیں بعض حلقوں کی طرف سے کی جا رہی ہیں، اس کو پاٹا جا سکے۔ ''معتدل'' ہم نے اس لیے کہا ہے کہ تحقیق کی سعی محمود کے باوجود یہ کتاب غلو کے مقابلے میں غلو سے خالی نہیں بنو امیہ اور یزید کی طرف سے صفائی اور مدافعت کے جوش میں بعض جگہ مصنف تحقیقی سطح سے نیچے اترتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

❀ ابتدائے کتاب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق امام ابن تیمیہ وغیرہ کی عبارتوں سے جو تاثر دینے کی کوشش کی گئی ہے، وہ نہ صاحب ''منہاج السنۃ'' و مؤلف ''ازالۃ الخفاء'' کا منشاء ہے، نہ ہی اہل سنت کے پسندیدہ مسلک سے پوری مطابقت رکھتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ ''ازالۃ الخفاء'' ص ۲۷۹ جلد ۲ کی عبارت کا ابتدائی حصہ ترک کر دیا گیا ہے (ص ۳)، ایسے ہی ''الاصابہ'' کی عبارت کے بعض ضروری حصے چھوڑ دیئے گئے۔ (ص ۲۰۰، ص ۲۱۷)

❀ ص ۵ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پایہ تخت منتقل کرنے سے متعلق بحث میں الجھاؤ ہے۔

❀ مستشرقین کے بعض اقتباس دینا نا مناسب تھا۔ (ص ۷۶)

❀ عربی عبارتوں اور تراجم کے بعض تشریحی توسین شانِ تحقیق کے مطابق نہیں۔ (ص ۴۴ وغیرہ)

❀ عمر بن سعد کو صغار صحابہ سے ثابت کرنے کے لیے ایک شاذ قول کی بنا پر صحیحین کی حدیث کو مسترد کرنے کی کوشش کی گئی ہے (ص ۲۱۷)۔ لطف یہ کہ ''الاصابہ'' کے اسی صفحہ پر صحیحین کی حدیث کی بنا پر اس شاذ قول کو رد کر دیا گیا۔ افسوس ہے کہ الاصابہ کی عبارت کے اس حصے کو چھوڑ کر صحیح و ثابت شدہ حدیث کی تردید کے درپے ہو گئے۔ یہ بڑی جسارت ہے!

❀ ((الخلافة بعدي ثلثون سنة ثم تكون ملكا الحديث)) سنن اربعہ کی ایک مشہور اور قابلِ اعتماد حدیث ہے۔ امام ترمذی نے اس کی تحسین فرمائی ہے (ص ۴۵ جلد ۲) تو امام ابن حبان نے تصحیح۔ (فتح الباری ص ۶۲۹ جلد ۶ طبع ہند) مگر مصنف خواہ مخواہ اس کو موضوع بنانے پر تل گئے جس میں کئی ٹھوکریں کھائیں۔ اس کے راوی حشرج کو سب ائمہ کے نزدیک ضعیف دکھایا گیا، حالانکہ اس کی توثیق کرنے والے بھی بہت سے محدثین موجود ہیں۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کا معتدل قول صدوق يهم تقریب میں ہے۔ ایسے راوی کی روایت کو کبھی بھی موضوع نہیں کہا جا سکتا۔

حشرج اس میں منفرد نہیں، دوسرے بعض قابلِ حجت راوی بھی روایت کرتے ہیں۔ مؤلف نے احتمال پیدا کیا ہے کہ سعید بن جمھان کی ملاقات حضرت سفینہ رضی اللہ عنہما سے شاید نہ ہو سکی ہو، لیکن امام بخاری رحمہ اللہ ان دونوں کی ملاقات ثابت کرتے ہیں۔ (تاریخ صغیر ص ۹۷)

اس حدیث اور حدیث اثنا عشر خلیفہ میں تطبیق کا طریقہ موجود ہے (فتح الباری وغیرہ)، پھر اس تکلف کی کیا ضرورت ہے؟

مؤلف، منکرینِ حدیث کے پروپاگنڈے کا شکار ہو گئے اور دھڑلے سے لکھ مارا کہ ابن جریر طبری کا مسلکاً شیعہ ہونا اب مختلف فیہ نہیں رہا (ص ۳۳۳)، حالانکہ ابن جریر طبری رحمہ اللہ کو کسی بھی مستند عالم نے شیعہ نہیں لکھا، امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کو ایسے مباحث میں جو امتیاز حاصل ہے وہ مخفی نہیں، لیکن وہ امام ابن جریر کو فقہائے اہلِ سنت سے شمار کرتے ہیں (منہاج ص ۱۴۲ جلد ۳ وغیرہ)، اسی طرح دوسرے علمائے تراجم و تاریخ بھی۔ ہر قسم کی روایات جمع کر لینے کے جرم میں انھیں شیعہ نہیں بنایا جا سکتا۔ جمع و تدوین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس دور کی تصانیف کی ایک خصوصیت ہے۔ ہم لوگوں کو امام طبری جیسے وسیع النظر متقدم مورخین کا ممنون ہونا چاہیے کہ ان کی بدولت تیار شدہ مواد مل جاتا ہے، ورنہ تحقیق کی شمع کیسے جلائی جا سکتی تھی۔

یزید کی ''مدح سرائی'' تو بہت کی گئی، مگر فتنہ حرہ کا مبحث کتاب میں بالکل تشنہ ہے اور سچی بات یہ ہے کہ اس کا حل ہے بھی مشکل۔ یزید کے بارے میں معتدل رائے امام ابن تیمیہ ہی کی ہے۔

(الحق فيه انه كان ملكا من ملوك المسلمين له حسنات وله سيئات والقول فيه كالقول فى امثاله من الملوك لانحبه ولا نسبه۔) (مجموعه فتاوىٰ مصريه ص ۲۱۰)

اس قسم کی بعض فروگذاشتیں کتاب میں اور بھی ہیں۔

مگر متعدد مباحث بہت قیمتی ہیں۔ اس کتاب کی اشاعت دین کی بڑی خدمت ہے۔ یہ چند گزارشات مؤلف کی تحقیق پسند طبیعت سے تعلق خاطر کی وجہ سے کی گئی ہیں۔ امید ہے آئندہ اشاعت میں ان کو سامنے رکھیں گے، نیز طباعت میں اب سے بہتری کا خیال رکھا جائے گا۔ واللّٰه الموفق وهو الهادى الى سبيل الرشاد.

(رحیق: جون و جولائی ۱۹۵۹ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انوارِ مصابیح بجواب رکعات تراویح

مؤلف: ...... فاضل علام، مولانا نذیر احمد صاحب رحمانی اعظمی۔

تقطیع: ۸/۱۸×۲۲۔ صفحات: ۳۳۶۔ کاغذ: عمدہ۔ کتابت: بہتر۔ قیمت دو روپے۔ پچاس نئے پیسے ہندوستانی (۲/۸/-)

ملنے کا پتہ: ...... مولانا نذیر احمد صاحب رحمانی۔ دار الاقامہ ۱۶، ۵۷ پانڈے حویلی بنارس (ہند) پاکستانی شائقین بذریعہ منی آرڈر رقم المکتبۃ السّلفیہ شیش محل روڈ لاہور کو روانہ کر کے رسید مذکورہ بالا پتہ پر روانہ کر کے منگوا سکتے ہیں۔

ماضی قریب کے علمائے اہل حدیث میں حضرت مولانا محمد عبدالرحمٰن صاحب محدث مبارک پوری رحمہ اللہ کی بھی یہ عادت تھی کہ مسائل شرعیہ کی تحقیق میں آپ کا انداز مثبت، ٹھوس، سنجیدہ، سلجھا ہوا اور اعلیٰ علمی پایہ کا ہوتا تھا جس پر ان کی تصانیف ''تحقیق الکلام'' وغیرہ، خصوصاً جامع ترمذی کی فاضلانہ شرح ''تحفۃ الاحوذی'' شاہد عدل ہیں۔ شاید یہی وجہ ہوئی کہ مختلف فیہ مسائل سے متعلق آپ کے تحریر کردہ مباحث پر سالہا سال تک کسی کو کچھ لکھنے کی جرأت نہ ہو سکی، مگر معلوم نہیں، کیا ایسے حالات پیدا ہو گئے کہ مدت مدید کے بعد حال کے بعض دیوبندی دوستوں اور بزرگوں نے پھر انگڑائی لی ہے اور مولانا مبارک پوری کی بعض تحریروں کے جوابات دینے کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا (سابق) پنجاب کے ایک دوست نے تحقیق الکلام کا جواب لکھ کر شہرت حاصل کر لی۔ جس کی حقیقت خیر الکلام سے معلوم ہو سکے گی جو اس کے فوراً بعد شائع ہو چکی تھی۔

اس کے بعد یو۔ پی (ہند) کے ایک کہنہ سال وکہنہ مشق بزرگ جناب مولانا حبیب الرحمان صاحب مئوی اعظمی نے غالباً سالہا سال کی محنت شاقہ صرف کر کے تراویح کے مسئلہ پر قلم اٹھایا تو اس میں بھی جماعت اہل حدیث کے علاوہ زیادہ مولانا مبارک پوری ہی کو ہدف بنایا ہے۔ آٹھ رکعت تراویح کی تغلیط اور بیس رکعت کی تصحیح پر ادعائی علم کے دریا کیا بہائے، اس ''معمولی مسئلہ'' پر تدقیقاتِ نادرہ اور مغالطاتِ بدیعہ کے ایسے بہت سے خوبصورت خول چڑھا دیئے کہ جس خول کو اوپر سے دیکھیے فی الفور پکار اٹھیے کہ

دامن دل مے کشد کہ جا اینجا است!

مولانا مئوی کی اس مدققانہ تالیف لطیف ...... رکعاتِ تراویح ...... کی عقیدت کیشوں کے ہاں خوب دھوم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مچی۔ مدح سراؤں نے تحسین کے ڈونگرے برسائے۔ حالات معاملات سے ناواقف صحافیوں نے اس کو صرف معصوم سی ''علمی تحقیق'' خیال فرمایا۔

لیکن خدا جزائے خیر دے مولانا رحمانی کو کہ انھوں نے چند مہینوں میں اس تالیف کا ایسا علمی اور تنقیدی جائزہ لے ڈالا کہ مسئلہ تراویح پر مولانا مئوی کے سب ہی جاذبِ نظر خول یکے بعد دیگرے اترتے نظر آنے لگے۔ ''انوارِ مصابیح'' کی جگمگاہٹ کے سامنے سب ''تدقیقات'' ماند پڑ گئیں۔ محترم مؤلف ''رکعات'' نے آٹھ رکعت تراویح کی مسنونیت کو جہاں کہیں مغالطات کے بھنور میں ڈالنے کی سعی نامسعود کی ہے۔ مولانا رحمانی کی شناوری فوراً ہی مسلک اہل حدیث کے آبدار موتی کو نکال لانے میں کامیابی ہوئی ہے۔ فللّٰہ درہ..... اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ۔

اس موضوع پر شاید سینکڑوں کتابیں اور رسالے اب تک شائع ہو چکے ہوں گے، لیکن ''انوار مصابیح'' جیسی کامل و حافل کتاب کو اب تک کی ایسی ابحاث کا حرفِ آخر کہا جائے تو شاید مبالغہ نہ ہو۔ ضمناً اصولِ حدیث کی بعض قیمتی معلومات علماء وطلباء کے بڑے کام کی ہیں۔ آٹھ رکعت تراویح کے مخالف حضرات کا زور زیادہ تر ''تعامل و اجماع امت'' دکھانے پر صرف ہوتا رہا ہے۔ ''انوار مصابیح'' نے اس کے چہرہ سے ایک ایک نقاب اتار پھینکا ہے۔ کتاب کا یہ حصہ بھی اس انداز سے بحمد اللہ غیر مسبوق چیز ہے۔ پھر اس مسئلہ میں اصل حنفی مسلک کو بھی مولانا رحمانی نے خوب نکھار دیا ہے۔ ''قیام اللیل'' للمروزی کی روایت جابر رضی اللہ عنہ پر سیر حاصل اور تسلی بخش بحث بھی اس کتاب کے خصوصیات سے ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ مولانا رحمانی نے یہ کتاب لکھ کر سنت نبوی کے چہرۂ شفاف سے ''نئے اعتراضات'' کے گرد وغبار صاف کرنے کی بڑی خدمت سرانجام دی ہے۔ یہ ضرور ہے کہ مولانا رحمانی کا لب ولہجہ قدرے تیز ہو گیا ہے۔ اگرچہ اس کی ذمہ داری جناب مؤلف ''رکعات'' پر ہونی چاہیے۔ وہ اگر کہنہ مشق مصنف ہوتے ہوئے بھی کسی جماعت کے حق میں ''شور وغوغا''، ''رعب ڈالنا'' اور ''دن کو تارے نظر آنا'' وغیرہ تراکیب ومحاورات کے طنزیہ تیر ونشتر برسائیں گے، تو اپنے سے کم عمر مصنفین سے عفو ودرگزر کی توقع کیوں رکھیں۔

تاہم ہماری رائے یہ ہے کہ مولانا رحمانی کے لیے اپنے استاذ ومربی محدث مبارک پوری رحمہ اللہ کا طرز و طریق ہی مناسب تھا۔

نیز ہماری مخلصانہ خواہش ہے کہ (جیسا کہ انوار مصابیح میں بھی متعدد جگہ اس کی صراحت کی گئی ہے) کہ ہمارے بھائی اہل حدیث کے آٹھ رکعت تراویح پڑھنے کو برداشت کرنے کی خو ڈالیں۔ جماعت اہل حدیث

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں پڑھنے والوں پر معترض نہیں، یہ دور خصوصاً آپس میں نزاعات کا نہیں۔ مولانا مئوی دام مجدہ، مولانا رحمانی کو ساتھ لیں اور دونوں اپنی بہترین قابلیتیں دستوری اعتبار سے اسلام کی برتری اور کمال ثابت کرنے پر صرف کر دیں کہ اس عہد میں سب سے بڑا کام یہی کرنے کا ہے۔ ع

بڑھ کر جو ہاتھ میں لے مینا اسی کا ہے

(رحیق: جون و جولائی ۱۹۵۹ء)

الاصلاح (حصہ دوم)

مصنفہ: ......حضرت العلام مولانا حافظ محمد صاحب مدظلہ العالی شیخ الحدیث الجامعۃ السلفیہ، لائلپور

کتابی تقطیع، ۱۵۸ صفحے۔ کاغذ سفید، طباعت گوارا، قیمت: دو روپے

ناشر: ......ابو سلیمان میاں محمود اعظم منہاس، آبادی حاکم رائے، گلی حسین شاہ گوجرانوالہ (مغربی پاکستان)

یہ کتاب ویسے تو ایک رسالہ جواز فاتحہ علی الطعام (ختم مروجہ) کے جواب میں لکھی گئی ہے، لیکن بعض بڑے اہم اور علمی مباحث پر مشتمل ہے۔ بدعت کی تحقیق میں امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ، مجدد الف ثانی رحمہ اللہ، شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ، مولانا محمد اسماعیل شہید وغیرہ محققین کے نظریات پر نہایت قابلیت سے بحث کی گئی ہے۔ مسئلہ ایصالِ ثواب کا بھی عالمانہ مبحث اس میں آ گیا ہے۔ کیا اچھا ہوتا کہ انداز تحریر دقیق نہ ہوتا، ممکن حد تک عام فہم ہوتا۔ اگر بکھرے ہوئے مباحث کو اچھی ترتیب بھی دے دی جاتی تو افادی حیثیت بہت نمایاں ہو سکتی تھی۔

شروع میں آٹھ صفحوں پر مصنف مدظلہ العالی کے حالات بہت ادھورے اور ناقص ہیں۔ بہ ہر صورت یہ کتاب علماء و طلباء کے لیے بہت کار آمد ہے اور جا بجا نکاتِ علمیہ سے مزین۔

(رحیق: جون و جولائی ۱۹۵۹ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

القضايا النقايا في العطايا البقايا

مؤلفہ: ......مولانا حافظ عنایت اللہ صاحب اثری، وزیر آبادی خطیب مسجد اہل حدیث گجرات
تقطیع: ۸/۲۰×۲۶۔ صفحات: ۱۵۴۔ کاغذ درمیانہ، طباعت اچھی، قیمت: ۸/۱۔

شائع کردہ: ......آئی ڈی، لون اینڈ سنز رجسٹرڈ، راولپنڈی صدر (مغربی پاکستان)

جناب مؤلف مشہور اہل حدیث عالم مولانا عبدالوہاب صاحب ملتانی، دہلوی مرحوم ومغفور کے خاص شاگردوں سے ہیں۔ مرحوم کی خود ساختہ امامت و امارت کے ابتدائی ممبر بلکہ سرگرم مبلغ و مناظر بھی رہے، (رسالہ کے حاشیہ ص ۶۶ پر بھی اس طرف اشارہ ہے) بعد میں معلوم نہیں کن اسباب کے تحت اپنے استاذ کو نہ صرف کہ ترک ہی کر دیا، بلکہ مرحوم کی تردید میں تحریریں بھی شائع کرنی شروع کر دیں، چنانچہ یہ رسالہ بھی دراصل اس سلسلے کی ایک کڑی ہے جیسا کہ اس کے آخری حصے خصوصاً صفحہ ۱۴۸ کے حاشیہ سے مترشح ہوتا ہے۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ ترک واختلاف نے شرعی مسئلہ کی صورت اختیار کر لی جس سے مؤلف کو ایک ایسا رسالہ لکھنے کی طرف توجہ ہوگئی جس میں بقول مؤلف:

> ''بالعموم انبیائے کرام علیہم السلام اور بالخصوص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذرائع معاش وترکاتِ وراثت و نیز جو علمائے امت طے کردہ مشاہرہ یا بے تنخواہ عطایا لے کر تبلیغ دین اور اشاعت اسلام کرتے ہوں ان کے ترکۂ وراثت پر بتفصیل و دلائل بحث وتمحیص کی گئی ہے۔''

لیکن مؤلف کا یہ بیان مندرجاتِ رسالہ کا پورا ترجمان نہیں۔ رسالہ میں بعض قابل قدر معلومات کے علاوہ جو عجیب وغریب نوادر ہیں۔ مثلاً حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سو اونٹ کی قربانی کی توجیہ میں لا طائل تطویل (ص ۵۱-۵۳) وغیرہ۔ ان سب سے بڑا اعجوبہ وہ حصہ ہے جس میں سارے اہل سنت مفسرین، محدثین اور فقہاء کے خلاف اس مسئلہ کے ثبوت دینے پر ذہانت صرف فرمائی گئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مورث تھے، درآں حالیکہ یہ اجماعی مسئلہ ہے۔ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ منہاج السنۃ (ص ۱۹۱ جلد ۳) میں فرماتے ہیں:

اهل السنة يقولون من خصائصه انه لا يورث۔ نیز لکھا ہے:

كون النبى ﷺ لا يورث ثبت بالسنة المقطوع بها وباجماع الصحابة وكل منها

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلیل قطعی (ایضاً ص ١٦٤ جلد ٣) افسوس مؤلف نے ایک مبہم عبارت کی بنا پر اس اجماع واتفاق کو ''فرضی'' قرار دیا ہے (ص ۴۸)، متواتر حدیث "لا نورث ما ترکنا صدقة" کو ایسے معنی پہنائے ہیں (ص ۴۹) جو حدیث پیش کرتے ہوئے نہ صرف حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ذہن میں تھے، نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ورثاء کو حدیث مذکور کے سامنے سر تسلیم خم کرتے وقت سوجھے۔ اور یہ معنی تقریباً وہی ہیں (زوائد کو چھوڑ کر) جو ایک شیعہ مناظر نے ''صدقۃً'' کو حال قرار دیتے ہوئے ایک سنی عالم کے سامنے پیش کیے تھے۔ جس کا سنی عالم نے نہایت عمدہ اور مسکت جواب دے دیا تھا۔ ❶

لطف یہ کہ مؤلف، یہ مناظرہ نقل کر کے خود لکھتے ہیں:

''اس محدث نے جو اس رافضی کو جواب دیا ہے، انصاف پسندوں کے نزدیک بہت ہی عمدہ اور معقول جواب ہے۔'' ❷

حالانکہ مؤلف کے معنی کا حاصل بھی وہی ہے جو اس شیعی مناظر کا ہے جس کا اعتراف مؤلف کو خود بھی ہے۔

''شیعہ سنی نزاع میرے پیش نظر نہیں۔ ہاں انصاف پسند ذی علم میرے طرزِ بیان سے اگر خود سمجھ لیں کہ نزاع کی اصل حقیقت کیا تھی، جسے بعد میں کیا بنا دیا گیا تو یہ اللہ پاک کا بہت بڑا فضل ہے۔'' ❸

حدیث مذکور کے معنی بگاڑنے کے لیے مؤلف رسالہ کو بڑے بڑے تکلفات کرنے پڑے، مگر حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی نفیس علمی تقریر کا کوئی جواب نہ بن پڑا۔ جو شیعی مناظر مذکور کے رد میں انھوں نے فرمائی ہے (فتح الباری ص ۱۴، جلد ۳)، لیکن اس کو کیا کیا جائے کہ تحریف معنوی کی بنیاد ''علم'' سے زیادہ ''ذہانت'' پر جو ٹھہری۔ چنانچہ ''جملہ معترضہ'' کے طور پر اپنے ''علم'' کے نقص اور ''ذہانت'' کی تیزی کے لیے اس کتاب کا ایک حصہ بھی وقف کر دیا گیا ہے۔ (ص ۶۵-۷۳)

شاید اس ذہانت کا تقاضا ہو کہ ثابت شدہ طریق "ان النبی لا نورث" میں تشکیک پیدا کرنے کے خواہ مخواہ درپے ہو گئے (ص ۶۱)، تلاش سے اکتا گئے تھے، تو مسند امام احمد میں مسند ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بجائے مسند ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ دیکھ لی ہوتی۔ جس میں حافظ ابن حجر کے حوالہ کے علاوہ معمولی اختلاف الفاظ کے ساتھ موصولاً بھی یہ حدیث وارد ہے۔

بنائے فاسد علی الفاسد۔ مولف نے دعویٰ کیا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ و دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ''ذاتی مال میں وراثت کے قائل تھے قومی میں نہیں ❹۔''

---

❶ باجی شرح مؤطا ۳۱۷/۵. ❷ ص ۶۵. ❸ ص ۱۰۳.

❹ (ص ۹۷) منکر حدیث رسالہ ثقافت لاہور میں ایک سید زادہ نے بھی اس حدیث کو قومی مال پر محمول کیا ہے، جیسا کہ مؤلف کا شاء ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ذہانت'' کا ایک کرشمہ یہ دیکھئے کہ فتح الباری (ص ۲۹۳، ج ٦) کی ایک عبارت کا آخری ٹکڑا چھوڑ دیا۔ (ص ۱)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کو ''سادگی'' کا خطاب (ص ٦)، مگر اپنی ''فرزانگی'' کا یہ حال کہ محدث مصنفین کی اس اصطلاح سے شاید واقفیت ہی نہیں کہ ''رواہ النسائی'' سے ان کی کیا کیا مراد ہوتی ہے۔

تبویب کی جمع تباویب (ص ۴۹) اور واحد استعمال کرنے کے معنی میں ''تفرید'' مولف کے ''تفردات'' سے ہے۔

غرض کہ رسالہ نکات آفرین ہونے کے ساتھ ہی معلومات متنوعہ کا عجائب خانہ بھی ہے! حافظ صاحب کا یہ طرز بہت خوب ہے کہ حوالوں سے اپنی تالیفات کو مزین کر دیتے ہیں۔ عربی عبارتوں پر اعراب بھی دے دیے گئے ہیں۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ پھولوں سے کانٹوں کا تناسب زیادہ نہ ہوتا۔ آخری حصہ میں بعض مرحومین علماء کرام کا تذکرہ جس انداز سے کیا گیا ہے۔ اے کاش کہ یہ نہ ہوتا۔ ﴿تلك امة قد خلت لها ما كسبت ولكم ما كسبتم ولا تسئلون عما كانوا يعملون﴾

(رحیق: جون و جولائی ۱۹۵۹ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقویۃ الایمان اور دوسری تحریریں

مجموعہ تقویۃ الایمان از صفحہ ۹ تا ۷۰ مصنفہ مولانا محمد اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ

مع تذکیر الاخوان (تکملہ تقویۃ الایمان) از صفحہ ۷۲ تا ۳۱۴ از مولانا محمد سلطان صاحب رحمہ اللہ

و دیگر مشمولات از صفحہ ۳۱۴ تا ۴۷۰ مختلف علمائے کرام

و نصیحۃ المسلمین از صفحہ ۴۷۴ تا ۵۱۵ مصنفہ مولانا خرم علی بلہوری

تقطیع: ۸/۲۰×۲۶ صفحات: ۵۲۰۔ کاغذ، کتابت، طباعت: اعلیٰ، خوبصورت گرد پوش۔

قیمت مجلد: -/۸ روپے۔

ناشر: ......نور محمد، کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی۔

یہ مبارک مجموعہ تعارف سے مستغنی ہے۔ آج تک لاکھوں بندگانِ خدا اس سے مستفید ہو چکے ہیں اور بلاخوفِ تردید کہا جا سکتا ہے کہ یہ اسلام کے خالص نظریہ توحید کی وضاحت ہیں، اردو لٹریچر تقویۃ الایمان سے بہتر کتاب پیش کرنے سے عاجز ہے۔ نہ کسی اسلامی کتاب کی اس قدر اشاعت ہوئی نہ اصلاحِ عقائد کے سلسلے میں اس سے زیادہ کسی تصنیف سے فائدہ پہنچا۔ حسب ارشاد جناب مولانا رشید احمد گنگوہی [1] مرحوم و مغفور ''تقویۃ الایمان سے مولانا محمد اسماعیل قدس اللہ روحہ کی زندگی ہی میں دو اڑھائی لاکھ آدمیوں کے عقائد درست ہو گئے تھے۔'' سبحان اللہ!

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

آخر الذکر کتاب کے سوا یہ مجموعہ متعدد مطابع پاک و ہند میں ہزاروں کی تعداد میں اب تک طبع ہو چکا ہے، لیکن نور محمد، کارخانہ تجارت کتب نے جس اعلیٰ حسن طباعت اور امتیازی شان سے شائع کیا ہے، وہ اپنی نظیر آپ ہے۔

اس طبع کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ مولانا شہید رحمہ اللہ کے ایک مجاہد ساتھی مولانا خرم علی بلہوری کا توحید اور شرک پر ایک کتابچہ "نصیحۃ المسلمین" بھی اس میں شامل کر دیا گیا ہے جو اگرچہ بارہا زیورِ طبع سے آراستہ ہو چکا ہے، لیکن اس دفعہ مولانا عبدالحلیم صاحب چشتی جیسے فاضل نے اس کو مرتب کرکے اس پر تشریحی، معلوماتی اور بیش قیمت حواشی بھی لکھے ہیں۔

---

[1] حکایات الاولیاء ص ۹۲ (بحوالہ امیر الروایات) طبع لاہور۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس مجموعے کے دوسرے مشمولات یہ ہیں۔

۱۔ مولانا شہید رحمہ اللہ کا ایک مکتوب گرامی۔ فتاویٰ متعلقہ علم غیب وتقویۃ الایمان وغیرہ۔

۲۔ حارق الاشرار (نظم) عقائد نامہ (منظوم) سعادت دارین، رسالہ منظوم گناہ کبیرہ، مختصر حالات مولانا شہید رحمہ اللہ۔

اس مجموعہ کی اشاعت پر، جناب ناشر اور مرتب کی خدمت میں ہم دلی ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کو توحید وسنت کی تبلیغ واشاعت کی زیادہ سے زیادہ توفیق بخشے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ فساد عقائد کے اس دور میں تقویۃ الایمان، تذکیر الاخوان، نصیحۃ المسلمین، حارق الاشرار (نظم) کا ہر گھر میں اور ہر پڑھے لکھے کی میز پر ہونا ضروری ہے۔

(رحیق: جون و جولائی ۱۹۵۹ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

30

آئینہ حقیقت نما (کامل دو جلد)

مصنفہ: ......مؤرخِ اسلام مولانا اکبر شاہ خاں صاحب نجیب آبادی رحمہ اللہ

تقطیع: ۸/۲۰×۲۶ صفحات: ۶۲۴ کاغذ: اعلیٰ، کتابت: متوسط،

طباعت: اچھی، گرد پوش دیدہ زیب قیمت مجلد: ۱۲ روپے۔

ناشر: ......نفیس اکیڈیمی، بلاسس سٹریٹ کراچی۔

یہ وہ جلیل الشان کتاب ہے جس نے تاریخ نویسی کے بہت بڑے خلاء کو پورا کیا ہے اور اپنے موضوع پر نہ صرف کہ کامیاب ہے، بلکہ منفرد بھی ہے۔

اس کتاب میں ان تمام دسیسہ کاریوں کا پردہ چاک کیا گیا ہے جو برصغیر ہندو پاک کے مرحوم اور نیک مسلمان بادشاہوں -اور ان کی وساطت سے اسلام- کو بدنام کرنے کے لیے انگریزوں اور ان کی تقلید میں ہندوؤں نے یہاں کی تاریخ میں داخل کر دی تھیں۔ سب سے بڑا ظلم یہ ہوا کہ اس قسم کی مسخ شدہ تاریخیں سرکاری نصابِ تعلیم میں داخل کر دیئے جانے کی وجہ سے کالجوں کے مسلمان طلباء بھی ان کو پڑھتے ہیں جن کی اکثریت اس سے شعوری یا غیر شعوری طور پر انگریزوں کے وقت سے لے کر اب تک متاثر چلی آرہی ہے۔

ربع صدی سے زیادہ عرصہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کے دل میں ڈالا جس نے نہایت اخلاص سے برسوں محنت شاقہ کر کے تقریباً ساڑھے چھ سو صفحات کی یہ مجاہدانہ اور محققانہ کتاب لکھی اور دشمنانِ اسلام کے سب فریب کارانہ حملوں کے دفاع کا حق ادا کر دیا ہے جزاہ اللّٰہ عنا و عن جمیع المسلمین خیر الجزاء۔

کتاب ایک مقدمہ اور آٹھ ابواب پر مشتمل ہے۔ مقدمہ میں -پیش لفظ کے بعد- اسلام کے نظامِ جہاد اور نظامِ سلطنت کے متعلق بعض مفید اور جامع مبحث ہیں۔ پھر مسلم و غیر مسلم فاتحوں کا مختصر سا تقابل وغیرہ کے بعد اسلام کی آمد کے وقت اس ملک کی مذہبی سیاسی حالت -محمد بن قاسم کے عہد سے سلطان محمود غزنوی کے عہد تک- کا مناسب تفصیل سے بیان ہے۔ ❶

پہلے باب میں حضرت محمد بن قاسم رحمہ اللہ کے عہد کی مذہبی اور سیاسی تفصیلات اور اس سلسلے میں پھیلائی گئی

---

❶ ص ۲۹۔ ۹۱۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرارتوں کا تنقیدی جائزہ خوب لیا گیا ہے۔ ضمناً دوسرے کئی تاریخی و مذہبی واقعات و مسائل کی بھی تحقیق ساتھ ساتھ ہوگئی ہے۔

دوسرے باب میں سلطان محمود غزنوی سے متعلقہ تاریخ، اس کے ''سترہ حملوں'' کے مشہور ''جھوٹ'' کی اصلی حقیقت، مسلمانوں کے بعض اندرونی فتنوں کے قلع قمع کرنے میں سلطان موصوف کی خدمات وغیرہ کا تفصیلی تذکرہ ہے۔ تیسرے باب میں غوری خاندان کے متعلق تاریخی غلط بیانیوں کی تحقیق کے بارے میں ہے۔ جس میں اس پس منظر کی وضاحت کی گئی ہے جو سلطان شہاب الدین غوری رحمہ اللہ کی ہندوستان پر فوج کشی کا باعث ہوا۔

چوتھے باب میں ہندوستان کی سلطنت غلاماں اور ان کی خدماتِ ملکی اور اسلامی کا تفصیلی تذکرہ اور اس پر جلد اوّل ختم ہے۔ ❶

دوسری جلد (باب ۵ سے باب ۸ تک) تغلق سلاطین کے متعلق ہے جس کا بہت سا حصہ سلطان محمد تغلق کے مفصل حالات کے لیے وقف کر دیا گیا ہے (ص ۴۱۷۔ ۵۳۱) اور پختہ دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ اس غریب سلطان کی جو تصویر عام مؤرخوں نے کھینچی ہے وہ واقعات کے سراسر خلاف ہے۔ مولانا اکبر شاہ خاں نرے ریسرچ سکالر نہیں، بلکہ دعوتی انداز کے مصنف ہیں، اس وجہ سے کتاب تحقیقی کے ساتھ دعوتی بھی ہے۔ دلچسپ ایسی کہ پڑھنا شروع کیجیے تو ختم کیے بغیر چھوڑنے کو جی نہیں چاہے گا۔

ہماری رائے میں علماء و طلباء خصوصاً جدید تعلیم یافتہ حضرات کو اس کتاب کا ضرور مطالعہ کرنا چاہیے۔

گرانی اور کسادِ ذوق کے اس دور میں ایسی کتاب کی اشاعت کی ہمت کرنا قابل داد ہے۔ جس کے لیے ہم ناشر کی خدمت میں مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ تاہم اس قدر گلہ ضرور کرنے کو جی چاہتا ہے کہ۔ گو کتاب کی کتابت اتنی بری بھی نہیں تاہم۔ اس کے شان شایاں کتابت نہیں کرائی گئی اور نہ ہی تصحیح پر محنت فرمائی گئی ہے، اے کاش کہ دوسرے ایڈیشن میں یہ شکایت نہ رہے۔

(رحیق: جون و جولائی ۱۹۵۹ء)

www.KitaboSunnat.com

❶ ص ۳۸۲.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارکانِ اسلام

مرتبہ: ...... مولانا عبید الحق صاحب ندوی،

کتابی سائز، صفحات: ۵۵۲، خوبصورت گرد پوش، قیمت مجلد: ۵ روپے ۸ آنے۔

ناشر: ...... المکتبۃ العلمیہ ۱۵ لیک روڈ، لاہور۔

مولانا عبید الحق کو اللہ تعالیٰ نے بچوں کے ذہن کے مطابق لکھنے کا خاص ملکہ دیا ہے۔ ساتھ ہی دردِ دل اور یہ جذبہ صادقہ بھی کہ ہماری نئی نسل کو دین اسلام کی کسی طرح سمجھ آجائے۔ ان دونوں باتوں نے مل کر ان کی اس نئی تالیف کو مفید اور مؤثر بنا دیا ہے جس میں عقائد، نماز، روزہ، زکوۃ اور حج، اسلام کے پانچ ارکان کو دل نشین انداز سے بیان کیا گیا ہے۔

بچوں کو قرآن اور حدیث دونوں سے آشنا کرنے کے لیے جابجا آیات و احادیث بھی بااعراب و باترجمہ لائی گئی ہیں جو مستحسن طریقہ ہے، تاہم احادیث کے لانے میں احتیاط نہیں کی گئی۔ بعض شدید مجروح اور بعض ایسی کہ جن کا مستند کتب احادیث میں اتا پتا نہیں درج کر دی گئی ہیں، مثلاً (ص ۱۰۲، ۱۰۴، ۱۳۲، ۲۱۱، ۲۸۶، ۳۸۳ وغیرہ) علاوہ اس کے حوالے بھی ناقص ہیں۔

کتاب میں مسائل فرعیہ فقہ حنفی کے مطابق لائے گئے ہیں جو حنفیہ کے لیے درست ہے، لیکن بعض چیزیں اس نکتہ نگاہ سے بھی شاید محل نظر ہوں۔ پیداوار سے ''دسواں'' حصے نکالنے کی تعبیر ''زکوۃ'' سے ہونی چاہیے، ''خیرات'' سے نہیں (ص ۳۳۵)، سونے کا نصاب ۵ تولہ یا ساڑھے سات تولہ؟ ایسے ہی چاندی کا نصاب شاید ''ساڑھے باون تولے'' صحیح ہو۔

اور ہاں! یہ کوئلے وغیرہ کی کانوں میں کام کرنے والوں کے لیے بھی روزہ معاف ہے: قرآن مجید سے یہ استنباط مصر کے بعض جدید مفسروں کا ہے، حنفیہ تو کیا سلف کے بھی کسی مسلک کے یہ موافق نہیں۔ ''نیت'' کے متعلق مختلف مقامات پر عربی عبارتیں دی گئی ہیں جن کی ضرورت بلاوجہ تقلید فقہا کے سوا کوئی سمجھ میں نہیں آتی۔ کسی جگہ نیت کو دل کا فعل بتایا گیا (ص ۲۸ وغیرہ)، پھر ایک جگہ ''لفظی نیت'' بھی لکھ دی گئی ہے (ص ۴۰۷)، حالانکہ بات پہلی درست ہے۔ انبیاء کو ''شرعی عیوب ونقائص سے منزہ'' (ص ۳۱) کی تعبیر بھی بدل لی جائے تو کیا مناسب نہ ہوگا؟ ص ۲۱ پر فکل حسنة یعملها الخ کا ترجمہ شاید رہ گیا ہے۔ تشہد کی دعاؤں (ص ۱۷۳) میں سب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بہتر اور افضل مسنون دعا آئندہ اشاعت میں درج کرنی چاہیے۔ اللھم انی اعوذبك من عذاب القبر واعوذبك من عذاب جهنم الخ (یعنی پوری دعا)

آخر کتاب میں زیارت قبر نبوی کے سلسلے کی روایات اور آداب تو ذکر کر دیے گئے جن کا درجہ بشرطِ ثبوت بھی فضائل مسجد نبوی سے متعلقہ احادیث سے فروتر ہے، لیکن جناب مرتب نے مسجد نبوی اور اس میں نماز کی فضیلت والی صحیح حدیثیں ذکر نہ فرمائیں!

ان باتوں سے قطع نظر بجائے خود اس قسم کی تالیف و اشاعت کی کوشش بہت قابل قدر ہے کہ ''ارکانِ اسلام'' کے مختصر سے تعارف کے لیے یہ بہت مفید ہے، اگر مسائل کی تفصیل کسی خاص نقطۂ نظر سے نہ رہے تو افادہ عام ہوسکتا ہے۔

(رحیق: جون و جولائی ۱۹۵۹ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہید کربلا

مرتبہ: ......مولانا قاضی زین العابدین صاحب سجاد میرٹھی۔ مدیر الحرم، میرٹھ (ہند)

تقطیع: ۸/۱۸×۲۲۔ صفحات: ۱۱۲، قیمت: ایک روپیہ ۸ آنے۔

ناشر: ......مکتبہ علمیہ، قاضی واڑہ، میرٹھ (ہند)

مولانا قاضی زین العابدین صاحب علمی حلقوں میں جانے پہچانے مصنف ہیں۔ آپ کی متعدد تصانیف مقبول خواص و عام ہیں۔ ''شہید کربلا'' کے عنوان سے موصوف نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا ''نیا سچا شہادت نامہ'' مرتب کیا ہے جس میں اس شہادت کے اسباب تاریخی سے بھی بحث کی گئی ہے پرانے شہادت ناموں سے بعض وجوہ سے واقعی بہتر ہے، اس میں کئی باتیں اردو میں نئی اور تحقیق کے قریب تر ہیں (ص ۱۵، ۱۶، ۲۲، ۲۵، ۲۸، ۳۴، ۳۶، ۳۷، ۳۹، ۴۰ وغیرہ)، مگر اصولِ تنقید کی روشنی میں یہ موضوع مزید تحقیق کے لائق ہے۔

یہ ٹھیک ہے کہ ''حضور نے اپنے جانشین کا انتخاب و اعلان خود نہیں فرمایا'' (ص ۹)، لیکن کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اشارات تصریح جیسے نہ تھے؟ (امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کی تحقیقات قابل مراجعت ہیں) جن کو خود علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے بھی بالآخر تسلیم کیا۔ [1]

''صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی تقریر کے سامنے انصار کی گردنیں جھکیں''؟ (ص ۱۱) یا ''الائمة من قریش'' حدیث سن کر، حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی کوفہ کی طرف تشریف لانے کو واقعہ انعقادِ خلافت صدیقی سے تشابہ؟ (ص ۶۱) حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی پوزیشن کی ایک ''دلچسپ توجیہہ'' ہی کہا جا سکتا ہے والافاین الثری من الثریا۔

افسوس ہے ''یہ سچا شہادت نامہ'' بھی ان واقعات کے دو مشہور کذاب راویوں - ابو مخنف لوط بن یحییٰ اور محمد بن ہشام الکلبی - کی افسانوی داستانوں سے خالی نہ رہ سکا۔ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا جو موقف بیان کیا گیا ہے وہ ان کی پیش کردہ شرائط صلح سے مطابقت نہیں رکھتا، جو آپ نے میدانِ کربلا میں پیش فرمائی تھیں۔ [2]

کتاب کے آخر میں مولانا ابو الکلام آزاد رحمہ اللہ کے دو مقالے شامل ہیں۔ بہتر ہوتا کہ ''مسئلہ خلافت'' میں مولانا مرحوم و مغفور نے حسین و یزید پر جو چچا تلا تبصرہ کیا ہے، وہ بھی درج کر دیا جاتا، تاکہ اس پہلو سے بھی قارئین محظوظ ہو سکتے۔ بہر حال جو لوگ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی مظلومانہ شہادت کو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ، سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شہادتوں سے زیادہ اہمیت دیتے ہیں، ان کے مطالعہ کے لیے یہ ''نیا شہادت نامہ'' قابل قدر چیز ہے۔

(رحیق: جون و جولائی ۱۹۵۹ء)

---

[1] ص ۱۲.
[2] الاصابہ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحقیق مسئلہ دجال

مؤلفہ مولانا محمد سلیمان صاحب مئوی (ہند)

۴۶ صفحے، کتابی حجم، طباعت گوارا، کاغذ متوسط، قیمت درج نہیں۔

ملنے کا پتہ: حاجی عبدالرؤف صاحب سردار، صدر بازار مئو اعظم گڑھ۔ (یو پی انڈیا)

مولانا مودودی صاحب نے جن صحیح احادیث کو ''مزاج شناس رسول'' کی حیثیت سے اپنی ''درایت'' کا تختہ مشق بنایا ہے، ان میں احادیث صحیحہ دربارہ دجال بھی ہیں۔ ان کے گرد سفسطوں کا آپ نے ایسا جالا تنا ہے کہ اس میں جماعت اسلامی کے سادہ دل حضرات پھنس کر ہی رہ گئے، اگر کوئی اس پر متنبہ کرتا ہے تو بجائے اس کے کہ مولانا کو اعتراف حق پر آمادہ کرنے کی کوشش کریں الٹا موصوف کی طرف سے دفاع کرتے ہوئے مولانا کے مغالطات کو دہرا دیتے ہیں۔ زیر نظر کتابچہ میں اسی قسم کے ایک ٹریکٹ پر تفصیل سے تنقیدی نظر ڈالی گئی ہے اور اس انداز سے کہ خود مولانا صاحب کے مغالطّوں یا غلط فہمیوں کی حقیقت طشت از بام ہو گئی ہے، لہجہ سنجیدہ اور اسلوب علمی اور تحقیقی ہے۔

دجال سے متعلقہ مختلف روایات میں جو بظاہر تعارض نظر آتا ہے اس کا حل بھی کتابچہ میں کر دیا گیا ہے۔ اس موضوع پر تحقیق کرنے والوں کے لیے یہ رسالہ قابل مطالعہ ہے، خصوصا جن پر اس بارے میں مودودی صاحب کا اثر ہو۔

(۱۸/ جون ۶۵)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز میں سورہ فاتحہ

احادیث صحیحہ، آثار صحابہ واقوال ائمہ کی روشنی میں

از: مولوی کرم الدین صاحب سلفی، مدرس مدرسہ رحمانیہ، سفید مسجد، سولجر بازار، کراچی
ایک سو بارہ (۱۱۲) صفحے، کتابی حجم، کاغذ کرنافلی سفید، کتابت، طباعت گوارا۔
مقام اشاعت: جامع مسجد محمدیہ اہل حدیث تمباکو وہڑہ، محلہ آغا پورہ، ملتان۔
ملنے کا پتہ: المکتبۃ السلفیہ، شیش محل روڈ، لاہور۔

اس لحاظ سے یہ کتابچہ بہت عمدہ ہے کہ اس میں قراءت فاتحہ کی فرضیت ورکنیت کے دلائل ومویدات بڑی خوبی سے جمع کر دیے گئے ہیں، یعنی ۴۳، احادیث مرفوعہ۔ ۷۰ سے زائد آثار صحابہ رضی اللہ عنہم تابعین و تبع تابعین کے علاوہ ائمہ مجتہدین کے اقوال اور خود حنفیہ کرام کے ارشادات مع حوالہ کتب، با اعراب عربی عبارتیں اور ترجمہ اردو، اسلوب تحریر مثبت انداز کا اور سنجیدہ ہے۔ آخر میں نماز جنازہ میں قراءت سورہ فاتحہ کے ضروری ہونے کے مدلل بیان اور مدرک رکوع کی رکعت کی مختصر تحقیق سے رسالہ کی افادیت بڑھ گئی ہے، کم فرصت والے اصحاب وطلباء کرام کے لیے یہ رسالہ بہت مفید ہے۔

تصحیح کی طرف توجہ کی مزید ضرورت تھی ''قرأت'' کو ''قراءت'' ایسے ہی ''القرأۃ'' کو ''القراءۃ'' لکھنا چاہیے۔

اس سے مسرت ہوئی کہ مؤلف نوجوان ہیں اور جماعتی درس گاہ ''الجامعۃ السلفیہ'' لاہور کے فاضل ہے، تحقیق کی طرف طبیعت کا میلان معلوم ہوتا ہے، بڑا ضروری ہے کہ اس سے وہ فائدہ اٹھائیں اور عہد حاضر کے ''جدید مسائل شرعیہ'' کو بھی فقہ الحدیث کے نقطہ نظر سے غور وفکر کا موضوع بنائیں۔ جس کے لیے کافی کدو کاوش کرنا ہوگی، اس کے علاوہ بھی بہت سے علمی خلا ہیں جن کی طرف توجہ دینی چاہیے۔

امید ہے یہ دردمندانہ مشورہ درخور اعتنا سمجھا جائے گا۔

(۲۵ جون ۱۹۶۵ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقویٰ

مؤلفہ: مولوی عبدالغفور صاحب (منٹگمری)

نظر ثانی وتصحیح: از پروفیسر عبدالسلام فاروقی (ایم اے)

۵۶ صفحات، کتابت وطباعت گوارا، کاغذ رف۔

شائع کردہ: انجمن اصلاح معاشرہ تحصیل بازار سیالکوٹ۔

ہدیہ: ۲۵ پیسے، مندرجہ بالا پتا سے مل سکے گی۔

یہ شکایت عام ہے کہ معاشرہ بہت بگڑ چکا ہے اور بگاڑ کی طرف رجحان ترقی پذیر ہے، لیکن اس کی بغرض...... اصلاح تبلیغ پر محنت کی طرف توجہ نہ ہونے کے برابر ہے، خال خال جو لوگ ہمت کرتے ہیں وہ قابل مبارکباد ہیں۔ اسی قسم کے سیالکوٹ کے چند حساس دوستوں نے خالص تبلیغی جذبہ واحساس کے تحت انجمن اصلاح معاشرہ، ایک تبلیغی جماعت قائم کر رکھی ہے، جس کا نصب العین نشر واشاعت کے ذریعے اصلاح معاشرہ کی کوشش کرنا ہے، اب تک اس سلسلہ کے آٹھ رسالے شائع کر چکی ہیں۔ زیر تبصرہ رسالہ نواں عدد ہے...... انجمن نے ایک اچھا طریقہ تجویز کیا ہے کہ انعامی مضامین لکھوانے کا اہتمام کیا ہے، چنانچہ ''تقویٰ'' عنوان دے کر انعامی اشتہار کے ذریعے آٹھ مضامین لکھوائے گئے، زیر تبصرہ مضمون کو بہترین قرار دیا گیا۔ صاحب مضمون ۵۰ روپے انعام کے مستحق قرار پائے، اور مضمون رسالہ کی صورت میں شائع کر دیا گیا...... رسالہ بالاستیعاب تو نہیں پڑھا جا سکا، سرسری نظر ڈالنے سے معلوم ہوا کہ رسالہ مدلل جامع اور اپنے مقصد عبرت وموعظت میں کامیاب ہے۔ البتہ اس قسم کے تبلیغی رسالوں میں آیات واحادیث پر اعراب اور ان کے حوالے ضرور ہونے چاہئیں، کاغذ اچھا لگا دیا جائے، تو پڑھنے کے لیے کشش پیدا ہو جاتی ہے۔

اراکین انجمن اپنے دوسرے رسالوں اور رسالہ ''تقویٰ'' کی دوسری اشاعت کے وقت اس مشورہ کو ملحوظ رکھیں گے تو ان شاء اللہ ان کی افادیت بڑھ جائے گی۔

(۲۵/ جون ۶۵)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زبدۃ البخاری مترجم اردو

انتخاب: علامہ ضیاء الدین عمر، مصری۔

ترجمہ: مولانا آغا محمد رفیق، بلندی شہری۔

تقطیع: ۸/ ۲۶×۲۰ صفحات ۵۱۲۔ کتابت طباعت متوسط،

کاغذ سفید کرنافلی، قیمت مجلد مع گرد پوش ۹۰۔۱۲

ناشر: نفیس اکیڈمی بلاسس سٹریٹ کراچی نمبر ا۔

کراچی کا مشہور اشاعتی ادارہ، نفیس اکیڈمی ایک عرصہ سے جو اسلامی، علمی اور تاریخی خدمات سرانجام دے رہا ہے، حدیث پاک کے اس اچھے انتخاب کی طباعت و اشاعت اسی سلسلہ کی ایک مفید کڑی ہے۔

بہت عرصہ ہوا ایک مصری فاضل نے صحیح بخاری سے پندرہ سو سے زائد قولی احادیث نبویہ ﷺ کا ایک منتخب مجموعہ تیار کیا، تاکہ آسانی سے حفظ کیا جا سکے اور اس میں التزام کیا، کہ:

راوی کے نام کے بعد صرف آنحضرت ﷺ کے مبارک فرمان ذکر کیے جائیں، اور حدیث کے آخر میں مختصر اور جامع الفاظ میں واقعہ کو بتلا دیا جائے، تاکہ اس فرمان کا پس منظر سامنے آجائے۔

یہ کتاب ''زبدۃ البخاری'' کے نام سے ۱۳۳۱ھ میں مصر سے طبع ہوئی۔ ۱۳۴۶ھ (آج سے ۴۰ سال قبل) میں مدینہ پریس بجنور (ہند) نے مولانا آغا محمد رفیق بلند شہری سے اس کا ترجمہ کرایا اور مع متن عربی اس کو شائع کر کے اردو دانوں تک پہنچانے کا اہتمام کیا۔ یہ کتاب مدت سے نایاب تھی، ''نفیس اکیڈمی'' کراچی نے اس کو اب نسبتاً اچھی صورت میں شائع کیا ہے۔

جناب مترجم صاحب کے الفاظ میں چونکہ قولی حدیث کے اصل الفاظ کا ترجمہ اردو جاننے والوں کے لیے زیادہ مفید نہ ہوتا، اس لیے ترجمہ میں اصل امر کا التزام کیا گیا کہ حدیث کا پورا واقعہ بھی شامل کر دیا، اور غیر ضروری طوالت کو نظر انداز کر کے احادیث کے بعض الفاظ کی مختصر تشریح بھی کر دی ہے۔ پوری کتاب تو تبصرہ نگار نہ پڑھ سکا۔ سرسری طور سے دیکھا جا سکا، معلوم ہوتا ہے یہ التزام نبھ گیا ہے۔ البتہ ترجمہ پر نظر ہو جاتی تو بہتر ہوتا، مثلاً: مَنِيْحَةُ الْمَعْزِ ترجمہ ''اعلیٰ بکری'' (ص: ۲۷۳) کیا گیا۔ حالانکہ اس کا صحیح ترجمہ دودھ والے جانور کا عطیہ۔ اسی طرح وَلَا يَأْتَلِ (ص: ۲۷۸) کا ترجمہ رہ گیا ہے، ایسی اور بھی فروگذاشتیں ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متن پر اعراب تو لگائے گئے ہیں جو ضروری تھے، لیکن ان میں غلطیاں بہت رہ گئی ہیں۔ دوسری اشاعت میں نہایت دیدہ ریزی سے اس کو درست کر دینا چاہیے، حدیث پاک کا معاملہ نازک ہے۔ کتاب کی جامعیت کا اندازہ فہرست مضامین سے لگ سکتا ہے جو ۳۲ صفحوں پر پھیلی ہوئی ہے اور ان میں عقائد و اعمال اور ہر قسم کے مسائل زندگی آ گئے ہیں، بہر صورت کم فرصت والے حضرات کے لیے اس مجموعہ کا مطالعہ مفید رہے گا۔

محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی

(۳/ ستمبر ۶۵ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز

پیر پیراں کے قلم و عمل سے

تالیف: مولانا محمد اشرف مرحوم ساکن سندھو کلاں

تقطیع: ۸/ ۲۶×۲۰ صفحات ۴۰، طباعت گوارا۔

قیمت: ایک روپیہ

ملنے کا پتہ: دارالاشاعت سندھو، بلوکی ضلع لاہور

مولانا محمد اشرف صاحب مرحوم کو سنت نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ و اشاعت سے جو شغف تھا۔ کتابچہ اسی سلسلے کی ایک مفید کڑی ہے جو اب تک مسودہ ہی تھا۔ مرحوم کے لائق فرزند مولوی محمد زبیر صاحب نے اس کو شائع کر دیا ہے...... اس رسالہ میں مؤلف مرحوم نے عوام و خواص میں مقبول بزرگ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کی مشہور کتاب غنیۃ الطالبین سے نماز اور اس سے متعلقہ مسائل کو ہمارے ہاں کی مروجہ فقہ سے تقابل کرتے ہوئے مناسب موقع و تفصیل سے بیان کیا ہے۔ کتابچہ اپنے مقصد میں کامیاب اور قابل مطالعہ و استفادہ ہے، طباعت کے بعض اغلاط اور قیمت میں قدرے زیادتی البتہ کھٹکی، امید ہے طبع ثانی میں اس طرف توجہ دی جائے گی۔

(یکم اکتوبر ۱۹۶۵ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افضلیت شیخین

ترجمہ وسیلہ النجات

از مولانا محمد سلیمان صاحب انصاری (خطیب جامع اہل حدیث مصری شاہ لاہور۔ مغربی پاکستان)

از حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی رحمہ اللہ۔

کتابی سائز، صفحات ۶۵ طباعت فوٹو آفسٹ، کاغذ کرنافلی سفید، قیمت: ۶۲ پیسے۔

ناشر: المکتبۃ السّلفیہ، شیش محل روڈ، لاہور۔

شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ سے سوال ہوا تھا، شیعہ حضرات کے مقابلے میں مذہب اہل سنت کی صداقت کے دلائل کیا ہیں؟ اس سوال کا جواب شاہ صاحب نے آیات و احادیث اور کتب شیعہ سے مدلل تحریر فرمایا ہے...... ظاہر ہے اہل السنۃ والجماعت کے مسلک کی بنیاد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی افضلیت پر ہے، جس کا ضمناً بیان بدرجہ اولیت آنا چاہیے تھا۔ شاید اسی لیے ترجمہ کا عنوان...... ''افضلیت شیخین''...... قرار پایا، ورنہ اصل رسالہ کا نام ''وسیلۃ النجات'' ہے۔ جو فتاویٰ عزیزی میں بھی ہے اور الگ سے بھی کئی مرتبہ شائع ہو چکا ہے۔ ترجمہ شگفتہ اور مطلب خیز ہے۔ رسالہ گو بظاہر کہتر نظر آتا ہے، مگر بقیمت بہتر اور اپنے موضوع میں جامع اور کیوں نہ ہو، حضرت شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ کی تحریر ہے...... مترجم نے آخر میں سیرت شیخین کے چند اوراق کا ایک عنوان بڑھا دیا ہے، جو بڑے عمدہ حقائق پر مشتمل ہے۔ ضرورت ہے کہ اس رسالہ کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی جائے۔

(یکم اکتوبر ۶۵ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حجتِ شرعیہ

بیانات علمائے ربانی در بارہ مرزائیت

مرتبہ: مولانا ابو العباس محمد صادق نعمانی مرحوم، بہاول پوری۔

سائز: ۲۰/۱۶×۳۰ ۲۴۰ صفحات۔

ناشران: (۱) مکتبہ تبصرہ لاہور (۲) مکتبہ تحفظ ختم نبوت ملتان۔

یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ مرزائے قادیانی نے اپنے فرقے کی بنیادیں مسلمانوں سے الگ رکھی تھی، گو ظواہر اسلام میں عموماً وہ مسلمانوں جیسے رہیں۔ چنانچہ علیحدگی پسندی کی سب سے انتہائی صورت...... معاشرتی (سوشل) تعلقات تک میں مسلمانوں سے انقطاع...... کے لیے آنجہانی اور ان کے لڑکے خلیفہ محمود صاحب نے اپنے فرقے کے لوگوں کو اس بارے میں تلقین کرتے رہے، یعنی یہ کہ مرزائی صاحبان نہ مسلمانوں کے جنازے پڑھیں اور نہ انہیں رشتے دیں۔ جس کا منطقی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مرزائی شریعت میں مسلمان اور مرزائی کا آپس میں نکاح نہ ہوسکتا ہے نہ رہ سکتا ہے، لیکن تعجب ہے کہ مرزائیوں کے اس ''اصول'' کے باوجود ۱۹۲۶ء میں (سابق ریاست) بہاول پور کی عدالت عالیہ کو ایک ایسی مسلمان عورت کے مقدمہ سے سابقہ پڑا، جس کا خاوند مرزائی ہوگیا تھا۔

فاضل عدالت نے مرزائیت کی صحیح شرعی حیثیت معلوم کرنے کے لیے ملک (متحدہ ہندوستان) کے بعض ممتاز علماء کو مدعیہ کے گواہ کے طور پر بلایا..... ان بزرگوں نے مفصل و مدلل شہادتی بیان دیے، جس کے نتیجے میں فاضل عدالت نے مدعیہ کے حق میں فیصلہ دیتے ہوئے وہ نکاح فسخ کر دیا۔ جزاہ اللہ تعالیٰ!

یہ بیانات اور فیصلہ ایک مدلل اور تاریخی دستاویز تھے، بہاول پور ہی کے مولانا ابو العباس (محمد صادق) نعمانی مرحوم نے دونوں الگ الگ شائع کر دیے تھے (فیصلہ مقدمہ بہاول پور ۳۵ء میں اور بیانات علمائے ربانی ۳۶ء میں) کیا ہی اچھا ہوتا کہ اس تاریخی مقدمہ کا تیسرا حصہ (جو مقدمہ کی پوری روداد پر مشتمل ہوگا) بھی شائع کر دیا جاتا، جیسا کہ ''بیانات علمائے ربانی'' کے مقدمہ میں اس کا ارادہ ظاہر بھی کیا گیا ہے۔ لیکن افسوس وہ اشاعت سے رہ گیا، معلوم نہیں کیا موانع پیش آئے۔ شائع شدہ دونوں حصے بھی ایک مدت سے نایاب تھے، ضرورت تھی کہ دونوں حصے دوبارہ شائع ہوں، مقام مسرت ہے کہ ثانی الذکر کو لاہور و ملتان کے دو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناشروں نے مل کر طبع کر کے ایک اہم تبلیغی خدمت سرانجام دی ہے۔ توقع ہے "فیصلہ" بھی طبع کر دیا جائے گا۔

یہ بیان مندرجہ ذیل عنوانوں کے تحت طبع ہوئے ہیں:

- البیان السامع للعلامہ شیخ الجامع (از مولانا غلام محمد صاحب گھوٹوی مرحوم) تقریباً ۱۵ صفحے۔
- البیان العاصم للعلامہ محمد حسین ابی القاسم (از مولانا محمد حسین صاحب) مرحوم ۱۷ صفحے۔
- البیان الرفیع للعلامہ الشیخ محمد شفیع (از مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی مدظلہ) ۲۳ صفحے۔
- البیان الاتقن للعلامہ محمد مرتضیٰ حسن رحمہ اللہ (از مولانا مرتضیٰ حسن دیوبندی مرحوم) تقریباً ۴۷ صفحے۔
- البیان الازہر شیخ السید محمد انور، از مولانا محمد انور دیوبندی ۵۲ صفحے۔
- البیان المبین للعلامہ محمد نجم الدین۔ ۲۹ صفحے۔

صفحہ ۲۲۳، ۲۴۰ تک دیوبندی علماء کے فتاویٰ ہیں۔

بہت کم لوگوں کو معلوم ہوگا کہ مرزا صاحب اور ان کے فرقے کے کفر و ارتداد پر سب سے پہلا مجموعہ فتاویٰ جماعت اہل حدیث کے سرکردہ عالم حضرت مولانا محمد حسین بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ نے شائع کیا تھا، اس کے بعد ہر طبقہ علماء کی رائے وہی رہی۔ ان بیانوں کو بھی اسی سلسلے کی اگلی کڑی سمجھنا چاہیے۔

جن بزرگوں کے یہ بیان ہیں ان کے علمی مقام اور علمی مرتبے کی بلندی سے ان کی تحقیقی حیثیت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ کس قدر پُر مغز ہیں۔ ہماری رائے میں ہر صاحب علم کو ان کا مطالعہ کرنا چاہیے، تاکہ فتنہ مرزائیت کے متعلق علی وجہ البصیرت صحیح رائے قائم کر سکیں۔

افسوس! ایسی عمدہ چیز کی طباعت اس کے درجہ سے بہت فروتر ہے۔ تعجب ہے دو ادارے ایک چھوٹی سی کتاب کو مل کر چھاپتے ہیں، ان میں آخر الذکر کے مالی وسائل بھی ہماری شنید کے مطابق وسیع ہیں، عقیدت کیشی میں بھی ان کا غالباً درجہ اونچا ہوگا، مشغلہ زندگی اور موضوع بھی اس کے کارپردازان کا یہی شے ہے پھر بھی اس قدر کفایت اور بے نیازی سے کام لیا گیا؟ کیا کہا جائے! تاہم جیسے بھی ہے علمی مواد تو خیر اس کتاب میں ہے، بنابریں بہرصورت ہم اس کے مطالعہ اور اس سے استفادہ کی سفارش کرتے ہیں۔

ساتھ ہی گذارش کریں گے کہ اس مقدمہ کی پوری روداد کوشش کر کے حاصل کی جائے اور اس کو بھی چھان پھٹک کے بعد عمدہ طریقے سے طبع کیا جائے۔ جو مولانا ابو العباس مرحوم کے کتاب خانے میں ضرور موجود ہوگی، یہ کام "مجلس تحفظ ختم نبوت" کے کرنے کا ہے۔

(۱۲ نومبر ۱۹۶۵ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلیمات مجددیہ، مکتوبات کے آئینہ میں

مؤلف: جناب حکیم ملک حسن علی صاحب بی اے (جامعی)
تقطیع متوسط، صفحات ۵۷۰، کاغذ رف، طباعت گوارا۔ قیمت مع مجلد گرد پوش، دس ۱۰ روپے۔
ناشر: انجمن اشاعت التوحید والسنہ رجسٹرڈ۔ شرق پور کلاں ضلع شیخوپورہ
ملنے کا پتہ: المکتبۃ السلفیہ، شیش محل روڈ، لاہور۔

ہمارے بزرگ دوست محترم ملک حسن علی صاحب، اس دور کی یادگار ہیں جب اہل توحید علماء میں تبلیغ توحید و سنت و رد بدعات کا جذبہ عام تھا۔ عوام کو بدعات اور شرکیہ رسموں میں مبتلا دیکھ کر جن کے دل کڑھتے تھے اور چاہتے تھے کہ ناواقفوں کو مسائل کی اصل حقیقت سے آگاہ کیا جائے۔

ملک صاحب کی طبیعت میں شاید یہ جذبہ جنون کی حد تک ہو۔ چونکہ بدعتوں کے عادی اور رسموں کے رسیا عموماً حنفی مذہب کا دم بھرتے اور تصوف کی آڑ میں پناہ لیتے ہیں، غالباً اس وجہ سے برصغیر کے حنفیہ وصوفیہ کے مسلمہ بزرگ اور الف ثانی کے مجدد شریعت حضرت شیخ احمد سرہندی رحمہ اللہ کے مشہور عالم مکتوبات گرامی کو ملک صاحب نے کھنگالا، بلکہ اس کے متعلقہ اکثر اہم حصوں کو اردو کے قالب میں ڈھالا۔ مزید دلائل و مسائل کا ان کے ساتھ اضافہ کیا اور متعدد مقالات کی صورت میں ہفت روزہ ''چٹان'' لاہور میں مناسب عنوانوں کے تحت ان کو چھاپتے رہے......

یہ کتاب انہی مقالات کا نظر ثانی کے بعد یک جائی مجموعہ ہے۔ جس کو پڑھ کر اندازہ ہو سکتا ہے کہ ''حنفیت'' اور ''تصوف'' کے نام پر غیر اسلامی محفلیں رچانے والے یہ حضرات، کس مقام پر کھڑے ہیں۔ چنانچہ بعض دعویداران حنفیت کی دلچسپی، عیارانہ تاویلوں بلکہ تحریفوں کی خوب نشان دہی کی گئی ہے...... کتاب میں ساڑھے تین سو کے قریب عنوانات ہیں جن کی اہمیت کا اندازہ ذیل کے چند بڑے بڑے عنوانوں سے ہو سکے گا......!

سب سے پہلے ۶۴ صفحوں پر مشتمل بسیط مقدمہ ہے، جس میں حضرت مجدد رحمہ اللہ کے (بقدر گنجائش) سوانح حیات، اس دور کے سیاسی حالات، مکتوبات کے پس منظر سے متعلق جامعیت سے بحث کی گئی ہے...... اس کے بعد ''معرکہ توحید و شرک''، ''من دون اللہ کی فیصلہ کن بحث''، ''موازنہ شریعت و تصوف''، ''تصوف کیا ہے؟''، ''اسلام میں نماز کا مقام''، ''غلط تصوف کی اصلاح''، ''وحدت وجودی نظریات کی تردید''، ''نظریہ وحدۃ الشہود''، ''حقیقت لطائف''، ''بدعت و اہل بدعت سے حضرت شیخ کا جہاد''، ''مصطلحات تصوف''، ''بدعت کی حقیقت''، ''حنفی فقہ اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مراسم شرک کا استیصال"، "مشرکین مکہ اور زمانہ حال کے اہل بدعت"، "طرق و سلاسل صوفیاء"، "ارتحال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم" وغیرہ بکثرت عنوان اس نفیس مجموعہ میں آ گئے ہیں۔ جو لوگ قلت فرصت، یا کسی دوسری وجہ سے حضرت مجدد کے فارسی مکتوبات گرامی کا مطالعہ نہیں کر سکتے۔ انہیں اس مجموعہ کو نعمت غیر مترقبہ سمجھ کر اس کو حرزِ جان بنانا چاہیے، اگرچہ تصوف مروج اور اس کی اصطلاحات، خصوصاً توحید کی اصطلاح کو شرعی نہیں کہا جا سکتا۔

ایک مفید کام ملک صاحب نے یہ کر دیا ہے کہ مکتوبات میں آمدہ یک صد سے زائد مشاہیر اہل علم و صوفیاء کرام کے وفیات بھی ایک ہی جگہ دے دیے ہیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ ان کے علاوہ بھی برصغیر (پاک و ہند) کے بہت سے ان بزرگوں کے سنین وفات بھی ذکر کر دیے ہیں، جن کا تعلق کسی طرح حضرت مجدد کی تحریک اصلاح و تجدید سے رہا ہے۔ یعنی حضرت خواجہ محمد معصوم (ف ۱۰۷۰ھ) سے حضرت مولانا محمد داؤد غزنوی مرحوم (ف ۱۹۶۳ء) اور تبلیغی جماعت کے امیر حضرت مولانا محمد یوسف دہلوی مرحوم (ف ۱۹۶۵ء) تک تقریباً اڑھائی سو علماء، فقہاء، زعماء اور صوفیائے کرام رحمہم اللہ۔ علاوہ ازیں جا بجا ڈاکٹر اقبال کے اشعار سے بھی کتاب کو مزین کر دیا گیا ہے...... کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس سے بھی ہو سکتا ہے کہ کتاب پر دیباچہ شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل صاحب، خطیب جامع اہل حدیث گوجرانوالہ نے، تقدیم، علامہ علاء الدین صدیقی نے، اور حضرت مولانا محمد ناظم صاحب ندوی نے پیش لفظ تحریر فرمائے ہیں۔

اس ہوش ربا گرانی اور سرد مہری کے دور میں اتنی محنت اور صرف کثیر سے اتنی بڑی کتاب شائع کرنا بڑی ہمت کا کام ہے، جس کے لیے ملک صاحب اور انجمن اشاعۃ التوحید والسنہ مبارک باد کے مستحق ہیں...... ایک چیز بہت کھٹکی کہ آیات کریمات کے اکثر جگہ صرف ترجموں پر اکتفا کی گئی ہے، یہ راہ مناسب نہیں اور پھر اللہ تعالیٰ کے کلام مبارک کی سی ترجمے میں برکت کہاں؟

حضرت مجدد جو حدیث لاتے ہیں حدیثی نقطہ نظر سے ان کی تخریج تحقیق کی بھی ضرورت تھی...... "محمد الرسول اللہ" (مثلاً ص: ۴) نہیں، بلکہ "محمد رسول اللہ" چاہیے۔ یہ غلطی عموماً کی جاتی ہے اس لیے متنبہ کیا گیا۔ ہر خالی جگہ کو مختلف نظموں اور اشعار سے پُر کرنا گو نہایت مفید ہوں، تبلیغی جذبے کی کارفرمائی سمجھی جا سکتی ہے اور پھر اس یک جائی مجموعے میں کسی خاص ترتیب کو ملحوظ نہیں رکھا گیا۔ تو گویا یہ کتاب توحید و سنت، رد بدعات اور تصوف کے سلسلے کا ایک بصیرت افروز کشکول ہے، جس میں اصلاح کا ذوق اور تصوف سے دلچسپی رکھنے والوں کے لیے کافی مواد موجود ہے، اس لیے ہر لائبریری، ذاتی ہو یا قومی اس میں یہ کتاب ضروری ہے۔ کیا اچھا ہوتا اگر کاغذ سفید، طباعت اعلیٰ ہوتی اور صحت کی طرف زیادہ توجہ دی جاتی۔ اُمید ہے طبع ثانی میں یہ امور ملحوظ رہیں گے۔ واللہ الموفق!

محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی (۲۹ اپریل ۱۹۶۶ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''مقیاسِ حقیقت'' بجواب مقیاس حنفیت (حصہ پنجم)

مرتبہ: مولانا حکیم محمد اشرف صاحب مرحوم

حجم: ۳۲ صفحے۔ سائز: ۲۶×۲۰/۸۔

کاغذ: رف قیمت: پچاس پیسے

ناشر: دارالاشاعت اشرفیہ، سندھو بلوکی، ضلع لاہور

کچھ عرصہ ہوا اچھرہ لاہور کے مولوی محمد عمر نامی ایک بریلوی واعظ نے ''مقیاس حنفیت'' کے نام سے چیلنج بازی کے انداز کی ایک کتاب لکھی تھی۔

مغالطات کے اس پلندے میں اور تو کچھ ہو مگر علم، تحقیق اور دیانت ڈھونڈھے سے بھی نہیں ملتی۔ تاہم ناواقفوں میں اچھروی صاحب ڈینگیں ضرور مارتے تھے۔ کہ میری ''کتاب'' ایسی اور ایسی ہے۔ بنا بریں مولانا محمد اشرف صاحب نے ''مقیاس حقیقت'' لکھ کر اچھروی صاحب کی کتاب کا اچھا پوسٹ مارٹم کر دیا ہے۔ جس کے چار حصے اس سے قبل طبع ہو کر اصحابِ علم سے دادِ تحسین حاصل کر چکے ہیں۔ یہ اس کا پانچواں حصہ ہے۔ جس کو حکیم صاحب مرحوم کے لائق صاحبزادے مولوی محمد زبیر صاحب نے اپنے والد صاحب مرحوم کی وفات کے بعد شائع کر دیا ہے۔

اس حصہ میں قبر پرستی سے متعلقہ بعض مغالطوں کی قلعی کھول کر رکھ دی گئی ہے۔ مبلغین توحید کے لیے کام کی چیز ہے۔ طباعت اس سے بہتر ہوتی اور تصحیح کی طرف توجہ زیادہ دی جاتی تو افادیت اور بڑھ جاتی۔ مگر گرانی اور سرد مہری کے اس دَور میں اتنا بھی غنیمت ہے۔

اُمید ہے کہ متعلقہ حلقوں میں اس کوشش کی قدر کی جائے گی۔ (ع، ح)

(۱۳ مئی ۱۹۶۶ء ہفت روزہ الاعتصام)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1

فرقہ ناجیہ بجواب ''طائفہ منصورہ''

مصنفہ: مولانا حکیم محمد اشرف مرحوم سندھو

حجم: ۳۲ صفحے۔ سائز: ۲۰×۲۶/۸۔

کاغذ: رف قیمت: پچاس پیسے

ناشر: دارالاشاعت اشرفیہ، سندھو بلو کی، ضلع لاہور

یہ رسالہ بھی مولانا حکیم محمد اشرف مرحوم کے قلم تبلیغ رقم سے ہے۔ جو ان کے انتقال کے بعد ان کے صاحبزادے ہی نے شائع کیا ہے۔

ایک دیوبندی مولوی صاحب نے اپنے رسالہ ''طائفہ منصورہ'' میں اس ''شوشے'' کو بھی مرچ مسالہ لگا کر خوب ہوا دی ہے۔ کہ ''اہلحدیث'' کوئی فقہی مکتب فکر نہیں۔

مرحوم ومغفور حکیم صاحب نے اس بقامت کہتر رسالے میں اپنے خاص انداز میں مولوی صاحب مذکور کے مغالطوں کی حقیقت خوب واضح کی ہے اور بدلائل ثابت کیا ہے کہ مشہور حدیث صحیح لا تـزال طـائـفـة أُمتي الحديث کا مصداق بقول امام ابن المدینی رحمہ اللہ وغیرہ اکابر علماء اہل حدیث مکتب کے حاملین ہیں۔

تبلیغ مسلک حدیث کے سلسلے کی یہ ایک مفید خدمت ہے۔ کاش طباعت اس سے بہتر ہوتی۔ (ع۔ح)

(۱۳ مئی ۱۹۶۶ء ہفت روزہ الاعتصام)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معیار الحق

تصنیف: شیخ الکل مولانا سیّد نذیر حسین محدث دہلوی

ضخامت: ۴۶۶ صفحات۔ ٹائٹل: سادہ

قیمت: مجلد دس روپے۔

ملنے کا پتہ: مولوی محمد حنیف یزدانی خطیب جامع اہل حدیث چیچہ وطنی (منٹگمری)۔

زیرنظر کتاب شیخ الکل مولانا سیّد نذیر حسین محدث دہلوی کی تصنیف لطیف ہے۔ جو آج سے پچاس سال قبل طبع ہوئی تھی۔ اس کے بعد کافی عرصہ نایاب رہی۔ اب مولانا محمد حنیف یزدانی نے اسے زیورِ طبع سے آراستہ کر کے اہل ذوق کی خدمت میں پیش کیا ہے۔

مولانا موصوف جماعت کے صالح نوجوان ہیں۔ جو مختلف گوشوں میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اس کام کو جس محنت واستقلال سے اُنہوں نے پایہ تکمیل تک پہنچایا اس پر وہ مبارک باد کے مستحق ہیں۔

کتاب کے آغاز میں شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل صاحب سلفی امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث مغربی پاکستان کا نہایت ہی قیمتی پیش لفظ ہے۔ جس میں آپ نے تقلید پر فاضلانہ بحث کی ہے۔ تفقہ فی الدین، اجتہاد کی بندش، تقلید اور جمود، میاں صاحب کے تلامذہ کا تاثر، آپ کا اخلاص، متانت وامن پسندی اور تحمل، پیش لفظ کے چند عنوانات ہیں۔

کتاب کے آخر میں مولوی علیم الدین حسین انصاری عظیم آبادی، مولوی ابوعبداللہ، غلام علی قصوری، مولوی احمد اللہ، مولوی محمد فنجابی (لکھوی) اور دیگر علماء کی عربی زبان میں تقاریظ ہیں۔

علاوہ ازیں میاں صاحب علیہ الرحمۃ کے مختصر سوانح حیات بھی شامل ہیں۔

یہ کتاب ہر لحاظ سے علمی ومسلکی دنیا میں قابل قدر اضافہ ہے۔

ہم اپنے قارئین کرام کی خدمت میں خصوصی درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس کتاب کو نہ صرف پڑھیں، بلکہ اسے خرید کر مستقل تبلیغ کا ذریعہ بنائیں۔

(ہفت روزہ الاعتصام، ۱۳ مئی ۱۹۶۶ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریک جماعت اسلامی، ایک تحقیقی مطالعہ

تالیف:...... ڈاکٹر اسرار احمد ایم اے، ایم بی بی ایس

شائع کردہ:...... دارالاشاعت الاسلامیہ بالمقابل ڈاک خانہ کرشن نگر، لاہور۔

صفحات:...... ۲۳۶ مجلد، گرد و پوش مع ڈیزائن۔

قیمت:...... چار روپے

۱۹۵۵ء میں جماعت اسلامی کے ارکان کی طرف سے ذمہ داران جماعت کے سامنے بہت سے اعتراضات اور متبادل تجاویز و مشورے پیش کیے گئے، جو جماعت کی پالیسی اور نظام سے متعلق تھے۔ مرکزی مجلس شوریٰ نے ایسے اعتراضات کو سننے اور اُن پر اپنی سفارشات پیش کرنے کے لیے ایک جائزہ کمیٹی ترتیب دی، جس کے سپرد یہ کام ہوا کہ وہ تمام ارکان کے پاس جا کر اُن کے اعتراضات و مشورے حاصل کرے، اور پھر مرکزی شوریٰ کے سامنے لائے۔

یہ تالیف دراصل جائزہ کمیٹی کو دیا ہوا ایک بیان ہے، مؤلف نے دیباچے اور مقدمے کے علاوہ کتاب کو دو ادوار میں تقسیم کیا ہے، ان کے بارے میں مؤلف ہی کی زبانی سنیے:

> ''اس جائزے کے دوران جن آراء کا میں نے اظہار کیا ہے اور جس نقطہ نظر کو میں نے بیان کیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ کہیں کہیں جزواً تو اس سے اختلاف ممکن ہے، لیکن مجموعی طور پر اس سے انکار کرنا ممکن نہیں ہے۔ جماعت کی قبل از تقسیم اور بعد از تقسیم کی پوری داستان اس طرح سامنے رکھ دی گئی ہے کہ اس کے ان دو ادوار کے نقوش بالکل واضح ہو کر سامنے آ گئے ہیں، دورِ اوّل کے نقوش صفحہ قرطاس پر ثبت کرنے کے بعد میں نے عرض کیا تھا کہ یہ ایک اسلامی تحریک کے نقش و نگار ہیں۔ لیکن اس دَورِ ثانی کے نقوش کا سرسری سا مطالعہ بھی یہ واضح کر دینے کے لیے کافی ہے کہ اس ''ایک اصولی اسلامی جماعت'' کی خصوصیات کہیں ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتیں۔ یہ ایک خالص بے اصولی قومی جماعت کا نقشہ پیش کرتے ہیں، جو یا تو واقعی اسلام پسند ہے یا اپنی قوم میں برسرِ اقتدار آنے کے لیے اسلام کو بطور نعرہ استعمال کر رہی ہے۔''

مؤلف موصوف نے اس مطالعے کے دوران اعتدال کو پوری طرح برقرار رکھا ہے، زبان سادہ اور دل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نشین ہے۔

ڈاکٹر صاحب ایک صالح نوجوان ہیں، طالب علمی کے دور میں ہی جماعت اسلامی کے مقصد سے وابستہ ہو گئے اور اسلامی جمعیۃ طلبہ کے ناظم اعلیٰ مقرر ہوئے۔ نوجوانوں میں سے اس لحاظ سے آپ منفرد ہیں کہ جماعت کے اکابرین خصوصاً مولانا مودودی صاحب آپ پر فخر کیا کرتے تھے۔

صاحب تالیف نے یہ تحریر ایک طالب علم کی حیثیت سے پیش کی تھی کہ جماعت کے لیے کوئی بزرگ اُن کے شکوک وشبہات کو دور کریں اور انہیں تسلی کا سامان بہم پہنچائیں۔ لیکن ایسا نہ ہو سکا، ماچھی گوٹھ ارکان کے بھرے اجتماع میں آپ نے مومنانہ جرأت سے کام لیتے ہوئے اس بیان کو پڑھ کر سنانے کی کوشش کی، لیکن مخالفانہ ہڑبونگ نے انہیں اپنی بات پیش کرنے کا کماحقہٗ موقع نہ دیا۔

جو لوگ جماعت کی پالیسی سے اختلاف کرنے والوں میں نمایاں تھے ان کی ''مصلحتوں'' نے انہیں اس بات کی اجازت نہ دی کہ جماعت کی غلط پالیسی سے کھل کر اختلاف کریں، ڈاکٹر صاحب اس معاملے میں بلا خوف لومۃ لائم اپنی بات پیش کرتے رہے۔ جماعت میں داخلے اور اس سے نکلنے کے بارے میں آپ کے خلوص کا اندازہ اُن کی اپنی تحریر سے لگائیے؟

''جب اندر آیا تھا تو ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا کے ساتھ رب ادخلنی مدخل صدقٍ کی دُعا کرتا ہوا آیا تھا اور آج جب باہر جا رہا ہوں تو اپنے اللہ سے واخرجنی مخرج صدقٍ کی دُعا کرتا ہوا جا رہا ہوں۔''

بلاشبہ یہ ایک حقیقت پسندانہ مطالعہ ہے۔

۱۹۵۶ء میں جماعت اسلامی میں جو اختلاف رونما ہوا تھا، یہ کتاب اُس کے ایک حصے کی نقاب کشائی کرتی ہے۔

جو حضرات جماعت اسلامی کی اصل دعوت کو سمجھنا چاہتے ہیں یہ کتاب انہیں اس کے سمجھنے میں بہت مدد دے گی۔

(۱۰ جون ۱۹۶۶ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماہنامہ ''المنبر''، فیصل آباد

اس بہجت اثر خبر سے کہ ''جبری تعطل'' کے بعد ''المنبر'' پھر جلوہ آرا ہو رہا ہے قدرتی طور پر بڑی مسرت ہوئی۔ ''المنبر'' عہد حاضر کے سب سے بڑے فتنہ مرزائیت کے خلاف جس طرح نبرد آزما ہے وہ برصغیر میں اس کو خاص امتیازی مقام بخشتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ''نظر بد'' سے اس کو بچائے اور ہر جبر و ستم میں صبر و اولوالعزمی کی نعمت سے نوازے۔ ویسے تو حالات و سیاسیات حاضرہ کے دینی نقطۂ نظر سے آپ کے تجزیے بھی عموماً اچھوتے ہوتے ہیں۔ مرزائیت کا بہ ہر حیثیت پوسٹ مارٹم بہت موثر ہوتا ہے اور اس کی اثر آفرینی ہی تو ہے کہ مرزائی اور مرزائیت فوراً اس سے بوکھلا اٹھتے ہیں اور کھسیانی بلی کھمبا نوچنے کی سوچنے لگتی ہے مگر اس سے کیا ہوتا ہے۔ یہ فتنہ تیسرے درجے میں پہنچ چکا ہے اور کیا عجیب کہ یہ اس کا سنبھالا آخری ہو۔ اس فتنے کے تاریخی ادوار سے جو لوگ واقف ہیں وہ جانتے ہیں۔ جو نہیں جانتے وہ معذور ہیں۔ سو جو چاہیں کہیں۔ کہ اس کی سرکوبی میں جماعت اہل حدیث نے سب سے زیادہ بتوفیقہ تعالیٰ کام کیا ہے۔ ابتداءً بھی اس مقدس جماعت نے اس فتنہ کو بھانپا اور اس کی انتہا کے لیے اگر المنبر کو اللہ تعالیٰ نے منتخب فرمایا ہے تو اگرچہ جماعت اہل حدیث سے کتنا بھی آپ بھاگیں (معاف فرمائیے گا) مگر یہ برکت اور یہ جذبہ مبارکہ سب نتیجہ ہے اسی اہل حدیثی تربیت کا۔ جس کو گھٹی ہی کل بدعة ضلالة کی ملتی ہے اور جس کی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ان الفاظ پر نظر رہتی ہے: (وقد روی مرفوعًا) ان اللہ عند کل بدعة کیدبها الاسلام ولیًا من اولیائه یذب عنها وینطق بعلامتها فاغتنموا حضور تلك الواطن وتوکلوا علی اللہ قال ابن المبارك وکفی باللہ وکیلا. (اخرجه الامام محمد بن الوضاح فی کتابه البدع والنهی عنها ص: ٤)

اور بدعت و شرک کی بیخ کنی اس کا اصل ہدف ہوتا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ پیغام دینے کا تو اس کج مج زبان کو کوئی سلیقہ آتا نہیں۔ اس بزم میں شرکت اور قلبی احساسات کے اظہار کی حد تک یہ چند سطور اس خبر کے ملنے پر لکھ دیں کہ ''المنبر'' پھر سے میدانِ عمل میں کود رہا ہے۔

واللہ اسئل ان یوفقنا کلنا لما یحبه ویرضاه وعینا علی طریقة اهل الحدیث کثر اللہ سوادهم، آمین.

خادم الحدیث واهله

محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی مدیر المکتبة السلفیہ لاہور

۱۸ مئی ۱۹۶۷ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میلاد مروّجہ کی شرعی حیثیت

از: مولانا عبدالحلیم صاحب فاضل عربی، مدرس جامع اہل حدیث،

مقام: ڈاک خانہ شام کوٹ نوشیخاں، ضلع لاہور

صفحات: ساٹھ سے زائد صفحات،

کتابی حجم: کاغذ رف طباعت گوارا۔

قیمت: ۹ر روپے

بغرض تقسیم خرید نے والوں کے لیے فی سیکڑہ ۳۰ روپے۔

(۱)...... مؤلف سے طلب کیا جا سکتا ہے۔

(۲)...... المکتبۃ السّلفیہ، شیش محل روڈ، لاہور۔

مسلمانوں میں...... خصوصاً قیامِ پاکستان کے بعد جن بدعات نے زیادہ فروغ پایا ہے، ان میں ربیع الاول کے مہینے میں میلاد کے جلوس اور جشن چراغاں وغیرہ سرفہرست ہیں...... ہر سال نئی سے نئی ایجادات اس میں شامل کی جا رہی ہیں اور افسوس اہل حق میں ان بیہودگیوں کے خلاف کوئی سرگرمی دکھائی نہیں دیتی، جس کے نتیجہ میں ناواقف، اس کو اسلام کا ایک مسئلہ سمجھ رہے ہیں۔ حالانکہ اسلام کو اس سے کوئی تعلق نہیں...... اس ''مسئلہ'' کی حیثیت سمجھنے کے لیے زیرنظر کتابچہ بہت کافی ہوگا، جس میں جامعیت کے ساتھ متعلقہ مباحث کو سمو لیا گیا ہے، جس کا اندازہ عنوانوں پر ایک نظر ڈالنے سے ہو سکے گا۔

تمہید:

باب اوّل: بدعت کی تعریف، بدعت کس طرح وجود میں آتی ہے؟ کبھی مشروعہ عبادت بھی بدعت بن جاتی ہے؟ بعض مثالیں، بدعت کی تاریخ، موجودہ دور کی ایک اہم بدعت ''عید میلاد النبی''۔

باب دوم: تاریخ ایجاد ''عید میلاد النبی'' ﷺ۔ عید میلاد کا موجد، عید میلاد متقدمین علماء کی نظر میں، عید میلاد سے متعلقہ فتاویٰ علمائے ہندو پاک، یوم میلاد کے دن دوکانیں بند کرنا؟

خاتمہ: بعض شبہات کے جوابات۔

اس کتابچہ میں خاص علمی و تحقیقی چیز، آٹھویں صدی ہجری کے محقق صاحب علم کا ایک عربی رسالہ ہے،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جسے پورے کا پورا مع ترجمہ شامل کر لیا گیا ہے، یہ رسالہ مع ترجمہ پہلی دفعہ شائع ہوا ہے۔

مولانا عبدالحلیم صاحب کی یہ تبلیغی خدمت قابل قدر ہے، جس کے لیے وہ شکریہ کے مستحق ہیں۔ یہ کتابچہ اس قابل ہے کہ مخیّر حضرات یا تبلیغی ادارے خرید کر اس کی اشاعت عام کریں اور زیادہ سے زیادہ ہاتھوں تک پہنچائیں۔ وما علینا الا البلاغ.

(۱۸ جون ۱۹۶۸ء)

اشتراکیت کا اسلام دشمن طرزِ عمل

ترتیب: خالد اشرف

ناشر: مجلس اشاعۃ السنۃ، جناح کالونی، لائل پور۔

۲۶ صفحے کے اس کتابچے کا موضوع نام سے ظاہر ہے اور اپنے مقصد میں کامیاب ہے۔ سینکڑہ کے حساب سے خرید کر اس کو زیادہ سے زیادہ پھیلانے کی ضرورت ہے کہ تھوڑے وقت میں کمیونسٹوں اور سوشلسٹوں کی ساری فریب کاری سے واقفیت ہو جاتی ہے جس کی فی الوقت بڑی ضرورت ہے۔

۱۳ اکتوبر ۱۹۶۹ء

زئیر اسامہ بجواب وہابی نامہ

از مولانا ابو حفص عثمانی صاحب

صفحات: ۵۲ کتابی سائز کاغذ رف قیمت: ۵۰ پیسے

اس رسالے کا موضوع نام سے ظاہر ہے کہ یہ کسی مہربان کی مہربانی کا ردِّ عمل ہے۔ طریقہ تحریر ''قولہ، اقول'' کا ہے اور اندازِ جواب ''یہ گنبد کی صدا جیسی کہی ویسی سنی۔'' ضمناً حنفیہ اور اہل حدیث کے درمیان بعض نزاعی مسائل کے متعلق کچھ معلومات بھی مل سکتی ہیں۔

لیکن ہم نہایت اخلاص سے عرض کریں گے کہ سوشلزم کے عفریت کے مقابلہ میں ایسی گھسی پٹی صف کو کچھ مدت کے لیے لپیٹ کر رکھ دینا چاہیے۔ وسیع تر مشترک اسلامی مفاد میں اپنی توجہات کو مرکوز کرتے ہوئے ان اختلافات کو برداشت کیا جائے۔

۱۳ اکتوبر ۱۹۶۹ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماہنامہ ''مسلمہ'' لاہور

مدیر: عنایت عارف صاحب معاون مدیرہ: حمیرا خانم

صفحات: ۵۲، سائز، ۸/۲۰×۳۰ کاغذ نیوز پرنٹ

اردو ٹائپ۔ ہدیہ فی پرچہ: ۷۵ پیسے۔ سالانہ چھ روپے۔

مقام اشاعت: ۱۵ ایک روڈ، لاہور۔

خواتین کے لیے یہ مفید و موقر ماہنامہ مولانا عبدالحق عباسی مرحوم و مغفور بانی مدرسۃ البنات کی یادگار کے طور پر ان کے صاحب زادے مولانا عبیدالحق خاں صاحب ندوی کی نگرانی میں ایک مدت سے جاری ہے۔ ایوبی دور میں کچھ مدت جبر و تشدد کا شکار رہا۔ مگر اب حال ہی میں دوبارہ طبع ہونا شروع ہو گیا ہے۔ زیر نظر شمار، عمدہ تاریخی اور اصلاحی لیکن ہلکے پھلکے مندرجات پر مشتمل ہے۔ مسجد اقصی کے حادثہ، آتش زنی پر مختصر اور جامع اداریہ، ''الزکوۃ فی الاسلام'' عنوان کے تحت زکوۃ کی اہمیت اور مسائل، ٹیکس اور زکوۃ میں فرق، سہل انداز میں بیان کر دیئے گئے ہیں۔ نئی پود کی تعلیم و تربیت کے سلسلے میں ایک اچھا مضمون ہے۔ پھر تحریک مجاہدین اور سید احمد شہید پر تاریخی مقالہ ہے اور ''آداب ملاقات'' جو آخری مقالہ ہے اسے تو اس شمارے کا حاصل کہنا چاہیے۔ جس کا مطالعہ خصوصاً نئی پود کے لیے، بچے ہوں یا بچیاں، نہایت ضروری ہے۔

اس ماہنامے کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں ہر ماہ تسلسل اور ترتیب کے ساتھ قرآن، حدیث اور عربی سکھانے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ زیر نظر شمارہ میں آٹھ صفحے ترجمہ قرآن پاک (پہلے ہر لفظ کے الگ معنی پھر بامحاورہ) اسی انداز سے چار صفحے حدیث شریف اور چار صفحے عربی کے دروس ہیں۔ اس کا فائدہ یہ ہو گا کہ تھوڑی سی توجہ سے اللہ تعالیٰ توفیق دے تو خود ہی قرآن و حدیث اور عربی کی ضروری واقفیت بہم پہنچا سکتی ہے۔ استاد کی زیادہ ضرورت نہیں پڑتی۔

یہ رسالہ اس قابل ہے کہ سب نوجوان مرد و عورت اس کا مطالعہ کریں اور ہر پڑھے لکھے گھر میں اس کو رواج دیا جائے۔ خوشی کی بات ہے کہ محکمہ تعلیم مغربی پاکستان کا منظور شدہ بھی ہے۔

۱۳ اکتوبر ۱۹۶۹ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طبقات ابن سعد (اردو)

حصہ اوّل اخبار النبی ﷺ

تالیف: امام محمد بن سعد

ترجمہ: مولانا محمد عبداللہ العمادی مرحوم

کاغذ سفید کرنا فلی سائز ۲۶x۲۰ / ۸ صفحات ۵۲۸

کتابت و طباعت متوسط قیمت مجلد سولہ روپے

ناشر: چوہدری محمد اقبال سلیم، مالک نفیس اکیڈمی اسٹریچی روڈ، کراچی نمبر: ۱

اسلام کے ابتدائی زرین عہد کی تاریخ و رجال کی کتابوں میں ''طبقات ابن سعد'' کا بڑا اہم درجہ ہر دور میں تسلیم کیا گیا ہے۔

اسلامی تاریخ کے اس اہم ماخذ کا اردو ترجمہ (مرحوم) حیدرآباد دکن (ھند) کے ترجمہ میں شائع ہونا شروع ہوا تھا، لیکن کسی وجہ سے پانچ حصوں تک پہنچا کر رہ گیا تھا۔ جبکہ پوری کتاب آٹھ حصوں میں ہے۔ ہمارے باہمت دوست جناب اقبال سلیم صاحب گاہندری (جالندھری) نے باقی حصوں کا ترجمہ بھی کرایا اور یوں پوری کتاب اب پہلی دفعہ طبع ہوئی ہے، جس کا پہلا حصہ نصف اوّل ہمارے سامنے ہے۔ جو سیرتِ پاک نبویہ ﷺ پر مشتمل اور بعض نادر و ضروری حدیثی و تاریخی جزئیات کا حامل ہے۔ ابتداء میں جناب ناشر کا جذبات صادقہ سے لکھا ہوا پیش لفظ ہے۔ پھر جناب مولانا عبدالقدوس ہاشمی کا مقدمہ ہے، جو بہت ٹھوس اور علمی ہے۔ اس کے بعد جناب مترجم مرحوم کا ''تلمیحات'' عنوان سے مختصر دیباچہ ہے، جس میں انداز ترجمہ اور مصنف امام کا تعارفی تذکرہ ہے۔ جیسا کہ ہم نے عرض کیا پہلا حصہ سیرت النبی ﷺ میں ہے (آنخضرت ﷺ کی وفات تک)، دوسرا حصہ بھی سیرت پاک کے بیان میں ہے، سوم حصہ سیرت خلفائے راشدین، چہارم مہاجرین و انصار، پنجم تابعین و تبع تابعین، ششم اصحاب کوفہ، ہفتم دور آخر کے صحابہ، تابعین و فقہاء، حصہ ہشتم صحابیات، صالحات یعنی ۲۴۱ھ کی خواتین اسلام کے حالات زندگی۔

پہلے حصے کے مترجم مولانا عبداللہ العمادی مرحوم تھے، اور آخری تینوں کا ترجمہ مشہور صاحب قلم مولانا بدرالحق صاحب میرٹھی نے کیا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ جہاں تک ترجمے کا تعلق ہے یہ دونوں بزرگ قابل اعتماد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیال کیے گئے ہیں، گو تبصرہ نگار کو وقت نہیں مل سکا۔ اردو طبقہ کے لیے یہ کتاب بڑا معلوماتی ذخیرہ ہے اور اس اعتبار سے یہ نفیس اکیڈمی کی بہت بڑی خدمت ہے، جزاہ اللہ تعالیٰ!

تاہم تحقیق و تنقید کے لیے اصل عربی کی طرف مراجعت کے سوا اطمینان نہیں ہونا چاہیے۔ پورے سیٹ کی قیمت ۱۲۸ر ہوتی ہے جو کوئی زیادہ نہیں۔

محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی

(۳-۱۰ جولائی ۱۹۷۰ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ خاندانی حالات، سوانحی خاکہ

مرتبہ: مولوی عبدالرشید صاحب اظہر، ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت طلبہ اہل حدیث مغربی پاکستان،
کتابی سائز، کاغذ سفید، طباعت عمدہ،
اسی (۸۰) صفحات قیمت مجلد خام ۲/۵۰۔
ناشر: جمعیۃ الطلبہ الجامعۃ السّلفیہ، لائل پور، پنجاب

جماعت اہل حدیث کے جماعتی ادارہ الجامعۃ السّلفیہ لائل پور کے بعض ہونہار طلباء میں اہل حدیث لٹریچر کی اشاعت کا ذوق بڑا خوش آئند ہے۔ کچھ عرصہ قبل ایک عربی علمی کتاب ابکار المنن انہوں نے شائع کر کے بڑی مفید خدمت سرانجام دی تھی، اس کے بعد ملک امام خاں مرحوم سوہدروی کی مشہور کتاب ''تراجم علمائے حدیث ہند'' کی دوسری اشاعت کا اہتمام کیا اور اسے مناسب طریقے سے تکمیل تک پہنچایا۔

زیر نظر کتابچہ کی اشاعت ان کے اسی ذوق وسعی کی مرہون منت ہے، جسے ہمارے عزیز مولانا عبدالرشید صاحب اظہر نے صاحب ترجمہ سے متعلقہ مضامین سے جو ''الاعتصام'' لاہور اور ''المنبر'' لائل پور میں شائع ہوتے رہے، اچھے سلیقے سے بطور ''سوانحی خاکہ'' مرتب کیا ہے۔

جس کا مقدمہ ''مولوی محمد سلیمان صاحب اظہر ایم، اے مدرس الجامعۃ السّلفیہ کے قلم سے ہے، جو اپنے انداز میں اچھا ہے۔

''خاندانی حالات'' کے سلسلے میں صاحب ترجمہ کے جد امجد مولانا عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ پر شروع کے ۲۶ صفحات وقف ہیں، دو صفحوں (۲۷، ۲۸) میں حضرت عبداللہ الغزنوی رحمہ اللہ کے ''وصایا مبارکہ'' کا اردو ترجمہ ہے۔ غرض یہ کہ یہ حصہ بھی ماشاء اللہ مفید معلومات پر مشتمل ہے، پھر اس کو مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ کے حالات کی گویا تمہید بنانا سونے پر سہاگہ ہے۔

ہمارے نزدیک اظہر صاحب کی خوش نصیبی ہے کہ دو بزرگوں کے تذکار مبارک کی سعادت ان کے حصہ میں آئی جس کے لیے ہم انہیں مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

لیکن غالباً ان کی پہلی کاوش کے سبب کئی باتیں قابل تنقیح و تنسیخ ہیں۔ مثلاً یہ کہ ''صوبہ پنجاب میں جمعیت علمائے اسلام'' کی پہلی بنیاد مولانا مرحوم نے رکھی (ص: ۴۰) یا یہ کہ لاہور میں پانچ سو علماء و مشائخ کا عظیم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الشان اجلاس کرایا۔ جس میں مولانا سلامت اللہ لکھنوی اور مولانا عبدالباری فرنگی محلی وغیرہم شریک ہوئے، یا یہ کہ ''مولانا سید محمد شریف صاحب (گھڑیالوی) فتح گڑھ چوڑیاں کانفرنس اہل حدیث کے اجلاس میں امیر منتخب ہوئے تھے۔'' (ص۵۲، ۵۳) جبکہ شاہ محمد شریف رحمہ اللہ کے انتخاب امارت کا کوئی تعلق نہ مولانا عبدالقادر قصوری سے تھا نہ مولانا سید محمد داؤد غزنوی سے۔ رحمہم اللہ

اس طرح کی بعض باتیں اور بھی ہیں جن پر دوسری اشاعت کے وقت علمی طریقے سے نظر ثانی ہونی چاہیے، ایسے ہی طبع ثانی میں تصحیح کی بھی زیادہ دقت نظر سے ضرورت ہے۔

حضرت رحمہ اللہ کے ذوق تحریر و تالیف کا بیان ضروری ہے (جو نہیں ہے) اس سلسلے میں (مرحوم) ہفت روزہ جریدہ ''توحید'' امرتسر اور ''الاعتصام'' میں شائع شدہ مقالات و فتاویٰ اور بیانات کا ذکر آنا چاہیے۔ بعض اہم مقالے (مرحوم) ''اہل حدیث'' امرتسر میں بھی شائع ہوئے تھے۔ ان چند باتوں سے قطع نظر ''بقامت کہتر بقیمت بہتر'' کے مصداق اس کتابچے کے مطالعہ کی ہم پُر زور سفارش کرتے ہیں۔

(۲۳ جون ۱۹۷۲ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تجویدی قرآن مجید (عکسی)

اہتمام و تحقیق: فاضل جلیل حضرة الاستاذ مولانا ظفر اقبال صاحب دامت برکاتہم۔

سائز ۸/۲۲×۲۹، صفحات ۱۰۳۴، آرٹ پیپر۔

جلی حروف، اعلیٰ دو رنگی طباعت۔

مجلد مع پلاسٹک کور، خوشنما ڈبے میں بند۔

www.KitaboSunnat.com

ہدیہ: صرف ۰۰/۴۵ روپے۔

شائع کردہ: پیکجز لمیٹڈ لاہور۔

(المکتبۃ السلفیہ شیش محل روڈ لاہور سے بھی مل سکے گا)

نوٹ:...... مجلد کے علاوہ علیحدہ علیحدہ پاروں کی صورت میں بھی مل سکے گا۔

جب اسلامی مملکت کی حدود وسیع ہوگئیں اور مقبوضہ علاقوں میں قرآن مجید کے صحیح نسخوں کی ضرورت محسوس ہونے لگی تو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ایک ایک مستند نسخہ بصرے کوفے، شام اور مکے بھیجا، ایک مستند نسخہ اہل مدینہ کے لیے وقف کر دیا اور ایک مستند نسخہ ذاتی تلاوت کے لیے مخصوص کر لیا۔

حکومت مصر نے ۱۳۴۲ ہجری میں جو نہایت ہی قابل قدر نسخہ قرآنِ مجید شائع کیا تھا، اُس کا رسم الخط اُنہیں چھ نسخوں پر مبنی تھا یا اُن نسخوں پر جو اُن چھ نسخوں سے نقل کیے گئے تھے۔

جب ۱۳۷۱ ہجری میں حکومت مصر نے ۱۳۴۲ ہجری کے نسخے کی طبع ثانی کا اہتمام کیا، تو سابق الذکر نسخے میں رسم الخط کی جو جو غلطیاں رہ گئی تھیں، اُن کی تصحیح کر دی۔

مشرق وسطیٰ کے بعض عرب ممالک میں قرآن مجید کے جو نسخے شائع ہو رہے ہیں، وہ حکومت مصر کے ۱۳۷۱ ہجری والے تصحیح کردہ نسخہ قرآن مجید ہی سے نقل کیے گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اب یہ منفرد سعادت خطہ پنجاب (پاکستان) کو حاصل ہوئی کہ اس کے ایک فاضل محقق حضرت مولانا ظفر اقبال صاحب مدظلہ اللہ العالی (لاہور) نے بیس سال کی محنت اور عرق ریزی سے تجویدی قواعد کے مطابق ایک قرآن مجید کی نہایت، شوق، انہماک اور توجہ سے صحیح کتابت کرائی اور نہایت قیمتی متعلقہ معلومات پر مشتمل ایک مقدمہ تحریر فرمایا۔ بعدہ، آپ ہی کی نگرانی میں اس نسخہ متبرکہ کی طباعت ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوش نصیب ادارہ پیکجز لمیٹڈ لاہور میں بڑے ہی جذبہ صادقہ کے تحت عمل میں آئی، چنانچہ صرف اسی کے اپنے ہی کارخانے میں بہت خلوص اور ذمہ داری سے کاغذ تیار کیا اور روشنائیاں بھی، ہر صفحے کی بیل اور اس کے مندرجات کو ایک رنگ میں اور متن قرآن مجید کو دوسرے رنگ اعلیٰ درجے کی آفسٹ مشین پر طبع کیا، پھر خود ہی تجلید کے لیے گتہ اور استر تیار کیا۔

مذکورۃ الصدر بنیادی خوبیوں کے علاوہ عکسی تجویدی قرآن مجید اس اشاعت کے جوہر تو اس زیارت اور تلاوت ہی سے پورے طور پر کھل سکتے ہیں، تاہم مذکورۃ الصدر بنیادی وصف کے علاوہ چند اہم خصوصیات کی طرف توجہ دلا دینا مناسب ہوگا۔

❀ اس عکسی تجویدی قرآن مجید کے ہجے حکومت مصر کے ۱۳۷۱ ہجری والے تصحیح کردہ نسخہ قرآن مجید سے لیے گئے ہیں، لہٰذا یہ بات کامل وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ اس عکسی تجویدی قرآن مجید کا رسم الخط مصحف عثمانی کے مطابق ہے۔

❀ برصغیر پاکستان و ہند، افغانستان، ایران، ترکیہ اور شرقِ بعید کا یہ پہلا نسخہ قرآن مجید ہے، جس میں:

(ا)...... متن قرآن مجید کی کسی سطر کے اختتام پر واوِ عاطفہ (وَ) درج نہیں ہوئی۔ اور

(ب)...... حروف مقطعہ ح، ر، ط، ہ اور ی پر کھڑا زبر (ـٰـ) نہیں لکھا گیا۔ حروفِ مقطع ل یا حرف مقطع س کے بعد حرف مقطع م آ جائے، تو اُس م پر علامت تشدید (ـّـ) درج نہیں کی گئی اور قاری کی رہبری کے لیے حروف مقطعہ کا تلفظ بیل میں متعلقہ سطر کے بالمقابل درج کر دیا گیا ہے۔

مذکورہ بالا دو خصوصیتوں کے اعتبار سے اس عکسی تجویدی نسخے کا متن اُن نسخوں کے متن کے عین مطابق ہے جو شرق اوسط کے عرب ممالک میں شائع ہوتے ہیں۔

❀ "یـآء" اپنی پوری شکل (ی) میں لکھی ہوئی ہو یا کسی لفظ میں اُس دندانے کی شکل (ب) میں لکھا گیا ہو، دونوں صورتوں میں اگر کسی حرفی تعلیل کے باعث وہ ''یاء'' تلفظ کے اعتبار سے الف بن چکی ہو تو ایسی ''یاء'' کے نیچے نقطے درج نہیں کیے جاتے، جیسے رَمٰـی، نَرٰكَ، أَتٰـما لیکن جو ''یاء'' الف میں تبدیل نہ ہوئی ہو، اس تجویدی قرآن مجید میں ایسی ''یاء'' کے نیچے دو نقطے درج کر دیے گئے ہیں تاکہ اگر سانس ٹوٹ جانے کے باعث اُس ''یاء'' پر وقف کرنے کی ضرورت محسوس ہو تو قاری وقف کرتے وقت ''یاء'' کا تلفظ ادا کرے، جیسے فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ، وَقَرِّيْ عَيْنًا، فِي الْأَرْضِ، فِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ، يَأُولِي الْأَلْبَابِ.

اس عکسی تجویدی نسخہ قرآن مجید میں قرآنی حروف کے حرکات وسکنات صوتیاتی اصولوں کے مطابق تجویز

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیے گئے ہیں، یعنی ہر آواز کے لیے ایک مخصوص علامت تجویز کی گئی ہے۔ اس عکسی تجویدی قرآن مجید کی علامات ضبط میں بعض اُن علامات کو بھی شامل کر لیا گیا ہے، جو حکومت مصر نے اپنے نسخہ قرآن مجید میں اختیار کی تھیں۔

❀ یہ پہلا نسخہ قرآن مجید ہے جس میں:

(ا)...... أَللّٰه اور أَللّٰهُمَّ کے مشدد لام کی تفخیم و ترقیق کے اظہار کے لیے شدے کے کھڑے زبر کو دو مختلف شکلوں میں بالترتیب یوں (ــّٰ) اور یوں (ــّٰ) لکھا گیا ہے، جیسے واللّٰه، سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ اور بِاللّٰهِ، قُلِ اللّٰهُمَّ.

(ب)...... رَاء کی تفخیم و ترقیق کے اظہار کے لیے رَاء کی دو مختلف شکلیں بالترتیب یوں ''ر'' اور یوں ''ر'' اختیار کی گئی ہیں، جیسے رُحَمَا اور فِرْعَوْن.

(ج)...... اظہار قلقلہ کے لیے ساکن حروف قلقلہ (ب، ج، د، ط اور ق) کے جزم کو یوں ''ۥ'' درج کیا گیا ہے، جیسے هَبْ، يَجْمَعُ، قَدْ تَطْبَعُ اور اَقْرَبُ.

❀ اس میں منازل، اجزاء، سور بہ ترتیب تلاوت، سور بہ ترتیب نزول، سور بہ ترتیب ہجاء اور سجدات کی چھ، مفید فہرستیں بھی شامل ہیں۔

❀ اس نسخے کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں قرآنِ مجید کی بافہم قراءت کے لیے عربی، فارسی اور اردو میں رموز اوقاف کی مفید و مفصل تشریح موجود ہے، جس کے بعد دس جامع قواعد وقف کا اضافہ کر لیا گیا ہے اور قاری کی رہبری کے لیے ہر ہر وقفی تلفظ کو قوسین کے اندر درج کر دیا گیا ہے۔ متن قرآنِ مجید میں رموز اوقاف کی تعیین کے لیے اَلسجاوندیؒ کے قلمی اور مطبوعہ نسخے، اَلْمُدَلَل اور مَنَارُ الْهُدٰى فِى الْوَقْفِ وَالْاِبْتِدَآء کی تصریحات پیش نظر رہی ہیں اور بعض اہم مقامات پر بیل میں وجوہ اوقاف عربی زبان میں نقل کر دی گئی ہیں۔ رُموزِ اوقاف سطر کے بالائی حصے میں درج کی گئی ہیں اور ہر رمز کے نیچے موزوں جگہ خالی رکھی گئی ہے۔

❀ حوالے کی سہولت کے لیے بالائی بیل کے پہلے خانے میں پارے کا عدد اور نام اور تیسرے خانے میں سورت کا عدد اور نام درج ہیں۔ پاروں اور سورتوں کے نام بالکل اُسی طرح درج کیے گئے ہیں، جس طرح اُنہیں متن قرآن مجید میں لکھا گیا ہے۔

یہ پہلا نسخہ قرآن مجید ہے، جس کے اُردو مقدمے کی نہایت ہی سلیس عبارت میں اعضاءِ صوت۔ مخارجِ حروف، حرکات وسکنات و علاماتِ ضبط اور رسم الخط قرآن کی مناسب تشریح درج کرنے کے علاوہ اعضاءِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صوت، سانس لیتے اور آواز نکالتے وقت اوتار الصوت کے موقف اور بالائی اور زیریں جبڑوں کے دانتوں کی توضیحات بھی شامل کر دی گئی ہیں۔

حضرت مولانا ظفر اقبال صاحب نے اس تجویدی قرآن مجید کے پیش لفظ کو ذیل کی سطور پر ختم فرمایا ہے۔

استدعاء:

کم وبیش انیس برس کی محنت شاقہ کے بعد یہ عکسی تجویدی قرآن مجید مسلمانان عالم کے مطالعہ کے لیے شائع کیا جا رہا ہے، حفاظ، مجودین اور قارئین کرام سے استدعاء ہے کہ دوران تلاوت می جہاں جہاں انہیں غلطی یا تسامح کا شبہ ہو راقم الحروف کو ان مقامات کی اطلاع سے ممنوع فرمائیں۔

مولانا کا پتا یہ ہے: فصیح منزل، شبلی سٹریٹ، اسلامیہ پارک لاہور

ہم حضرت مرتب ومحقق اور ناشرین کی خدمت میں اس قابل صد رشک سعادت اندوزی پر ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں، ہماری رائے میں اس عکسی تجویدی قرآن مجید کا کم از کم ایک نسخہ ہر گھر میں ضرور موجود ہونا چاہیے، بلکہ مناسب یہ ہے کہ امکانی حد تک صحیح تلفظ کے لیے اس نسخہ پر تلاوت کی عادت ڈالی جائے۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا موصوف اور سید بابر علی صاحب مینجنگ ڈائریکٹر پیکجز لمیٹڈ لاہور کے اس عمل صالح کو شرف قبولیت بخشے اور اجر جزیل سے نوازے۔

ایں دعاء از من و از جملہ جہاں آمین باد

(۱۶/نومبر ۱۹۷۳ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاموس الکتب اردو جلد اوّل (مذہبیات)

مرتبہ: مفتی انتظام اللہ شہابی مرحوم۔
زیر نگرانی: ڈاکٹر مولوی عبدالحق مرحوم (بابائے اردو)
صفحات ۱۳۷۶۔ سائز بڑا، مجلد خام کاغذ درمیانہ،
قیمت چالیس (۴۰) روپے۔
شائع کردہ: انجمن ترقی ازدو پاکستان کراچی نمبر ا۔

اسلام کو جو امتیازی اوصاف مذاہب عالم میں حاصل ہیں ان میں ایک یہ بھی ہے کہ ملت محمدیہ (علی صاحبھا الف الف صلوٰۃ و تحیتہ) کا تیرہ صد سالہ مدت میں جو کچھ ضبط تحریر میں لایا گیا اور مشیت الٰہیہ کے تحت محفوظ بھی رہ گیا ہے، اس کی تفصیل اب تک موجود ہے۔ اس سلسلے میں چوتھی صدی ہجری سے آج تک بہت ہی مستقل کتابیں لکھی گئی ہیں، چنانچہ کتاب الفہرست (ابن ندیم) مفتاح السعادۃ (طاش کبریٰ زادہ رحمہ اللہ) کشف الظنون (حاجی خلیفہ رحمہ اللہ) ایضاح المکنون (اسماعیل پاشا رحمہ اللہ) ابجد العلوم (حضرت نواب سید محمد صدیق حسن خان قنوجی رحمہ اللہ) نصب الذریعہ الی تعدید علوم الشریعۃ (اردو ایضاً از حضرت نواب صاحب موصوف) کشاف اصطلاحات (مولانا محمد اعلیٰ تھانوی رحمہ اللہ) تاریخ الادب العربی (جرمن مستشرق بروکلمان) وغیرہ تالیفات اہل علم و ذوق میں متداول ہیں۔

بقوائے ''ضرورت ایجاد کی ماں ہے'' گذشتہ صدی کے وسط سے (متحدہ) ہندوستان کی نوزائیدہ زبان اردو میں بھی تصنیف و تالیف کا سلسلہ شروع ہو گیا اور حیرت ہوتی ہے کہ اس ڈیڑھ صدی سے کچھ زائد عرصے میں یہ زبان ہر قسم کے علوم و فنون خصوصاً اسلامی لٹریچر سے مالا مال ہو گئی ہے۔ ہر ہر موضوع پر کتابیں اور چھوٹے بڑے رسالے لکھے گئے۔ بنا بریں مسلمانوں کی ممتاز روایت کے مطابق اہل ذوق اور اصحابِ تحقیق نے اس امر کو شدت سے محسوس کیا کہ اردو مولفات و مصنفات کی بھی ایک فہرست مرتب ہو جانی چاہیے تاکہ ہماری موجودہ نسل اور آئندہ نسلیں اس سے استفادہ کر سکیں اور اپنے زندہ و تابندہ ماضی کو اسوہ بنا سکیں، چنانچہ بہت سے اصحاب علم و ادب نے اس بارے میں قابل قدر کوششیں فرمائیں۔ لیکن جناب ڈاکٹر مولوی عبدالحق

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بانی انجمن ترقی اُردو (ہند و پاک) کی سعی و کاوش نسبتاً زیادہ نتیجہ خیز رہی کہ انہوں نے مشہور ادیب و مورخ اور اہل قلم مفتی انتظام اللہ شہابی مرحوم کے ذریعہ قاموس الکتب کی (مذہبیات، سوانح و تاریخ اور عمرانیات وغیرہ) ضخیم جلدیں تیار کرالیں۔ ہمارے پیش نظر یہ جلد اول ہے، جو متعلقہ مذہبیات سات ہزار سے زیادہ چھوٹی بڑی کتابوں پر مشتمل ہے، ڈیڑھ سو سے زائد عنوان ہیں۔ فہرست میں عیسائیوں اور ہندوؤں (بدھ، سناتنی، آریہ، برہم چاری، دیوسماج، سکھ مت وغیرہ متعدد فرقوں پر) کی کتابوں کی ممکن تفصیل بھی موجود ہے۔ باعتبار حروف تہجی مولفین و مصنفین کے اسماء گرامی کی ترتیب رکھی گئی ہے، پھر مصنف کے نام کے تحت اس کی مولفات کا تعارف ہے۔ مندرجات میں اکثر مطبوعات ہیں، تاہم مخطوطات کی بھی خاصی تعداد ہے، مآخذ بھی تقریباً ذکر کر ہی دیے گئے ہیں، اگر کوئی تالیف مرتب کی نظر سے براہ راست گذری ہے تو اس کے صفحوں کی تعداد طبع شدہ ہے تو تاریخ طباعت اور کہیں کہیں مناسب تبصرہ بھی ہے۔ یہ بہت عمدہ ہوا کہ دو سو صفحات پر حاوی کتابوں کے ناموں کا اشاریہ (انڈکس) آخر میں دے دیا گیا ہے۔ لیکن کیا اچھا ہوتا کہ مؤلفین و مترجمین کے ناموں کا بھی اشاریہ دے دیا جاتا، بہر حال موجودہ احوال وظروف میں مرتب اور نگران کا یہ قابل فخر کارنامہ ہے، جس کے لیے وہ شکریے کے اور دعائے مغفرت کے مستحق ہیں۔ تاہم یہ موضوع بڑا وسیع الذیل اور پیچیدا ہے اس میں خامیوں اور غلطیوں کا رہ جانا قدرتی ہے، جو اس کتاب میں بھی ہیں اور بعض خاصی اہم ہیں، پھر بعض فاش اغلاط کتابت و طباعت کی اس پر مستزاد۔ تاہم ان خامیوں کے باوجود ہماری رائے میں ہر لائبریری میں اس کتاب کو موجود ہونا چاہیے۔

(۲ فروری ۱۹۷۹ء)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایامِ خلافتِ راشدہ

مؤلف: مولانا عبدالرؤف رحمانی۔

ضخامت: کتابی سائز، ۴۸۰ صفحات، قیمت ۳۰ روپے

ناشر: شعبہ نشر و اشاعت جامعہ سراج العلوم السلفیہ پوسٹ بڑھنی، ضلع بستی، یوپی، انڈیا۔

زیرِ نظر کتاب مولانا عبدالرؤف رحمانی کی نہایت دقیع کتاب ہے۔ خلافت راشدہ کے موضوع پر تاریخ و سیر کے علاوہ دیگر بہت سی کتب تصنیف و تالیف کی گئی ہیں۔ اور یہ مبارک دَور اسلام کا (بلکہ انسانیت کا بھی) بلاشبہ مثالی دَور ہے۔

کیونکہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تربیت یافتہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ملت کے نظم و نسق کا ذمہ اٹھایا اور نہایت ورع و تقوے اور فراست، تدبر، استقلال، پامردی اور حسن کارکردگی کا نمونہ پیش کیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اس دور کو ''اپنے'' تو شاید اتنا خراجِ عقیدت پیش نہ کر سکے جتنا غیروں نے کیا ہے۔

خلافت راشدہ کا دور کثیر الجہت ہے، جس پر جس رُخ سے چاہیں قلم اٹھایا جا سکتا ہے۔ ان کا سیاسی نظم و نسق، ان کی فتوحات اور عسکری کارفرمائیاں، ان کے علمی اور تبلیغی انتظامات اور ان کے فکر و عمل کے درخشاں نقوش ہر زمانے اور ہر ملک کے لیے مشعل راہ کا کام دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

مولانا رحمانی مدظلہ نے خلفائے راشدین کی سیرت و سوانح کے چھوٹے چھوٹے واقعات کو مختلف عنوانات کے تحت قلم بند کیا ہے۔

مثلاً خلافت کا شورائی نظام، اعلام، عدل و انصاف، ترحم و شفقت، خدمت عوام، غیر مسلم اور ذمیوں کے حقوق اور ان کی امداد، خراج و جزیہ پر مباحث، بندوبست اراضی اور مالگزاری رعایا کے جان و مال کی حفاظت، معاشی نظام اور وظائف، عمال پر نگرانی اور احتساب، رعایا پروری کے دل فروز واقعات، لشکروں کی تنظیم اور نظامِ اطلاعات وغیرہ......

اس کتاب میں مولانا موصوف نے سب خلفائے راشدین کے اَدوار سے واقعات کو یکجا کر دیا ہے، جس سے متعلقہ موضوع نکھر کر سامنے آ گیا ہے۔

اس سے صرف ان کی انفرادی سیرت ہی روشن نہیں ہوئی بلکہ یہ حقیقت بھی مبرہن ہوتی ہے کہ رسول

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ حسنہ ان سب پر کس طرح اثر انداز ہوا ہے اور ان کے اخلاق و کردار کس طرح ایک ہی سانچے میں ڈھلے ہوئے ہیں۔

''ایامِ خلافت راشدہ'' مولانا رحمانی کی شاہکار کتابوں میں سے ہے، جس پر وہ بلاشبہ تحسین و مبارک کے مستحق ہیں۔ یہ کتاب ہر مسلمان کے لیے بالعموم اور اختیار و اقتدار سے بہرہ ور افراد کے لیے بالخصوص مطالعہ کے قابل ہے۔

(۱۵ جون ۱۹۸۴ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلائل ہستی باری تعالیٰ

تالیف: مولانا عبدالرؤف رحمانی، جھنڈانگری۔

ضخامت: درمیانہ سائز، ۲۷ صفحات، قیمت درج نہیں۔

ناشر: مدرسہ سراج العلوم جھنڈانگر، نیپال۔

اشاعتِ دین ہندوستان کے طول وعرض میں صدیوں سے جاری ہے اور اہل حق نے اسلامی تعلیمات کی تبلیغ وارسال کا کام درۂ خیبر نے سلہٹ اور چاٹگام تک اور راس کماری سے کھٹمنڈو تک پھیلایا ہے۔ اسی طائفہ منصورہ کا ایک رکن عہد حاضر میں کوہ ہمالیہ کی بلند بام سرزمین (نیپال) میں توحید وسنت کا جھنڈا بلند کیے ہوئے ہے۔ مولانا عبدالرؤف رحمانی جھنڈانگری ایک طرف تبلیغ وارشاد کے سلسلے میں خطابت کے ذریعے منبر ومحراب کو آباد کیے ہوئے ہیں اور دوسری طرف ایک مدرسہ سراج العلوم کے ذریعے تشنگانِ علم کو سیراب کر رہے ہیں۔ ان تمام مصروفیات کے ساتھ ساتھ وہ قرطاس وقلم کا حق بھی خوب ادا کر رہے ہیں اور نہایت جاندار اور وقیع تصانیف کے ذریعے علمی اور فکری خدمات انجام دے رہے ہیں۔

مولانا عبدالرؤف رحمانی مدظلہ نے ہستی باری تعالیٰ کے منکرین کے لیے زیرنظر کتاب میں نہایت واضح دلائل و براہین کے ذریعے ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت فراہم کرنے کی کوشش فرمائی ہے۔ انہوں نے جہاں وحی الٰہی سے استدلال کیا ہے، وہاں منطق وفلسفہ سے بھی اس موضوع کو نکھارا ہے۔ ان کا اندازِ تحریر عالمانہ اور فلسفیانہ ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت سادہ اور سلیس ہے، جو قلب سلیم کی گرہیں کھولنے میں نہایت کامیاب ہے۔

اس کتاب سے جہاں منکرین خدا کے شکوک وشبہات رفع ہوتے ہیں، وہاں خدا پر ایمان رکھنے والے کے ایمان ویقین میں ثبات واستقامت پیدا ہوتی ہے۔ مولانا موصوف اس کتاب کی تالیف پر داد وتحسین کے مستحق ہیں، جس سے بہت سے لوگوں کو توحید کی دولت حاصل ہوگی اور بیشتر گم کردہ راہوں کو صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق ارزانی ہوگی۔

ہم مولانا موصوف کو اس کتاب کی اشاعت پر ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں اور ان کے قلم میں مزید قوتوں کی ارزانی کے لیے دعا کرتے ہیں۔

(۱۵ جون ۱۹۸۴ء)

مکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹۔ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یادداشت

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

المكتبة السلفية

علوم سلف کی اشاعت میں مستعد